(a)

AVICENNA

تواریخ انبیا و اولیا وغیرہ

عجائب القصص - انبیاؤن کا احوال و معجزات مصنفہٗ مولوی عبد الواحد

خزینۃ الاصفیا - اسمین احوال انبیاو مرسلین و ائمہ کبارہ و صحابہ کرام ہی و جملہ ابرار و اولیاء اللہ سالک و مجذوب خانوادہ حضرات قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ اور حسب مقالوادے ہین تفاوت مراتب فرادی فرادے سب کا ذکر ہے بڑی جامع کتاب ہی دو جلد مین مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

۱ - جلد - مین چار مخزن ہین احوال انبیا و ائمہ و صحابہ تا سائر اولیا سید امام امام علی شاہ مجددی تک

۲ - جلد - پانچوان مخزن از حال شیخ ادہم تا حال مشتاق شاہ لاہوری وقائع شاہ معین الدین چشتی

اسمین مختصر احوال حضرت حسن سجزی ثم الاجمیری بہت بساطت کے ساتھ لکھا ہے مصنفہ منشی بابو لال

روضۃ الصفا - بڑی عمدہ کتاب متداول ہے مانند سبع سیارہ کے سات جلد ہین مصنفہ محمد خاوند شاہ -

سیر الاقطاب - ذکر کرامات و خرق عادات اولیا اللہ مصنفہ شاہ الہدیہ -

گنجینہ سروری - معروف بہ گنج تاریخ تاریخ ولادت و وفات اولیاء اللہ اور سلاطین ہند اسلامی کا ذکر ہے از مفتی غلام سرور لاہوری

دبستان مذاہب - اعتقادات مذاہب کا بیان مصنفہٗ یاسم نگار

جذب القلوب فارسی - مصنفہ شاہ عبد الحق دہلوی

حیات القلوب - نادر کتب معتبرۂ مذہب امامیہ سے ہی بہت سندی مصنفہ قدوۃ العلما ملا محمد باقر مجلسی تین جلد

۱ - جلد - من احوال انبیا کا با نادر واقعات آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت شرح و بسط کے ساتھ

۲ - جلد - خاص احوال با ہرا پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین و بیان معجزات و غزوات -

۳ - جلد - بیان امامت و اثبات امامت ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و دلائل قرآنی و احادیث سرور دو جہان

تاریخ سلاطین

اکبر نامہ - کامل خوشخط صحیح واضح تین دفتر

۱ - دفتر - مین ذکر ولادت اکبر شاہ

۲ - دفتر - مین انتظامات السلطنت تاریخ جلوس الہی وغیرہ

۳ - دفتر - مین فتوحات ملکی مصنفہ و مدونہ شیخ ابو الفضل وزیر اکبر شاہ

آئین اکبری ہر سہ دفتر با تصویرات و نقشجات ہر آئین کے سرخ و سبز و سیاہ چھپے ہوے

۱ - آئین خزینہ آبادی و خزینہ جواہر اور دار الضرب وغیرہ

۲ - آئین سرکار ہاے متعلقۂ صوبہ کے

۳ - آئین متفرقات مصنفہ و مدونہ شیخ ابو الفضل

تاریخ فرشتہ - کامل مشہور و معتبر تاریخ کی کتاب جسمین حالات راجگان و سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ و بسط مرقوم ہی مصنفہ ملا محمد قاسم ہندو شاہ استر آبادی دو جلد

۱ - جلد اول -

۲ - دوم -

طبقات اکبری - اس کتاب مین زمانہ سبکتگین سے تا عصر جلال الدین محمد اکبر شاہ مفصل احوال ہی سات طبقہ مین مصنفہ مولانا نظام الدین احمد

۱ - طبقہ - ذکر سلاطین دہلی -

۲ - طبقہ - ذکر سلاطین دکن -

۳ - طبقہ - ذکر سلاطین جونپور -

۴ - طبقہ - ذکر سلاطین مالوہ -

۵ - طبقہ - ذکر سلاطین بلاد کشمیر -

۶ - طبقہ - ذکر سلاطین سندھ -

۷ - طبقہ - ذکر سلاطین ملتان -

حدیقۃ الاقالیم - بادشاہون اور راجاؤن کے احوال اور ملکون کا جغرافیہ بتوضیح و تصریح ملکی حالات و کیفیت تنبیہ و تادیب سرکشان ہند کی خوب لکھی ہے مصنفہ منشی مرتضیٰ حسین

تزک جہانگیری - کہ جو بنفس نفیس خود جہانگیر بادشاہ نے یک رو داد اواسط سال ۱۷ جلوس تک تحریر فرمایا بعدہٗ تا سال ۱۹ معتمد خان نے مسودات حالات کو بعد بادشاہ کو شامل کیے ازان بعد منشی مرزا محمد ہادی نے ترتیب دیکر دیباچہ لکھکر تکمیل کو پہونچایا -

کتب اخلاق وتصوف

جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی
تہذیب النفوس
اوقات عزیزی
بستان تہذیب - معروف بہ اردوی سعدی
بحر الحقیقت - اصلاح نفس مین
اکسیر ہدایت - ترجمہ اردوی کیمیاے سعادت فارسی
لال چندرکا مشتمل مضامین پند سودمند مولفہ منشی لال سنگہ
منہیات منظوم - موسوم بہ منہیات یکتا عربی یا ترجمہ اردو نثر و نظم جدید الطبع
نصیحت نامہ ہندی - مصنفہ رائے بہادر کنہیا لال -
ترجمہ اردو منہاج السالکین یعنی جوگ بششٹ مترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی
بودہ پرکاش مولفہ منشی شیو دیال سنگہ
مذاق العارفین - کامل در چار جلد ترجمہ اردو احیا العلوم -
نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجات اللہ
ترجمہ اردو ریاض رضوان - شرح گلستان فارسی
پند نامہ وحید
طلسم اخلاق - جس مین ہندو مسلمان

وعیسائی مذہب کی کتب الہامی سے مسائل جہد جیدہ درج ہین

تہذیب اخلاق
آبحیات - مصنفہ منشی کامتا پرشاد صاحب تخلص بہ نادان
اخلاق رضی - پند آموزی مین عجیب
پیراہن یوسفی - حصئہ ترجمہ دفتر اول ودوم وسوم مثنوی مولانا روم یعنی جلد اول ترجمہ شعر بشعر نظم مین نہایت عمدہ و دلچسپ ہے
ایضاً - بقیہ دفتر چہارم و پنجم و ششم یعنی جلد دوم
تحفہ سرمدی
چشمہ فیض - اردو ترجمہ پند نامہ عطار
گلشن سرمدی
تہذیب احسانی
مجموعہ توحید - شامل چہار رسالہ
مثنوی تحفۃ العاشقین - رموز تصوف مین
زہر بر ادق - شامل تیرہ رسالہ
گلدستہ بہار - شرح گلستان سعدی
مثنوی سحر حق
پند نامہ حبیبی

کتب نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات باتصویر و اشکال رنگین جدید الطبع
ایضاً - حسب مراتب بالا بغیر رنگ
گنجینہ صنائع وبدائع - معروف بہ مخزن علوم وفنون جدید الطبع

ترجمہ مطلع العلوم ومجمع الفنون
باغ اعجاز جواہر - جلد اول باتصویر شعبدہ وتماشے انگریزی بے عدیم المثال
مطلع العجائب - باتصویر رنگین
ایضاً - بغیر رنگ
سلک مسلسل -
برآمدہ جاجات -
نقش سلیمانی - عمدہ مطبع
حرز سلیمانی -
عقد ثریا -
مظہر الاعمال -
تحقیقات انسانی - آئین نوع انسانی کا مفصل بیان ہے مصنفہ منشی کامتا پرشاد صاحب
طلسم عجائب -
نافع الخلائق -
مجموعہ اعجاز عیسوی -
مجموعہ تعبیر نامہ -
اندر جال جنتر منتر قسم کے خط اردو ناگری
طلسم فرہنگ - علم مقناطیسی
طلسم روحانی -
عجائبات فرنگ -
رسالہ معجزات انسانی -
نخل فریاد - مصنفہ سید علی نقی صاحب مشتمل کارخانجات صنعت وحرفت مع تدبیرات جنکا جاری ہونا ہندوستان مین ضرور ہے
رسالہ قیافہ -
رسالہ جوہر جلانی برقی - فن ملمع سازی

تاریخ طبع ترجمۂ جلد اول از نتیجۂ فکر سخنور عدیم المثال فقید التمثیل مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ

شد ز شیخ الرئیس اول جلد — طبع از عون خالق اکبر
بہر تاریخ ہاجر لیش دم طبع — گفت عاقل - چہ نسخہ بہتر
سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ طبع از اسوۂ سخنوران مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی محافظ عملہ تصحیح

شافی مطلق کے الطاف و کرم سے ان دنون — اسقدر مرغوب یہ قانون حکمت کا چھپا
غیب سے آئی ندا ہنگام فکر سال طبع — الحمد و حامد - خوب یہ قانون حکمت کا چھپا
سنہ ۱۳۳۰ھ

یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی کیسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ مدقق یگانۂ آفاق ہے اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض وفائدہ اب تک انھین لوگون مین محدود رہا جو کملاے دہر ویکتاے عصر ہوتے چلے آئے ادنی اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی رہے - اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان مین کثرت سے تالیف وتصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان والون کے لیے تو حساب سے سبھی قسمون کا نرخ چڑھا ہوا ہے اس مقام پر ایک ذرا سا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے پایۂ کمال کے عام اور آسان ہوجانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہین مثلاً جب یونانی سے علوم عربی مین عقلیہ نقل ہونے تو یونانی دانون نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی دانون نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل وترجمہ پر طنز وچشمک زنی ہووے تو کچھ عجیب نہین ہمارے گمان مین شاید بعض لوگون کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان مین سمجھا جاتا ہے غیر زبان مین اس درجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اسکا اہل زبان ہوجاے اور اتنی استعداد بہم پہونچائے کہ اسمین اور زباندانون مین بہت ہی کم فرق ہو سکے - لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا جبھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے - بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبون کو (جو پایۂ تحقیق ہین پر انکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا نیز قانون پڑھنے والے طالبعلمون کو جنھین بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک مژدۂ جان بخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے قریب نو سو برس کے بعد عربی پوشاک اُتار کے اُردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم جناب منشی نولکشور صاحب سی - آئی - ای مرحوم ومغفور نے محض اپنی دریا دلی وعالی ہمتی واولوالعزمی وخواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ ونقلیہ حاوی فنون علمیہ وشرعیہ اکمل الکملاء عمدۃ العلماء ملاذ الفضلاء حضرت والدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب ادام اللہ ایامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بہ زبان اُردو عام فہم ہوجانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچون جلدون کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثنا خوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالباً وہ پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف وپاکیزہ ہے کہ کہین سے بھی ترجمہ کی مشابہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اُردو زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی اور

اس سے پہلے یہ جلد اول تین بار مطبع منشی نولکشور موسوم باودھ اخبار واقع شہر لکھنؤ مین طبع ہوئی اور اب مطبع منشی نولکشور واقع شہر کانپور مین بسرپرستی وعلوہمتی ذی الجود والخزائن معلی القاب عالیجناب راے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ بماہ نومبر ۱۹۱۲ء بار چہارم چھپ کر تیار ہوئی فللہ الحمد علی ذلک اللہم صل وسلم علی رسولک بسید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الکرمین

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہو جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر قرحہ اور ورم مجتمع ہون اس صورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہو برطرف ہو جائے - وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہو کہ تاوقتیکہ ورم باقی ہو قرحہ اچھا نہین ہو سکتا دوسری یہ بات ہو کہ پہلے علاج اُسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدے سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے - اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دواے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اُسے ترک نکرینگے - اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہو مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے - اسلیے کہ یہ بات محال ہو کہ بسبب تپ کا مثلاً حمی سدی مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جائے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہو اور تجفیف سے ظاہر ہو کہ تپ کو ضرر ہو - تیسرے یہ بات ہو کہ تقدیم علاج مین اُس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سوناخس یعنے حمی دموی ور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سوناخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون اور فصد کے کرینگے اور مبردات جیسے اطفاے حرارت خون کا ہوتا ہو بخوف فالج بارد کے کرینگے - اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کی طرف کچھ التفات نہ کرینگے - جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہو کرتے ہین اگرچہ تخذیر مرض قولنج کو مضر ہو جیسا فصل سابق مین بیان ہو چکا اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا متلی کے - جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد مین کر دیتے ہین اور بشیتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہو جائے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام خلط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تا کہ حرکت تشنجی سے اُسکی تحلیل ہو جائے اور نہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کر دیگی - اب اسقدر بیان پر گو کہ مختصر ہو فن کلیات علم طب مین ختم کر کے اُس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اُسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالے

تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سیّد محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سیّد غلام حسنین صاحب کلیات حمد اُسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور دنی اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بندے اور بے زبان مخلوق سے اُسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آیۂ وافی ہدایہ فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہو سکے - بعد حمد کے طیب و پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کے کلمے اور اعلے سے اعلٰے ثنا و نعت کے فقرے اُن بارگاہون عرش جاہ مین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہم سبکو ضلالت اور ہلاکت کے محرق پتھون اور حاد بخارون سے بچایا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفٰے وآلہ المجتبٰے - ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہو کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو (یعنے جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شی موجودات عالم سے) تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اسکے اوصاف مدائح مین کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اسکے کہ میرے ممدوح کا رتبۂ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اُسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہو مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور اس جان ارسطو و روان جالینوس کا سا حکیم و یگانہ عالم یا اُسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہو کہ آجتک اُسکی ایک بھی دفعہ اور ادنی سے ادنی قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکماء منسوخ نکر سکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی ہندااس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہو -

ایسی تدبیر صائب علاجی کیجائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہو جاے۔ باانیہمہ ترکیب مخدر اور اسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہی تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مخدر کی مضرت کا ہو اُسکے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہین ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اُنپر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہین ہی۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہی۔ ہان مگر قولنج مین اُسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہی اور جمود و بستگی اس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہی۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہی منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادے مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسے ہون کہ اُنسے قوت مین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اُن اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہی بہ نسبت ایسے مخدرات کے جنکے اجزا کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہی ہان تازہ طیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرین گی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پرانے کے اُنکی تقویت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہی بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اُنکا آسان ہوتا ہی جیسے ریحی درد کہ بشبیر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہی اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہی۔ لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہی کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہی اور طبیب ریحی گمان کر کے آب گرم کا نطول کرتا ہی اُسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہی جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اسکا حجم پھیلاد کر درد مین اور شدت ہو جاتی ہی تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہی بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اُسے کپڑے سے سینکنا چاہیے۔ بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہی۔ منجملہ قوی کمادات کے یہ ہی کہ آرد کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اُس۔ پوٹلی بناکر سینکین۔ اور اِس سے ضعیف یہ ہی کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہی۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہی اور اثر مین ضعیف ہی کبھی پانی سے بھی اسطرح پر تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اس پھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہی۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہی جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت درجہ ریحی اور ورمی کی نہ کیجا سکے۔ محجمہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہی اور درد ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہی اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہی مگر اسکا ضرر بھی وہی ہی جو نطول کا ضرر ہی بشرطیکہ درد ورمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم دیر تک کرنی کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہی۔ اسی طرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہی اور مفرحات سے شغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہی۔ فصل اکتیسوین مشتمل خاتمہ کے ہی۔ اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہی کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہی کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جسمین تین خاصیت مین سے کوئی خاصیت موجود ہو اُس سے شروع علاج کا کرتے ہین۔ پہلے

وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہوچکا - اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے - اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی
پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہوجاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے - دلیل اسکی یہ ہے کہ برودت
کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے اسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے
تمام اشیا جو کہ درد میں تسکین پیدا کرنیوالے ہیں یا مزاج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تحلیل کریں خواہ مخدر ہوں اور تخدیر یعنے سن کر دینے سے
درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے - بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت
سمی جو خلاف قوت عضو ماؤف کے دوائے مخدر میں ہوتی ہے اسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے - ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائیں بھی
کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل بآسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شبت یعنے سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوائیں کہ درجہ
میں گرم ہو خصوصاً اگر اسمیں چیپ پن بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لادن خطمی حماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور
چربی اور زوفائے رطب اور وہ روغن جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاویں اور ادویہ مسہلہ و مستفرغہ کیسی ہی کیوں نہوں اسی قسم میں داخل ہیں
لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اسکا انصباب منقطع ہو جاوے ایضاً
ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو اورام میں نفخ پیدا کریں اور ورم کو توڑ دیں - مخدرات میں قوی تر افیون ہے اور تفاح اور اسکے بیج اور اسکی
کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اجوائن خراسانی اور شوکران اور سیاہ ملو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمیں داخل ہے
اکثر ایک قسم کی غلطی معالج کی شناخت میں یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ برے طور پر
تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ دافع میں سبب درد کا انمیں سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب بوجہ غلط
یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طالب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسی واسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب
کی استفسار کر لیا جاوے بعد ازاں سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے - اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت
امتلاء اخلاط ہے یا نہیں اور درد سے پہلے اسباب امتلائے معلوم کی پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے
اور بعد ازاں بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر میں -
اور اکثر ازالہ درد جگر میں امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد میں استحمام اور نوم کافی ہے یا سوء مزاج نہایت درجہ
شدید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے
کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ
اُس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا میں محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اسمیں ضرر عظیم بھی
موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج میں - ایسے وقت منظر بطور اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دواؤں میں تحیر پیدا ہوتا ہے کہ
کونسی دوا کو استعمال کرے - پس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت میں سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقائے
درد یعنے تا زمانہ بقائے وجع قوت ساقط ہوگی اور اُسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاء درد میں ہے یا دوائے مخدر سریع الاثر سے جو
مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونوں میں ہے تقدیم کرنی چاہیے اسلیے کہ اکثر بقائے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت
ہلاک پہونچ جاتی ہے اور دوائے مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے - پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اُسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہو اور اگر ہمراہ
فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو
پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اُسکا علاج کرین گے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اُسے طبیعت پر چھوڑ دینا
چاہیے مگر یہ کہ اُسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنی خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہونچ جانیکی وجہ سے
ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اُسوقت علاج خفیف کا مضائقہ نہین - تدبیر وثی یعنے اکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے
بٹھلانے کی تدبیر اُسمین فقط بندش خفیف درکار ہو جس سے درد پیدا نہو اور اُسپر بٹھلانے والی دوائین رکھنی چاہیین سقطہ و ضربہ
کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہو اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے
اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جائینگے استعمال کیے جاوین پٹھون اور ہڈیون مین جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا
ہو اُسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہو فصل اُنتیسوین کیؔ کے بیان مین کیؔ بمعنی داغ نہادن کے ہو اور داغ
دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہو کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہو اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اُسکی تقویت بھی اُس سے حاصل
ہوتی ہو اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اُسکی تحلیل ہو جاتی ہو اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہو - داغ دینے
کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہو - اور جس مقام پر داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اُسے دیکھکر اور موقع
اور محل دریافت کر کے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک و منھ خواہ مقعد
وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہو کہ اُسپر ابرک اور گیرو سرکہ مین بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اُسپر لپیٹ کر اُسے
گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہ قالب اُس مقام پر لیجا کر اسطرح چسپان کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کیؔ کا
استعمال منظور ہو اس سانچے کے منھ مین سما جاے بعد اُسکے داغ کرنیوالی شے اُسکے سوراخ کی طرف سے اُس جگہ پہونچاتے ہین ایسی
احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہو کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصًا جسوقت آلہ داغ لگانے والا
سانچے کے ڈوڑون سے باریک تر ہو اُسوقت سانچے کے ڈوڑون کو نہ گرانا چاہیے - کاوی یعنی داغ لگانے والا اُسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ
کی اذیت پٹھے تک نہ پہونچنے پاے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اُسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ
لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اُس
آفت کے جو پہلے نزف الدم کی وجہ سے تھی - اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو
اُسکی شناخت یہی ہو جہان چٹکی کا اثر اور درد معلوم ہو اُس مقام کا گوشت فاسد نہین ہو اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ
لگائی جاتی ہین یعنی جسپر وہ گوشت ٹھہرا ہوا ہو تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے - اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی
نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب غیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہو
فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان جن اسباب سے درد کی پیدائش ہو اُنکا انحصار دو قسمون مین ہو یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا
ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہو کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہو کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یابس بلا مادہ پیدا ہو
خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہوا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے اُنھین اسباب کی ہوتی ہو اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہو

جتنی اُنکی قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اُس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ مجففات جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشکی ریشہ کے استعمال کیجائین کہ اُنہین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہو بہ نسبت اُن اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اُنسے گوشت بھی پیدا ہوتا ہو اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہو اور اسی طرح جو قرحہ مستدیر یعنے گول ہو اندمال جھٹ پٹ نہین ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائین مجفف اور قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہیین جنمین قوت نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہیین جو اُس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو ادویہ قابضہ کے ساتھ دواے لزج اور چسپندہ بھی شریک کرنی چاہیے جیسے گل مختوم یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قرحہ کے اچھے ہونے کے بہت سے موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اُس عضو کا ہو جسمین قرحہ پڑا ہو پس عضو کی اصلاح کی طرف توجہ ضرور ہو اور خرابی اُس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہو جو بطرف قرحہ کے آتا ہو پس بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو۔ اور اُس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اُسی ہڈی سے آیا کرتا ہو یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہو اور اُسکی مضرت دور کچھ نہین ہو سواے اُسکے کہ اُس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اُسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اُس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین۔ اکثر احتیاج قرحہ کے معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہو جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اُنکو جذب کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہو اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہو اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہو اسلیے کہ زمانۂ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہو اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذاے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہو کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اُسوقت مریض کو حمام مین داخل نہونے دے اور آب گرم اُسکے بدن تک نہ پہونچنے پائے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہو پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم پڑ جائے اُسوقت حمام وغیرہ کی اجازت ملسکتی ہو جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلٹتا ہو اُسمین خوف ناصور پڑنے کا ہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مُنھ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا مین کثرت نہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہو۔ اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہو جو طول مین عضلہ کے واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ اُسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ ہو بہ نسبت اُن دواؤن کے جو کُھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہو اسلیے دواے محلل کی بھی حاجت ضرور ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ اُسکی دواے محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جزء لطیف کی تحلیل کر کے جزء کثیف کو متحجر کر دینگی پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دواے ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ انضمال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اُسمین رہ نجاے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہو جاے خواہ چرک کی وجہ سے جو کُھرنڈ یا پپڑی پڑی ہو اکھڑ نہ جاے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جائیگا۔ اگر فسخ زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف مین پچھنے لگائین گے تاکہ دوا زیادہ نہ غواص ہو جاے

خواہ مادہ کو بہا دے اور اگر مادہ متحرک ہو اُسکو قطع کر دے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر بذریعۂ غذا اور دواے مناسب کے تیسرے عفونت کے روکنے کی تدبیر جہان تک ممکن ہو اور جب ان تینون مین سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دوام باقیماندہ کی تدبیر مین اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث مین بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملا دینے کی تدبیر یہ ہی کہ دونون سرے یکجا کرین بشرطیکہ اُنکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کرین اور مغریات یعنے چسپندہ چیزون کا استعمال کرین اور یہ بھی ضروری بات ہی کہ غرض اصلی علاج مین قروح کے بھی خشکی پیدا کرنی ہی پس جو قرحہ آلایش سے پاک و صاف ہو اُسکا علاج فقط تجفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائین جو اکال ہون جیسے سرخ پھٹکری خواہ پھٹکری زرد و ہرتال اور چونا وغیرہ اور اگر یہ دوائین کارگر نہون پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہی اور افراط لذع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہی اسواسطے دوا اس کام کے واسطے بہت اچھی اور معتدل ہی۔ پھر ہم کہتے ہین کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمین ہین یا مفرد ہوگا یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے سڑ نہ گیا ہو اُسکے سرون کو یکجا کر کے پٹی سے باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اُسکے اندر کوئی شے از قسم روغن خواہ گرد غبار نہ پڑ جاے۔ ورنہ اُسکا جوڑنا دشوار ہوگا اسی طرح مفرد قرحہ جو بڑا ہو اور اصلی عضو متقرح سے کوئی جزو کم نہو گیا ہو اور اسکے سرے ملانے سے آپسمین مل بھی سکتے ہون اُسکا بھی علاج مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہی اور اگر بڑے قرحے کا شگاف مل نہ سکے آپسمین ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کسی قدر کم ہو گیا ہی اُسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اُڑ گئی ہو اسکی خشکی یہی ہی کہ پپڑی پڑ جاے اور کھرنڈ بندھ جاے خواہ بالذات بہ خاصیت دوا مین ہو جیسا دویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیزابی دوائین بشرطیکہ تھوڑی تھوڑی لگائی جاوین جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشک ریشہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہین اور اگر زیادہ مقدار اُنکے استعمال کیجاے قرحہ بڑھا دیتے ہین اور سڑا دیتے ہین۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا یہی حال ہوتا ہی ایسے زخم کے علاج مین عجلت اس تدبیر کی نکرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہی اور گوشت پیدا کرنی والی وہی دوا ہی جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ بڑھی ہو اور چند شروط اور بھی ہین جنکی رعایت ایسے زخم کے علاج مین ضروری ہی اوّل تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور نیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہی کہ اگر مزاج مین عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہی جو پہلے درجہ مین ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعد اور مخالفت نہین ہی اور اگر مزاج مین عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج مین رطوبت شدید ہو اُسوقت ایسی دوا جسکی تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو اختیار دواے معتدل کا ایسے مقام مین کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کے مزاج کا حال بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن مین خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل ہو اُسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے اسی طرح اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن مین خشکی زیادہ نہو علاج مین تجفیف قلیل درکار ہی اور زیادہ کی ضرورت نہین۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی ضرور خیال رہے اسلیے کہ جو دوائین خشکی پیدا کرتی ہین اور گوشت پیدا کرتی ہین اگرچہ اُنسے وہ ایسی خشکی جو ممکن ہی مطلوب نہو یعنے اسقدر زیادہ استعمال نکرے

جالا یا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہیں وہ سب خون کو روک دیتے ہین - اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو -
اسی طرح اسکے پاس ادویہ مرخیہ بھی رہنی چاہیین - اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اسکی آلائش سب نکلجاے بعد اُسکے پانی خواہ روغن نہ لگانا
چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم قلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر شراب قابض
مین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے **فصل ستائیسوین فساد عضو اور اسکے کاٹنے کا بیان** عضو جسوقت فاسد ہو جاے کسی
مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلاء وغیرہ سے اسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ مین لکھی ہی پس
ضرور ہی کہ گوشت فاسد اُسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہی کہ بدون لوہے کے استعمال کئے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اکثر کنارہ
عضو پر اور جسبندہ رگون کی کسی قدر خرابی پہونچاتا ہی اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہونچے خود اُس عضو کو
کاٹ ڈالنا ضرور ہی اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دے کر تل دینا چاہیے تاکہ اُسکے قریب کا عضو اُسکے ضرر سے محفوظ
رہے اور خون کا نکلنا بند ہو جائے اور اسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی مین گوشت کے ہو
جسوقت ارادہ کاٹنے کا ہو انگلی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھیں جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہی اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہی
وہان تک حد سلامت ہی اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بضعف متصل ہی وہ قابل کاٹنے کے ہی کبھی اُس ہڈی کے گرد کی شی
مین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہی تاکہ بہا یا ہوا گوشت کٹکر گر پڑے اور کبھی اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب
اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ ہین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دواہیچ مین حائل کر دیتے مین تاکہ درد پیدا نہو
اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہی کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اُسکے درستی کی امید ہو اور اُسکے فساد سے متصل
کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کر کے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو خلاف جہت فاسد
مین لیجائے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی درمیان عضو شریف اور اسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہی ایک
شی حائل مقرر کرنا ضرور ہی مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اُس جگہ یہ بات ممکن ہو - اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان
ران کے اور پٹھون سے بہت قریب ہو اور شرائین اور وہ اُسکے نزدیک بہت ہون اور اُسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس
طبیب کو اس سے گریز مناسب ہی **فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین** اور نیز اقسام قروح کے
معالجات اور ہڈی بٹھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج - تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر
درست کر کے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہی کیا جاتا ہی - اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور
آرام دینا چاہیے - اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغری ہو یعنے لزوجت پیدا کرنے والی جس سے امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کر
دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائینگے اور باہم چسپیدہ ہو جائینگے جیسے کفشیر یعنے وہ گوشت جس سے تانبے کے ٹپر وغیرہ
جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگون کی ہڈی جو مسن ہون
اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہی اور یقیناً وہ ہڈی درست نہین ہوتی - کتاب سوم مین
جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسیقدر پر اختصار کیا گیا - جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اُسکے علاج مین پہلے اصول
کی رعایت مد نظر ہوتی ہی اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور مرتفع نہوا ہو - پہلے استعمال اور تناول ایسی شی کا جو قطع سبب کرے

اختیار کرین تاکہ مادہ کثیف ان اورام کا بجہت شدت تحلیل کے متحجر نہو جاے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اسکے بعد اسکی تحلیل کرنے مین اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیر مین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہو اسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا دوبارہ اسکی تلئین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین کہ سارا مادہ آہستی تلئین اور تحلیل سے فنا ہو جاے۔ جو اورام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہین اُنکا علاج ایسے مسخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کردے اور مسامات مین توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اورام نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اُس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے کرین۔ بعض اورام قروحی بھی ہوتے ہین جیسے نملہ پس اُنکی تبرید مثل فلغمونی کے واجب ہے لیکن ترطیب اُنکی مناسب نہین ہے اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ عرض یعنے قرحہ کا خوف اس مقام پر بسبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اُسکے واقع ہونے کی امید ہے بہرحال اُنکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہے۔ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو بافراط ہون مثل غضب وغیرہ کے اُنسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتداءً استعمال ایسی دواے رادع کا کرے جسمین قوت بادہ نہو اور تحلل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگر مین ہو اور جب وقت تحلیل کا آپہونچے پس واجب ہے کہ دواے محلل شرکت سے دواے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین۔ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت ریہ کے۔ اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل ہون اُنمین ایسی دوائین درکار ہین جو باوجود انضاج کے اورام سے بھی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب اور املتاس خصوصاً عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے۔ ایسے مریض کو سواے غذاے لطیف کے اور کچھ مناسب نہین ہے اور وہ بھی غیر وقت نوبت مین دینی چاہیے اگر اُن اورام کے واسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداے نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نیانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہے اسلیے کہ قوت بے غذا کے حاصل نہین ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہین ہے۔ اگر اورام باطنی کی تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور اگر شگافتہ ہو جائین واجب ہے کہ ایسی دوائین پلائین جو انکو دھو ڈالین جیسے ماء العسل اور شکر اور بعد اُسکے وہ چیز جو تنقیح بآسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اُسکے بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوئی مین ایسا مفصل اور مشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے کبھی اورام باطنی اور اُن اورام مین جو نیچے بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ بیشتر ورم نہین ہوتے بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال جھلی اور پردے کا اور بیشتر اسکے چاک کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردے مین نہین ہوتا بلکہ نفس معا مین ہوتا ہے اسکے چاک کرنے مین بھی خطرہ ہے۔

فصل چھبیسوین بط یعنے چاک کرنے کے بیان مین

جو شخص چاک کرنے کا عمل کرے چاہیے کہ جسطرف شکن اس عضو مین پڑتی ہو اُدھر اُسترے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اسمین اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا۔ اور ابرو ساقط ہو جائینگی۔ اور جن اعضا مین چاک اُسترے کا مخالف لیف عضل کے ہو اُسمین بھی یہی قباحت واقع ہوگی۔ بطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور وہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھون کو بخوبی بچاکر چاک کرے۔ اور واجب ہے کہ اُسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائین اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہین اور ایسے آلات اور اسباب جو ان دونون فائدون مین کام دین جیسے دواے جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا

جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین ان اعضا کے اورام مین ابتدا ًمحللات کا استعمال جائز نہین ہی بلکہ واجب ہی کہ اصلاح عضو رافع کی کیجائے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجائے اگر اُسکے واسطے کوئی عضو معزد نہو۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دواے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہی اکثر خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اُٹھانے کے ہوتا ہی بیشتر اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اُٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اُس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہی۔ قابضات کا یہ حال ہی کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین اور اورام سرد مین ایسے قابضات جنمین آمیزش جزاے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب اور جسقدر ان دونون قسمون کے اورام مین ترقی ہو قابضات کے وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اُسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط مین اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سرد اور ڈھیلا ہوتا ہی اُسمین واجب ہی کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اُس دواے ناشف کے جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہی۔ یہ معالجہ اورام مادی کا تھا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین امتلاے اخلاط نہو اسکا معالجہ واجب ہی کہ ابتدا مین دواے مرخی اور محلل سے کیا جاے۔ اور اگر امتلاے اخلاط بھی ہو پس مثل اُس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کے واسطے دماغ کے یا بغل واسطے قلب کے یا کشش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرودگاہ مواد اعضاے رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہین ہی کہ اُن اعضا کے ورم کا علاج دواے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہی لیکن ہمکو احتیاط اس بات کی ہی کہ اگر رادعات سے اُنکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کے کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر خلاف مصلحت عضو رئیس کے لازم آتا ہی۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ اگر ردع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا نجاے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین اور تا امکان ہماری کوشش یہی ہتی ہی کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کے ہو یا جو دوائین جاذب گرم ہین اُنکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام یکجا ہو جائین خصوصًا اُن مقامات مین جو حشو نرم سے خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالے ہون اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضج دینے کے اور کبھی احتیاج نضج دینے اور چاک کرنے کی ساتھ ہی ہوتی ہی۔ نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہی جنمین قوت تحلیل اور سدے ڈالنے کی اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ اُسکی جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جاے۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اُسپر واجب ہی کہ کیفیت حار غریزی کی بتامل دیکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤن کو ترک کرے اور منضجات کا استعمال کرکے پچھنے لگائے اُسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہی اُسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہی گو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو۔ اورام سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اُنکے علاج مین یہ ہی کہ جن دواؤن کی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اُنھین

کا دویہ غیر قابضہ اُسوقت زیادہ کیجاتی ہین جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو - آٹھوین قسم کا حبس جو بذریعہ بندش کے کیا جاتا ہی کبھی ایسی بندش ہوتی ہی کہ مجری مادہ کا بستہ ہو جاے اور بحرکت قسری ایسی وضع مناسب پر پہونچے کہ قریب ملجانے کے ہو جیسے پہونچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے یا سلیق کے نشتر لگانے مین کہ شریان تک نشتر پہونچ جاے - اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہی کہ زخم کے منھ مین وہ چیز بھر دین جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہو جاے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت مین بھر کر پٹی باندھین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جو نزف الدم بوجہ کھلجانے رگون کے منھ کے ہو ادویہ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تا کہ منھ بند ہو جاے - اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مغریہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مختوم - اور اگر بوجہ سڑ جانے کے ہو ایسی دوا سے علاج کرین جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کر دے **فصل چھبیسوین سدون کے علاج کا بیان** سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے ہین یا اُن اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اُن اخلاط سے جن مین کثرت ہو - اخلاط کثیرہ کے سدے اگر اُن مین کوئی سبب نہو فقط فصد و اسہال سے اُنکی مضرت دفع ہو جاتی ہی - اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محللات جنسے جلا پیدا ہو اُنکی بھی حاجت ہوتی ہی - اگر اخلاط مین لزوجت ہو خصوصًا بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہی - غلیظ اور لزج کا فرق اوپر بیان کر چکے ہین مجمل فرق اسکا یہ ہی جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلایا ہوا ریشم - مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہی کہ اُس مین رقت پیدا ہو پس اُسکا دفع آسان ہو جاے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہی تا کہ درمیان اُس مادہ کے اور جسمین وہ مادہ لپٹا ہوا ہی دوا نفوذ کرے اور دوئے پس اس مادہ کو اُس مقام سے جدا کر دے اور اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دے اس واسطے کہ مادہ لزج بجہت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہی - واجب ہی کہ غلیظ کی تحلیل مین دو چیزون متضادہ سے خوف کیا جاے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے تخلخل مادہ زیادہ ہو اور حجم اُسکا بڑھ جاے بدون اسکے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون مین زیادتی پیدا ہوتی ہی - دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے متبخر ہو اور کثیف منجمد ہو جاے - پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فورًا بطرف تلیین لطیف اس مادہ کے جسمین غلاظت نہو یا ندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سدے ڈالنے والی شی کی کلیۃً تحلیل کر دے - بہت دشوار سدے وہی ہین جو رگون مین پڑین اور رگون مین سخت تر وہی ہین جو شرائین مین پڑین اور شرائین مین سخت وہی ہین جو اعضاے رئیسہ مین پڑین جسوقت ادویہ مفتحہ مین قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہی اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے سختی دواے ملطف کے عضو سے برطرف ہو جاتی ہی **فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین** ورم گرم بھی ہوتا ہی اور سرد بھی - اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہی اور سخت بھی - اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہو چکا ہی - اور اُنکے اسباب کا بیان بھی فصل اٹھارھوین تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہو چکا ہی - اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہی کہ اسباب ورم کے چند طرح کے ہوتے ہین کچھ اسباب بادیہ ہین یعنے جو چیزین بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہون - اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلاء بدن کا - اور بادیہ کی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا - جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاے بدن کے اخلاط سے حادث ہو - یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو - جو ورم اسباب سابقہ سے یا اُس مادہ سے جو بدن مین بھرا ہی اُسکی بھی دو صورتین ہین یا ایسے اعضا مین ہو جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین اور اعضاے رئیسہ واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہین یا ایسے اعضا مین نہون - اگر ورم ایسے اعضا مین

اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک جسمین مینڈک پیدا ہوتے ہین بُری تجویز کرتے ہین اُنکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہی - اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اسپر سبزی غالب ہو اور اُسپر دو لکیرین برنگ ہرتال طبقی کے ہون اور میگون اور بغل اُسکے گول خواہ برنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چھوٹی ٹلخ کے ہو خواہ جو قسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور پتلی جونک جسکا سر چھوٹا ہی اور شکم سُرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہو خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاے اختیار کرنی چاہیے جونک خون کو بہ نسبت پچھنے کے زیادہ جذب کرتی ہی اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور مُنہ کے بل اُلٹی لٹکا کر قے کرائین تاکہ اندرونی آلائش اُسکی نکلجائے اگر یہ بات ممکن ہو اُسکے بعد تھوڑا سا خون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اُس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے - اُسکے بعد پکڑ کر اُسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اس جگہ کو بورۂ ارمنی سے دھوئین اور مالش سے سُرخ کرکے جسوقت آمادہ لگانیکا ہو اس سے تھوڑی دیر پیشتر آب شیرین مین ڈالکر نکال لین اور پھیر صاف کرکے نکالین - جونک کو چسپیدگی اچھی طرح سے اسطرح پر بڑھتی ہو کہ مقام چسپیدگی کو سر کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جب سب خون بدن کا پی چکے اور چھڑانیکا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکین - اور بہتر یہ ہی کہ بعد دور کرنے جونک کے اس مقام کو پچھنے سے چوسین تاکہ مقام چسپیدگی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہی دفع ہو جاے - اگر خون بند نہو مازو سوختہ یا چونہ یا راکھ یا پسی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہین اُنمین سے کوئی چیز چھڑکین - مگر واجب ہی کہ ہر وقت جونک لگانے کے یہ چیزین طیار رہین - استعمال جونک کا امراض جلد مین بہتر ہی جیسے سعفہ اور داد وغیرہ -

فصل تیسوین حبس استفراغات کا بیان

بند کرنا استفراغ کا یا بغرض امالہ مادہ بلا استفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہی یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہی یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن سے حبس کیا جاتا ہی یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو سمیٹلین اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ کا اطراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہی پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب مادہ بلا استفراغ ہو اسکی مثال یہ ہی کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اُسیوقت ہی کہ پہلے اُس عضو کے درد مین تسکین پیدا کرلیجائے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہو بعد اُسکے تدبیر حبس کی کرین - اور دوسری قسم کا حبس جس مین جذب مع استفراغ ہوتا ہی اسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے باقی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونون کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہی اسکی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنسے ذرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور وہ اخلاط افرلق بھی ہون بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے مین بذریعہ قے کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قے کے جو فم معدے مین بھرا ہوا ہی - اور چوتھی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہی اُس سے غرض یہ ہوتی ہی کہ جو مادہ سائل اور روان ہی بستہ ہو جاے اور مُنہ رگون کے بند اور صاف ہو جائین - پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور بلا سے مجاری کے کیا جاتا ہی چھٹی قسم کا حبس ادویہ مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہی کہ سدے مجاری کے مُنہ مین پڑجائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ موثر ہونگی - ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہی اُسکا فائدہ یہ ہی کہ مجرے کے مُنہ پر خشک لیشہ پڑجاے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جاے اور بستہ ہوجاے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہین جیسے پھٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب نارسیدہ - جن ادویہ کاویہ مین قبض ہوتا ہی اُنکی مقدار اُسوقت زیادہ استعمال کی جاتی ہین کہ خشک لیشے کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو اور ادویہ

اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہو جاتا ہے - دونون ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور
ساقین کو بھی مفید ہے اور رانون کے نیچے اور رانون کے اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوتے ہین خواہ
اسفل رکبہ پر بنر یا ان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پانون مین
ہون انکو مفید ہے کعبتین پر حجامت احتباس حیض و درد عرق النسا اور نقرس کو فائدہ دیتی ہے حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اسطرف سے
جدھر متحرک کیجاتی ہے جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو کھنچ
آئے تاکہ دوا کا اثر اُس ورم تک پہونچے - اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہو جاوے جو رئیس کے قریب ہے
اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین مین گرمی پیدا ہو اور خون اسکی طرف کھنچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بھرے ہوئے ہین اُنکی تحلیل ہو جاوے
کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اُتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جس طرح مرض قیلہ مین کیا
جاتا ہے کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم ہین ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحمی اوجاع مین جو
بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہے خواہ ورک پر سینگی توڑنے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر
خوف اُتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہو جاتی ہے - بامین دونون ورک کی حجامت دونون ورک درد دونون رانون کو اور بواسیر اور
صاحب قیلہ اور جنہین نقرس کا مرض ہو مفید ہے مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے
اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن مین بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے - حجامت با شرط کے تین فائدے ہین - پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ
مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور بہ تبعیت اُس غلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح کا نہین ہوتا
تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضاے رئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہے - واجب ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع
چسپان ہونے محجمہ کا سوج جاتا ہے پھر اسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھینٹون سے خواہ اسفنج یعنے ابر مردہ سے نیم گرم پانی مین بھگو کر
چھڑائین اور گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین - اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض
کے پچھنے لگائے جاتے ہین اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اُسکے
فوراً حجامت کیجائے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہین ہے اور پہلے بار پُشت اور نرم لگائین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازان
رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہیے جسکی حجامت کرتے ہین اُسکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے - لڑکے کی حجامت دو برس کے سن مین جائز
ہے اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن مین انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی
ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرے - **فصل پانچوین**
علق کے بیان مین علق جونک کو کہتے ہین حکماے ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی
جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اُسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ ماہی کے ہو اور جسکے بدن پر
لاجوردی لکیرین ہون خواہ کشبیہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہے بہر حال انسے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر اتفاقاً
ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے - ایسی جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی
سے پکڑی گئی ہو اُسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہے بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پڑتی ہو اور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی چاہیے

منفعت اسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اُس خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہو اسلیے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہو اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے انمین ضعف پیدا ہوتا ہو۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دے سکتا ہو اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہو۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہو کہ اسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہو اور زیادتی بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی ہو اور مغز سرون مین زیادہ ہو جاتا ہو اور پانی ایسی نہرون مین جن مین جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہو۔ افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہو اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو استحمام واجب ہو اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کرائے۔ اکثر آدمی اگلے بدن مین حجامت ناپسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اُس سے حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہو۔ حجامت نقرہ پر یعنی گردن یا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہو اور گرانی ابرو کو مفید ہو اور پلکون کو سبک کر دیتی ہو اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہو اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہو۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانون کے قائم مقام فصد باسلیق کے اور درد منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہو اور ایک دو اخدعین یعنے پشت کی دونون رگون پر جنکو ورید کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام فصد قیفال یعنے سراروکی ہو اور سر کے رعشہ کو مفید ہو اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہو۔ مگر نقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہو جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا ہو اسلیے کہ مؤخر دماغ مقام حافظہ کا ہو اور اس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہو اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اُتر کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر چڑھکر مگر اینکہ اس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اسوقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر چڑھنا مضر ہو بلکہ نیچے اُتر کر کرانی چاہیے۔ یہ حجامت کاہل اور اخدعین کی نافع ہو امراض مین سینہ کے جو دموی ہون۔ اور ربو دموی کو مفید ہو مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہو اور خفقان پیدا ہوتا ہو۔ ساق پر حجامت قریب فصد کے ہو اور خون کو اخراج کرتی ہو اور حیض کا ادرار کرتی ہو اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اُسکا بدن متخلخل اور خون اُسکا رقیق ہو اسکے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہو بہ نسبت فصد صافن کے حجامت سبش سر کی اور سر کی بموجب بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنے پیری دیر تک پیدا نہین ہوتی مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہو اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہو بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہو اور بعض مین نہین ہوتا ہو بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہو۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہو اور یہ منفعت بہت زیادہ ہو کہ جرب عین اور بثور اور مورسرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہو مگر ذہن کو مضر ہو اور حماقت اور نسیان اور برودت جگر مین پیدا ہوتی ہو اور امراض مزمن اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھون مین پانی اُتر آیا ہو انکو ضرر پہونچتا ہو ہان اگر وقت اور حال مریض دونون ایسے ہون کہ اسوقت اسکا استعمال واجب ہو پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا۔ زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہو اور سر اور دونون فک یعنے جبڑون کو مفید ہو حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہو اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہو۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ قوی ہو سواے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ دانا قوی ہو کہ تحلیل

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہو۔ اُسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نشتر کُند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اُس سے خطا پیدا ہوتی ہی اور رگ تک نہین پہونچتا ہی اور ورم پیدا ہوتا ہی اگر نشتر درست ہو اُسے اندر چبھونا جائز نہین ہی بلکہ بہ آسانی رگ تک سر انشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب اُبھر آئے اور نشتر گرونا پڑے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ اُسکی نوک ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہی اور پھسلتی ہوئی رگ مین رہتی ہی اور رگ سے نہین نکلتی ہی اگر اُسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کیجائے خواہ زخم زیادہ بڑھایا جاے ضرر زیادہ بڑھ جاتا ہی۔ اسی طرح قبل چھیڑنے رگ کے کیفیت چسپیدگی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کُندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگین خوب نمودار ہو جائین اور خون سے بھر جائین اور پھول جائین کہ پھر پھیلنا اور ہٹ جانا رگون کا کم ہو جائیگا اگر باوجود اہتمام بلیغ کے رگین بخوبی نمودار نہون اور اُنمین خون کی پُری ہو جاے اور جہان پر نشتر لگانا چاہیے اُس مقام مین بخوبی ٹھونکر پٹی کھولکر پھر دوبارہ مالش کرکے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہان رگون کا گنج ہو اُترتے ہوے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبانا صاف رگ کو خبردار کرے اور ظاہر ہو جاے اور اسکا تجربہ دو انگلی یعنے سبابہ اور نر انگشت سے دباکر اُس مقام کو جہان پر امتداد رگون کا معلوم ہو اس طرح پر کرنا چاہیے کہ پہلے دونون انگلی سے بند کرے اور پھر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوے کا بروقت روانی خون کے اور جذبہ بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو کہ دوسری طرف پار ہو جاے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹھہ ہی اُس تک پہونچے زیادہ اُبھرنا رگ کا اُسی مقام مین ضرور ہوتا ہی جسکی رگین باریک ہون لیکن جسوقت نشتر فصاد ہاتھ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے گرفت کرے اور سبابہ واسطے چبھونے اور مس کرنے کے بیچ مین چھوڑ دے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم بطرف نبالہ کے گرفت کرنی جائز نہین ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اُسکی جہت مقابل مین بندش کر دے اور اگر دونون طرف جنبش کرتی ہو طول مین اُس رگ کو کھول دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ چھپ جاے اُسپر نشان سیاہی وغیرہ سے پٹی سرکا کر باندھنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہی کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور با اینہمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اُبھر نہ سکے لاغر اندام مین شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہی اور پھر گدی کپڑے کی لگاکر پٹی باندھین مفصل اور کُہنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلاء رگون کی بخوبی خون سے نہین ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے بوجہ امتلاء بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہی اور اکثر جس محموم کے درد سر ہو اور اسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہی پس فصد سے استغنا ہو جاتی ہی۔ جس وقت بعد فصد کے دھونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتھ کی اپنی انگلی سے خوب کھینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جاے بعد ازان دھوئین اور پونچھین اور پٹی رکھین اور جلد کو چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے

فصل اکیسوین حجامت کا بیان

حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ جلد کے قربت کے مادہ مین تنقیہ کرنے سے زیادہ ہی بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ بر آمد ہوتا ہی اور

نسل انسان مقصود کی منقطع ہو جاتی ہی جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اس حکم کا منکر ہی - انھین اور وہ سے دو اصین بھی ہین اور وہ وہ رگین ہین جو ساتھ ہی ابتداے جذام مین کھولی جاتی ہین اور خناق شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہوا ور بہر یعنے دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا ور امراض طحال اور حصبین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہی - انکی فصد مین نشتر نوکدار درکار ہی چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت اس طرح پر ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اس رگ کے جھک جاوے جسکی فصد کھولی جاتی ہی اس بندش سے رگ ابھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہی اور بعد ازان دیکھین کہ یہ کس طرف زیادہ ہٹتی ہی اسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے - اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض مین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہی مگر فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے انھین رگون مین سے وہ رگ ہی جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہی اسکی فصد کا مقام وہی ہی جہان سے دونون کنارے بٹکر الگ ہو گئے ہین یعنے وہ مقام جو انگلی سے دبایا جاے اسوقت ناک کے دو حصے معلوم ہوتے ہین اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہی اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہی اس رگ کی فصد کلف یعنے جھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہی لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی فرمن پیدا ہوتی ہی جو مشابہ سعفہ یعنے رلیفہ کے ہوتی ہی اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہی پس اس فصد سے اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی - جو رگین نیچے سر بینی کے قریب گڑھے کے ہین انکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہی جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانے وجاع سر مین ہون منجملہ انھین رگون کے چار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہی انکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑھے کے درد اور ورم خواہ مسوڑھون کی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفتہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہی - ایک رگ زبان کے نیچے ہی باطنی ذقن پر خواتیق اور اورام لوزتین کو اسکی فصد مفید ہی - ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہی اسکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہی مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک رگ نزدیک پیچھے کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جہان بال اگتے ہین اسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج مین کھولی جاتی ہی ایک رگ ہنسلی کے قریب ہی فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہی جو شرائین سر مین ہین انمین سے ایک شریان کنپٹی کی ہی کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہی اور کاٹ ڈالی جاتی ہی اور کبھی بہ نرمی نکال ڈالی جاتی ہی اور کبھی داغ دیجاتی ہی اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلے کے جو لطیف ہو اور آنکھون پر گرتا ہو اور واسطے ابتداے انتشار شعاع کے کی جاتی ہی - اور دو شریان دونون کانون کے پیچھے ہین انکی فصد اقسام رمد اور ابتداے نزول الماء اور جھلی اور شبکوری اور درد سر مزمن کے واسطے مفید ہی لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دیر مین انکا زخم پورا ہوتا ہی جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک ٹکڑا شریان کا پایا گیا اور اس سے خون بمقدار صالح روان ہوا اسکا تدارک جالینوس نے دواے کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف درک مین اسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا منجملہ ان رگون کے جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہی اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد کے واسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری وقت وہ پہر دن گا ہی بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے - اور وقت اضطراری وہ ہی کہ جب وقت تاخیر فصد

خون کے پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافراط نکلے اُسوقت اثناے برآمد خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہو۔ لیکن حمی مطبقہ مین فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی پہونچے کچھ مضائقہ نہین اسی طرح ابتداے سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام جو عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہون لیکن ایسی فصد اُسوقت مناسب ہوتی ہو کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھون کی رگون کا بیان بہت بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہو اور پانون کی رگون کا حال چھوٹا جاتا ہو اور سواے پانون کے اور مقامات کی رگین جنکے فصد کھولی جاتی ہو وہ بھی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ مین اُن رگون کا بیان بھی مسلسل کر دین۔ پانون مین ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہو اور اسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہو اور اس مقام سے اوپر ہر رگ سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہو اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ اس فصد کے کھولنے سے بیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول مین یہ رگ کھولی جائے اور پوشیدہ ہو اور اگر نہ ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی انگلیون سے کھولا جاے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین تجربہ ہو اسی طرح نقرس اور دوالی مین اور داء الفیل جسے بیل پا کہتے ہین اور دوباڑا کھولنا عرق النسا کا دشوار ہو۔ ایک رگ پانون مین اور ہو جسے صافن کہتے ہین اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہو اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہو اور اسکی فصد واسطے امراض ان اعضا کے مفید ہو جو نیچے جگر واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضاے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہو اور بواسیر کے منھ بھی کھلجاتے ہین۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے ماہران تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہو کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہو شاید یہ بات بوجہ محاذات کے پیدا ہوتی ہو۔ فصد صافن کی افضل حالت یہی ہو کہ بطور توریب کھولی جاے بجانب عرق عرض کے منجملہ پانون کی رگون کے مابض بھی ہو اور یہ رگ اندرون رانون مین واقع ہو اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہو واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے منجملہ ان کے وہ رگ ہو جو پس عرقوب یعنے پے پاشنہ واقع ہو شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہو اسکا حال بھی وہی ہو جو صافن کا فصد مین ہو خلاصہ یہ ہو کہ پانون کی رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہو جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض سوداوی ہون مگر فصد پانون کے رگون کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہو بہ نسبت ہاتھ کی رگون کے۔ جو رگین اطراف مین سر کے کھولی جاتی ہین سواے اوداج کے اور رگون کی فصد سب کھولنی افضل ہو۔ یہ رگین بھی کچھ از قسم اوردہ ہین اور کچھ از قسم شرائین کے ہین۔ اوردہ جیسے کہ عرق جبہہ یعنے پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کھڑی ہو یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہو خصوصاً اگر موخر متن سر کی گرانی پیدا ہو اور آنکھون کی گرانی کو مفید ہو اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو۔ اور جو رگ سر کے بیچ مین ہو شقیقہ کے اور قروح سر کے واسطے کھولی جاتی ہو۔ دونون رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور وہ دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب باندنے کے۔ مگر واجب ہو کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاے ورنہ اکثر ناصور پڑ جاتا ہو اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہو اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکا اور جعلی جو آنکھ پہ پڑتی ہو اور پلکون کی کھجلی اور پلکون کے ٹیرا اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہو۔ تین دو رگین چھوٹی چھوٹی نیچے اُسی مقام کے ہین جہان پر کان کی لو پانون سے ملتی ہو ایک انمین سے بہت ظاہر اسکی فصد ابتداے نزول الماء مین مفید ہو اور جب کہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اُٹھین اور سر مین تا ملیت زیادہ ہو اس طرح کان کے زخمون کو خواہ پس گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہو۔ بعض لوگ جو مدعی اس بات کے ہین کہ اگر پس گوشت کی دونون رگین فصد مین کٹ جائین

باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہین اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہین درد مین تخفیف پیدا کرتی ہی زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہی۔ جو رگین اوپر مذکور ہو چکی ہین اگر ہاتھ مین ظاہر نہون اور اُنکے شعبے ظاہر ہون لازم ہی کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو دبائین اور ملتے رہین اور دیکھین اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون اُن شعبون کی طرف گرتا ہی اور اُنکو پھولا دیتا ہی انھین شعبون کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اُن شعبون کو نشتر سے نہ چھیڑین۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچین تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیلائین اور پٹی کو درست کر کے باندھین یا ڈھیلا کر دین یا روغن کتان سے پھاہا روئی کا تر کر کے پٹی نیچے رکھین اور بہتر یہ ہی کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا۔ اگر زخم کے مُنھ پر چربی ظاہر ہو چاہیے کہ بہ نرمی دور کرین اور کاٹنا مناسب نہین ہی اور ایسے لوگون کی دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہین اگرچہ مختلف ہین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انکے بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر بمبری کسرے زائد خواہ چھ رطل یعنی ڈھائی سیر خون عین حالت حمی مین نکالا جاے انھین اسکا تحمل ہو سکتا ہی۔ اور بعض لوگ کے بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہی اور نہ انھین اسکا تحمل ہوتا ہی مگر اس مقدار کے بارہ مین تین باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ در بیشتر پہلے غلیظ نہین نکلتا ہی بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہی اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہی اگر اس مقام پر علامات امتلاے خون کے موجود ہون اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے مین سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہی صاحب ورم کے بدن مین اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہی اسوجہ سے خون مین پہلے رنگ کم ہو جاتا ہی پھر جب ورم کے قریب کا خون آتا ہی سیاہ اور غلیظ ہوتا ہی تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جاے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بہ ضعف ہو اُسوقت خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جاے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اسوقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگون کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہی وہی لوگ ہین جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنگے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہین۔ اور جتنی دیر مین غشی لاحق ہوتی ہی اُنکے بدن معتدل اور گوشت اُنکے سخت ہوتے ہین۔ اطبا کہتے ہین کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہی کہ نشتر بہت سے ہون نوک دار بھی ہون اور بے نوک کے بھی ہون اور نوک دار بہتر ہوتے ہین متحرک رگون کے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ بحاک ہونی چاہیے اور آلہ قے کرانے کا چوبی خواہ پر کا بھی اُسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوشت کے بال اور دواے صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دوا ءلمسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہی شاید کسی مفصود کو غش آجاے اور یہ بڑا امر ہی جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہی۔ اور اکثر اوقات ان چیزون کا پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہی اسطرح سے کہ بروقت غش کے فوراً لچھا ریشمی اسکے حلق سے اتار دے اور آلہ قے سے قے کرائے اور خوشبو نافہ کی سونگھائے اور دوا ءلمسک تھوڑی سی پلائے خواہ قرص مشک کھلائے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہی۔ اگر خون بند ہو جاے نہیں ہوے خرگوشت اور دواے کندر سے پر کر دینا چاہیے۔ اکثر غشی تاوقتیکہ خون جاری ہے پیدا نہین ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

یہ ہو کہ خون رقیق اشقر اُچھلتا ہوا نکلے اور مجس مین نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کرکے مُنھ مین زخم کے لیشم ارنب یعنے خرگوش بھرنا چاہیے
جس مین تھوڑی سی دوائے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پھٹکری سبز اور پھٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اُسپر
ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جائے اگر بند ہو جاے تین روز تک ہرگز نہ کھولین
اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہو اور گرد زخم کے ادویۂ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے
ہین تاکہ سمٹکر اور اینٹھ کر گوشت اس پر جم جاے اگر اس جہت سے خون بند ہو۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مر جاتے ہین
اور اکثر کی موت اِسوجہ سے ہو جاتی ہو کہ تحمل اس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہو نہین کر سکتے وہ بندش ایسی سخت
ہوتی ہو کہ عضو کی موت اُس سے پیدا ہوتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ خون کبھی اور وہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہو۔ اور
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قیفال سے اکثر اُس خون کا استفراغ ہوتا ہو جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہو اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون آمد
ہوتا ہو۔ اور اطراف جگر اور شراسیف سے بڑھ کر سرارو کا استفراغ بکار آمد نہین ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہین ہوتا اور
اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ مین شمار ہو سکے۔ ہفت اندام کا حکم متوسط ہو درمیان سرارو اور باسلیق کے اور اسکے فصد سے استفراغ
اطراف تنور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہو۔ حبل الذراع مشابہ قیفال کے ہو۔ اسلیم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہو کہ داہنے ہاتھ
کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہو اور بائین ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہو۔ اسپر پٹی نہین باندھی جاتی ہو جب تک خون خود بخود
بند نہو جائے۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کھولی جاے اسکا بدن آب گرم مین رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولیت نکلے اگر
خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہو۔ افضل فصد اسلیم کی یہی ہو کہ طول مین ہو۔ ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی
ہو جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہو وہی ہو جو ہتھیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہو اُسکا فائدہ واسطے درد جگر
اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہو جالینوس نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہو اور اُسوقت
جالینوس درد جگر مین گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہو گیا۔ کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت
اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہو اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہو۔ جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوائے اور
خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اُسکے پیچیدہ کرنے اور اسپر سخت پٹی باندھنے اور بکرر نشتر لگانے مین احتراز نکرے بلکہ دو دن خواہ
ایک ہی روز یون ہی رہنے دے۔ پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اُس سے
نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہو۔ زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہو پٹی کو سرد کرنا اور اسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہو
واجب ہو کہ پٹی بندھی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اسکا سرکانا جائز نہین ہو۔ لاغر اندام کو پٹی بہت کسکر
باندھنے کی ضرورت ہو اسلیے کہ اُنکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہو بدون خفت بندش کے اُسکا بند ہونا نہین
ہوسکتا اور سخت بندش سے عضو مشدودہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہو اور اس عضو مین فساد عارض ہوتا ہو اور فربہ اندام کی رگین
جب تک کس کر باندھی نہ جائین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیئے ڈھیلی باندھنی مناسب نہین۔ کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہین
ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ رگ مخفی ہو جاتا ہو اس طرح کہ ہاتھ کو نیچا کرکے پٹی مضبوط باندھتے ہین اور تھوڑی دیر بیکار رہنے دیتے
ہین شاید در نیچے تک اور تر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہو اور بعض فصاد نرم و سستہ خواہ نشتر کا

ورنہ شریان کو آفت پہونچتی ہی - اور اسی طرح قیفال کی اگر فصد طول مین کھولی جائے دیر مین زخم پورا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ رگ جوڑ سے تعلق رکھتی ہی
اور جو رگ مفصلی نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو اُسکی فصد طول مین اچھی ہی - عرق النسا اور اسلیم کی و نیز اور رگون کی فصد مین رائے صائب
یہی ہی کہ طول مین کھولی جائے - اور معہذا مناسب ہی کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سر سے نشتر دور پڑے جو موضع نرم مین اوپر بعض
کے واقع ہی اور وسیع زخم لگایا جاے اور دوبارہ نشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا - اکثر فصاد کو اکثر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہی
ایک نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مکرر زخم لگانے سے ہوتا ہی - پور جانا زخم قیفال
کا دیر مین اسیوقت ہوتا ہی کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کھولنی اُسوقت چاہیے کہ دوبارا پھر کھولنے کی ضرورت ہو - اگر قیفال نظر نہ آوے
اور ملنا دشوار ہو اُسکا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے سیدھے مین تلاش کرکے کھول دیا جاے -
ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہی اسمین نشتر لگنے کا خوف ہی اور کبھی بیچ مین دو پٹھون کے ہوتی ہی لہذا واجب ہی کہ یہ رگ طولاً
کھولی جاے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنے اُچھلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو - اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھا ایسا
دراز ہوتا ہی جیسے وتر پس اُسکی شناخت کرکے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اُسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر مزمن
پیدا ہوگا جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہی اُسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہی - اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جاے
بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑ جاے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اُسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے
اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہی اور اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہی - بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے
قریب کوئی شی تبرید کرنیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ مکو اور صندل وغیرہ بلکہ اُسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے
حبل الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہی مگر اینکہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اُسوقت بناچاری طول مین کھولنی چاہیے - باسلیق
مین خوف یہ ہی کہ اُسکے نیچے شریان ہی اسکی حفاظت ضرور ہی اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا
بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہی کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے سے
رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہی لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہی جب پٹی باندھے
ہین اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہی لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہی اور کبھی باسلیق پھولتی ہی اور کوئی کیون نہین
پھولے چاہیے کہ پٹی کھولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پھر پٹی باندھین اگر پھر پھولے دوبارا یہی ترکیب کرین پھر بھی اطمینان نہو کچھ حرج
نہین باسلیق کو چھوڑ کر اُسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہی کھولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنی اندرونی پر ہی نیچے ہٹ کر باسلیق
سے اسلیے کہ بھول جانے مین اکثر غلطی واقع ہوتی ہی باسلیق شریان سے مشتبہ ہو جاتی ہی اکثر بوجہ باندھنے اور پھولنے کے حرکت شریان کی
ٹھہر جاتی ہی جب اسکو اُٹھاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہی کہ کوئی ورید ہی اسی وجہ سے فصاد کھول دیتا ہی جسوقت کسی رگ
کی بندش کیجائے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچھ برآمد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہی جو باسلیق کے اشتباہ
مین مذکور ہو چکی - باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اُتار کر کھولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کے
قریب ہی - خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہی بلکہ اُسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہی اور ایک پٹھہ ہی ان دونون کے سبب سے بھی خطا واقع
ہوتی ہی اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین - باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی شناخت

اگر مفصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہی کہ ایک ساعت کا وقفہ دونون فصد مین کیا جائے - ارسال دم سے مراد یہ ہی کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جائے - فصد مورب یعنے ترچھی مناسب اُسکی ہی جو ایک دن دوسری فصد کھلوانیکا قصد کرے - اور عرض مین فصد اسکو مناسب ہی دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے - اور طولانی فصد اُسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانے کا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنون تک ہر روز فصد کھلوائے جسقدر فصد کے بعد دروز زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہی - فصد دوسری مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہی مگر اینکہ دو بار فصد لینے والا کچھ کھالے - پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو رہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہین منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہی کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہی اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہی جسقدر استفراغ واجب ہی - دوسری فصد بہتر یہ ہی کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کرکے کھولی جاے - بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہی - قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہی اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اُسکا واسطے نفوذ اور پھیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہی ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اُسوقت استحمام سے یہ مضرت زائد پیدا نہین ہوتی - فصد کھلوانے والے کو مناسب ہی کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذائے لطیف کا استعمال کرے - اور اسی طرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے - اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرد اُسکے مبرادات قویہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جائینگے پھر اُنکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی - خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہی فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہی اور زمانۂ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتا ہی - اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہی اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین - جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اُسپر واجب ہی استعمال اُس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد کی رگین اور دہ بھی ہین اور شرائین بھی مگر شرائین کمتر کھولی جاتی ہی - اور بوجہ اُس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہی اُسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہی کہ خون جاری ہو جاتا ہی کم سے کم ضرر یہ ہی کہ ابو سیما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہی اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جائے - با اینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بقدر ضرورت کے بند ہو جاے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی اُن امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اُسیوقت نافع ہوتی ہی کہ جب کوئی شریان قریب اُس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہی اور اُس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اُسوقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہی بہت نافع ہوتی ہی بشرطیکہ اُسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو - جو رگین - ساکن ہاتھ کی کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین قیفال یعنے سر اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسلیم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہی اور سر اور سب سے زیادہ اسلم ہی یعنے اُسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہی پہلے تینون رگین اکحل باسلیق ابطی ما بض کے اوپر کھولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہی اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہی اُس سے تھوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندھ کر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جاے اور ما بض کے نیچے خواہ برابر کھولنی نچاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جس طرح دھار چھوٹی ہی جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین پٹھے پر آفت پہونچنے کا خوف نہین ہی

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین غلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرأت نکرنی چاہیے خصوصاً نہار مُنھ بہت مضر ہی۔ جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اُسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کھلانے سے ہوتی ہی اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہی۔ اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس غلط کا ہو اُسکی شناخت یہ ہی کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہی اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہی ہر وقت اور اُسکا مُنھ ہمیشہ تلخ رہتا ہی۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلے سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہی۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اُسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیین جو کسی رب ترش اور خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبو دار گرم چیزین پڑی ہون۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون ممسک در شربت بیہ ممسک پلا کر بعد ازان فصد کھولی جائے۔ اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہو پہلے اُسکو قے آب گرم سے ہمراہ اسکنجبین کے کرا کے اُسکے بعد چند لقمہ کھلائین اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازان فصد کھولی جاے اور بدل ما یتحلل اس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اُسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اُسکے ثقل کے کھلائین کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا اگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہی بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات سے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جاے اور یہ علاج قوی ہی اور نافع ہی ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہی اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہی بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو حاصل یہ ہی شمار مین فصدون کا زیادہ ہونا بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہی اُسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہی اور اُسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہی اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین۔ اور جو شخص دوبارہ فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اُسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اُسکی رگ طول مین کھولی جاے تاکہ حرکت مفصل کی اُسکے التحام اور رک جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جاے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اُسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر مین بر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کے بھر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اُس مقام پر لگائین اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اُسکے بعد کپڑے سے ملین۔ سو رہنا درمیان فصد اول اور فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہی۔ وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہیین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اُس روز کا کرین جس دن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اِسکی ضرور رہتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد اُن لوگون کی جنکے مزاج مین وسوسہ ہی اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہی درمیان فصد اول اور دوم کے۔ بوجہ ضعف مفصود کے

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہو یا بیداری پیدا ہوتی ہو خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہو یا قوت ساقط ہوتی ہو انھیں اغراض کے مقابلہ کے واسطے کسیقدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسی طرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاے واجب ہو کہ خون کم نکالیں تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز وسامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ مین التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو وس قاعدون کا لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سحنہ مین انتفاخ ہو اور حمی ایسی تیز نہین ہو جس سے بدن مین انحراط اور رطوبت کا فنا آناً فاناً اور لاغری بڑھتی جاتی ہو پس بروقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ ہنوز رقیق ہو خواہ تاری ہو اور سحنہ سوکھتا جاتا ہو ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی مین فترات اور سکون پیدا ہون اسی زمانہ مین موقع فصد کا ہو۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے۔ پھر اگر تپ مین فصد بنظر قواعد عام خواہ علم خاص کے واجب ہو اس قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کی فصد مناسب نہین ہو اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت مین بھی ہر وقت فصد جائز ہو یہ راے جالینوس کی ہو لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولیٰ ہو بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہون اور فصد مین تقصیر ہو جاے پھر جو وقت کیون نہو اُسیوقت فصد کھول دینی چاہیے بعد رعایت دس چیزون کے۔ اکثر بعض حمیات مین کو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہو اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہو جاتی ہو۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اُسیوقت جائز ہو کہ سحنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہون۔ حمی دموی مین استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہونا ہو مگر ابتدا مین خون بافراط نکالنا جائز نہین ہو اور بروقت تفنج کے فصاد مفرط ضرور ہو اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہو۔ جو مزاج بشدت بارد ہو اُسکے بدن کی فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بیت سرد ہون انمین بھی استعمال فصد کا ناجائز ہو۔ اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور تا امکان اُس سن مین جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً سن شیخوخت مین بقدر امکان ہان اگر اعتماد سحنہ پر ہو اور پر ہونا عضل کا اس طرح پر کہ سخت اور ڈھیلے نہون اور کشادگی رگون کی اور اُنکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگون کی فصد پر جرات ہو سکتی ہو۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہین جنکے بدن یا دہ لاغر ہون خواہ زیادہ فربہ ہون خواہ بدن مین زیادہ تخلخل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہون خواہ زرد بدن کہ اُنمین خون مطلق معلوم نہو انکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہو جبتک ممکن ہو۔ اور جن ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہون اُنکی فصد بھی نہ لینی چاہیے مگر اینکہ فساد خون اُن ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضائقہ نہین۔ مگر خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہو کہ ایسے خون کے نکالنے مین خطرہ عظیم ہو۔ بروقت امتلاے طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگون کے جاذب نہو عوض اس رطوبت کے جو فصد سے نکل گئی۔ اور بروقت امتلاے معدہ اور امعاء کے فضلہ محسوس خواہ اُس فضلہ سے جو قریب بہ محسوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کے نکالنے مین کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے سدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعا کا ثفل جسطور سے نکل سکے گو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے جس شخص کو تخمہ عارض ہو اُسکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ اتنی مہارت دینی چاہیے کہ تخمہ ہضم ہو جاے

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہون اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو پس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہین ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑون مین زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پانون ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیر پیدا ہوتے ہین اور غشی اول فصد مین واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہین ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھلنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہین ہوتا جبتک بند نہ کیا جاے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہین ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہین مثلاً حیض قوی بند کنا منظور ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاے خون کے پیدا ہون جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اُسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا تنضیج فصد لی جاے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ جسکے بدن مین خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہین کہ پہلے اُسکی فصد کھول کے بعد ازان بذریعہ اسہال کے استفراغ کرین۔ بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شروط سے جو آیندہ ہم مذکور کرینگے اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن مین خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن مین کثرت ہو اور اگر اُسکی فصد کھولین خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جبکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کیطرف متوجہ ہو کہ اُسکا مائل ہونا ضرر عظیم اُس عضو مین پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالین اور بعد ازان غذاے خوشگوار کھلائین اور پھر دوبارہ فصد کھولین چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجاے اور اچھا خون باقی رہجاے۔ اگر فاسد خون مین اخلاط صفراوی ملے ہون اُنکے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اُنکے تسکین کی فکر کیجاے اور مریض کو سکون اور آرام دینے مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہون قدما اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اسپنے کا رہاے ضروری مین چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور کبھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمین زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبۂ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہون پس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نیشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہین نکلتا ہے۔ اور چوڑے مُنھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اُسکے حق مین بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلواے اور فربہ لوگون کو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑون مین فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رُک نہ جاے اور تنگ مُنھ کی فصد گرمیون مین اگر حاجت ہو بہتر ہے۔ بروقت فصد کھولنے کے فصود دینے جسکی فصد کھولی جاے اگر لیتا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کے واسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہین ہوتی حمیات مین اگر شدید ہون تا امکان فصد سے اجتناب اولیٰ ہے اگر التہاب شدید ہو اور کل حمیات جو غیر مادہ ہین اُنکے زمانہ ابتدا مین اور ایام دورات مین اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

اسلیے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہی۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رُک رہیگی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہی اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہی جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر ضماد کیجائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایکسا ہی مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہی اور طلا رقیق ہوتا ہی اکثر طلا پارچہ اور جیتھڑون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا مدنظر ہو کپڑون کے ٹکڑے عود اور صندل مین پسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین

فصل انیسوین نطولات کے بیان مین

نطول تریڑے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہی اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہی بعد ہو بخنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ عام ہی کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہی اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہی جو برابر رگون مین زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہی۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون۔ آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہی جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہی پھٹ جاتی ہی۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کے اور رمد حار کے ہون۔ خواہ جو لوگ کہ اُنکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہی اور عادت اُسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ور یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہی ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہوا اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگون کو لائق یہی ہی کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ اُنھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے اُنکی فصد لی جاتی ہی کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہی اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہی اور پیدا نہون اُنہین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہی اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہی اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہی اور رقیق ہو کر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہی فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہی کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہی۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے۔ پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہی اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہی اور اُسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کر دینا چاہیے **فصل پندرھوین بیان مین تدارک اُن احوال کے جو قی کرنے والون کو ہوتے ہین** قی کے روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہوچکی اور غدد اور درد جو شراسیف کے نیچے پیدا ہوں گرم پانی اور روغن بلیلن کے سینکنے سے خواہ محجمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہین۔ جو لذع شدید بعد قی کے معدے مین باقی رہجائے اسکو تناول شوربائے روغن دار سریع الہضم دفع کر دیتا ہی اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن شب بو اور تھوڑا سا موم شریک ہو بھی مفید ہی ہچکی اگر پیہم عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہی اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بھی نافع ہی قی کے دفع کرنے کی تدبیر چودھوین فصل مین خواہ جہاں معنا قی کا بیان ہوا اور کزاز اور دیگر امراض باردہ اور سبات اور انقطاع صورت جو بعد قی کے عارض ہوان اطراف کی بندش اور انکا یکدیگر متصل باندھنا نافع ہی اور معدہ کو روغن زیتون جسمین سداب کو جوش دیا ہو اور کریلا جوش دیا ہو اُس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہی اور جسکو سبات عارض ہو اُسکے لیے یہی ادویہ استعمال کیجائین اور اُسکے کان مین پکار کر باتین کرین **فصل سولھوین تدبیر افراط سے قی عارض ہونے کی** اُسکو سلانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اُسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جس طرح افراط اسہال مین کیجاتی ہی اور معدہ کا علاج بذریعہ قابض ضماد اور مقوی کے کرنا چاہیے۔ پھر اگر قی مین افراط ہو اور خون برآمد ہو دو دھ مین شراب چار قوطولی جو تخمیناً پاؤ آثار کسرے زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلائین کہ اذیت دوائے مقی کی کم کر دیتی ہی اور خون بند کر دیتی ہی اور طبیعت نرم کر دیتی ہی۔ اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہوجائین کہ خون اُن مقامات مین بستہ ہوجاے اُسوقت سکنجبین برف سے سرد کر کے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پچھلے امر کے فائدہ کے خیال سے آب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہین پس جس شخص کو قی بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت دوا پلائی جائے۔ جو ادویہ مقی ہین اُنکی قوت کے درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور رہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہی اور خصوصاً خواص کے استعمال سے کے شروط قرابادین اور ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے چاہیین **فصل سترھوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہی آنتون کے فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اُنکے اورام کے بارہ مین بھی نافع ہی اور امراض قولنج کو بھی مفید ہی اور جذب فضول کا اعضاء رئیسہ جو معدے سے اوپر ہین بھی کرتا ہی۔ مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہی اور تپ عارض ہوتی ہی اور مادہ بعد استفراغ کے امعاء وغیرہ مین باقی رہجائے اُسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہی جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہی اور جسطرح کرنا چاہیے اُسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جائیگا۔ غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کے یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پھر چت لیٹ جائے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اُسوقت ہوا سرد ہو یعنے دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب در اضطراب و غشی کم ہوتی ہی۔ حمام کی خاصیت یہ ہی کہ اُس سے اخلاط مین ثوران و تفرق پیدا ہوتا ہی اور حقنہ اخلاط لبستہ کو جذب کرتا ہی اسی واسطے بہتر نہین ہی کہ قبل حقنہ کے حمام کرے جس شخص کے امعاء مین عقر یا بستگی ہو اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کی ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد نہو بلکہ دوائے حقنہ بھی رک جائے اسپر واجب ہی کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرداگرد اُسکے سینک کرے یا جرے وغیرہ کو گرم کر کے **فصل اٹھارھوین طلا کے بیان مین** طلا کرنا بھی معالجات کے اقسام مین ایسا ہی کہ خاص مقام پر اسکا اثر پہونچتا ہی اور کبھی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت کثیف کے

بعد قے کے متصل فصد نکرنی چاہیے۔ بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہی خصوصًا اگر تخم معدہ مین خلط موجود ہو۔ اکثر دشواری قے مین بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہی پس پہلے اُس خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہی سویق حب الرمان کا استعمال کرکے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اسہال تخمی بعد قے کے دلیل اس بات پر ہی کہ مادہ تخمہ کا بطرف اسفل کے دفع ہوا ہو۔ اور اسہال کے بعد قے کا عارض ہونا اسپر دلالت کرتا ہو کہ یہ قے اعراض اسہال سے ہی۔ افضل اوقات قے کرنے کے واسطے گرمیون مین ٹھیک دوپہر ہی اگر بوجہ درد کے قے کیجائے۔ بدن کے واسطے قے نافع ہی اور آنکھ کے حق مین مضر ہی۔ حاملہ کو قے کرانی مناسب نہین ہی اسلیے کہ فضول حیض کے اس قے سے دفع ہونگے اور تعب سے قے کے اضطراب مین پڑیگی پس اُسکی تسکین کرنی چاہیے اور قے نہ کرنی چاہیے۔ اور سب لوگ سواے حاملہ کے جسکو قے عارض ہو چاہیے کہ مدد کی چیزین جنسے قے ہو جاے پلائی جائین

فصل بارھوین بیان مین ان چیزون کے جو قے کرنے والے کو چاہیین قے کرنے والا جب قے کرنے سے فارغ ہوا پنے منھ اور چہرے کو سرکہ مین پانی ملا کر دھوئے تاکہ سر مین گرانی پیدا نہو اور آب سیب کے ساتھ تھوڑی مصطگی ملا کر پیے اور کھانے سے منع کیا جائے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اسکے شراسیف مین روغن لگائین اور داخل حمام کرین اور جلد نہلا کر باہر نکالین۔ اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھلانا واجب ہو کوئی لذیذ شے کھلائین جسکا جوہر پاکیزہ ہو اور سریع الہضم ہو

فصل تیرھوین منافع قے کے بیان مین حکیم بقراط ایک مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنے کا حکم کرتا ہی یعنے دو دن پے در پے قے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کمی خواہ دشواری روز اول کے نکلجائے اور جو کچھ معدہ مین کھنچ گیا ہو وہ بھی نکلجائے بقراط کہتا ہی کہ مین ضامن حفظ صحت کا اُس شخص کے واسطے ہون جو یہ تدبیر بالتزام کیا کرے۔ اور بکثرت قے کرنی بد ہی اور قے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفراوی اور سوداوی خلط کا بھی ہوتا ہی اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہی اسلیے کہ معدے کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنیوالی کوئی ایسی شے نہین جیسے امعا کیواسطے وہ صفرا ہی جو بطرف انکے آتا ہی اور تنقیہ کرتا ہی ایسی قے سے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہی اور بصارت مین جلا پیدا ہوتی ہی اور تخمہ دفع ہو جاتا ہی ایضًا یہ قے اُس شخص کو بھی مفید ہی جسکے معدہ پر صفرا گرتا ہی اور طعام کو فاسد کر دیتا ہی اگر طعام سے پہلے قے کرے پھر اُسکی غذا بروقت صفائی معدہ کے پہونچے گی اور فاسد نہوگی اس قے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہی اور جو سقوط اشتہاے صحیح معدہ مین ہو یا اشتہا تیز اور ترش اور کھٹی چیزونکی معدہ مین پیدا ہو وہ بھی زائل ہو جاتی ہی اور بدن کا ترہل اور ڈھیلاپن بھی دور ہوتا ہی اور جو قرح گردے اور مثانہ مین ہون یہ قے انکو بھی نافع ہوتی ہی۔ جذام کے واسطے یہ قوی علاج ہی اور رنگ مین برائی پیدا ہونیکا بھی علاج قوی ہی اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور یرقان اور انتصاب نفس یعنے سیدھے کھڑے ہو کر سانس آئے ورنہ دشواری ہو اُسکے واسطے اور رعشہ اور فالج کے واسطے یہ قے مفید ہی۔ قوبا کا بھی علاج کامل اس قے سے ہوتا ہو واجب ہی کہ ہر مہینہ مین ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ بروقت امتلاء معدے کے قے کرے مگر دورہ مقرر نکرے اور شمار ایام کا ملحوظ نرکھے۔ بہت موافق اُسکو قے ہوتی ہی جسکا مزاج صفراوی ہو اور بدن اُسکا لاغر ہو

فصل چودھوین مضرات قے کے ضرر کا بیان قے با فراط کرنی معدہ کو مضر ہی کہ اُسمین ضعف پیدا کرتی ہی اور اُسکو بمنزلہ نشانہ کے واسطے متوجہ ہونے مواد کے کرتی ہی اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتون کو اور دردسر کو جو مزمن ہو مضر ہی مگر وہ دردسر جو شرکت معدہ سے ہو اور جو صرع فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہوئی ہو جو سر سے نیچے ہی اُسکو بھی مضر ہی افراط زائد قے مین جگر کو بھی مضر ہی اور ریہ اور چشم کو اور بیشتر بعض رگین پھٹ جاتی ہین بعض آدمیون کی عادت ہوتی ہی کہ خوب پیٹ بھر کر بہت جلد کھا لیتے ہین اور بعد ازان قے کر ڈالتے ہین اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اور مزمن پیدا ہوتے ہین

اور تعب اور مشقت کرین بعد اسکے قی کرین اور یہ امور ٹھیک دوپہر دنکو کرنے چاہئیں - ایضاً بروقت قی کرنیکے دونون آنکھین اوپر چڑھاکر پٹی
باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور تہبالچہ کے لپیٹنا ضرور ہو مگر نرم ہو اور بندش مین اعتدال رہے - قی پر آمادہ کرنیوالی چیزین جیسے
جرجیر اور مولی اور طریخ یعنی چھوٹی مچھلی اور فوتنج کوہی تروتازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع ثقل کے شہد کے ساتھ اور مٹھا حریرہ باقلی کا اور شراب
شیرین اور بعد اسکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکند یعنی نیم خام روٹی جو روغن مین پکاکر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ مین بھگو دیجائے جیسے جلیبی وغیرہ
کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجائے اسیطرح خربزہ اور کھیرا اور دونون کے بیج خواہ انکی جڑین پانی مین بھگوکر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے
اور جس شوربے مین لی پڑی ہو - جو شخص شراب مسکر بغرض قی کرنے کے پینی چاہے تو تھوڑی سی پیکر قی نکرے بلکہ بہت سی پی لے اور قی کرے فقاع ہمراہ شہد
کے اگر بعد حمام کے پیے قی فوراً ہو جائیگی اور بآسانی ہوگی اور مسہل بھی ہے جس شخص کا ارادہ کسی دن قی کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چباکر
کوئی چیز نہ کھائے - اگر کوئی شخص قی اور مثل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منھ استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہو دو گھنٹے دن چڑھے اور
بول و براز سے فارغ ہوکر قی کرے اگر پرنڈا لگر قی کرے اور بآسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پھر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قی نہو حمام مین داخل کیا جائے
اور جس پر سے قی کرتا ہے مناسب ہے کہ اسمین روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ
باقی ہو جائیگی خواہ اسہال عارض ہوگا - قی کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی
ہے - اگر دواے مقی بہت جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ قی پیدا ہو چاہیے کہ قی کو روکیں اور ٹھہرائیں اور خوشبودار عطر چیزین سونگھائیں اور اطراف کو
دبائیں اور ملین اور تھوڑا سا سرکہ پلائیں اور بہی اور سیب کھلائیں تھوڑی سی مصطگی ملا کر - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قی زیادہ ہوتی
اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل اسکے ہے کہ قی کا اسمین استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کے قی کرانے کی جسکا
سخت بدن مناسب قی کرانے کے نہین ہے پس فصل صیف مین البتہ اجازت ایسے شخص کو قی کرانے کی دیجاتی ہے سب سے زیادہ بھی فائدہ کی قی کرنے مین بنظر تنقیہ
اول کے تنہا معدہ کو ہے سواے امعا کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ حاصل بدن کو ہوتا ہے مفید قی
کی شناخت غیر مفید سے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعد قی مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتون کا ہے اور اس قی
سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ لذع شدید معدہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر وہ دواے مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جو دوا خربق سے
مرکب ہو شروع مین ایسی قی کے منھ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قی مین بلغم کثیر دفعات گرتا ہے اسکے بعد ایک شئ سیال اور رواں مانند ماء
برآمد ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سواے متلی اور کرب قی کے پیدا نہین
ہوتی اور کبھی شکم بھی رواں ہو جاتا ہے بعد اسکے چوتھی ساعت مین سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے - بری قی کی شناخت یہ ہے
کہ اولاً طبیعت مجیب نہین ہوتی اور قی کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤن کھنچ جاتے ہین
اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تمتما جاتا ہے اور آنکھوں مین سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینہ بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور
جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جائے فوراً مر جاتا ہے - تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے
اور جن ادہان مین تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ انکا استعمال کرنا چاہیے اور تابمقدور کوشش کرکے قی کرانی چاہیے اگر قی ہو جائے
اختناق پیدا نہوگا ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا ہے استعمال کرنا چاہیے - بہت مناسب استعمال قی کا اول امراض مین ہے جو مزمن ہون
جیسے صرع اور استسقا اور جذام مالیخولیا نقرس عرق النسا - قی مین اگرچہ منافع ہین تاہم اکثر امراض بوجہ قی کے پیدا ہوتے ہین جیسے طرش یعنی بطلان سماعت

ترکیب سے انکا استعمال مسہل اور تلئین ہو وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات ہر سن کے موافق ہین انکا بھی اسی جگہہ پر بیان ہوا ہی اور ادویہ مفردہ کے بیان مین اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اُسکے ضرر کا تدارک اور اُسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہی گولیان دوا کی اگر سوکھ کر مثل پتھر کے ہو جائین اُنکا استعمال درست نہین اور گیلے یا تر حبوب بھی جو دیتے ہون اور اسقدر گیلے ہون کہ تھوڑے سے دبانے سے پھر صورت اُنکی بدل جائے وہ بھی کام کے نہین بلکہ جسوقت حبوب خشکی پکڑ لائین اور کرارے ہونے لگین مگر انگلیون کے نیچے دبانے سے دب سکین اسوقت انکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارھوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اُس شخص کو زیادہ ناروا ہی جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اُس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت نرمی ہو۔ اور جو شخص بنظر آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اُسکی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اُسکے حلق مین اورام پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہی اُسکے حق مین قے بہت مفید ہی بنظر عادت کے قے کرانی اسکو مناسب ہی جسکو قے باسانی نہو سکے اور دشواری ہو اور انکھین قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائے جائین تھوڑے زمانہ مین اُنکی رگین اعضاء نفس کی پھٹ جائینگی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے۔ جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اسکو قے مناسب ہی یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر باسانی قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے۔ اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے کرنا اسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اُسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اُسکی غذا نرم با روغن اور شیرین تجویز کرکے اور اسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقئی چیزون کا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ پہلے ہلکی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کھلائی جائین خصوصاً جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص بیشتر باوجود پلانے ادویۂ مقئی کے قے نہین کرتا اسکی طبیعت اخراج سودا کو بطرف قے کے بخل کرتی ہی اسیواسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدے مین باقی رہے اُسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہی بہ نسبت باقی رہنے غذائے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کھلایا گیا تھا قے کرے دوبارہ کھانا جب تک خوب بھوک نہ لگے اُسے کھانا مناسب نہین ہی اور پیاس ایسے شخص کی شربت سیب سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی نیم گرم خواہ جلاب اور سکنجبین کا استعمال اچھا نہین ہی اسلیے کہ اُنکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہی۔ غذائے مناسب ایسے شخص کو بچہ ہائے مرغ اس طرح پر پکائین کہ پہلے پانی مین جوش دین بعد اسکے انکے پیٹ مین مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب بھونین اور تین پیالے شراب بعد غذا کے پلانے چاہین۔ جسکو کھٹی قے ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی قے کی نہو اور اسکی بغل مین تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دوپہر ڈھلے تک نہ کھلائے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ مین ڈبو کر معدہ پر رکھے۔ بہتر یہ ہی کہ جو طعام بغرض قے کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہی کہ پھر اسکے اخراج مین بخل کرتا ہی اور اپنی طرف پھیر لیتا ہی جب قے بافراط ہوئے اور رطوبت بلغمی نکلنے لگے غذائین گوشت کنجشک اور کبوتر کے بچے کا جو قریب اُڑنے کے ہون نافع ہی مگر ہڈیان اور اطراف ان چیزون کے نہ کھلانی چاہیین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین۔ اور ہوائے حمام مین بھی داخل کرنا چاہیے اور بروقت پلانے دوائے قے آور کے ایسی حرکات کہ جنمین دوڑنے کی ضرورت ہو اور یا ضعف کرین

اس بات کی ہوتی ہو کہ جرم دواؤن کے استعمال نکیے جائین بلکہ اُنکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہو جو بذریعہ ترکرنے یا جوش دینے وغیرہ
کے نکالا جاتا ہو۔ واجب ہو کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہو کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین۔ اگر
خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اُنسے تقویت قلب کی پیدا ہو اسی مقام پر انکا شریک کرنا بہت اچھا ہو اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین
اُنسے تقویت اس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہو جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہو۔ ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین پہلی قسم
یہ ہو کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اُسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہو کہ استفراغ مین اسکے دیر ہو پہلی قسم کی دوا اپنے
فعل سے فارغ ہوتی رہے۔ دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہو اور دوسرے قسم کے فعل کو کسی قدر
روکتی ہو اور اسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہو۔ پھر جب پہلے قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہو اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہو
اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہو اور اسکی تحریک پوری نہین ہوتی اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی دوا
بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل
مین سستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اُسوقت حاصل ہوتا ہو کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح
ہو جائے۔ واجب ہو کہ بروقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے ان قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب
مین بیان کیے ہین جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہو۔ دوائے مسہل کا اثر
چند طرح سے پیدا ہوتا ہو کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہو جیسے تربد۔ اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہو جیسے
ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہو کبھی اثر دوائے مسہل کا بجہت تلیین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا
ہو جیسے شیرخشت۔ اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہو یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہو جیسے لعاب اسبغول اور آلوے بخارا۔ اکثر قوی
دوائین جن مین سمیت ہو وہ اسہال کو اس طرح پیدا کرتی ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دواؤن کی
اصلاح اُن چیزون سے کرنی چاہیے جنمین قوت فادزہر کی موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنے بکھٹا ہونا اور حموضت
یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہو جسوقت یہ کیفیتین فعل دوائے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے
مناسب اُسکی خاصیت پائین مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہو پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہو مثل تربد کے اُسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا
معین ہو سکتی ہو اسہال پر اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہو جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہو جیسے ہلیلہ اسکے ہمراہ کھٹی چیزین شریک
کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہو۔ ترشی تقطیع معدے کی بوجہ ازلاق کے کرتی ہو پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسبغول کے
معین اسہال ہوگی۔ یہ بھی واجب ہو کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسبغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر یہ
ممانعت اُس وقت ہو کہ جب قوتین دونون دواؤن کی برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہو کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے
زیادہ ہو کہ اُسکا اثر پہلے ظاہر ہو جائے۔ مثلاً ایک دوائے ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کرلے بعد اسکے جب دوائے عاصر
اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اُسنے پہلے تلیین کر دی ہو یہ اُسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے
دریافت کرنے چاہیین فصل دسوین بیان مین اُن چیزون کے جنمین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے ہماری قرابادین
مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہو اُس مین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤن کا لگانے سے خواہ اور کسی

گو بذریعہ مجمہ ناری کے گرم کیے جائین اسطرح پر کہ مجمہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اُسکے معدے یا اُسکے احشا پر ضماد آردجو اور قابض تر چیزونکا لگایا جائے یہ بھی جائز ہی۔ اور ادہان مین سے روغن بہ اور روغن مصطگی بھی مفید ہی یہ بھی واجب ہی کہ سرد ہوا سے اُنکو بچائین۔ اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہی۔ اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اسکی قوت سست کردیتی ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ اُنکی تقویت خوشبودار چیزین سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض ورکعک یعنے کلچہ شراب ریحانی مین بلاکر پلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزین گرما گرم پلائی جائین بہتر ہی۔ اور اس سے بیشتر روٹی آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنے ستو سے یا پوست خشخاش لپسی ہوئی استعمال کیجائے مجرب دوا یہ ہی کہ ہابون تین درم بھونکر دوغ ترش مین جوش دین تا اینکہ بستہ ہوجاے بعد اسکے استعمال کرین لپس یہی نہایت مفید ہی۔ واجب ہی کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ اُن تدبیرون کے جو انکے حبس اسہال پر معین ہون یہ ہی کہ گرم پانی پلاکر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی مین رکھین اور اُنکو حرکت نہ دین اگرچہ اُنپر غشی طاری ہوئی ہو۔ شراب کا استعمال اُن لوگون کو قطعاً جائز نہین ہی۔ یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کا استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا (جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان مین ہوگا) کرین بہت لائق ہی کہ طبیب بنظر احتیاط قرص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت طیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین اُنکو بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہو۔

فصل آٹھوین تدبیر اُس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نہ کیا ہو جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہی مغص اور تشویش اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہی انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قراباذین مین ہوگا اور مصطگی تین کرمہ یعنے تین ربع درم نیمگرم پانی مین ملاکر پیئین کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہوجاتا ہی جیسے سیب اور بہ کہ یہ چیزین فم معدہ کو نچوڑ کر تلی مین تشکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کرکے اوپر کیطرف حرکت کو روک کر نیچے کیطرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھچنے لگین اور آنکھین باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت دیکی جانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضاے رئیس کے ہوتا ہی۔

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین بعض ادویہ مسہلہ ایسے ہین کہ انکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہی جیسے خربق سیاہ یا تربد اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا مازریون کہ دوائین نہایت بد ہین اگر ان دواؤن مین سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہی کہ تا امکان اسقدر دوا کو بدن سے بذریعہ قے یا منحدر کردینے کے دفع کردین۔ اور اسکے بعد تریاق سے علاج کرین اکثر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جوارح مین پیدا ہوا ہو بہت سرد پینے سے دور ہوجاتا ہی نہایت ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے تربد زرد یا تربد جو متعفن ہوگیا ہو۔ اسی طرح جو چیز دوا کی تیزی کو جوش برانگیختہ کرنے اور تلئین کے اور بجہت اُس چکنائی کے جو اُسمین ہی اور مثل سرشیم کے چپکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہی بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اُنکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہی۔ اور بعض امزجہ سے اُنکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہی اُسکا عمل اکثر سرد ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہی تو بہت ضعیف ہوتا ہی اور جبتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہین ہوتا ہی جیسے عادت بلاد ترک کے لوگون کی یہی ہی کبھی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

پہاڑون پر دواے مسہل کا استعمال جائز نہین ہو۔ پس چاہیے کہ دواے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہو اور گویا گرمیون کا استقبال کرتی ہو اسواسطے فصل ربیع مین سواے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہو ہان فصل خریف مین ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہو۔ طبیعت کو دواے مسہل کا خوگر کرلینا تھوڑی سی حاجت تلیین کی اگر ہو مناسب نہین ہو اسلیے کہ یہی عادت بخت ہو جاتی ہو اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہو اور انجام اسکا بہت بد ہوتا ہو جس شخص کا مزاج یابس ہو دواے قوی اُسکو ناتوان کردیتی ہو۔ دواے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہی یعنے بے ضرر ہو بنفشہ اور شکر ہو۔ جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہواے جنوبی چلنے کا رہے اور گرمیون مین بقول بعض اطبا کے انتظار ہواے شمالی کا کرنا چاہیے مگر اس قول مین تفصیل ہو کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہواے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہو۔ مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو استعمال دواے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہین ہو بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اکثر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہو کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہو اسکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہو۔

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اُسکے بند کرنے کا

منجملہ اُن علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہو یہ ہو کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا چاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس بھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہو کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہو دونون کیفیتین معدے مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جسوقت اگر گرم اور لذاع ہو۔ اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جسوقت کہ مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہو کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائین بعید نہین ہو کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روکدینا چاہیے خصوصًا اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ بروقت موجود نہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہوتا خیر حبس مین کسیقدر جائز نہین ہو۔ کبھی جو مادہ نکل رہا ہو وہ بھی دلیل مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہو مثلًا خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچے جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہوئی ہو چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی۔ جس شخص کو مسہل مین مغص یعنے مروڑا انجام کار مین پیدا ہو اُسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے فصل ساتوین تدبیر اُس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہو افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہو یا بجہت وسیع ہو جانے رگون کے مُنہ کے۔ یا اس وجہ سے کہ دواے مسہل رگون کے مُنہ مین لذع پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دواے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھون کو بغل سے اور پانون کو بیچ ران سے شروع کرکے نیچے اُترتا ہوا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلونیا اسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پسینا اُسکے بدن کا نکالا جائے اس طرح پر کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چھپا ہوا ور سر کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو تو قابض دوائین پلائی جائین اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخے جو آب یاسمین اور صندل اور کافور اور فشردہ فواکہ سے بنائی جائین سونگھائی جائین۔ مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی مین اور اُنکو گرم کردینا بھی چاہیے

شل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہوجاتی ہو اور اسہال بند کردیتا ہو۔ اکثر دوا کی بو معدے میں مختلف طور کی ہوتی ہو اور جَو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہو مٹ جاتی ہو۔ سفوف بھی مناسب ہی بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے بعد دیر تک اجابت نہوا اور تخفیف ممکن ہو یعنے کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو یہی کرنا چاہیے۔ اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرح کا خوف ہو تدبیر صائب یہی ہو کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون پانی میں گھولکر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ کرائے۔ کوتاہی دوا ئے مسہل کی اپنے عمل میں یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت میں خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہو لیس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا نکے مجاری اور یہ اسقدر تنگ ہوجاتے ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین ہوسکتا ہو اسی جہت سے انکے اسہال مین دشواری ہوتی ہو۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہو اور صواب سے دور ہو۔ جو دوا ئے مسہل خاص کسی خلط کی ہو اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہو مشوش ہوجاتی ہو اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح اگر اُس خلط کو اُسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہو پہلے ہر ایک دوا ئے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہو جس سے خاص ہی اسکے بعد جو خلط اُسکی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اُس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہو سوا ئے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہو اور طبیعت اُسکے نکلنے مین بخل کرتی ہو۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہو جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے قی کر ڈالے تخم ترب پانی مین جوش دیکر یا مولی کھا لے۔ جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے مین نکرے اکثر دوا ئے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت اجابت نہوا اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوا ئے مسہل کی قی کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہو اور بعضی یہ دشواری فقط قابض چیزونکے کھانے سے دفع ہوجاتی ہو۔ اسفنج بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کردیتا ہو اور جو سوا دخواہ و امین گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ ہو رہی ہین انکو دھو ڈالتا ہو۔ جس شخص کا مزاج سرد ہوا اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین دھوکر تناول کرے اسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب کے استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان۔ جس شخص کو خوف خراش امعا کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کے واجب ہو۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اُسکے حق مین آش جو ہو۔ سکنجبین کے استعمال سے سحج یعنے خراش امعا پیدا ہوتا ہو اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نہ چاہیے تاکہ قوت امعا کی بحال خود برقرار ہوجاے۔ واجب ہو کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین ہے اور حمام مین جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اسے مسہل نہ پینا چاہیے اور اگر حمام مین جانے سے لذت نپائے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جنکے امعا ضعیف ہون اکثر دوا ئے مسہل سے ایسا اسہال شدید اُسکو عارض ہوتا ہو کہ اسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہو اور بہت سے علاج کے بعد اسکے دست بند ہوتے ہین۔ یہی طرح مشائخ کا حال ہو کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین اُنکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہو۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہو اور فقط آب گرم کے پینے سے رفع ہوجاتا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بوقت طلوع شعری صبور کے اور بوقت برودت شدید اور بوقت برودت زیرہ سے

التہاب خواہ سدے ہون انکو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہین ہو۔ پہلے بذریعہ غذائے ملینہ کے یا حمام اور
راحت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التہاب اور حرکت ہین اصلاح کر لینی چاہیے۔ جو لوگ آب رالدینے آب لبستہ پینے کے خوگر ہین
اور مطحول انکا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہو۔ اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہو کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جائے اور ضعیف
دوا پیکر سونا مناسب نہین ہو اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہو۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہو کیسی ہی دوا کیون نہو
بعد دوا پینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اُسپر متوجہ ہولیں دوا مین عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک
دوا مین عمل نہین کرتی دوا بھی طبیعت مین کچھ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزین سونگھنی چاہین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور
اتلی اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا اسرکہ۔ پھر اگر بر وقت پینے دوا کے اُسکی بو ناگوار ہو نتھنے بند کرے۔
جس شخص کو دوائے مسہل پینے مین ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا اطرخون چبالے تاکہ قوت مُنہ کی مخدر ہو جائے اور اگر قی کرنے کا خوف ہو
اطراف کو مضبوط باندھے اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے۔ اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہین اور کبھی اسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا
شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل کی اس سے چھپ جائے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہو کہ گولی کے اوپر قیر وطی لگا دے۔ نہایت عمدہ
یہ تدبیر ہو کہ مُنہ مین پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اُتر جائے۔ حاصل سب حیلونکا
یہی ہو کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہو۔ دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے اور کوئی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ۔ اور پہلے مسہل پینے والے کا
معدہ گرم کر لینا چاہیے۔ بعد دوا پینے کے جب متلی مین تسکین ہو اُٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہو اور ایک ایک
گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکال دے اور اسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بر وقت
روکنے اسہال کے البتہ جائز ہو تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہو۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا مین
اُسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اُسکو مناسب ہو کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف دہیک
معدے مین پہونچ جائے اور جو شخص ایسا نہو اُسے نہار مُنہ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل گرمیون مین ہو اُسے تپ آ جاتی ہو مسہل کے
پینے والے پر واجب ہو کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کرے۔ اور جبتک اجابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک
کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اُسوقت مضائقہ نہین ہو۔ پھر اگر اُسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفراویت
غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرے کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہو اور بھوک کی تکلیف اسے مدت سے
پہونچ رہی ہو ایسے شخص کو روٹی کسی شربت مین بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دے سکتے ہین۔ اس تدبیر سے
بیشتر فعل دوا کی اعانت ہو سکتی ہو۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدے کا جائز نہین ہو۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ جو مسہل حبوب کا ہو
اُسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب اثر اُسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ
جوشاندہ افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے اگر احتیاج استفراغ بدن خشک و سخت گوشت کی
دولے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اسکے بدن کی ترطیب چکنی غذاؤن سے کر لینی چاہیے۔ حاصل یہ ہو کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے
خطرہ شدید سے خالی نہین ہو کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اُسمین تشنج پیدا کرتی ہو اور جس بدن مین اخلاط بھرے ہون اُسکی رطوبت مین
ایسی تحریک پیدا کرتی ہو جس سے خناق پیدا ہوتا ہو اور احشا کی طرف ایسی چیزین کھینچ لیجاتی ہین جسکا دفع دشوار ہوتا ہو۔ قیوعات زہر دار

جذب ہونا بعد پینے دوائے مسہل یا مقی کے انھین راہون سے ہوتا ہو جن راہون سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعاء اور معدے مین حاصل ہوئے ہین۔ وراُس مقام سے طبیعت بطرف اُنکے دفع کرنے کے ہمت خارج مین متحرک ہوتی ہو۔ اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑھین۔ اگر چڑھتے ہین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہو ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہو اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد طرف امعاء کے نفوذ کر جاتی ہو دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط مین اور وہ ماساریقا سے نیچے اور اسفل کیطرف ہوتی ہو نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کیجانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل و اقرب ہو اور اس جہت کر جسکے سبب سے پیدایش اخلاط کی ہوتی ہو وہ اسے انھین مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہو۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب و اقرب طرق سے ہوتی ہو۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کیجائے ہر آئینہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی ہین فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہو کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہو لیکن حال دوائے قی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہو اگر وہ معدے مین ہو اسی مین ٹھہر جاتی ہو اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب قے دفع کر دیتی ہو اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہو اُسپر غالب آتی ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہو لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھنچ جاتا ہو جیسے وہ اخلاط جو ریہ مین ہوتے ہین کہ بجہت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کھنچ جاتے ہین گو رگون کی راہ سے نہ آئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر خشک دواؤن سے جو لطیف رطوبت حاصل ہوتا ہو اسکے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہو جیسے استسقے مین

فصل پانچوین بیان اسہال و مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات و تلیین طبیعت خصوصًا امراض بارد ہ مین بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہو کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہو اس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہو مگر یہ تدبیرات واسطے اُس شخص کے مناسب نہین ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال مین پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل مین ایسی دوائین ملانی چاہیین جنسے قے پیدا ہوتی ہو تاکہ بعجلت معدے سے اتر نجائین اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہو جاے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے مین معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اُسوقت کرے جسوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو۔ الشیخ یعنے تو تلا مستعد ذرب کا اسکو تحمل دوائے قوی کا نہین ہو۔ اکثر تو تلون کو ذرب بجہت نوازل سر کے ہوتا ہو۔ ایک خطرہ مسہل کے پینے مین یہ ہو کہ بروقت پینے مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعاء مین موجود ہو بلکہ واجب ہو کہ پہلے اسکا اخراج کر لین گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو۔ استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہو مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہو۔ واجب ہو کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہین ہو کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہو جالب اسہال کے واسطے البتہ جائز ہو۔ اور معونت اسہال کے واسطے تا جائز ہو۔ جاڑون مین اگر بیت اول مین حمام کے داخل ہون بشرطیکہ اُسکی حرارت قادر جذب مادے پر نہو بلکہ تلئین خفیف بدن مین پیدا کرے اس صورت مین البتہ جائز ہو اسلیے کہ ہوا مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہو جسمین تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہو یعنے طبیعت کو آمادہ کرتا ہو۔ مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش از قسم معدات کے ہو جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اُسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہو جن لوگونکو تخمہ ہو یا اخلاط لزج انکے بدن مین ہون یا شراسیف مین اُنکے تمدد ہو یا انکے احشاء مین

اُسکے قی کرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اُسکو قی سے بچانا چاہیے۔ واجب ہی کہ قبل استفراغ اور
قی کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہو اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے تعب
پیدا ہونے سے امان ہوتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اُسوقت تک جبکہ
اسہال یا قی کرانا منظور ہو کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہو اور فلاح اور رستگاری
پیدا کرے۔ اسہال اور قی اس شخص کو بہت دشوار ہی جسکا مزاق لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہی خالی اندیشہ سے نہین ہی قی لانیوالی
دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہی اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی مین پی جائے خواہ پینے والا ذرب یعنے اسہال معدہ مین مبتلا ہو یا اسکی
طبیعت نرم ہو یا قی کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدے مین اُتر جائے۔ اسیطرح دوائے مسہل سے کبھی قی پیدا ہوتی ہی اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل مع
کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہہ الطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو۔ جو دوائے مسہل اسہال پیدا نکرے یا ناپختہ اخلاط کو دفع کرے
ایسی دوا سے تحریک اس خلط کی ہوتی ہی جسکا اسہال کر رہی ہی اور تمام بدن مین وہ خلط منتشر ہو جاتی ہی پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط
کی طرف مستحیل ہو جاتے ہین اسیوجہ سے اس خلط کی بدنمین کثرت ہو جاتی ہی بعض اخلاط قی کو زیادہ قبول کرتے ہین جیسے صفرا اور بعض قی کی طرف
رجوع نہین ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہی اور کبھی کچھ محموم کے واسطے اسہال بہ نسبت قی کے زیادہ مفید ہی۔ اور جسکی خلط
بطرف اسفل کے اُترتی ہو جیسے وہ لوگ جنھین زلق الامعاء عارض ہو انکا قی کرانا جائز ہی۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہی جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنھین
اختلاف شدید زمانہ اسہال مین پیدا ہو یعنے کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر مین اثر کرتی ہو اسکی جہت سے اضطراب
اسہال مین عارض ہوتا ہی۔ اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہی۔
جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلائے دوار اور مغص یعنے مروڑ اور کرب مین ہوگا
اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت دشواری سے ہوگا۔ حاصل یہ ہی کہ جبتک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہی اُسوقت اضطراب پیدا
نہین ہوتا ہی۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہی جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قی یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور
دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اُس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے مادہ کے
جو مثل بھوسی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر بُرا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد اسہال اور قی کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل
استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہی بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی
ہی پس یہ چیز غلیظ کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہی جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہین کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہی اسکو
بدن مین پیدا بھی کر دیتی ہی اس قول کی کچھ اصل نہین ہی بلکہ محض باطل ہی۔ اسی طرح یہ بھی قول بے اصل ہی کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی
ہی جالینوس باانیہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہی کہ جس دوائے مسہل میں سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جائے وہی خلط پیدا
کریگی جسکے جذب اور دفع کی اسمین خاصیت تھی اور یہ قول درست نہین ہی اس قول کا حال اس مقالہ سے ظاہر ہوتا ہی جس جگہ جالینوس تحقیق کر کے
یہ تجویز کرتا ہی کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہی اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہی۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہی اسلیے کہ اگر
جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح سونے کا
بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ہی۔ پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہی یعنے حکیم طبعی پر۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اخلاط کا

اشتیاق دفع کرنیکا اُن چیزون کے جو معدے مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہی۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نکیا ہوا مُسکے نکلجانے پر معدہ بخل اور جست کرتا ہی اور اُسکو بقوت گرفت کرتا ہی خصوصًا اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اُسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حاجت طرف قی اور اسہال وغیرہ کے ضرور ی نہین ہی اور اُس شخص کو احتیاج قی اور اسہال کی نہین ہی جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہی جو قی اور اسہال سے کم ہو۔ بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہی۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہی جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قی کی تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہو منجملہ اُن وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہی لیکن اگر اخلاط باردہ مین لزوجت ہو بتیز بوجہ فصد کے غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہی اسوقت واجب ہی کہ ابتدا مسہل سے کرین مختصر یہ ہی کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ باسہال کرنا چاہیے۔ اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اُسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہو جائین بعد اُسکے فصد کیجائے۔ جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کردے حالانکہ اُس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا ہوا ور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دوا سے مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہی پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہو یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ ہما استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلاء مین نہین ہی بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلا مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہی۔ نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین مین مستغنی کردیتی ہی۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہی اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہی کہ استفراغ کر نہین سکتے اُسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہی کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجائے اور تدارک اُس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہی کیا جاے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہی جیسے کسی شخص کو دورۂ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہی ایک وقت معلوم مین اسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہی خصوصًا ربیع مین پس احتیاطًا قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہی اسی قسم کا استفراغ مرض سے خصوصیت رکھتا ہی فصد ہو یا اسہال کبھی استعمال مجففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہی اسیطرح جو دوائین رطوبت کو چوس لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین جس طرح اصحاب استسقاے مائی کے بدنین ضماد اور دھوا وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہی جو ہمجنس کیفیت مین اس خلط کے ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہی جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اسوقت واجب ہی کہ اُسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اُس دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اُس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو جنکے احشار مین ورم ہی اُنکا اسہال اور قی دشوار ہوتا ہی اگر باضطرار حاجت ہو ادویہ مسہلہ مثل لبلاب و رقطم آب بسفائج اور املتاس وغیرہ کے استعمال کرین بقراط کہتا ہی جو شخص لاغر ہو اور اُسکی طبیعت باسانی قی کو قبول کرے مناسب اُسکے تنقیہ مین بھی ہی کہ استعمال قی کا کرایا جائے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اُسکے استفراغ کو بوجہ قی کے خواہش کرے

اُسکا جانا نہوسکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بشیتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہی۔ اور باینہمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد بمقام وجع مین یکجا ہو جاتا ہی۔ اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہی اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنے سے بوجہ مادہ کا بطرف موضع مائوف کے رک جاتا ہی گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہی۔ ایسے مقام پر اقتصار اسیقدر تدبیر پر کیا جاتا ہی کہ اعضاے مقابل کو باستواری باندھین یا دبائین یا خالی پچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اُن اعضا کو سُرخ کردین۔ خلاصہ یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضاے مقابل کو کسیقدر الم پہونچے۔ جو مادہ رگو نمین ہی اُسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہی اسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہی۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہی نکل جاتا ہی۔ جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت انکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا جائے فصد ایک استفراغ خاص ہی واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہی ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جائے یا کیفیت اُسکی فاسد ہو جائے اسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہی جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جائے اور اُس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اِس استفراغ کا اکثر اُسکو نجات دیتا ہی اُس مرض سے جو بجہت رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہی جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلۂ بینی رُکنے سے سدر پیدا ہو اور پھر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدر زائل ہو جاتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہی اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہی جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا درکار ہی باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہی کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے جیسے سونوخس مین جسکی قوت قوی نہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کر کے تمام مادہ کا اخراج بہ تیزی چاہیے۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا نہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اُسکا استفراغ دفعۃً واحد مین ممکن ہی جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہی اور نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہی پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین۔ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہی پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون انکو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہی۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہی۔ اور قی کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہی یعنے جذب کا مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہی۔ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہی اور اسکا جذب اور دفع برطبق اُن مقامات کے ہوتا ہی جس جگہ کا خون لیا جائے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اُس شخص کو ہوتی ہی جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

فصل چوتھی بیان مین مشترک قی اور اسہال کے اور اشارہ طرف **کیفیت جذب مسہل اور قی** کے پسندیدہ یہ بات ہی کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے باقی کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہی اسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو بروقت ایسی تدبیر کے

خلاف جہت عادت مین کردیتی ہی واسطے بچانے اُس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین جو بعد استفراغ کے
بھی اشکال باقی رہجاتا ہی جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کے کہ اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ تمام دماغ
سے گرا ہی یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہی جوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہی کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا
کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہی۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہوچکی ہی قبل استفراغ اور بعد نضج
کے ملطفات پلانی چاہیین جیسے آب زوفا اور حاشا اور بزور وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی راے صائب یہی ہی کہ انتظار نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ
ساکن ہو اور متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہی اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہی بہ نسبت اُس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے مظنون ہی
خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص ترجبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئے ہون۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہی
اُسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اُسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہوچکا جائز نہین ہی۔ اسیطرح اگر تا وقت نضج
قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کردیتے ہین بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اُسمین احتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہی۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ
اُسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہی اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہی کہ پہلے اور بھی تخمہ عارض ہوچکا ہو اور شراسیف کے
نیچے وجع درد ہو اور احشا مین اورام پیدا ہوئے ہون بہت واجب ہی ایسے مقام پر رعایت کرنا حال منافذ کا تا کہ وہ بند نہون۔ اور بعد ان سب امور کے
ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہی پانچوین مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے
ہوسکتی ہی اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہوسکتی ہی۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اُنسے بھی اُس مقدار کی تعیین ہوسکتی ہی۔ اسلیے کہ اگر
استفراغ سے اُس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کی کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہی اسمین سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اُسکا
باقی رہنا اس غرض کے حدوث کو مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین یہی تدبیر کیجاتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا ہٹانا اپنے
مقام سے دو طرح پر ہوتا ہی۔ یا بجہت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہترین اوقات استفراغ
بطور جذب کے یہ ہین کہ بدن مین امتلاے مفرط نہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہی اُسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کیواسطے
تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے مُنہ کے اوپر کیجانب یعنے فک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہی کہ اُسکے بواسیر کا
خون جاری ہی ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی یا اگر استفراغ بامالہ قریب کرین پہلی صورت مین یعنے جسکے مُنہ
سے خون جاری ہی رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی اور دوسری صورت مین رحم کیطرف سے ادرار حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف
بعید کرین پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے اور اُن مقام سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین
ان رگون سے اور اُن مقامات سے جو اعلاے بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ امالہ بعید مین واجب نہین ہی کہ وہ مقام دونون قطرین
بعید ہو بلکہ قطر واحد کو ابعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعالی بدن کے داہنی جانب مین ہو اُسکا جذب اسافل کے بائین طرف نکرنا چاہیے بلکہ با داہنے
اسافل کے اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہی۔ یا بائین طرف کے اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک
شانہ سے دوسرا شانہ اور اُسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے نہو۔ اسلیے کہ مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اُسکا امالہ بطرف اسافل کے
کیا جاتا ہی نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی موضع ماؤف سے کرلینی چاہیے تا کہ درد کی شدت
جمعیت جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہی۔ اگر مادہ جذب ہونے مین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرکے لیجانا مطلوب ہی

مفقود ہو یا حرارت ضعیف ہو اُسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور سرد مزاج مین قوت شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی ہو۔ سحنہ کا یہ حال ہو کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہو اسیواسطے طبیب پر واجب ہو کہ تدبیر ضعیف و نحیف کی جسکے خون مین صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اُسکو نوبت استفراغ کی نہ پہونچے اور غذا اُسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اُس غذا کا مائل بہ برودت ورطوبت ہو بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اُسکے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہو۔ اور کبھی یہی تدبیر اُسکو اتنا قوی کردیتی ہو کہ متحمل استفراغ کا ہو جاتا ہو۔ اسیطرح واجب ہو کہ استفراغ پر قلیل الغذا کے جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نکیا جاے جبتک اُس کے استفراغ سے گریز ہو سکے۔ فربہی مفرط بھی مانع استفراغ سے ہو بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بروقت خالی ہونے رگون کے گوشت بھی رگونکی اطاعت کریگا پس حرارت اندر بستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف احشاء کے بطور نچوڑنے کے کھنچ جائینگے ۔ جو اعراض ردی ہین جیسے مستعد ذرب یعنے اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو۔ جو سن بھی تمام نشو کو پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہو فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہو اُسمین بھی استفراغ ناجائز ہو اسلیے کہ اکثر مسہل کی دوائین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا۔ ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات مین ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہو اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور دونون کا اثر باطل ہو جائیگا۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہو وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہو۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہو جب صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اسکا بھی استفراغ ناجائز ہو۔ مناسب جاننا اس بات کا ہو کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات یا پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہو پہلے نکالنا اُس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہو بعد اُسکے نکل جانیکے راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شی یا اُسکا اثر باقی رہجائے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حماے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعاء بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہو بالکل اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہو بلکہ تازہ دال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہو دوسرے ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اُسے بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ سے پیچ امعاء مین پیدا ہو اُسے بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اُس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہو نہ داہنی ہاتھ کی اسلید۔ اگر اس امر مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا۔ یہ بھی واجب ہو کہ جسطرف مادہ نکالا جاے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بہ نسبت اُس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہو تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ مخرج مادے کا طبیعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر کے اور امعاء اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے بیشتر ایسا ہوتا ہو کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہو کہ اسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہو اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض مین زیادتی ہوگی اسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اُسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہو۔ اسی طرح کبھی وہ عضو جذب انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اُسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہو جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہو۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہی خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہی۔ اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہی لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہی یعنے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف ان مواد کے ہو جنکی اصلاح اور تلطیف نے کی ہی سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہی بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہی ابتدا مین۔ حاصل یہ ہی کہ تسخین بارد کی ابتدا مین آسان تر ہی بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہی لیکن پھر بھی آسان ہی بہ نسبت تسخین بارد کے انتہا مین۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہی اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہی اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہی اور کبھی دونون مین سے کچھ نہین ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہی۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہی۔ کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرط افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام دہی اور ہمیشہ استحمام خفیف ور آبزن کی نہین ہی اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے مین ہو چکا ہی۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تشنج جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اُسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اُسکو اس کیفیت کیطرف پھیر لائے کافی نہین ہی بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اُس حرارت اور یبوست کو کہ جو تشنج کے مزاج مین عارض ہوئی ہی دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہی مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے تشنج کے ہوگا۔ واجب ہی جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سرکے کے حاجت ہوتی ہی۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہی تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہی تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہی مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہی کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے پس حاجت ملانے ایسی دواؤن کی ہوتی ہی جو کثیف ہو اور اُسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دواے کثیف اُس دواے لطیف کی ضد ہوتی ہی جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری اس بات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین۔ ایک ۱ امتلاء اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہوگی اسلیے کہ اسہال حالت اسہال مین اندیشہ کی بات ہی۔ ۵ سحنہ۔ ۶ سن۔ ۷ فصل۔ ۸ کیفیت ہواے بلد۔ ۹ عادات۔ ۱۰ پیشہ اُس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہی۔ اسیطرح سے ضعف کسی قوت کا قواے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہی لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہین کہ اگر ضعف کسی قوت مین ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قواے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہی۔ جو مزاج گرم اور خشک ہی اُسمین اپنی نظر استفراغ منع کیا جاتا ہی۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہی کہ اُسمین حرارت

مرض مستحق تسخین کا جیسے حماے سدے مین تپ مستحق تبرید کی ہوتی ہو اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہو - یا استحقاق برعکس اس صورت کے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہو اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہو یا عکس اُسکا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ہر ایک امتلاء اور سوءمزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہین ہو بلکہ اکثر تدبیر مہم امتلاء اور سوءمزاج مین کافی ہوتی ہو جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوءمزاج کے بیان مین

جو سوءمزاج بلا مادہ ہو اسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین - اور اگر سوءمزاج مادی ہو استفراغ مادے کا کرتے ہین پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہو - اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہو جانے کے کافی نہو اُسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین - بالجملہ معالجہ سوءمزاج کا تین طرح پر ہوتا ہو اسلیے کہ اگر سوءمزاج مستحکم ہو اُسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہو اور یہی علاج مطلق ہو - یا سوءمزاج پیدا ہوتا جاتا ہو اور ابھی مستحکم نہین ہو چکا ہو اُسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کے ہو کیجاتی ہو - یا سوءمزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہو اسکی تدبیر فقط سبب سوءمزاج کے روکنے ہوتی ہو اسکا نام تقدم بالحفظ ہو مثال مداوات کے علاج عفونت حماے ربع کا تریاق سے اور سردپانی کا پلانا حماے غب مین اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حماے ربع مین خربق یعنے کٹکی سے اور غب مین سقمونیا سے جسوقت ارادہ ہو کہ ابتداے نوبت کو روکین اور مثال مقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اُس شخص کا جو مستعد حماے ربع کا ہو بوجہ غلبہ سوداکے اور مستعد حماے غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے - اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین مشتبہہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نہ کیا جائے ورنہ جو تاثیر دواے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے مین دھوکھا ویگی - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہو مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہو اسلیے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہو - اور خطرہ ترطیب اور یبس یعنے خشکی پیدا کرنے مین برابر ہو لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہو - ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اُسکے سے ہوتی ہو - حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہین - اور جو چیزین حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہین اُنسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہو جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اُسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہو - اور برودت کی تقویت اُسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہو - اور حرارت کے اندر بدان کے لبستہ ہونے سے - اور بجہت اُس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے - بالذات یہ فعل یبوست کا ہو اور بالعرض حرارت کا - جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدون کے کرے اسکو لائق ہو کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے مین تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہو پس سوءمزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہو کہ علاج مین نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلاء پیدا کرتی ہو اگر جلا کرنیوالی سرد دوا کافی ہو جائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہو اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنیوالی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اسکا چندان خوف نہو - اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہو مگر اسکا یہ نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہو اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہو بہت زیادہ ہو بہ نسبت ضرر تسخین کے - اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نضج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہو - اگرچہ بعض اطبا اس راے کے ابطال مین نہایت مصر ہین اور اُنکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہو - سبب یہی ہو کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہو کہ قوی دواؤن سے حرارت کا

فقط دواے محلل کا استعمال کرینگے۔ اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے ہو رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے۔ اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا مین تدبیر باعتدال کرینگے۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے۔ اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی تلطیف نکرینگے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر امراض مزمنہ سواے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضاً اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہوا ور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین۔ اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضج کر لین گے بعد اُسکے استفراغ کرینگے۔ جن چیزون سے بوجہ اُنکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین اُنکی شناخت آسان ہو منجملہ اُنکے ہوا ایسی چیز ہو کہ اُسکی رعایت مقدم ہو۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا کی معین ہو یا مرض کی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جن امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اُسمین کمی کرنے سے قوت قوت سے بے خوفی نہو ایسے امراض مین واجب ہو کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے۔ اور جو امراض ایسے نہون اُنمین رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دواے سبک کافی نہو معالج پر واجب ہو کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنے ظہور تاثیر مین اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اُسے ترک نکرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اُسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے۔ اور باانہمہ علاج واحد پر دواے واحد سے اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدلکر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہو اسکا اثر قبول نہین کرتی ہو۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہو کہ اُسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے پس طبیعت یا مرض پر غالب آئے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا درد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ وسقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نہ کیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہو اور کھانے مین بھی آتی ہو۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اُسکے علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہو غذاے بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہو۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہین اعانت چاہنا اُن چیزون سے جو قواے نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اُس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اُس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اُن لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ اُس شخص کی جس سے مریض کو حیا دامنگیر ہو یہی نفع کرتی ہو۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہو اُسکی مضرت کو باز رکھتی ہو قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہو کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچائین اور ایک ہیأت سے دوسری ہیأت بدل دین۔ اور بتکلف ایسی ہیأت اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیأت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیأت بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھنگا ہو تکلیف دیجاتی ہو کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہو کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہو اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسیطرح درست کرتا ہو پس اکثر دونون درست ہو جاتے ہین۔ منجملہ اُن قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہو یہ بھی ضرور ہو کہ معالجات قوی کا استعمال فضول قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور فصد یعنے چاک کرنا اور قی کرنا گرمی اور جاڑون مین منجملہ اُن اور کے جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجہ کے ہوتی ہو یہ ہو کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

کی کیفیت ہو۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہو کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہو اور اُسکی بھی شناخت ہوتی ہو کہ اس دوامین کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوامین مدارات اور قلب کی دوامین زعفران تیسری وجہ یہ ہو کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہو کہ اُس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتون مین ہو دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچائینگے۔ اگر یہ جانا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہو مشروبات سے تدبیر کرین گے۔ کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہو یہ اُسوقت ہو کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہو اُسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کرینگے پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کیطرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہو پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہو یا امراض طحال مین بائین ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادے کے دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرکے مادہ کو لیجاوے قریب اس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہو۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہو اسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہو اسطرح سے کہ یا ہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لین یا اُسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کے امراض رحم مین یا فصد اُس رگ کی جو زیر زبان ہو ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کر دے اسکے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہو یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہو پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدء ہو اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرات تا امکان نہین کرتے اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچے گی تمام بدن مین اُسکا ضرر عام ہوگا اسی واسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعہ واحد مین نہین کرتے۔ اور نہ اُنکی تبرید شدید کرتے ہین۔ اگر جگر پر ضماد ادویہ محللہ کا کرتے ہین اسمین کچھ دوائین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح جو مشروبات بغرض مذکور استعمال کرتے ہین اُنمین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہو۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہو۔ اُسکے بعد دماغ اُسکے بعد جگر۔ دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہو اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین پلاتے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس میں اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہو تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہو یا حس مین کند ہو پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصبانی ہین واجب ہو کہ اُن مین استعمال ایسی دواؤن کا جو ردی الکیف اور اللذاع اور موذی ہون مثل تیوعات (یعنے وہ گھانس جسکے کانٹے سے دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچائین جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہین۔ محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنمین کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوختہ وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اُسمین حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہو۔ اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اُس سے زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر حرارت اور برودت مین قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح پر شناخت ہوتی ہو پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہو مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرین گے۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہو اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہو۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہو اول بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی ہم پہونچتی ہو کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہو فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہو دوسرے مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہو۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہو وہ جنس اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہو۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف ہو۔ مزاج عضو کا اور اُسکی خلقت اور اُسکی وضع بہ نسبت قرب و بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے اور اُسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جسوقت پہچانا جاوے بعد اُسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جاوے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہو کہ اسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہو بعد اُسکے جتنے مقدار کی دوا اُسکے مناسب ہو وہ بھی دریافت ہو سکتی ہو مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہو پس اُسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہو گی۔ اور اگر دونون مزاج اصلی اور عارضی حار ہون اُسمین فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہو گی۔ خلقت عضو کی شناخت اُسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنے معنون پر استعمال کیجاتی ہو اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہو اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اُسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسے ہین کہ اُنکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولیت قبول کرتے ہین اُس عضو کا فضل دواے معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہو اور جو عضو ایسے نہین ہین اُنکے دفع فضول مین دواے قوی کی حاجت ہو۔ اسیطرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل مین لطیف دوا کافی ہو اور کثیف عضو مین بے استعمال دواے قوی کے کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دواے قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہو جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اُسکے واسطے فضاے وسیع ہو دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہو جیسے گردہ۔ اُسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہو وہ کمزور ہو جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہو کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتون کا مقتضی ہو پہلی مقام خاص اُس عضو کا دوسری مشارکت اُسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ اس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہو۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اُسکے جذب کی تدبیر بذریعہ ادرار کے کریگا تاکہ اُسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اُسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہو کہ محدب جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہو۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہو کہ مقعر جگر کو مشارکت امعاء سے ہو۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہو۔ اول بجہت قرب اور بُعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دواے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اُس تک پہونچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اُس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دواے معتدل کی فاسد ہو جائیگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دواے قوی کے استعمال کی حاجت ہو۔ جو عضو قریب ہو اور اُس تک اثر دوا کا باسانی پہونچتا ہو اُسوقت واجب ہو کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہو اور وہ عضو ایسا کثیف ہو کہ جس دوا مین قوت غائصہ قوی ہو اُسی کا اثر اُس تک پہونچے گا۔ ایسی صورت مین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہو جس طرح عرق النسا وغیرہ کے مہمات

ایسی ہی کہ مقدار مین کم ہوتی ہی اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہی جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے۔ ہمکو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہی کہ غذا کی کیفیت مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہی کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہین۔ اور چونکہ اُس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہی بعد ہضم کے بہت کم حصّہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہی جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہی اُسمین کسی طرح کا ہرج نہین ہوتا ہی سوا اسکے اور بھی بہت سے اغراض ہین۔ اور جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑھائین اور معدے مین مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہو اُسوقت غذاے قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اُسوقت دیتے ہین خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ امراض مزمنہ مین بھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقاے قوت کے زیادہ ہوتا ہی۔ اس سبب سے کہ اُنکا بحران اور انتہا دور ہوتا ہی۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کی جاے تا وقت بحران ثابت نرہیگی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہی اسکے نضج مین قوت وفا نکریگی۔ امراض حادہ مین چونکہ بحران قریب پہنچتا ہی اور ہمکو امید ہوتی ہی کہ قبل انتہاے امراض کے قوت زائل نہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہین۔ اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور امراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور بخیال اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجھ نپڑے اور بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہی اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اُسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنے بدیر یعنے بدیر ہضم ہونا جیسے بھُنی ہوئی چیزین اور قلیہ۔ اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہی کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہی اور چپکتا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاو سے اور کبھی کسی غذا سے رقیق پیدا ہوتا ہی اور بہت جلد اُسمین تحلل عارض ہوتا ہی جیسے وہ خون جو شراب و انجیر سے پیدا ہو ہمکو احتیاج سریع اور نفوذ غذا کی اُسوقت ہوتی ہی جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اُسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذاے بطی الہضم استعمال کیجائے۔ اور غذاے سریع الہضم سے ہم اُسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کھاچکا پس اسکا خوف ہو کہ دونون غذائین ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرھوین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہوچکا ہی۔ اور غذاے غلیظ بطی النفوذ سے مریض کو ہم اُسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنے کا ہو۔ مگر ہم غذاے قوی جو بطی الہضم ہو اُس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اسکو آمادہ بریاضت کرنا مطلوب ہو۔ غذاے کمزور اُسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت جلد ہو جاتا ہی۔ **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اُسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا یعنے درجات اُسکے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہی **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسطرح سے دریافت ہوتا ہی جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہی کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار

کھانی اُسکے ساتھ مناسب نہین ہی۔ قابض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ
اور مکدر ہو گیا ہو اسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہی اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہی۔ مختلف پانیون کا فساد پیاز سے
برطرف ہو جاتا ہی اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہی خصوصاً پیاز اور لہسن شریک کر کے۔ اور سرد چیزون مین کاہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع
کر دیتا ہی۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہی کہ اپنے شہر یا گانون سے جب چلے تھوڑا سا
پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اُسکو اختلاف
سے پانی کے مضرت نہ پہونچے گی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی تر مٹی لیکر جہان پانی ملے اُسمین ملا کر خوب سا ہلا لے اور نتھرا ہوا پانی پیئے
واجب ہی کہ پانی سامنے سے پیے تا کہ جونک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو اور سوکھی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اُسکی بھی
تمیز ہو جائے ترش رُبوب سفر مین ہمراہ رکھنا تا کہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دین عمدہ تدبیر ہی **فصل آٹھوین دریا کے
مسافرون کی تدبیر کا بیان** جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قی عارض ہوتی ہی۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین
پیدا ہوتی ہین بعد اُسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہی اور تسکین پیدا ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ اپنے متلی اور قی پر حبس کرنے مین اصرار نکرے بلکہ
اُسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قی مین افراط ہو اُسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اسکو جہاز وغیرہ پر
قی عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہی تدبیر اُسکی یہ ہی کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرہ تخم کرفس یا خیساندہ پیے متلی
کے ہیجان کو منع کرتا ہی۔ اور اگر متلی کی شدت ہو اُسمین تسکین پیدا کرتا ہی۔ افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہی۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین
اور بخارات کے سر تک اُٹھنے کو منع کرین اُنکی غذاے مناسب یہ ہی جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور حاشا کے
شراب ریحانی ہی یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہی۔ حاشا بھی تنہا مفید ہی۔ نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قی کے
روکنے کے واسطے بہت مفید ہی **فن چوتھا بیان مین اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے** اور اسمین اکتیس ۳۱
فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام معالجہ کا** علاج باتون سے تمام ہوتا ہی پہلی تدبیر اور غذا دوسری دوائونکا استعمال کرنا تیسری اعمال
دستکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہی کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہی اُنمین تصرف کرنا۔ تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام
دوا کے ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دوائون مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبھی
کم کرائی جاتی ہی کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہی اور کبھی بڑھائی جاتی ہی۔ ترک غذا کا اُسی وقت ہوتا ہی جسوقت طبیعت کا قصد ہو طبیعت
مریض نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اُسوقت ہوتی ہی کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے پس جتنی مقدار دیجاتی ہی
بنظر بقاے قوت ہوتی ہی۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہی اُسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہی یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اُسکے ہضم کرنے مین مصروف
ہو کر نضج مادہ سے کوتاہی کریگی۔ پھر ان دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہی اُسکی رعایت مقدم کی جاتی ہی۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو
اُسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اُسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہی۔ مقدار مین بھی
کم کیجاتی ہی اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہی۔ ہم اپنی تجویز سے دونون صورتون کو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین فرق مقدار مین
کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہی کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہی اور کیفیت مین کم ہوتی ہی یعنے جزو بدن کم ہوتی ہی جیسے ترکاری
اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹھہرانا کہ اُنمین حرکت نہو اور نہ اُنسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہو اطراف مین سردی پہونچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہو گویا کہ اذیت اُسکی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہو جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی مین ڈالا جاے اُسوقت اُس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہو اور جمد یا خشکی اُس سے نکلتی ہو اور اُسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہو اگر یہ پھل آگ کے قریب کھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اِس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہو طبیب اسکا محتاج نہین ہو بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کرسکتا ہو لیکن جسوقت طرف سردی ہو نجا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور ہو اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے مُنھ پر جم نجائے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اُسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اُس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتداء اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہو۔ اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اُس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہو جائز نہین ہو تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہو اسے متعفن نکرے اور عفونت دور نجاے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی **فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین** چہرے پر بالنزوجت اور چکنے والی چیز جیسے لعاب اسبغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی مین گھولکر یا گوند سپیدی بیضۂ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہو یا وہ قرص جسے اقریطن نے تجویز کیا ہو اور قرابادین مین مذکور ہوگا لیکن اگر چہرے کی جلد بجہت ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کے شق ہو جاے اُسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرنی چاہیے **فصل ساتوین مختلف پانی کے مضرت سے حفاظت کا بیان** نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہو کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے ہین۔ ایک تدبیر یہ ہو کہ اسکو خوب صاف کرین اور ٹپکائین سنگریزون سے اور اُسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اُسکا سبب بھی ہم بیان کرچکے۔ اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھوین جملہ اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہو۔ اکثر یہ ترکیبین بذریعہ تقطیر اور تصعید پانے کے قرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین کبھی ادنی بتی بناکر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اُسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہو یہ ترکیب بنسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہو خصوصًا اگر بکرر ٹپکایا جاے۔ اسی طرح اگر پانی تلخ یا بُرا پکایا جائے اور بروقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور شیمی ٹکڑا مثل نمدے وغیرہ کے اسمین ڈالین بعد اُسکے پانی اُس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہو۔ اسی طرح سے متھنا کانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈالکر جسمین کوئی کیفیت نہ دی ہو خصوصًا دھوپ کا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اُسکے پانی کو نتھار لینا اسکے فساد کو دور کردیتا ہو۔ شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اُسکا باطل ہوتا ہو اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانی کی کمی ہوگئی ہو۔ ایضًا اگر پانی کم ہوا اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصًا گرمیون مین اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش ہٹ جاتی ہو۔ شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اُسمین خرنوب وحب الآس اور زعرور یعنے جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے۔ جو پانی بُرا اور متعفن ہو جاے اُسپر ایسی چیزین پینی چاہیے جو ملین ہو اور اسپر شراب پینا بھی نافع ہو۔ تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اسمین ملانا چاہیے۔ اِس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے بعضون نے کہا ہو کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے۔ اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہو۔ جو پانی گڑھے وغیرہ مین ٹھہرا ہوا اور اُسمین بوے بد آگئی ہو گرم غذا

غذا

نہین ہو کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہو اُسکے نزدیک نجانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہو جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اسکی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سُستی اور سقوط قوت پیدا ہوا ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑھنے اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے۔ جسوقت مسافر سردی مین اُترے اور بھوکا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اُسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہو گی جیسے حمی عجیبہ۔ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین۔ یہ وہ غذائین ہین جنمین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اسمین تھوڑا سا مصل یعنی کشک وغ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی بو جاتی رہیگی۔ جوز اور مسکہ بھی اُنکے واسطے بہتر ہو خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص پیین۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہو کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے پر ہو کر تھوڑی دیر ٹھہر کر تا کہ غذا پیٹ مین قرار پکڑ لے اور طبخ معدے کی گرمی غذا مین آجاے بعد اُسکے سوار ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے سُستی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہو خصوصاً اگر مسلم شراب مین پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پڑے۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اسکے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہین۔ منجملہ اُنکے روغن زیتون وغیرہ ہو لہسن بہت عمدہ چیز ہو واسطے اس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے **فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے** واجب ہو کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا انکہ گرم ہو جائین بعد اُسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائن۔ اور سوسن کا لگانا اُنکے واسطے بہت اچھا ہو اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہو خصوصاً جسوقت اُسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جندبیدستر شریک کرین۔ منجملہ ضمادات کے جو حافظ اطراف ہین یہ ہو کہ اُنبرقنہ یعنے بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہو اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہین ہو۔ جائز نہین ہو کہ موزے اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہو برودت کے دفع کرنے کے اسباب مین سے۔ جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اُسمین برودت بشدت پہونچتی ہو۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈھ کر بال اور پشم جائین پوری حفاظت بردکی ہو گی۔ جسوقت ہاتھ پاؤن ٹھہر جائین کہ اُن مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور سُبکی پیدا نہو اور کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جسمین بطلان عارض ہوا ہو اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہو اب اُسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہو گی کرنی چاہیے۔ لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کیے کہ اُسکی حرارت غریزی فنا ہو جاے اور جو چیز اس عضو سے متحلل ہوتی ہو اُسمین محتقن ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اسمین آجاے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہو جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہو خصوصاً اکلہ خبیثہ کے لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہو کہ اُس طرف کو آب شلجم مین خاص کر رکھین یا اُس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہو اور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہو اور تر دوغ لطوخ جید ہو اور آب شیخ اور آب نمام اور ضماد کرنا شلجم کا دوائے جید اور نافع ہو۔ واجب ہو کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے۔ اور پانون اور طرف کو ہلائے اور اُسکی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اُسکے بعد اُنھین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا۔ یہ بھی جاننا

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصًا سفر مین** اور تدبیر اُس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نکرین آخر مین یا ضعیف ہو جائینگے یا اُنکے قوے متحلل ہو جائینگے پھر اُنمین طاقت حرکت کی باقی نرہےگی اور پیاس اُنپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہی پس واجب ہی کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانیکی دھوپ سے زیادہ کرین اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائین اور اُسپر لعاب اسبغول اور عصارۂ تخم خرفہ طلا کرین ۔کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہی مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہو جائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلل انکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اس واسطے واجب ہی کہ تھوڑا سا کھالین اُن چیزون مین سے جنکا ذکر ہمنے کیا اسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اُتر جائے اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہلے ۔اور واجب ہی کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اُسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین ۔اکثر جسکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچتی ہی اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہی مگر مناسب یہ ہی کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائین اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنون اور منھ کو عمامہ در دہان بند سے باندھین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز دوغ مین ڈالکر پئین خصوصًا اگر دوغ مین پرورده کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کھالے اور دہی کو پی لے ۔واجب ہی کہ پیاز قبل دہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اُسمین تقطیع زیادہ ہو ۔اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین ۔روغن تخم کدو پینے سے بطور ہر یرے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہی ۔اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اُسی سے اپنے مُنھ کو دھوئے ۔اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پہ سرد روغن جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کے جیسے کلفہ وغیرہ اُسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اُسکے سانئے اور جماع سے پرہیز کرے ۔مچھلی شور اسکو فائدہ کرتی ہی جسوقت اذیت لون کی برطرف ہو جائے ۔پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہی ۔دودھ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہی اگر تپ نہو ۔اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے ۔لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اُسی وقت مر جائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا رہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے ۔جسوقت اذیت لون مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جاے اُسوقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اُسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہی ۔خلاصہ یہ ہی کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور پانوٗن کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرون کو زیادہ سردی مین بھی خطرۂ عظیم ہوتا ہی ۔اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے مین کرے پھر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا ۔بہت سے مسافر جو خوب اوڑھے اور لپیٹے ہوے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اُنکو میسر ہین پھر انکو شدت برد کی اور اس دمہ کی جو شدت برودت سے پیدا ہوتا ہی قتل کرتی ہی ۔اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہی اور اس سے مر جاتا ہی جیسے کوئی افیون یا مروج کھاکر مر جاے ۔اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے اور مر نہ جاے اکثر اُس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اُسکی تدبیر معائنہ کی جو واجب ہی ہمنے اپنے مقام مین ذکر کی ہی پہلے سب سے زیادہ انکو مناسب یہ ہی کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور مُنھ اس طرح پر بند کرین کہ اُسمین ہوائے سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے ۔جسوقت مسافر ہوائے سرد مین وارد ہو مناسب

یہ

نکرنا چاہیے - اور اگر ترک کرین تو بتدریج ترک کرین - کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے ہمیشہ شقیقہ کے رہنے سے خوف انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا - خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے جسوقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہوجاتے ہین اور آنکھ مین ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماء کی آنکھ مین ہوتی ہے - اگر گرانی خشکی بائین طرف بدن کے پیدا ہو اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی - گرانی اور تمدد اگر پیٹھ کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہو اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہوجاے مرض گردہ پر دلالت ہوگی براز مین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہو یرقان پر دلالت کریگا - اگر سوزش بول مین زمانہ دراز تک ہو اگر مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی - اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قراقر نفخ شکم اور درد اطراف ہو قولنج پر دلالت کریگا - خارش مقعد مین اگر بوجہ چنچنے پڑنے کے ہو بواسیر پر دلالت کریگی - دملون اور کنج کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے - داد سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے - بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرون کا مسافر سے کبھی ایسی باتین ترک ہوجاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل وعیال مین ہوتا ہے - اور سفر مین اسکو تعب وماندگی بھی پہونچتی ہے پس واجب ہے کہ اسکو ایسی چیز پر برانگیختہ کرین کہ اسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اسے امراض کثیر عارض نہونے پائین - زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجواہر اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ بخوبی ہضم ہوجاے اور فضول رگون مین باقی نرہین - اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اسکا فاسد نہوجاے - پانی کے پینے مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز پیدا نہو اور پھیل نجائے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جاے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے - پھر اگر تناول غذا مین ناچاری ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بسبیل ناشتے کے مگر اتنی کم ہو کہ اسکے کھانے سے پیاس نہ لگے - رات کو منزل کرے یا نکرے - اور اپنی ماندگی اتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیاء مین مذکور ہوچکی ہے - اگر خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے - اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور سو جاے بعد اسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے پس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے - اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے - اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آئندہ سفر مین بھوک وپیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہوجاے جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو بدن زیادہ ہو - ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین انکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آئندہ ان کے کھانے کی ضرورت ہوگی - اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اسکی بھوک کم ہوجاے اس امر پر معین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون - اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور لزوجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور جو ایسی ہین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتد بہ تک بھوک پر صبر کرسکتا ہے - بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جاے دس دس تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ انکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاے - اور بعض غذاؤن سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے - اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

تمامی قواے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھہ کرتے ہین بقراط کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہو سواے فصد کے اور قی کو بھی ناپسند جانتا ہو - اور گرمیون مین قی کو مناسب جانتا ہو اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین - پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے - ہوا جاڑون کی اگر فاسد ہو جائے اور اُسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جاے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کیجائے جو تدبیر اور ترطیب قوی پیدا کرین - اور یہ تدبیر ہواے وبائی کے واسطے واجب ہو یا مکان کی ہوا گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہو اُسکی ضد سے اصلاح کرین خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہواے وبائی کے ہون - ہواے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جاے - یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے - اکثر فساد ہواے زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین - اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین - اکثر سبب فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہو اس جہت سے کہ قریب کی ہواؤن کا فساد اُس ہوا مین آجاتا ہو یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہو - واجب ہو کہ ایسی وبا مین ایسے تہ خانون کے نیچے پناہ لے اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اُسمین پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کرین - کندر - سعد - آس - گل سُرخ - صندل - سرکہ کا استعمال وبا مین اُسکی آفات سے پناہ دیتا ہو - امراض جزوی مین اسکی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک ان اعراض کے جو منذر امراض کے ہین جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہوا ور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہو جاے اسی طرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع امتلاء کے پیدا ہو جسوقت تمام اعضا سُن ہو جائین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو - اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھہ بہت سُرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہو جائے - اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ایضاً چہرہ اگر سُرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونیکا خوف ہو جسوقت بدن بھاری ہو جاے اور ماندگی پیدا ہوا ور رگین پھول جائین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جاے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو اگر تہیج چہرہ اور پاؤن و اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقاء پیدا ہو - اگر براز مین بو پیدا ہو ازالہ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بوے بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہو - اگر ماندگی اور ہاتھہ پانون کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ ہونے سے بچنا چاہیے - اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جاے مجملاً کسی مرض پر دلیل ہو - خلاصہ یہ ہو کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جاے اشتہاے طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزون کی متغیر ہو جاے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین - اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قی یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شی فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہو سواے بُری عادت کے اور عادت کا ترک

ریاضت کرین ۔ اُسکے بعد استحمام اس طرح پر کرین کہ بہت جلد فارغ ہو جائین بعد اسکے خشک رومالون سے بدن کو پاک کرین بعد اُسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین اُسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین ۔ اوراگر بنظر سن اور فصل اور عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکے بدن پر اپنے ڈالین ۔ نہایت مقدار اس دلک سخت کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہے یہ ہو کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اُٹھے اُسکا بیٹھنا شروع نہو اور یہ دلک قریب اسکے ہو جو ہمنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہو ۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آئیگی

تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہو فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین

ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب در عادت کے کرنا چاہیے ۔ اور اسی فصل مین خاص کر قی کا استعمال بھی کیا جاتا ہو اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہو ۔ غذا مین تلطیف یعنے کمی اور ریاضت معتدل جوزیادہ فصل صیف سے ہوا ور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہو بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کھانی چاہیے ۔ شربت اور ربوب جنسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے ہین ۔ اور ہر ایک شی گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہو ۔ فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا التزام ۔ حرارت کی بجھانے والی چیزون کا استعمال اور بہ تکلف قی کرنا جسکو ممکن ہو ۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہو خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے ۔ فصل خریف مین خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیرون کا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزون کا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو سر پر ڈالنے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدن مین پوست اُترنے لگے بچانا چاہیے ۔ اور بروقت امتلاے طعام کے اس فصل مین سونا نچاہیے ۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فواکہ اور اُنکا بکثرت کھانا چھوڑ دے ۔ استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے ۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہو جاے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے محتقن نہو جائین ۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مناسب حال یہی ہوتا ہو کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے مین مشغول نہون ۔ اُنکو بھی مناسب ہو کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوے ہین اسی طرح رہنے دین ۔ قی کرنے سے فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہو ۔ شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اُسکے شر سے امان دیتی ہو فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے ۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے لیکن اگر شتا جنوبی ہو اُسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے اور واجب ہو کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اُسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اُن گیہون کے جو گرمیون مین کھاے جائین ۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھُنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہو ۔ ترکاریان اس فصل مین کرنب چقندر کرفس اور بتھوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے ۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہو ۔ پھر اگر جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اُس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہو بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑون مین ہر مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہی جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہو بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہو اور

خوگر نہو - تدبیر صائب یہ ہی کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب او مشقت بعد دفع کرنے کل فضول
کے ہو - اور فصل ربیع مین انپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہی **فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جسکے مزاج مین**
برودت زائد ہی اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست مین
اعتدال ہو اُسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو - اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذا کے گرم کے
ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادہان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے
ہی - اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسسے عرق برآمد اور ایسی ریاضتین جو اُنکے لائق ہین اسلیے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال
ہی لیکن بوجہ زیادتی برودت کے احتمال ہی کہ بعض اوقات مین اُنکی رطوبت بڑھ جائیگی - جو سرد مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی
رطوبت کے خشکی بھی ہی انکی تدبیر اور مشائخ کی تدبیر ایک سی ہی **فصل تیسری تدبیر مین اُن ابدان کے جو مرض کو بسرعت**
قبول کرتے ہین بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اس وجہ سے ہوتا ہی کہ اخلاط بدن مین بھرے ہوئے ہین اُنکی تدبیر یہ ہی کہ مقدار
اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آئندہ کے کم کرکے بقدر معتدل باقی رکھی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اُسکی
تدبیر یہی ہی کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے - اور غذا ایسی اختیار کیجائے جو بتوسط جزو بدن ہو قلت اور کثرت مین - تعدیل
مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے - اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے (اگر ان دونون کی عادت ہو) کرنی چاہیے -
اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین - اور غذا چند اوقات مین کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی
نہ دی جاے جسمین سیری حاصل ہو - اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اُس سے بآسانی نکل سکے اور اُسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ
نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے - اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرے کا معدے پر نہو تا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام
کے دیجاے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین - وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہی اُن گھنٹون سے دن کے جو
برابر ہو - اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرے کا معدے پر ہو اُسوقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے - اگر جگر مین
سُدّے پڑنے کے علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہوچکا ہی اور مناسب اُنکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے
اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اُسکے سر مین پیدا ہو اُسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے - اگر اُسکے معدے مین طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود
منحدر ہو جاے اُسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اُسکے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اُس قرطم کے معجون کیے جائین جسکی صفت اوپر
مذکور ہوچکی ہی کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنے کے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہی تا کہ
جذاول غذا کو جو بس نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو - اور تغذیہ کم کرے - اور پے در پے حمام کرانا قبل طعام
کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دواء اللک اور تریاق اور پینا سرکہ کامری کے
ساتھ نہار منھ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت مین کیجائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت قوی
سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہوتی اور یبوست مواد کی ہی ماساریقا مین جب خشکی
پیدا ہوتی ہی غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہی - واجب ہی کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جاے جو خشونت
اور لین کے درمیانی ہو تا انکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اُسکے مالش سخت کی جاے اُسکے بعد زفت کو طلا کرین اسکے بعد اعتدال

فصل پہلی درست کرنا اُس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو سوء مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہی اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہی یا رطوبت کا - اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اُسوقت زیادتی حرارت کی ایک اندازۂ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی - جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی زمانۂ دراز تک ٹھہر سکتی ہی اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہوکر حرارت کو بجھا دیتی ہی کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہی - اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاے ایسے شخص کا حال وقت منتہاے شباب کے اچھا ہوتا ہی کہ اُسوقت دونون کیفیتون مین برابر ہو جاتا ہی جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہی رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہی اور حرارت گھٹتی جاتی ہی - اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض مین ہی اول یہ ہی کہ اُنکا مزاج معتدل کر دیا جاے دوسرے یہ ہی کہ اُنکی صحبت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہی ویسی ہی باقی رہے اور اسمین کمی نہو - پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت ان لوگون کے خیال کیا جاتا ہی جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اُنکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین تا انیکہ رفتہ رفتہ اُنکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اُنکی تدبیر بلا تدریج مین کیجاے اکثر امراض پیدا ہونگے - دوسری تدبیر اُسی غذا سے ممکن ہی جو مشابہ اُنکے مزاج کے ہو تاکہ انکی صحت موجود بحال خود باقی رہے - جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اُنکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہی ابتداے امور مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی - اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی - پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی - مزاج مین انکے خلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا - ابتداے سن مین یعنی سن صبیٰ مین انکی تدبیر وہی ہی جو معتدل مزاج لوگون کی تدبیر ہی - جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اُس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفرا کا اس طرف سے ہو جدھر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قی کے - اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے - قی کے واسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ شبت کے - اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ - تمر ہندی - شیرخشت - ترنجبین مناسب ہی - ریاضت مین اُنکے تخفیف کرنی چاہیے - غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا بنے - کبھی ایک دن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے - جو چیز گرمی پیدا کرے اُس سے اجتناب کرنا چاہیے اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کرین - اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو استعمال منضجات کا مثل خیارشنبر افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کے کرین - اور بعد طعام کے استحمام نہ کرین - واجب ہی کہ یہ منضجات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسرے غذا کے وقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہی جب دن کے سونے سے اُٹھین کہ اُسکے بعد استحمام کیا جاتا ہی - ہمیشہ تیل کی مالش بدن مین کرائی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہی - اور آب سرد بھی نافع ہی جن لوگون کا مزاج خشک مائل بحرارت ہی ابتداے سن مین یہ تدبیر اُنکے بھی لائق ہی اور جنکا مزاج گرم اور تر ہی اُنکے بدن مین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہی اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے کہ اُنکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو - باینہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے - ایسے حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط مین فوران نہ پیدا ہو - اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا

فصل چوتھی تفتیح پانی کے ہو شیرین شراب اور میٹھی چیزین مشروب جنسے سدہ پڑنے کا خوف ہو چاہیے کہ اُس سے پرہیز کرین
سدد مشائخ کے بیان مین اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑ جائین اور آسان تر اخراج اُن سددن کا ہی جو بوجہ پینے کے
شراب سے پیدا ہون - واجب ہی کہ تفتیح اُن سددن کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کی جاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر نچھاور
کیا جاے اور اگر انکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین - تریاق بھی اُنکو بہت فائدہ کرتی ہی خصوصًا جسوقت سدے
پیدا ہون - اسی طرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہی کہ ترطیب اُنکے بدن کی بعد استعمال اِن
چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کے و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاون کے مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتھ کیجاے - شراب العسل کا
بھی استعمال اُنکو نافع ہو سددون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہی بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد
ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑھائین جائین جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاے
بول تک اثر شراب العسل کا پہونچا دین - اور اگر سدہ حصوی ہون یعنے بشکل پتھری کے ہون کرفس سے قوی دوا مثل فطراساليون کے شراب العسل
مین جوش دینی چاہیے - اگر سدہ ریہ مین ہو اُسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ لانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش
مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے - اور جو اعضا انکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے انکو گزند پہونچتا ہی
انکی مالش ترک کرنی چاہیے - اور اگر چند مرتبہ مالش کیجائے ہر مرتبہ پارچہ ہاے سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر انکو نافع
ہی - اور انکے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہی اور حمام ہمراہ دلک کے یقینًا مفید ہوتا ہی **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین**
ریاضت مشائخ کے بحسب حالات اُنکے مختلف ہوتی ہی یعنے جیسے انکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اُنکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت
اُنکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اُنکی مناسب ہوتی ہی - اگر اُنکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اُنکو موافق
ہوگی - پھر اگر کوئی عضو اُنکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اُس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلًا اگر
سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہون ایسی ریاضتین انکو مفید
نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہی کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کے کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ
اسمین نصف جسم سفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اُنکے پانْون مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاے فوقانی متحرک ہون مثلًا سکے کہ
دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈال کے چھڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اُٹھانا - اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور
امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنی ہاتھ اور پانْون کی مفید ہونگی - اگر کوئی اور مانع ان ریاضت کا نہو - اگر آفت بطرف سینہ کے ہو انکو
فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی - اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی - اُنکو یہ بات ممکن نہین ہی
کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین - یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہی جو اور سن مین نہین ہی - اور
کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہی انکو بھی موافق ہی اُنکے لیے بھی یہ بات خلاف ہی اسلیے کہول اپنے اعضاے ضعیف
کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کر سکتے ہین جو اُن اعضا کو موافق ہو اور اُن اعضا سے ہو سکے مشائخ کے جو اعضاے مریض ہون بشتر انکی بھی ریاضت
کر سکتے ہین اکثر اُنکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہی یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اُنمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور بیس کا خوف ہو
جسمین نفخ پیدا ہو **تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اُس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنے درست نہین ہی** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

گوشت سخت ہوا ورتربوز اور کھیرے کا استعمال کرین۔ اور اگر دوسرے قسم مین سے ازروے خطا کے کوئی چیز استعمال کرین یعنے جو چیزین حاد اور حریف ہین انمین سے کوامیخ یعنے نانخورش یا صحنا یعنے ماہیابہ جو ایک مرکب چیز ہی مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہی یا بن کہ یہ بھی ایک نانخورش تیز اور نمکین ہی اُسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہی کہ استعمال ملطفات کا اُنکے واسطے تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اُنکے بدن مین فضول پیدا ہوئے ہین۔ پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ دودھ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین جنمین بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسی طرح کا تمدد بطرف جگر یا بطن کے نہ پیدا ہوا اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتین نہون دودھ کا استعمال بیشبہ مفید ہی اسلیے کہ غذاے بدن بھی ہوتا جاتا ہی اور ترطیب بھی کرتا ہی بہت بہتر دودھ گوسفند اور مادہ خر کا ہی۔ مادہ خر کے دودھ مین یہ بات ہی کہ وہ پھٹ کر معدے مین مثل پتھر کے نہین ہو جاتا ہی۔ اور بہت جلد معدے سے اُتر جاتا ہی خصوصًا اگر اُسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز کھٹی خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نپاے ترکاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اُسکو مری اور زیت سے خوشبو کر کے خصوصًا قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت مین کرین اور اُسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہین۔ زنجبیل پروردہ ایسی دواؤن مین جو اُنکے موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جاے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرے۔ پس واجب ہی کہ اُنکی غذائین مرطب ان مربات سے بطریق بعض اور تسخین کے اثر پذیر ہون اور تجفیف کا اثر قبول نکرین۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اُن چیزون کے جو لائق اُنکے بدن کے ہین فواکہ مین سے انجیر تر اور آلوے بخارا گرمیون مین۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جاڑون مین۔ مگر یہ سب چیزین قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کے دینی چاہیین۔ ایضًا لبلاب یعنے عشق پیچہ جو پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے اور بیخ بفسائج اگر شوربا ے مرغ مین ڈالین یا شوربا ے چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بھی مفید ہی۔ اگر اُنکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اُسوقت مسہل اور مزلق چیزون کی حاجت نہین ہی۔ اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب در لبلاب در لباب قرطم یعنے شیرہ کرڑ کا آبچہ مین شریک کرے کافی ہی یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم اور زیادہ مقدار اُسکی تین جوزہ ہی کہ بالخاصیت ملین ہی اور احشاء مین جلا پیدا کرتی ہی بدون کسی اذیت کے۔ ایضًا اُنکو وہ دوا مفید ہی جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور دس گونہ لباب قرطم سے اُسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہی۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہی کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشاء کی بھی ہی خصوصًا زیت شیرین سے حقنہ کرنا۔ تیز حقنون سے ان لوگون کو بچانا چاہیے کہ اُنکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہی اور حقنہ تر جسمین دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہی جسوقت چند روز اُنکی طبیعت مین قبض پیدا ہو۔ ایضًا اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہین جنکا ذکر قرابا دین مین ہم خاص واسطے اُنکے کرینگے۔ واجب ہی کہ استفراغ کھول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے۔ اسہال معتدل اُنکے واسطے مناسب ہی **فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان مین** بہترین شراب اُنکے واسطے شراب کہنہ سرخ ہی تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استحمام کرین اور پیاس معلوم ہو اُسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گویا کہ وہ عوض

روغن معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کاہو اور کدو شریک ہو اور ملوکی اور حماضی کا استعمال
کرین اور مثل سمک رضراضی کے بطور اسفیداج کے پکاکر کھلائین اور اندنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن انکو
پیاس پر صبر نہو سکے اور نہ غذا بخوبی ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے۔ اور اس بات سے
پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعۃً انکو اتنی غذا دی جاے جو بقدر انکی حاجت کے ہو اس واسطے کہ اگر پوری غذا دینگے
غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہو جائیگا تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اسکو گرفت کر لیتا ہے اور
باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اسکو نہین روکتا بلکہ
بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے دوسری
وجہ یہ ہے کہ غذاے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہے کہ بروقت کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہونچتی ہے
رگین بھی اسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہین

فصل سترھوین بیان تدبیران ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین

یہ بدن یا مخطی
ہین یا از راہ خلقت کے ممنوہ ہین مخطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر
کے انکے مزاج مین برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہو گئی ہے اور اس بدن مین
جاگزین ہوئی۔ اور ممنوہ اس بدن کو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخطی کی شناخت خطاے تدبیر کی
کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہے تاکہ علاج انکا بالضد کیا جاے۔ اور کبھی حال سحنہ بدن کا بھی اس پر دلیل ہوتا ہے۔ اور ممنوہ بدن مین
فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا ابتداے اس سن کے جس سن مین اب بدن ہے۔ ہم ابتداے بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان
مشائخ سے کرتے ہین

تعلیم تیسری فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا

مجملی تدبیران لوگون کی
استعمال اس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین ساتھ ہی حاصل ہو اور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانون کے۔
غذا مین انکے اہتمام کرنا اور استحمام و مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا انکے معدون سے براہ مثانہ اور
امعا کے کرانا۔ اور ہمیشہ انکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو مع روغن کے بعد اسکے مشی کرنا
یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو اسکے بدن کی مالش دوبارہ بھی کرنا چاہیے واجب
ہے کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکی گرمی معتدل ہو بالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کی بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین آگہی اور بیداری
پیدا ہوتی ہے بعد اسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے

فصل دوسری غذاے مشائخ کے بیان مین

غذا انکو متفرق اوقات
مین تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسرے گھنٹے مین دن کے گھنٹون سے روٹی
بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد استحمام کے اس چیز کا استعمال کرے جو ملین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد
قریب شب کے ایسا طعام جسمین غذا اچھی تجویز کی جاے کھانی چاہیے۔ اگر یہ شخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرنی چاہیے جو غذا
کہ اس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو اسی طرح سے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل نانخورش اور توابل یعنی مصالحہ گرم کے ہو اس سے پرہیز کرنا
چاہیے مگر بر سبیل دوا کے۔ پھر اگر ان چیزون مین سے جو انکے لائق نہین ہے استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول یعنی غذاے غلیظ مولد سودا
مین سے کوئی شور ترکاری یا بیگن یا مقدد یعنے گوشت بریان اور شکار کیے ہوے جانورون کا گوشت یا وہ مچھلی جسکا

پہونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اُسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو انکو بالتزام کرانا چاہیے مادر معجون فودنجی بجوقت انکو کھلانا چاہیے۔ لیکن بجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہی۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائے ہاضم کی حاجت ہو دوائے قوی جو بہت قوت نفوذ کی رکھتی ہو جیسے فودنجی ندینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہی۔ اور ان دونون مین سے جسکا استعمال کرین مقدار مین تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہی اور اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے بھی زیادہ ہوسکتی ہی مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ بدن مین بشدت حرارت عارضی بر وقت استعمال ان دوائون کے ہو۔ ان لوگون کو ملنا روغن بابونہ اور شبت اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہی یا ان روغنون کو راتینج اور رازیانج سے مع بارہ گنے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہو جاوے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہہ مین قصد اصلاح مورث تغیر یا آفت عظیم کر کے جس سے آفت صغیر پیدا ہو اُسے چھوڑ دینا نچاہیے۔ اگر ضرر دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسبات کا تنہا کیا جاوے کہ ادویۂ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کرین اور اگر اس معجون پر فطراسالیون ہموزن انیسون کے زیادہ کرین تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہی۔ اور اگر اسمین تھوڑی سی معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کرین جائز ہی اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر مین فقط فودنجی باقی رہجاوے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاوے اور فقط تدبیر اُن اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہی جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگون کے اخلاط کی نسبت مضر ہی۔ اور یہ لوگ جنمین دونون باتین جمع ہین انکے واسطے مناسب ہی کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین یا بشدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کرین اسی واسطے انکے حق مین جلدی تدبیر قی اور اسہال کی جائز نہین ہی جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہولے انکے حق مین ریاضت کثیر بھی مناسب نہین ہی جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا اور رنگ بدن کا اچھا ہونے لگے اور بول مین نضج دریافت ہووین بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اُسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسی قدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بسبب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا انکی نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جائین اور اسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کرین تدبیر مذکورۂ بالا کو دوبارہ کرنی چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی ن احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعہ دلک استرداد کے کرنی چاہیے اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح مین اختلاف اور ترکیب ہوا در ماندگی قوی محسوس ہو اُسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیائے تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلا بدون ردارت خلط کے ہوتا ہی اُسکا علاج اُن ابدان مین جنکا مزاج ردی ہی فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہی۔ اور جس بدن کا ہم ذکر کر رہے ہین اُسکی تدبیر بذریعہ نطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہی بعد اُسکے اعانت ایسے امور سے کیجاوے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہی کہ بہت جلد اس رگ کی فصد لین جو مناسب بہ نسبت اُس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی مین سب اعضا برابر ہون فصد اکحل یعنے ہفت اندام کی لیجائے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہی کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن فصد لی جاوے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی متمکن اور تمام بدن مین ٹھہر نہ جاوے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاوے سپہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بار دملا کر

انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہی خصوصاً اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہی پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اُسکا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہی عارض ہو مثلاً مشروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہی کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش یا خشونت اور خشک بدن روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش مین استعمال کرین جو خشکی یا فراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیائے قشفی کے ہی اور اُسکا علاج بھی وہی ہی جو اعیائے قشفی کا ہی فصل سولھوین بیان مین اُس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہی اگر اعیائے قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اُسکے حال کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہی اندر رگون کے ہی۔ یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذاؤن کی اور اُس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگون مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلجانا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خاص اُس شخص کو اپنے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہی۔ اسی طرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھے یا مکدر تھے داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہی۔ اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر۔ اگر ماندگی بجہت اُن فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استرداد کافی ہوگی۔ اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اس اعیائے قروحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہی جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اُسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اُسکی تدبیر آرام دہی اور تنویم ہی اور اُسکو بھوکھا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورۂ بالا اور غذا دینا اُسکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید بنے اور خبس حریرہ بھی ہو سکتا ہی مگر غذا مین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے۔ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جو اور خندروس یعنی جوار اور گوشت پرندکا۔ اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل اور شراب سفید اور رقیق۔ اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہی اسلیے کہ منضج اور مدر ہی۔ واجب ہی کہ ابتدائے تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندکے ترشی یا صفریت یعنی زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اسکے بتدریج ابیض رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اُس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہی پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہی یا کوئی اور خلط ہو کہ اُسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہی کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کی حالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہی اگر باوجود تدبیر جید کے نیند نہ آئے دلیل ردی ہی اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگون مین کم ہی اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اُسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز پلائین جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی۔ اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اُسے پلائی جائے اُسمین تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین۔ اور اگر باضطرار حالت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے ہو بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سونے کے جائز ہی۔ اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنی آئے۔ ان لوگون کے لائق معجون فودنجی نہین ہی اسلیے کہ اُسمین گرمی زیادہ ہی۔ پھر اگر ثابت ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگون کے نہین ہی بلکہ اعضائے اصلیہ مین ہین علاج اُسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخار پیدا کرنی چاہیے۔ اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو اگر رگون مین صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہو بعد اسکے اخلاط خام کا نضج اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہو اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہو اور خام باقی رہتا ہو اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے کہ نہ اس سے فناے مادہ ہوتا ہو اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہو البتہ ادرار کا مضائقہ نہین ہو۔ اور زیادہ گرم چیز بھی ندینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن مین منتشر کردے۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور بہ آسانی ہو اور واجب ہو کہ اُسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زیرہ نخیل اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤن کے بھی استعمال کیے جائین اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے۔ اور ادرار مناسب ہو اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے۔

فصل پندرھوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہو۔ ہمکو مناسب ہو کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اُسکے بعد اُس ماندگی کی تدبیر ذکر کرین جو خود بخود پیدا ہوتی ہو۔ منجملہ اُن احوال کے کبھی تخلخل بدن کو عارض ہوتا ہو اور بیشتر اُسکا عارض ہونا اسوقت ہوتا ہو جب تھوڑی سی مالش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کرین۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہو کہ بوجہ برودت یا استعمال شے قابض کے یا بجہت کثرت فضول اور اُنکی غلاظت اور لزوجت کے (کہ اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہو) عارض ہوتا ہو ایضاً بسبب ایسی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کے موجود ہون یہی تکاثف عارض ہوتا ہو۔ کبھی سبب تکاثف کا کوئی شے غباری ہوتی ہو جو بدن پر جم جاے۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہو۔ جو تکاثف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہو اُسکی شناخت یہ ہو کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہو اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہو اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہو اور رنگ مائل بسرخی دیر مین ہوتا ہو۔ بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت معتدل ہو اُنپر اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہو۔ جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت کے پڑے ہون اُنکی علامت نہونا اس علامت کا ہو جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہو۔ علاج اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہو اگر فضلہ موجود ہو بعد اُسکے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو۔ جن لوگون کے بدن مین تکاثف بجہت گرد وغبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اُنکو حاجت حمام کی زیادہ ہو بہ نسبت تیل کی مالش کے۔ اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہو اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل عارض ہوتا ہو۔ ایسے لوگون کا علاج ریاضت مستردادہ سے اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہوسکتا ہو۔ غذائین ایسی کھلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت و برودت مین معتدل ہون مگر اندک مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگون کو بدہضمی عارض ہو ریاضت مستردادہ بلکہ کسی قسم کی ریاضت نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے مین حاصل ہونے سے

اور بابونہ وغیرہ اور جوشاندہ بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوہرے برتن مین طیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کریلا اور بیخ قاشر یعنے ہزارچشان
اور روغن اشنہ بہتر ہو۔ اسی طرح سے جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاے وہ مفید ہو۔ اعیاے تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا
یبست کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہو اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اسمین دیر تک ٹھہرنا
بھی اس مراد کو پورا کرتا ہو جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاے جائز ہو اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر
بسبب عرق کے پونچھنے کے کہ اسکے ساتھ تیل بھی پونچھ جاتا ہو حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذاے مرطوب قلیل المقدار
کھلائی جاے اسلیے کہ اعیاے تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیاے قروحی کے زیادہ ہو اس ماندگی کو فقط ریاضت درماندگی کا
دفع ہونا دور کر دیتا ہو اگر اسکا عروض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بجہت ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد
حاصل ہوتا ہو زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائیگی۔ اعیاے ورمی کا علاج تین فائدون کے واسطے کیا جاتا ہو [1] جس عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا
ہو جاے اور [2] جس مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اُسکی تبرید اور جو [3] فضلہ جمع ہوا ہو اسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے
پوری ہوتی ہو اور دیر تک ٹھہرنا اُس پانی مین جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہو یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین
اعیاے قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کیجاتی ہو اس مین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اُسمین
گرمی زیادہ درکار ہو اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اُسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہو اور باینہمہ آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہو
مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہو مگر اُس مین خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اُس بدن کے ہوتا ہو جو نحیف اور
ناتوان ہو رہا ہو۔ اور کبھی سبب نحافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہو بلکہ اکثر بسبب نحافت کا یہی ہوتا ہو پس اسوقت
نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بنرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال
مثل پہلے دن کے بدستور ہو اسکے بعد اجازت دی جاے کہ سرد پانی مین دفعۃً بیٹھ جائے تاکہ اُسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل
کم ہو جائے اور رطوبت اُسکی بدن مین محفوظ رہے اور نرم کیا جائے بدن اُس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کر سکے بحالیکہ اُسمین تکثیف
پیدا ہو چکی ہو اور یہ دونون باتین یعنے حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہین خصوصًا اگر سرد پانی مین اُتر کر
فورًا باہر نکل آئے اور اُسمین ٹھہرے نہین اسلیے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر بخوبی باقی نہین رہتی اور غذا اُسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز
مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہو کہ بوقت شب مالش دوبارہ کیجائے اُسوقت مناسب ہو کہ غذا بھی رات کو دیجاے۔
اُس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ
کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن مین پایا جائے اُسوقت یہ نرمی و آسانی اسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا مین اس شخص کے توسع کرنا
چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا مین زیادہ ہو۔ جو ماندگی بسبب حرارت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتداے ظہور
اثر ماندگی کے اُسکے پیدا ہونے کو منع کرتا ہو۔ اُسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہو تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے
اور جلد کے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہو وہ مالش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کیجاتی ہو یعنے جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جائین
اُسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہو اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو بس یہ ماندگی اُس حد سے بڑھی ہوئی ہو کہ ایسی خفیف
تدبیر سے دفع ہو جائے خصوصًا اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہو بلکہ استفراغ مادہ کا کر کے اصلاح مزاج

اس اعیا کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہو اعیائے قصفی اُس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اُسکی خشکی بڑھ گئی ہو یہ ماندگی یا بجہت افراط ریاضت کے (بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے) پیدا ہوتی ہو اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہو۔ اور دو چیزین سبب حدوث ماندگی کی ہین اُسکی دلیل یہ ہو کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بیخوف ہو اسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہو۔ یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور کسی مرض کا مقدمہ ہو اسکے علاج کا بھی طریقہ جداگانہ ہو۔ کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہین بحسب ترکیب مواد کے۔ یا بالذات ترکیب ہوتی ہو یا بوجہ ریاضت کے بمفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہو۔ اور وہ تدبیر یہ ہو کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اُسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہو باوجودیکہ تدبیر اسکی کمتر ہو۔ ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتون کے ہوتی ہو یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جوہر مادہ کے۔ جسوقت کسی ایک شخص مین اُنمین سے دو باتین مجتمع ہون یا تین پس وہ اہم ہو مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجائے پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تھے اور اسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیائے ورمی قوی بھی ہو اور اشرف بھی مگر جوہر مادہ اعیائے قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجرائے طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیائے ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیائے ورمی پر مقدم کیجائیگی۔ اور اگرچہ جوہر مادہ اعیائے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہو تو تدبیر اعیائے ورمی کی اعیائے قروحی پر مقدم کیجائیگی

فصل تیرھوین بیان مین تمطی اور تثاوب کے تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدایش اُس فضلہ سے ہوتی ہو جو عضل مین جمع ہو جائے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہو اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہون قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہو اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تب عارض ہوتی ہو۔ تثاوب جمائی کو کہتے ہن یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہو۔ ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہو جسکی جہت سے جبڑے اور ہونٹون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہو اسکو جمائی کہتے ہین۔ صحیح آدمی کو اگر ابتداءً بیوقت جمائی ہو بہت بُرا ہو اور بہتر ہو کہ جمائی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اُس سے دفع فضلہ مذکور کا ہو جائے۔ کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کے اور تکاثف اور کمی تحلل مین اور جاگ اُٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہو۔ اور جمائی اور انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہو یہ دفع عاجز ہو یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہو۔ اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کے واسطے بہت اچھا ہو بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل چودھوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے متوجہ ہونا علاج اعیا مین ذریعہ امان ہو بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے۔ لیکن اعیائے قروحی کا تدارک اس طرح پر واجب ہو کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون در ریاضت مین کمی کیجائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کے اور تحلیل کر دینے اُس مادے کے (جو بطرف جلد آگیا ہو مالش کرنے سے جسمین نرمی بسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو) کرنی چاہیے۔ اور اس تدبیر اور اس مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اُسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اُسکی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگین مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اسکا نضج ہو جاتا ہو خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنے روغن سفیدار اسباب مین بہت نافع ہو اور روغن شبت

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اسی حالت مین کرے - پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور انمین مواد کا اترنا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اُسکے مخالف تدبیر کیجائے اور جو آفت امتلا کی اُس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اُسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب انمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اُسمین اور دلک مین کمی کرین بلکہ اُسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پانُون اونچے کر کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دُبلی ہو اُسکے پانُون کو ملین گے اور برعکس مالش اوّل کے کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کیواسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہو اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اُسکے نیچے ایک نہالچہ رکھین جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اسکا معتدل ہو بعد اُسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز لگائے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہین اکثر انکو بوجہ برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اُسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا - **فصل بارھوین اُس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اُسپر بڑھائی جاتی ہے - اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین - تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین - قروحی - تمددی - ورمی - اور چوتھی جو اُسپر بڑھائی جاتی ہے اُسکا نام تقشفی یُبسی تقشفی **اعیاے قروحی** اُس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اُسکے غار کے مُنھ اندر کی طرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اسکا احساس کرتا ہے اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین - اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی انکو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف - جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا پگھلنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے - خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین - کہ اگر رگونمین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے - کمتر اذیت انکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے **اعیاے تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اُسکا پاش پاش ہوگیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اُسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اُن فضول کے جو عضل مین منحبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے اور انمین لذع نہین ہوتی - اور کبھی یہ قسم کبھی ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اُس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاط ہے گا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اُسکا مادہ باریک ہڈیون مین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم انمین ہوتا ہے **اعیاے ورمی** اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حجم مین بدن کے نفخ اور ورم ہین تغیر پیدا ہوا ور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور

اُسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہی قوت کو ساقط کرتا ہی امتلاء مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلے سے برا ہی اسلیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تململ بھی ہوتا ہی اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہی اُسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونون فعل مین طبیعت کے معارضہ پیدا ہوکر ایسی بیداری جو بیچینی اور بیسیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہی اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہی پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہی۔ دن کو سونا بہت برا ہی اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہی رنگ فاسد کرتا ہی طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہی اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہی اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین منجملہ آفت نوم کے جلدی اُسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہی کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہی کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اسپر ضرور نہین ہی کہ دفعۃً بلاتدریج اس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہی کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اُسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہی اور جسوقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہی کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر محتقن ہوتا ہی اور بند ہوجاتا ہی پس حرارت غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہی چت لیٹ کر سونا بہت برا ہی کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عروض کرتا ہی اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہی پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہوجاتے ہین جیسے منخرین اور حنک وغیرہ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہوجاتی ہی اسلیے کہ اُنکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور اعضا بھی اُنکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا انھین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہی اور یہی وجہ ہی کہ وہ اکثر مُنھ کھولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلے اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اُسمین ضعف پیدا ہوتا ہی۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جائیگا۔

فصل دسوین اُس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر بیان کرکے تفصیل اُسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے بموجب عادت اطبار کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہی اور اُسکا معتدل طور پر کرنا اور اُسکے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہی۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضًا اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور اُنکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسی قدر جب ادویہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہی کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار اور تعریق اور نفث کے کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہی کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ پہچانی جائیگی۔

فصل گیارھوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اُنکا فربہ کرنا اور اُنکے حجم کے بڑھانے کا بیان جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اُنکی تقویت بھی کیجاتی ہی اور اُنکے بڑھنے کی تدبیر کیجاتی ہی۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہاے ضعف کو پہونچے ہین اُنکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہی مناسب ہی اسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور اسانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہی خصوصًا اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا ریہ کے مثال اُسکی یہ ہی کہ مثلًا کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اُسکو

آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملاکر جوش دین اور بقدر ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بناکر خشک کرکے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کہائے۔ ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فوتنج افسنتین ملح نفطی ناخواہ سداب یابس انمین سے دو درم ہمراہ آب سرد کے نہار منھ وہ شخص پیے جسکو خوف حرارت کے ضرر کا نہو۔ جاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ ترش وہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین جو رادع ہون جیسے روغن گل اور سرکہ لگائے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین ہم ذکر کرینگے۔ جبکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جاے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین شیلم یعنی منمنا داخل کرے یا شاہترہ اور افیون اور اجوائن ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوز بوا اور سک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بیخ اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی مین ڈالکر جوش دے اور سڑاکر شراب مین ملائے

فصل نوین خواب اور بیداری کے بیان مین سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنی یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہی یا ہر ایک کے دفع کرنے مین بروقت ایذا پہونچنے کے ضرر ہوتا ہی کسیقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہو چکا ہی اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہی اور باقیماندہ ان چیزون کے حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے۔ اس مقام پر جسقدر مناسب ہی وہ اسیقدر ہی کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑھتی ہی اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہی اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہی تا اینکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک مانع پیدا ہوتا ہی جو روح کیون نہو۔ اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہی اچھی طرح ہو جاتا ہی اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہی خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل بروقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہی اور مشایخ کے واسطے بہت نافع ہی اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی اور پھیلاتی ہی اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کرکے کھا لیتا ہی۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اُسکا اس فائدہ کے واسطے کہ اُسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہی کہ مین آج تک سونے پر حریص ہون یعنے باوجودیکہ اب مین بڈھا ہو چکا پھر بھی سونا مجکو مفید ہی اور جو ترتیب بذریعۂ نوم کے پیدا ہوتی ہی وہ مجکو نافع ہی۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہی اُس شخص کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حمام کرلے بعد از ان کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اُسنے کھائی ہی اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مددگار ہی۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہی اسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیون پر واجب ہی کہ امر نوم کی بخوبی مرعات کرین۔ اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کے ضرر سے اپنے دماغ اور تمامی قوے کو بچائین۔ اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہی اور نیند اُس سے دور کیجاتی ہی جسوقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہی۔ فضل نوم وہی ہی جو گہری ہو۔ ایضاً افضل وہ نیند ہی جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلیٰ سے یعنے معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہر جانے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اِسلیے کہ سونا اس حالت مین بحیثیت وجود مضر ہی نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہی اور نہ متصل نیند آتی ہی اور نہ تحمل یعنی نیند کی آمد کی سختی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کے سونے سے برطرف ہوتا ہی باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہی ایذا بھی دیتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا مین دیر ہو بعد

ناگرموتھ اور لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہو شراب کہنہ حکم مین اس دوا کے ہو جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہو اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بہترین شراب وہی ہو جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے مین معتدل نہ ترش نہ شیرین۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہو وہ ہو کہ تین حصہ شیرۂ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائین اور جوش مین لائین تا اینکہ چوتھا حصہ اسکا ہو جاے۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا لذع پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب اسنتین دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھا لیا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہو اور سکر یعنے مستی بہت جلد پیدا کرتی ہو اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہو جس شخص کی طبیعت مین تشنگی ہو نہار منھ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا مین پہونچ جائے مرطبین کو استعمال سے شراب کے اجتناب کرنا چاہیے یا پیچھے حرکت مفرط کے اسلیے کہ ان پچھلی دو صورتون کے دماغ اور پٹھ کو اذیت پہونچتی ہو اور تشنج اور اختلاط عقل مین ڈالتی ہو۔ حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب چاہیے اور فصل گرم مین بھی۔ متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہو اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہو اور پٹھ کو ضعیف کرتا ہو اور امراض عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہو شراب کثیر اکثر صفراے ردی کی طرف بعض معدون مین مستحیل ہو جاتی ہو اور بعض معدون مین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہو اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہو بعضون کی تجویز یہ ہو کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو نفع کریگی اس جہت سے کہ قواے نفسانی کو سبک کرتی ہو اور راحت دیتی ہو اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غالب ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہو ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سواے مقدار تحلیل کے کہ اسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے۔ اور تدبیر صائب اس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہو کہ فوراً قی کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جائے بہتر ہو ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قی کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن مین کر کے سو رہے۔ لڑکون کے حق مین شراب کی کیفیت یہ ہو کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ بڑا آگ رکھنی چاہین۔ بڈھون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے۔ جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہو مگر انکو مناسب یہ ہو کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب سرد ملا کر پئین۔ سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا چکنا شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنئی ملا کر کھائے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون مین اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور مشقت نکرے اور بادام اور مسور کو نمکین کر کے تنقل کرے اور کاسنی لخ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنب بلیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کرے گی اور پینے پر اعانت کرے گی۔ اسی طرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے جو غذائین کہ انمین لزوجت اور لتغریہ یعنے چپچپا گی ہو اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہین جیسے چکنی مٹھائی جنمین لزوجت ہو اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بہ سبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اسمین سوء تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہو ان لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور

۹ [illegible] کرنب ایک دوا سے مرکب ہے ۱۲ منہ

نافع ہوتی ہو اور بیشتر اگر نہار مُنھ اس طرح پر پانی پیے مضر نہین ہوتا ہو - جو شخص نہار مُنھ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نہ کر سکے خصوصًا بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملا کر پیے - جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سو رہنا اور پیاس پر صبر کرنا اُسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہو اسلیے کہ طبیعت اُسوقت تحلل اُس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہو کر لیتی ہو خصوصًا اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہین - اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اسلیے کہ جو غلط باعث عطش کی ہو وہ برقرار ہو - ہر شخص پر واجب ہو خصوصًا جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا بُرا ہو اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے نیمگرم پانی پینے سے متلی پیدا ہوتی ہو اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہو - اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدے کو دھو ڈالتا ہو اور طبیعت کو نرم کرتا ہو - شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والون کو موافق ہو - اور درد سر نہین پیدا کرتی ہو بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدے سے پیدا ہوا ہو اسمین تخفیف کر دیتی ہو - اور جس شراب مین کلیجہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہو خصوصًا اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر بھگوئین - شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اُسکے مناسب ہو لیکن اُسکے سدے پڑنے سے پر خطر رہے - پرانی سُرخ شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہو - ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہو جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اُسکے منحدر ہونے کے نہ پینی چاہیے - جو طعام ردی الکیموس ہو اُسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بُری ہو اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک ردی کر دیتی ہو اسیطرح فواکہ پر خصوصًا خربزہ پر شراب کا پینا برا ہو جھوٹی پیالون سے ابتداء کرنا بہتر ہو بہ نسبت بڑے پیالون کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین پیالے پیے خوگر کو مضر نہین ہو - اِسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہو - محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور مرطوبین کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہو اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہو - شراب بہت اچھی چیز ہو جو غذا کو تمام بدن مین نافذ کر دیتی ہو اور بلغم کو قطع کرتی ہو اور جلا دیتی ہو اور صفرے کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی - غلط سوداوی مین ازلاق پیدا کر کے بآسانی اخراج کرتی ہو اور اُسکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہو توڑ ڈالتی ہو اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت نہو اور وہ شی غریب ہو اسکو بدن سے نکال لیتی ہو اور ایسی شیٔ کے اقسام قریب ہو کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین جس شخص کے دماغ مین قوت ہوتی ہو بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہو اور اُسکا دماغ اُن بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتے ہین قبول نہین کرتا اور سوا اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہو اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اُسوقت اُسکا ذہن ایسا صاف ہو جاتا ہو کہ اور وقتون مین ایسا صاف نہین ہوتا اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اسکا حال اس شخص کے برخلاف ہو - اور جس شخص کے سینہ مین کسیطرح کی سُستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑون مین اُسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کر سکتا ہو - جس شخص کا ارادہ استکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اپنے کھانے مین اُس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو - اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلاء پیدا ہو چاہیے کہ قی کر ڈالے اور لازم ہو کہ ماء العسل پیکر قی کرے اور مُنھ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور حب کے سے کرے جسے اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچتی ہو کم کرے اور پانی ملا کر خواہ روٹی بھگو کر استعمال کرے اور اُسکے اوپر نقل بہی کا کرے - اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور جو سے یا دہ چیز جس مین قبض اور ترشی ہو - اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تو نقل

ہوتے ہین۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہو کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونون غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین - یہ بھی اُنکا قول ہو کہ دہی مولی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ - اور کھانے مین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو - اور جو کباب بیدانجیر کی لکڑی کے کوکون سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے - مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اُنکے ہضم مین اختلاف ہوتا ہو منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہو دوسرے ممکن ہو کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جاوے - قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر دن کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنے شب کو قناعت کرتے تھے - افضل اوقات غذا کے فصل گرمی مین وہ وقت ہو جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو بھوک کا ٹالنا اکثر معدے مین رطوبات صدیدی بھر دیتا ہو جس سے بدحالی پیدا ہو جاتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ کباب اگر ہضم ہو جاے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہو مگر یہ دیر مین ہضم ہوتا ہو اور امعا مین باقی رہتا ہو - شوربا بھی غذا ہے جیسا ہو اگر اسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہو اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہو بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوے کے اوپر کھانا بہتر ہو اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہو اسی طرح نبیذ بلکہ واجب ہو کہ کھانے کے اوپر مثل دانہ انار کے بلا ثقل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ تیہو خشک مزاج ہو اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہو اور چوزون مین رطوبت ہوتی ہو اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہو - بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہو جو پیٹ مین بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جاے تا اُسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ شوربا چوزون کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہو بہ نسبت شوربا مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے مین غذائیت ہو اور بچہ نرم دار پاکیزہ ہو اس جہت سے کہ بخار اُسکا ساکن ہوتا ہو اور حمل یعنے برہ گرم اور پاکیزہ ہو اسلیے کہ اُسکی بدبو کی چیز نکل جاتی ہو اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہو اور حلوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائے گئے ہون اُسکا استعمال بُرا ہو اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتے ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ روٹی اگر ہضم نہو بشرطیکہ زیادہ ہو اُسکی مضرت زیادہ ہو اور گوشت اگر ہضم نہو اُسکی کم ہو

فصل آٹھوین تدبیر مین پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کے ہی

مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہو جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کرکے جیسے صراحی مین پانی بھر کر برف مین جھلتے ہین الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال بد ہو خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہو اگر برف اچھی ہو اسلیے کہ گھلی ہوئی برف جید سے پٹھا اور اعضاے نفس کو ضرر پہونچتا ہو اور تمام احشاء کو بھی اُسکا ضرر پہونچتا ہو - اور سواے اس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہو گا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہو گا ضرور مضر ہو گا - اصحاب تجربہ کا قول ہو کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھ ہی نہ پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہ ہولے - پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسی طرح بگڑے ہوے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہو سرکہ ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہو - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نہار مُنہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت بُرا ہو - اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگون کو ہوا ئے اس مین پانی پینا یا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اُس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہو بلکہ بہت بُرا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا مین ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا مُنہ تنگ ہو پانی پیے - علاوہ یہ ہو کہ مخمور کو بھی تدبیر

عارض ہوتی ہو کہ اُسکا صدمہ پنہچتا ہو اور یہ اُسوقت ہوتا ہو کہ مائیت متحلل نہو اور رگون مین اسی طرح باقی رہے - یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگون مین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کر لیا کرین تحلل اِن مائیات کا ہو جائیگا اور ضرر اُنکا کمتر ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر خون مین بلغم خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ نکل سکیگا اور اُس خون سے بدن کی غذا کم پنہچے گی - جو شخص فواکہ کھاتا ہو اُسکو سزاوار یہ ہو کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اُتر جائے - جو غذائین مائیت پیدا کرین یا خلط غلیظ یا لزوجت یا خلط صفراوی اُن سے حمیات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہو اور لزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرون مین سُدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہو اور خون مین حدت - جن ترکاریون سے صفرا پیدا ہوا کثر اُنکا استعمال جاڑون مین نافع ہو جیسے پھیکی ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہو - اگر کوئی شخص ایسی حالت مین گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذاے ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اُسکے مزاج کے ملالے - پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اُسکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے - اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اُسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہو - چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور خرنوب شامی اور بیر جو کچلا ہوا اور زعرور یعنی پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اُسکی اذیت دفع ہوتی ہو جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے بھی اُسکی اذیت زائل ہوتی ہو جیسے نانخورش اور لہسن اور پیاز اور اُن چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہو - جس شخص کے بدن مین اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اُسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے - اور جس شخص کے بدن مین تحلل بآسانی ہوتا ہو اسکو غذاے تر سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہو کہ غذاے تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہوسکتی ہو گویا ایسی غذا بیمزہ ہو نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین - جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اُسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اُس شخص کے جسکا بدن سمٹا اور کھچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہو - خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہو اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہو - اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہو - اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہو - اسی طرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہو - اور آنکھ کو بھی - چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اُسکے غذاے ردی کھائی جائے فاسد ہو جائیگی - جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہو اسی جہت سے کھیرا مع چھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہو بہ نسبت چھیلے ہوئے کے اور روٹی اُس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہو بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہو جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذاے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد بہی بھوک کے اُسکے خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو یہی حکم اُس شخص کا ہو جسکو غضب عارض ہو اور غذاے غلیظ کو تناول کرے - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہو لیکن خون کو فاسد کر دیتی ہو کبھی غذاؤن کے بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض

امتلاء پیدا ہو بہتر ہے یہ نسبت اُسکے کہ کھانیکی چیزوں سے ہو بہتر یہ ہو کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علک الانباط یعنے گوند پستے کے درخت کا ایک دانگ بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اِس سے بھی سابہ تر یہ دوا ہو کہ دو یا تین چنے کے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہین سب سے بہتر یہ ہو کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر انمین سے کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہائے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے۔ اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم ہو اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگون مین بھر رہے ہین اسلیے کہ جو غذاے کثیر با فراط ہو اگرچہ معدے مین ہضم ہو جاتی ہو مگر رگون مین کم ہضم ہوتی ہو بلکہ رگون مین خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہو اور اکثر رگون کو شگافتہ کر دیتی ہو اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی ہو چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیز سے کرین جو رگون سے بذریعہ اسہال کے ان فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہون بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نہ کرے بلکہ طبیعت پر چھوڑ دے بعد اُسکے اس قسم خاص مین ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اسکا معدہ اتنی غذا نہ قبول کریگا جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اُسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے نکھائے بلکہ اُس سے کم جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کھانے کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اُتنی ہوا منافذ بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدے اسکے بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤن کی مضرت کا تدارک سکنجبین سے ہوتا ہو خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہو اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہو۔ سرد غذاؤنکی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہون۔ اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہو اور قوت کی اعانت اور علیظ کی کم اعانت ہوتی ہو۔ اور غذاے غلیظ اسکی ضد ہو جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن مین پیدا کرنے کی ہو اور اُسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہو چاہیے کہ خوب بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اُن غذاؤن مین سے بہت زیادہ نکھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائین ریاضت کرنے والے آدمی اور جنکو تعب کثیر ہوتا ہو غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کے ہضم پر اُنکا نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہو لیکن چونکہ انکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہو اور تحلل اُنکے بدن مین زیادہ ہوتا ہو اُنکے جگر غذاے غیر منہضم کو جذب کرتے ہین جبتک کہ بخوبی ہضم نہ ہوے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہو اُسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہو اگر آخر کار مین بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فواکہ رطب تعب و مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون ایسے ہی لوگون کو مفید ہین۔ اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر اُنکے سوا اور چیز بارد رطب سے تدبیر کرین بہتر ہو اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین ایک مائیت پیدا کرتی ہین اسکی جہت سے خون کو بدن مین جوش پیدا ہوتا ہو جیسا آب فواکہ خارج مین جوش کھا جاتا ہو اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسی قدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہو لیکن خون کو آمادہ عفونت کرتی ہو اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائین بکثرت کھاتے ہین حمیات مین مبتلا ہوتے ہین اگرچہ ابتدا مین اُنسے برودت حاصل ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ غلطا ئی مین کبھی یہ بات

۹ تدبیر غذائے غلیظ

اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اُتر جائے اُسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہو کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اس مدت کے جس مین کھانا کھاتا ہو بلکہ بعد فارغ ہونے کے اُسوقت اِسی قدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہو۔ پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد کھانا کھانے کے اُن لوگون کو مفید ہو جنکا مزاج سرد و تر ہو۔ اور جنکا مزاج گرم ہو اُنکو مضر ہو۔ اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونون کے۔ گرم مزاج والون کو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہو کہ صفرا اُنکے معدے پر گرتا ہو پھر جب کچھ کھاتے ہین معدے مین فاسد ہو جاتا ہو اُنکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہو جاتی ہو جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال مین جسکے معدے مین غذا فاسد ہو جاتی ہو۔ ایضاً اشتہاے طعام بھی اُنکی فاسد ہو جاتی ہو اُسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہو جو اُس خرابی سے بچائے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سباب ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیرخشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے اور پوری ہو جائے اُسوقت اُنکو کھانا مناسب ہو۔ علاوہ یہ ہو کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اُنکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہو اور اُنکو بھوک پر پھر بہ نسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہو ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے اُنکے اعضا مین بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور اُنکے بدن کے موافق ہو اُس رطوبت کو طبیعت اُنکے بدن کی غذاے تام بالفعل کر دے اُسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کر سکتا ہو۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہو اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہو اور بہت جلد نفوذ کرتی ہو یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑ جائینگے اور عفونت پیدا ہوگی۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہو اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہین منجملہ اُنکے استسقا ہو ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کر دیتا ہو ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہو خواہ گرم پانی جسمین عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہو اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہین جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہو کہ غذا مین دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہون جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شی لطیف کھائے فوراً معدہ اُسکو قبول کر لیگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اُس سے متنفر ہوئیگا اور ہضم نکریگا پس فاسد ہو جائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت نہو بہتر یہ ہو کہ ایسے وقت خلو معدے مین غذاے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اُسوقت مین غذاے لطیف سے نفرت نہ کریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچتی ہو اُسے کوئی حرکت قوی ہلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے اُسمین تشویش پیدا ہو جاے چاہیے کہ فوراً قی کرے اگر قی نہو سکے تو نکر سے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اُسکی جہت سے امتلاء برطرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگے تو چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاے کہ اس کیفیت کو دفع کردیگی اسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو باسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربی یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہریاران اور معجون نمری کا استعمال کرین پینے کی چیزون سے اگر بدن مین

اسہال

وہ غذا جو پہلے کھائی ہو قریب ہضم کے جب ہوتی ہو اُسوقت پچھلی غذا اس سے جاکر ملتی ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ معدہ مین اجزا غذا کے یکسان باقی نہین رہتے - ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہو - کہ غذا وہی بہت اچھی ہو جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے کہ معدہ اُسکو زیادہ قبول کرتا ہو اور قوت اُسکو بخوبی جذب کرتی ہو بشرطیکہ وہ غذاے لذیذ جوہر مین اچھی ہو اور کل اعضاے رئیسہ صحیح وسالم ہون یہ شرط کافی ہو کہ اگر مزاج اعضاے رئیسہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہون یا وہ غذاے رئیسہ کے مزاجون کے مخالف ہو اور جبکہ مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نہ کیا جائے گا - منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہو کہ اُسکو بکثرت کھا سکتے ہین - پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہو کہ ایکدن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح وشام کھائے اور اسمین عایت کی بہت ضرور ہو پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت مین سستی آجائیگی بلکہ واجب ہو کہ اگر ضعف ہضم اُسکو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم - اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانیکی ہو جیسے روزہ دار اور دو دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخاے اُسکو عارض ہوگا اور دونون وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور کھٹی ڈکار اور خبث نفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہو جسکا معدہ خوگر نہین ہو اور وہ چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہو خلاصہ یہ ہو کہ اُسکی غذا ہضم نہوگی بجہت ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین - منجملہ اُن عوارض کے اُس شخص کو بھبن اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور تشنج عارض ہون گے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور اوجھ لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجای خود انقباض اور سمٹنا پیدا ہوتا ہو - بول وبراز مین اِس شخص کے سوزش رہیگی کبھی بردا طراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہو یہ کیفیت اُن ابدان کی ہو جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہو نہ اسلیے کہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو - نیند مین ایسے شخص کے فساد ہو جاتا ہو اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہو جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو اُنکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہو اور ایسی غذا اُنکو درکار ہو جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اُنکو غذا درکار ہو سوائے انکے اور جو لوگ ہین اُنکو واجب ہو کہ ریاضت اور حمام کر کے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کرین جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہو کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہو کہ حرکت نرم کیجائے - اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اُسکی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے اُسکی اصلاح شہوت کے واسطے اُس سے بہتر کوئی بات نہین ہو کہ مچھلی کھاکر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے - ضرور ہو کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً مسکہ وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی نیند سوئے ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہو کہ دن ورات مین ایک مرتبہ کھائین - مناسب نہین ہو کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہو اور معدے سے اُتری نہین ہو - اسی طرح ضرور ہو کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہو یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہو یا بوجہ ہلنے معدے کے اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہو - کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان جرم معدہ

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی غذا اُسکو کھانی چاہیے۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذاے مرکب کا محتاج زیادہ ہوتا ہی اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے۔ اور صفراوی مزاج کی غذا سرد تر ہونی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہی اُسکو ایسی غذا چاہیے جس مین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اُسمین کم ہو۔ اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہی کہ اُسکے مراعات حافظ صحت کو واجب ہی کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اس پر تیرتی رہیگی اور اُسکو راہ نفوذ کی نہ ملیگی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اُس سے ملی ہوئی ہی اُسکو بھی فاسد کر دیگی البتہ ایک طور خاص پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہی جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا چکنا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اُسکے پیچھے بہت جلد قوی اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اُسکے دہنیت کے یہ تو امعا تک ہضم ہو کر اُتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے بوجہ دہنیت کے اُسکے ساتھ اُتر آئیگا اور باعث فساد کا ہوگا۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد ہو جاتی ہی اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہی۔ بعض لوگ ایسے ہین کہ اُنکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہی جیسے وہ شخص کہ اُسکے معدہ مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اُسکے معدے سے طعام بہت جلد اُتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو۔ یہ بھی واجب ہی کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اُسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے معدے مین غذاے لطیف سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہی اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہی یہ وہی شخص ہی جسکا معدہ آتشی مزاج ہی یعنے گرم ہی اور بعض آدمیون کا حال اسکے برعکس ہی یعنی بطی الہضم غذا اُسکے معدے مین فاسد ہوتی ہی اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہی۔ ہر ایک کی تدبیر موافق اُسکی عادت کے کرنی چاہیے شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہی۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہی اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہی لیکن اُسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہی اُسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہی بہ نسبت اُس غذا کے جو عمدہ ہو اور اُسکی عادت نہو۔ ہر ایک صحت اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہی جو اُسکے مشابہ ہی اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہی۔ بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بُری غذا کھا کر اُسکو ہضم کرے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اُسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل عارض ہونگی۔ اکثر وہ شخص جسکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاؤن کے کھانے کا مجاز ہوتا ہی خصوصاً اگر بجہت ضعف کے متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہی کہ اُسکو غذاے تر سریع الہضم دیجائے علاوہ یہ ہی کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہی اُنکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤن کا زیادہ ہوتا ہی اور اندرونی اسباب بدن سے اُنکو ضرر کمتر پہونچتا ہی اور اسباب خارجی سے ضرر اُنکو زیادہ پہونچتا ہی۔ اور جس شخص کے بدن مین گوشت زاید ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے۔ اور اگر مزاج اُسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اُن چیزون کا جنکا خاصہ ہی کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب اُن دونون کے ہین اُنکا تنقیہ کرتی ہین۔ بدترین امور یہ امر ہی کہ مختلف غذاؤن کو ساتھ ہی کھائے اُسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہی کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہی

معدہ اوراوپر کی آنتین غذاے اول سے خالی نہو جائین اسلیے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہی کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہو چکی ہو۔ اسی طرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہی خصوصًا جو تخمہ غذاے ردی سے پیدا ہوا اسلیے کہ تخمہ جو غذاے غلیظ سے پیدا ہوتا ہی وجع مفاصل اور درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہی اور اگر تخمہ غذاے لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہین کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ اسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنیکی حاجت ہوتی ہی جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اُسکے پیچھے بعد اتنے زمانے کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذاے مرطب بمنزلہ پھیکی کھالیتا ہی اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہو جاتا ہی ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہی اور اُسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہی بخلاف اسکے حال اس شخص کا ہی جو بعد غذاے سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہی خصوصًا جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکت بدنی کہ اُنسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین۔ واجب ہی کہ جاڑونمین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہو نکھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اُس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جوب سے ہونی چاہیے اور ایسی غذا کہ اُسکا اکتناز بدن مین زیادہ ہو یعنی بدن مین خوب خسپیدہ ہو۔ اور گرمیون مین غذا اُسکے برخلاف چاہیے اسکے بعد واجب ہی کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو ممتلی نکر دے کہ اُس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانے سے اُسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضاے رجوع سے ہی بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی ہی۔ یہ بھی ضرور ہی کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہی جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہی کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکھا رہنا چاہیے اور ایسے مکانمین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ مین ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر نہ جائے اور نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہی کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصًا بعد اُس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشا نامے رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہی واجب ہی کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اُسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اُسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ چادر اوڑھ لینا اور تکیہ سرہانے رکھ کے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہی۔ حاصل یہ ہی کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائینتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہی صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہی کہ بعد کھانے کے اُسکے جسم مین گرانی پیدا نہوا اور نہ شراسیف مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جاے وہ غذا بہت بُری ہی۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح یہ بھی دلالت ہوتی ہی کہ بعد کھانے کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہی پس متواتر ہو جاتا ہی اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہی پس نبض عظیم ہو جاتی ہی لیکن اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہین ہی جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعتًہ کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہو اور اُسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو اور جو شخص قدر

کمی کرنی چاہیے اور بیشتر بعد مالش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد مین داخل ہوتے ہین رجس شخص کا ارادہ اُسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اُسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیو نمین جب سے زیادہ گرم ہو اُسکی ٹھیک دوپہر مین اُسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اُسدن ہوا نہ چلی ہوا ور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قی یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور بھی بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اُس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت عزیزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اُسکے بعد تقویت حارہ عزیزی کی بر سبیل استظہار اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اُس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے **فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے** جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اُسے واجب ہے کہ اِس بات مین کوشش کرے کہ اُسکی غذا کوئی شی غذائے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاو کا اور روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہونچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بر سبیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنی پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی سوا کہ ہین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور چھوہارا اُن مقامات مین جواِن چیزونکے کھانے کے عادی ہون اگر اِن چیزون کے کھانے سے بدنمین فضول پیدا ہون اور اُنکا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانیکا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اُسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اُٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگون کے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والون کی سی بھوک نہو اسلیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صدیدی پیدا کرتا ہے۔ جاڑونمین گرما گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونے کے ہے۔ یہ بھی **جاننا چاہیے** کہ طیار بدن کے واسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے رجوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور دبلے آدمی کا بھوک کا رہنا اسیطرح بُرا ہے۔ مگر اسکی بُرائی زیادہ ہے ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھائیگی اُنپر تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بفراغت اُنھین میسر ہوا بدن اُنکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ برآن پرخوری اور بشدت امتلاے معدہ ہر وقت مین قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب پینے سے بس بہت سے آدمیون کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوے اور مر گئے اگر براہ خطا کوئی غذاے دوائی سے مستعمل ہو اُسکے ہضم اور پختہ کرنیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونیکی امید ہو اُسکا دفع باستعمال ضد اُس چیز کے پیچھے استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہو جائے۔ مثلاً غذاے دوائی اگر سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اُسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے اُنکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے۔ اگر غذاے دوائی ایسی ہو کہ اُسکے استعمال سے سُدے پڑنے کا خوف ہو بعد اُسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سُدہ کی کرکے اُسکا اخراج کرے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے کہ اُسی زمانے مین کوئی چیز نہ کھائے۔ جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اُسکا

معدہ

معجون فودنجی اور فلافلی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے
اور دیر تک حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار منہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر
نہار منہ حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدن ان بدیر
کے داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور بانیمہ اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہو اسمین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہو بہت اچھا ناشتا اُن لوگون
کے واسطے یہ ہو کہ آب فواکہ خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی
سرد چیز پینی نہ چاہیے اسلیے کہ اُسوقت مسامات بدن کے کُھلے ہوئے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضاے رئیسہ تک پہونچکر انکی
قوتون کو فاسد کردے گا۔ اِسی طرح جو شے بہت گرم ہو اُسکا بھی استعمال ایسے وقت پر نا جائز ہو اِس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رئیسہ تک
نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح واجب ہو کہ یکایک بیدرنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور
نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب ہو کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑے دن مین خواہ اونی لباس مین بدن کو
چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو عین وقت تپ مین اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہو۔ اسی طرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو
اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہو نافع بھی ہو اور مضر بھی۔ منافع حمام کے نغیدیہ پیدا کرنا مسامات
کھولدینا۔ جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول۔ خام مادہ کا نضج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اسی چیز کی اعانت
کرتا ہو جسکے متحلل ہونیکا قصد ہو اور حبس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور حبس اسہال کرتا ہو۔ ماندگی کو دور کرتا ہو۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہین گرمی اگر زیادہ
ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہو۔ اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہو ٹھہرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہو اور آمادہ لعفونت ہو جاتا ہو
اور اُس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہو باین وجہ اعضاے ظاہری اور باطنی مین ورام پیدا ہوتے ہین **مختصر بیان**
سرد پانی سے نہانے کا سرد پانی سے نہانا اُسی شخص کو مناسب ہو کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچے سن بھی اُسکا اعلے درجہ
مین ہو قوت بھی اُسکے بدرجۂ غایت ہو سحنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو
اور نہ مرض سہر مین مبتلا ہو۔ اور نہ اُسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو۔ نہ لڑکا ہو نہ بڈھا ہو۔ ایسے وقت مین کہ بدن مین اُسکے
پھرتی ہو۔ چالاکی ہو۔ کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہو۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور
حرارت کو اندر بدن کے بند کرنیکی غرض سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال
برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہو چاہیے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجائے
اگر تیل کی مالش کرین برطبق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہین۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کے معتدل ہونی چاہیے
اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح پر چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا مین پانی پہونچ جائے
اسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے
فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اُسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اُسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ
بحال خود عود کرتا ہو اور گرمی بدستور آجاتی ہو اگر جلدی بدن مین گرمی آجائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے معلوم ہوگا کہ ٹھنڈا آب سرد مین
بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا تو دوسرے دن اُسی تناسب

یعنی جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک نرمی اعضا کی بوجہ اس مالش کے زائل ہو کر مائل بسختی اور درشتی نہو جائے اُسوقت تک اس
الش کو استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہو جائیگی - لڑکون مین یہ مالش نشو و نما سے مانع ہوتی ہی اور بالغین مین اُسکی مضرت کم ہی
اگر براہ خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ براہ خطا مائل بہ نرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی بآسانی ہو سکتی ہی بہ نسبت
اُس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہی - علاوہ یہ ہی کہ دلک سخت اور یا خشونت اگر با فراط ہو اعضاے خصبان اور
صبیان مین نشو و نما کا مانع ہوتا ہی عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کے کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان
سے فارغ نہین ہوئے ہین - دلک استرداد حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہی لہذا واجب ہی کہ اسکی ابتدا روغن سے بقوت کیجائے بعد
اسکے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائین اور حالت سختی مین ختم نکیا جائے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جائے جسکے بدن کی مالش ہو رہی ہی
وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اُس سے نکلجائین اور بعد اُسکے ایک قماط یعنی نمالچہ لیکر اطراف پر اعضا
کے پھیرا جائے اور ہر وقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل صدر کو کھینچکر اور تان کر
اگر یہ بات آسان ہو اور آخر امر مین عضل بطن کو بھی کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشار تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی
جبتک سانس روکے رہے اور عضل بطن تانے ہی سمٹے اور چت لیٹے اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے پانون پر رکھے - جو لوگ کہ مشتاق
ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے ہین - اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثناے ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع
کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین اگر ریاضت کا بڑھانا انھین منظور ہوتا ہی - بکثرت مالش کی حاجت اُس شخص کو نہین ہی
دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حالت زبون اور خراب نپائی جائے اور نہ اُسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنیکا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی
ماندگی پائے بہ نرمی تیل کی مالش اسطور پر کرائے جسطرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا میس بدن مین پایا جائے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام
کیا جاے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہو جاے کبھی مالش اور دبانا بشدت بر وقت نوم کے مفید ہوتا ہی بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل
کی طرف روان ہو کر آنے سے منع کرتا ہی فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام
مذکور ہوے اُسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہی اسلیے کہ اُسکا بدن فضول سے
پاک ہی - حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہی کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہی
کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہی بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ انکی جلد سُرخ ہو کر پھول جائے اور جب تحلل
شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین - ہوا مین ندادت یعنی تری اسطرح پر پیدا ہوتی ہی کہ آب شیرین گرد اُنکے گرایا جائے چاہیے کہ یہ لوگ
جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئین - ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل نہو تا آنکہ استراحت بر وجہ تمام اُسکو حاصل ہو -
حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسقدر ہی کہ حمام کے نہانیوالون کو
چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہی اُسمین اسقدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا
نہو تاکہ بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اس بات سے کہ
عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہو جائین - جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے حمام مین بعد کھانا کھانے کے
داخل ہو اگر سُدے پڑنیکے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ سُدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو

معمولی

وہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلاے امراض کر دیتی ہو جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہو صحت پاتا ہو - جو شخص ریاضت کرے اُسپر واجب ہو کہ پہلے فضلہ کو امعا اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اُسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اسقدر کرے کہ حرارت غریزی مین انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اُسکے بعد روغن شیرین ملکر آہستہ آہستہ اسقدر مالش کرین کہ اُس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اینکہ زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھون کی جنکے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اُسکے ریاضت شروع کرے - فصل ربیع مین عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہو - اور فصل خریف مین جسوقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اُسوقت ریاضت کرنی چاہیے - گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجاے لیکن اور چیزین اس تاخیر کو منع کرتی ہین اسلیے واجب ہو کہ مکان مین پٹی پردے چھوڑ کر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کر کے ہوا معتدل کیجائے اور اُسکے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اُسوقت ہو چکا ہو کیا جاوے - مقدار مین ریاضت کی تین باتون کی رعایت واجب ہو پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے - سُرخی بڑھتی جائے اسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہو دوسرے حرکات جبتک سبک رہین وہان تک وقت ریاضت کا باقی ہو تیسرے اعضا کے پھولنے مین جبتک زیادتی ہوا کرے اُسوقت تک وقت ریاضت باقی ہو لیکن جب ان حالات مین کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بہنے لگے اُسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہو ریاضت کو قطع کر کے ایسا تیل لگانا چاہیے جسکی جہت سے پسینا نکلے خصوصًا اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو - جب کوئی شخص ایکدن پوری ریاضت اپنے شروط پر کر لیتا ہو اُسکے دوسرے دن اُس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُس ریاضت کے بعد کسقدر غذا ہضم کرنیکی طاقت بہم پہونچتی ہو پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذاے معمولی اور ریاضت سابقہ مین کچھ تغیر اور تبدیل نکرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے

فصل چوتھی دلک یعنے مالش کے بیان مین جو مالش سخت ہوتی ہو اُس سے استواری پیدا ہوتی ہو اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہو - بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہو - معتدل مالش تینون کیفیتون مین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہو ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے ایضًا مالش کبھی بخشونت یعنے کھرے کپڑے سے جو کیجاتی ہو خون کو ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہو اور چکنی مالش ہتھیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہو اور عضو مدلوک یعنی جس عضو کی مالش کی گئی ہو اُسمین بند کر دیتا ہو - مالش سے غرض یہ ہو جو بدن متخلخل اور ڈھیلے ہین اُسمین تکثیف اور بستگی پیدا ہو جاے اور نرم بدن مین سختی اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی - اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہو وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہو اُس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنے کا وقت قریب آتا ہو مالش مین شدت کیجاتی ہو - ہر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہو اُسکا وقت بعد ریاضت کے ہو اور اُسکا دلک مسکن بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہو کہ جو فضول عضل مین محتبس ہو رہے ہین اور بذریعہ ریاضت کے اُنکا استفراغ نہین ہوا ہو اُنکی تحلیل ہو جاے اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی ہو واجب ہو کہ یہ دلک تنگ اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہو کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم کرین

اس ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی ہی اور ریاح کو تحلیل کر دیتی ہی اور بقایا امراض سر کو نافع ہی جیسے غفلت و نسیان اور اکثر خواہشون مین حرکت پیدا کرتی ہی اور طبیعت غریزی کو اُسکے افعال پر آگاہ کرتی ہی اور جگا دیتی ہی اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجائے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہی جو شطر الغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو یا جسے مرض جبن لاحق ہو ایضاً ارباب اوجاع نقرس اور بیماران امراض گروہ کہ ان سب کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہی کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اُسکی آمادگی بڑھ جاتی ہی اور نرم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہی اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہی۔ اور گوسالہ کی سواری سے کبھی کبھی یہ فائدے مترتب ہوتے ہین لیکن اسمین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہی کبھی گوسالہ پر اسطرح پر سوار کرتے ہین کہ مُنھ سوار کا دُم کی طرف ہوتا ہی ایسی ترکیب سے اُس شخص کو فائدہ ہوتا ہی جسکی بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور بفائدہ اُسکا ابت ہی کشتی اور جہازونکی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہی اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہی اسواسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہی اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جائے اور قی نہو امراض معدہ کو نافع ہی اعضاء غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہی۔ بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہی اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہی سماعت خفیف آوازون کے سننے سے مرتاض ہوتی ہی اور شاذو نادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہی ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے جسوقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہی کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضاے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے ندے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہی کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اُسمین دونون پانون کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانون کی حرکت اسکی ریاضت مین کمتر ہو اور ادھر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانون تک پہونچے بہتر ہی ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہی جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونون باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص مین بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا **فصل تیسری بیان مین ابتداے وقت ریاضت اور انتہاے وقت ریاضت** کے ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہی کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرد احشا اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود نہون جنھین تمام بدن مین منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینون ہضم کے حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور لون مین دلالت کرتا ہی اسلیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہی اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زمانہ زیادہ گذر جاتا ہی اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہی بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہی اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہی یعنے تینی رنگ جو طبعی ہی باقی نہین رہتا ہی اسوقت ریاضت بھی مضر ہی اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضاے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہی کہ اُسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو جاڑون مین غلیظ اور گرمیون مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہی اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہی اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو۔ بہتر ہین اوقات ریاضت کے

پھر آئے اور ہر مرتبہ مسافت مین بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہانتک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جائے اور منجملہ ریاضت کے
یہ ہی کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچائے اور ہتھیلی بجانا اور پانون کا پٹینا اور برسے نیچے کو
پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنے لکڑی کی تلوار سے اور پتھر وزنی اور بڑا اوپر ابھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر
اُڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے - اور کشتی لڑنی اور مباطشت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمین ہین ایک یہ ہی کہ دو آدمیون سے
ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون کے بیچ مین کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونون اپنے نکلجانے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور
ہر ایک دوسرے کو نچھوڑے اور بھاگنے ندے دوسری یہ ہی کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے
اور منجملہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہوا اور اونچا اٹھا کر پٹک دے کہ وہ پٹ گرے اُسکے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرے خصوصاً جسوقت کہ
مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل
ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین - اور اپنے دونون پانون
سے دوسرے شخص کے دونون پانون کو انگوٹھے کیطرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورین ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال
کرتے ہین اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائین اور پے درپے پیچھے کی طرف ہٹنے کودنے وغیرہ کے
ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان مین پڑی اور طفرہ ڈالے اور اس جست و خیز مین انتظام ہو یا
بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو تکلونکی ریاضت ہی اُسکی یہ کیفیت یہ ہی کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو تکلے زمین پر گاڑے کہ انکے
درمیان مین قولاج مارنے کی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائین تکلے کو چھوئے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنے تکلے کو چھوئے
اور چالاکی اسقدر کرے کہ اُس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ مین وقفہ دے دیکر یا سست ریاضتین
انکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہی کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت
پر اکتفا کرنا درست نہین ہی - ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہی - ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہی -
سینہ اور اعضای نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اُٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہی اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی
مختلف اوصاف کی چیزون ملا کر ہوتی ہی اور اسمین ریاضت مُنہ اور لہات یعنی کوے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہی اور ایسی ریاضت رنگ
مین خوبی پیدا کرتی ہی اور سینہ کو پاک کرتی ہی اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پھونکنے کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمین کسیقدر تمام بدن کی بھی
ریاضت ہوتی ہی اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہی دیر تک آواز بڑھانے مین گو خطرہ ہی اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب
کا باعث ہی اور اسمین بھی خطرہ ہی دیر تک آواز نکالنا یا سر بھرنا زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہی اور اسمین بھی خطرہ ہی - واجب ہی کہ نرم
قرارت سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس
ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اُسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا
معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اسمین اندیشہ ہی - ہر ایک آدمی کو موافق اُسکے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہی جو ریاضتین
نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اُن لوگون کو موافق ہین جنھین حمیات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے
پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خربق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل اِن لوگون کے اور اسی طرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو

استفراغ اکثر اوقات اِسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہو کہ استعمال ادویہ سمیہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کر دیتی ہین بلکہ اگر یہ دوائین سمی بھی نہون جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا ہو چنانچہ بقراط نے کہا ہو کہ دوائے مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہو اسی طرح اذیت بھی دیتی ہو اور با اینہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہو اسی طرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جوہر حیات ہو اس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہو اور یہ سب باتین قوت اعضائے رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کر دیتی ہین پس یہ امور اور اُنکے سوا اور بھی مضرتین امتلا کی ہین جو بحال خود متروک ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہو واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اور سب تدبیرین ہمراہ ریاضت کے بنہج صواب واقع ہون - اور با اینہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہو اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کر کے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہو اُسکی تحلیل کر دیتی ہو اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہو اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہاے دراز کے فضلہ معتدبہ جمع نہین ہونے پاتا - اور با اینہمہ جسطرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہو اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہو اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جو اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہو اسی طرح اعضا کو اوپر غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہو پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہو اور بستگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہو پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین اور مسامات کُھلجاتے ہین - اکثر یہ بات ہو کہ تارک ریاضت دق مین مبتلا ہوتا ہو اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بجہت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آلہ حیات ہر عضو کا دہی ہو بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہو

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی ایک قسم وہ ہو جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کے ہوتی ہو جس پیشہ کو انسان کرتا ہو اور دوسری قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہو کہ اُسمین مقصود محض ریاضت ہوتی ہو کسی عمل کا اتمام اس سے نہین ہوتا ہو اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہین اور اِس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہو جو کم ہوتی ہو اور قسم وہ ہو جو زیادتی ہوتی ہو اور ایک قسم شدید ہوتی ہو اور دوسری ضعیف ہوتی ہو ایک سریع ہوتی ہو اور دوسری بطی تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہو ایک قسم متراخی یعنے آہستگی اور بضعف ہوتی ہو اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہو - اقسام ریاضت کے یہ ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو - اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا - اور ملاکزت یعنے سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا - اور احضار یعنے دوڑانا گھوڑیکا یا دوڑانا گھوڑے کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کبادہ کشی کرنا - اور رمی یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کر کے بذریعہ ریسمان وغیرہ کے لٹکنا - اور حجل یعنے ایک پانون چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اُسکی صورت یہ ہو کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونون ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہو منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زوارق اور سمیریات جو دونون چھوٹی قسم کی کشتیان ہین ان پر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہو منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہو اُسکی صورت یہ ہو کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنیکی مقرر کرے پہلے وہان سے کسیقدر دوڑے اور اُس معین تک دوڑ کر پچھلے پانون

کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب کی زحمت اُن پر نہ ڈالی جائے۔ اور اسی چھ برس کے سن مین اُنکی آرام دہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے نبیذ یعنے شراب خرما وغیرہ اُنکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصًا وہ لڑکا جسکا مزاج گرم و تر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جن منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ادرار صفرے کا ہو جائے اور ترطیب اُنکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہین ہے کہ اُسکا ادرار براہ بول کیا جائے اور مفاصل اُنکے ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین خود وہ زندگی کر رہے ہین۔ چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اُنکو پلا کرے اور یہ بات ہمیشہ اُنکی تدبیر مین درست رہے یہانتک کہ اُنکا سن چودہ برس کا ہوجائے۔ اور اُسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اُنکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس رفتہ رفتہ ریاضت اُنکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً متروک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کرین۔ اور بعد اِس سن یعنے چودھوین برس کے اُنکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمو د بڑھتے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کرین اور پہلے اُن چیزون کا بیان کرین جنپر مدار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین۔ اور ابتداے اِس بیان کی ریاضت سے کرین۔

تعلیم دوسری بیان مین اُس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے اور اُسمین سترہ ۱۷ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے

جسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اُسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدائے کلام ریاضت سے کرین۔ ریاضت وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اُس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے یعنے جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین (اور اُنسے پیدا ہوتے ہین) ہوتی ہے اور استغنا معالجہ سے اُسوقت حاصل ہوتی ہے جب کہ تمام تدبیرین اُس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا تا بقای حیات بطرف غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہو سکتی ہے جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام و کمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہاضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اُس فضلہ کی استفراغ مین کوشش کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باقی رہجاتا ہے خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اُسکا پھر جسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتد بہ فضلہ کی یکجا ہو جاتی ہے اور اُسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بہ چند وجوہ ضرر پہونچتا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اگر ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کرینگے اور اگر اُنکی مقدار بہت ہو جائے امراض امتلائی جنکا بیان ہوچکا ہے از قسم امراض اوعیہ اور مجاری کے اُنھین پیدا کرینگے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور اُنکا

معدے مین ہو منہضم ہو جائے اور معدے سے اُتر جائے ازانجملہ[۲۸] لڑکون کو ورم حلق درمیان فم اور مری کے عارض ہوتا ہی اور اسے ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہی واجب ہی کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ شیاف کے تلیین کرین بعد اُسکے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو ازانجملہ[۲۹] کبھی لڑکون کو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہی واجب ہی کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین ازانجملہ[۳۰] کبھی لڑکون کو ریح الصبیان یعنے اُم الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہی عارض ہوتی ہی اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہی لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بید ستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین ازانجملہ[۳۱] خروج مقعد کا مرض لڑکون کو اکثر ہوتا ہی جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور چھلکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دواؤن کا نکل آئے بعدہ لڑکے کو اُس پانی مین بٹھلائین بشرطیکہ نیم گرم ہو ازانجملہ[۳۲] لڑکون کو بوجہ سردی کے پیچش عارض ہوتی ہی پس اُسوقت انکو یہ دوا مفید ہی حرف بابلی اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ لیکر کوٹ کر چھانین اور روغن گاو کہنہ مین ملا کر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین ازانجملہ[۳۳] یہ ہی کہ کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑ جاتے ہین اور انکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ انکو چنچنے کہتے ہین اور بڑے بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور انکو ہردہی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جنکو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کمتر پیدا ہوتے ہین۔ لانبے کیڑے یعنے ہردہی اُنکا علاج یہ ہی درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین۔ اور کبھی اُنکے پیٹ پر ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہی پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین۔ چھوٹے کیڑے جنکو چنچنے کہتے ہین اُنکا علاج یہ ہی کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین ازانجملہ[۳۴] کبھی لڑکون کی ران چھل جاتی ہی اُسوقت آس اور ملٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتھ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے

فصل چوتھی تدبیر اطفال کی اُسوقت مین

جب سن صبا کو پہونچین واجب ہی کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اسطرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجائے کہ اُسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اُسکی خواہش دلی کس چیز کی ہی اور کون چیز اُسے اچھی معلوم ہوتی ہی وہی اُسکو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہی وہ اُسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین ایک ذاتی ہی کہ سن طفولیت سے اُسکا نشو و نما حُسن اخلاق پر ہوتا ہی اور خوبی اخلاق بمنزلہ بلکہ لازم کے ہو جاتی ہی دوسری منفعت بدنی ہی جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خوگرفتہ اخلاق بد کا ہو جائے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہی گویا داخل طبیعت ہو جائیگا بہ طبیعت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہی اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے کندی ذہن کی قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہی اور مزاج کو مائل طرف لغمیت کے کرتی ہی۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونون کی حفظ صحت ہوتی ہی۔ جسوقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہی کہ اُسے نہلائین گرم پانی سے اُسکے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اُسکے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھانے کے بعد پھر اُسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اُسے آب گرم سے نہلائین بعد اُسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو جب اس ترتیب سے اُسپر چھ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعۂ تبرید اور طلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم نہو بادرنج کو پیسکر ناک میں پھونکیں ازانجملہ[٢٠] کبھی اُنکے بدن میں بثور اور دانے برآمد ہوتے ہیں اگر بشکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر سفید ہوں اسلم ہیں اور اسی طرح سُرخ اور اگر قلاع ہو اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہو پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا کیونکر مہلک نہو گا بیشتر ایسے بثور کے نکلنے میں بہت سے منافع ہوتے ہیں بہر حال ان بثور کا علاج مجففات لطیف سے کرنا چاہیے جو ایسے پانیوں داخل کیے جائیں جنسے یہ بثور دھوئے جاتے ہیں اور اُسمیں مثل گل سُرخ اور آس اور برگ شجر مصطگی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو۔ اور اُن چیزوں کے روغن بھی مفید ہوتے ہیں اور جو بثور سلیم ہیں اُنکو یہانتک رہنے دیں کہ نضج مادہ کا ہو جائے بعد اُسکے علاج کرنا چاہیے اگر اُنمیں قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کریں اور اکثر حاجت ہوتی ہو کہ ماء العسل میں تھوڑا سا نطرون ملا کر دھوئیں۔ اسی طرح قلاع اگر متقرح ہو جائے انھیں دواؤں سے علاج کیا جاتا ہو۔ اگر اُن بثور میں بجہت زیادتی تحنین یا چرک کے کثافت پیدا ہو جائے اِس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہو لیس ماء بورق سے جسمیں دودھ ملا ہو دھوئے جاتے ہیں تاکہ تحمل ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ[٢١] برآمد ہوں جوشاندہ آس اور گل سُرخ اور اذخر اور برگ درخت مصطگی سے نہلائیں اِن سب تدبیر سے بہتر یہ ہو کہ اصلاح غذائے مرضعہ کی کریں ازانجملہ بجہت کثرت رونے کے ناف اُنکی اونچی ہو جاتی ہو یا کوئی اور سبب اسباب فتق سے پیدا ہو جاتا ہو۔ ہماری تجویز اسوقت یہ ہو کہ اجوائن کو پیسکر سفیدی بیضہ میں ملا کر ناف میں لگائیں اور ٹکڑا کتان کا باریک اُسکے اوپر باندھیں تاکہ ناف کی حفاظت ہو یا سوختہ ترمس تلخ کو نبیذ میں تر کرکے ناف پر باندھیں۔ اور اِس سے قوتیر یہ دوا[٢٢] ہو کہ تو البعض حارہ جیسے مرکی اور پوست بیخ اور جوز السرو اور ایلوا اور اقاقیا خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ لڑکوں کو بروقت ناف کاٹنے کے ورم عارض ہوتا ہو اُسوقت واجب ہو کہ شنکاک جسے رتن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام مخنوش رکھا ہو۔ اور علک البطم یہ دونوں تل کے تیل میں پگھلا کر کسیقدر پلائیں اور ناف پر طلا کریں ازانجملہ[٢٣] لڑکوں کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ کسی وقت نہیں سوتے اور ہر وقت رویا کرتے ہیں اور بیقرار رہتے ہیں اور آواز دردناک سے چلاتے ہیں اور باضطرار اُنکے سلانے کی ضرورت ہوتی ہو اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کاہو اور خشخاش وغیرہ سے اُنکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آ جائے تو بہتر ہو ورنہ دوائے قوی کی حاجت ہوگی منجملہ اُن دواؤں کے ایک دوا یہ ہو کہ جو دلی اور جوز گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور حب الجوزی اور خرفہ اور بارتنگ اور تخم کاہو انیسون زیرہ رازیانہ اِن سب کو تھوڑا تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اُنمیں تھوڑا سا اسبغول بریاں جو کوٹا نجائے ہموزن شکر سفید داخل کرکے سات ماشہ[٢٤] تک لڑکے کو پلائیں اگر چاہیں کہ اِس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون شریک کریں جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی ہچکی عارض ہوتی ہو اسکا علاج یہ ہو کہ ناجیل اور شکر کھلائیں ازانجملہ[٢٥] لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہو بیشتر نصف دانگ قرنفل سے شفا ہو جاتی ہو اور کبھی معدے پر ضماد جو البس قے کا جو ضعیف ہوں نافع ہوتا ہو ازانجملہ[٢٦] کبھی ضعیف معدہ لڑکوں میں پیدا ہو جاتا ہو چاہیے کہ معدے پر ملیسوس یعنے وہ شراب جسمیں سوسن آسمانی گونی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اُس شراب کو ہمراہ گلاب یا بار الآس کے طلا کریں۔ اور تھوڑی سی لونگ اور سُک پلائیں یا ایک قیراط مشک تھوڑی سی شراب منہ میں داخل کرکے استعمال کریں ازانجملہ لڑکوں کو کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہو کہ سونے میں چونک چونک پڑتے ہیں۔ اکثر یہ بدخوابی امتلائے معدہ سے بجہت شدت بدہضمی کے پیدا ہوتی ہو لیس جسوقت طعام فاسد ہو اور معدہ اسکا حس کرے اُسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچ کر صورت گری ایسے خوابہائے پریشان کی کرتی ہو جو خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب ہو کہ بروقت امتلا کے لڑکا سونے نپائے اور تھوڑا شہد چٹایا جائے تاکہ جو غذا

تاکہ[8] قے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے۔ یا صمغ عربی اور کتیرا اہلانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائین ازانجملہ کبھی اطفال کو سوئے تنفس عارض ہوتا ہو اسوقت دونون کان کی جڑونکو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر قے کرانی چاہیے۔ اسی طرح روغن مذکور سے مالش کرکے اُسکی زبان اندر کو کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہو۔ اور گرم پانی اُنکے منھ مین ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے ازانجملہ[9] قلاع بھی لڑکون کو بکثرت عارض ہوتا ہو اسواسطے کہ جھلی اُنکے منھ اور زبان کی بہت نرم ہو کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہین ہو چہ جا کہ ماہیت لبن اُس جھلی مین جلا پیدا کرتی ہو یہ جلا انکو اذیت دیتی ہو اور موت قلاع کی ہوتی ہو بد ترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہو جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہو جاتا ہو۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہو وہ ہو جو سفید یا سُرخ رنگ ہو مناسب ہو کہ سُبک دوا اور یہ قلاع سے جو امراض جزوی مین مذکور ہین استعمال کیجائے۔ اکثر لڑکے کو پسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سُرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہو اور کبھی تنہا خرنوب نبطی۔ اور کبھی عصارہ برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہو۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیسکر دینی چاہیے اور اکثر مسوڑھون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہو۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اسکے بعد استعمال کسی شئ مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہو استعمال کرنا نافع ہوتا ہو۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک ایک ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت سات ماشہ پیسکر بارچہ بیز کرکے چھڑکین ازانجملہ[10] کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہو اسلیے کہ اُنکے بدن خصوصاً دماغ مین رطوبت زیادہ ہو چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور بیشتر کپڑے کو فقط شراب عفص یعنی مازو جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہو ازانجملہ[11] اکثر لڑکون کے کان مین درد یحی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہو اسکا علاج رسوت مقر اور نمک طبرزد اور مسور اور مرکی اور اندرائن کے بیج اور اہل اسمین سے جسکو چاہین تیل مین پکا کر کان مین ٹپکائین ازانجملہ[12] لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہو جسکا نام عطاش ہو کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہو اُسوقت واجب ہو کہ تدبیر اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا مکو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن گل تھوڑا سا سرکہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہو۔ ان دواؤن مین سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین ازانجملہ[13] لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہو اُسکو ہمنے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہو ازانجملہ[14] کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین اُسپر افیون دودھ ملا کر طلا کرنا چاہیے بعد اُسکے طبیخ بابونہ اور آب بادرنجبویہ سے دھونا چاہیے ازانجملہ[15] کبھی بہت زیادہ رونے کے حدقہ چشم لڑکون کے سفید ہو جاتے ہین اُسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہو ازانجملہ[16] سلاق یعنی پلکون کا موٹا ہو کر سُرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بجہت رونے کے پیدا ہوتا ہو اسکا بھی علاج برگ عنب الثعلب سے کرین ازانجملہ[17] حمیات لڑکون کو عارض ہوتے ہین اُنکے حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہو کہ علاج مرضعہ کا کیا جائے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین اور شہد کے پلایا جائے یا عصارہ خیار قدرے کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اُسکے[18] نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح پر کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو نچوڑ کر سر اور پانون پر لگائین اور کچھ اڑھا دین کہ اس ذریعہ سے تعرق لڑکون کی ہو جاتی ہو ازانجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہو پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ اُنکے پیٹ کی تکمید آب گرم اور بہت سا روغن گرم جسمین تھوڑا موم ملا کر کرین ازانجملہ[19] کبھی اُنکو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہو اگر یہ مرض بجہت ورم

بدن مین امتلاے خون ہو فصد یا حجامت کرائی جائے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اُسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضاے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہوا یسی چیزون سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اُسی سوء مزاج کے ہون۔ پھر اگر معالجہ اُسکا بذریعۂ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعۂ قے کے کیا جاوے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہو کہ اُس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ اب ہم امراض جزوی لڑکون کے جو اکثر عارض ہوتے ہین بیان کرتے ہین ازانجملہ وہ اورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتے ہین۔ یا وہ اورام ہین جو اوتارین بجانب کھٹیتین پیدا ہوتے ہین اور تشنج انھین اوتارین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہو جسوقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ اُنگلی سے اُس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اگنے کے مقام مین مذکور ہو چکے ہین اُنکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جسمین بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کرین۔ ازانجملہ لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین بعضون کا یہ گمان ہو کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہو کہ لڑکا ایک فضلۂ شور قیحی مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہو اسوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہو۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہو اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور کبھی چونکہ درد مسوڑھون مین عارض ہوتا ہو یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہو۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اُسکے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اُسکا تدارک اسطرح پر کرین کہ زیرہ اور گل سُرخ کو سرکہ مین بھگوکر پیٹ کو سینکین یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اُس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو انفحہ (یعنے معدہ بچہ حیوانات جسکو ہندی مین جسنہ کہتے ہین) بٹیر کا ایک دانگ سرد پانی مین ملاکر پلائین اور بروقت اسہال کے اس بات کی احتیاط رکھین کہ دودھ اُسکے معدے مین پھٹنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہو کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا پانی مین پکا کر یا ستو پانی مین ملاکر کھلائین ٣ ازانجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہو اس عارضہ سے نجات اُنکو بذریعۂ لٹک موش کے یا ایسے شہد مین ملاکر شیاف طیار کرین ہوتی ہو خواہ یہ دونون جزو اور فودنج اور اصل السوس آسمانگونی کجنبسہ یا جلاکر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد نخود برابر چنے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اُسکی ناف پر تلخہ گاو اور بخور مریم ملاکر لگائین ٤ ازانجملہ لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہو پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہو ٥ ازانجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہو اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم با وجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہو خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو اور بدن مین اُسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے کیا جاتا ہو ٦ ازانجملہ اکثر لڑکون کو کزاز عارض ہوتا ہو اُسکا علاج قثاء الحمار کو پانی مین جوش دیکر یا بذریعۂ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار کے کیا جاتا ہو اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اُسکو عارض ہوا ہو بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو تو اُسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین موم صاف کیا ہوا ملا دین اور اُنکے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سیا ٹپکائین۔ اسی طرح اگر اُنکو کزاز یابس عارض ہو ازانجملہ اُنکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہو اُسکے علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اُسکے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اُسکے شہد ملا جائے بعد اُسکے بیخ زبان اُنگلی سے دبائین

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے - دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہی اور مفید ہی - مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہی - اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اُسپر تشدد نکرنا چاہیے پھر جب اُسکے دانت نکلنے شروع ہون غذاے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو ندینی چاہیے - سب سے پہلے یہی بہتر ہی کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرضعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اُسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانی مین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اُسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اُسکا معدہ ممتلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو رحمت امتلاے طعام کی اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اُسکو باز رکھین - بہتر بہ نسبت غذا دینے لڑکے کے یہی ہی کہ پہلے تمریخ یعنی مالش دہن وغیرہ کی کرلین اور نہلا لین اُسکے بعد غذا دین - جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہی کہ اُسکو از قسم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کرین - اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہین ہی - بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لانبی اور گول کھجورین پکا کر چوسانا چاہیے - اگر دودھ چھوڑنے مین بہت مچلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے کہ ایلوا اور خرفا ایکدرہم پیسکر پستان پر طلا کرین دودھ چھوٹ جائیگا - خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہی اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہی اور ریاضت معتدل جیسکے اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہی اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اُنکے واسطے ہی اور طبیعت اُسکی متقاضی ہی اسلیے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہی - جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کرکے سن صبی تک پہونچین اور سیدھے کھڑے ہونے لگین اور حرکت اُنکے ہاتھ پاؤن مین پیدا ہو مناسب نہین ہی کہ حرکت سخت درشت کا اُنھین تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہین ہی کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کو تحمل اُسکو قبل ظاہر ہونے اُسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اُسے نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اُسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچے گی پس واجب یہ ہی کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھائین اور اُسپر اُسکو بٹھلا دین تاکہ زمین کی خشونت سے اُسکی جلد کو ضرر نہ پہونچے - اور اُسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑتی یا چبھتی یا کاٹ ڈالتی ہی ہٹا دین - اور اونچی جگہ سے اُسکو پھسلنے نہ دین جب دانت اُسکے پھوٹ کر برآمد ہون مناسب ہی کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہین وہ بھی فنا ہو جائیگا اُسوقت مناسب ہی کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی اُس مقام پر ملین جو بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اُس دوا سے بآسانی پھوٹکر نکل آئیگا اور جب بخوبی دانت ابھر آئے سر اور گردن مین لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی مین ملا کر ملین اور تھوڑا سا روغن زیت کانون مین ٹپکائین - جب یہ دانت اسقدر طاقت دار ہو جائین کہ اُنسے کاٹ سکے اُسوقت لڑکا اپنی اُنگلی کو مُنھ مین لیجا کر کاٹنے لگتا ہی اسوقت واجب ہی کہ ایک ٹکڑا ملٹھی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اُسکو دیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہی اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سد باب کرتا ہی - اسیطرح یہ بھی ضرور ہی کہ اُسکے مُنھ مین شہد اور نمک کی مالش کرین تاکہ مسوڑھون کا درد پیدا نہو جائے - پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برآمد ہون تھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہو اُسکے مُنھ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زیت شیرین خواہ اور کوئی میٹھا تیل ملنا چاہیے - اور جب چلنا شروع کرے ہمیشہ دانتون کی جڑون مین مالش کرنی چاہیے فصل تیسری بیان مین معالجہ اُن امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کی ہی تا اینکہ اگر مظنون ہو کہ مرضعہ کے

اُسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے طیار کرتے ہین مقرر کرین۔ اور واجب ہو کہ اُسکے حریرے اور غذا مین بیج رازیانہ اور تخم اُسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان برومیش یعنے بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کھانا بجہت اُسکے کہ اُسمین دودھ رہتا ہو دودھ کے زیادہ کرنے مین نافع ہو اسلیے کہ اسمین مشاکلت و مشابہت ہو دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہو۔ تجربہ مین یہ آیا ہو کہ ایک رہم ارضہ یعنی دیمک یا خراطین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ نہایت سودمند ہو۔ اسی طرح سلافہ یعنی فشردہ نمکین مچھلی کے سر کا سوئے کے پانی مین ملا کر پلائین۔ منجملہ اُن چیزون کے جنسے دودھ مین افزایش ہوتی ہو یہ ہو کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اُسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈال کر پلائین۔ یا آرد کنجد شراب مین ملا کر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل ناردین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا بینگن چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین۔ یا سبوس گندم اور مولی شراب مین جوش دیکر پلائین۔ ایک اور قوی دوا یہ ہو شبت تین اوقیہ تخم حندقوقی یعنی گدہ پربیا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی حندقوقی بری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ مین ملا کر قدرے کھلائین۔ اگر دودھ بجہت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہو بجہت احتقان اور تکاثف کے غذا کم کرنے سے کم ہو جاتا ہو۔ اور ایسی چیزون کے کھانے سے جنمین غذائیت کم ہو۔ اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ پیسکر ضماد لگانے سے کم ہو جاتا ہو۔ یا طین خسرا اور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین ملائی جائے اور اُسکا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جائے جب بھی دودھ کم ہو جائیگا اسیطرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا۔ اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہو جس دودھ مین بوئے بد آتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معطر غذاؤنکے کھانے سے علاج کرنا چاہیے۔ مرضعہ کے مدت وضع حمل کی یہ شرط ہو کہ تھوڑے دن اُسکو وضع حمل سے گذرے ہون مگر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون۔ اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو۔ اور اسقاط نہوا ہو اور نہ اِس عورت کو عادت اسقاط کی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور گیہون جیسے بننے والی غذا کھلائی جائے۔ اور زمانۂ رضاع مین اُسکے ساتھ جماع نکیا جائے کہ اِس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہو اور دودھ کی بو کم ہو جاتی ہو اور بگڑ جاتا ہو بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہو اور اسمین دونون لڑکون کا ضرر ہوتا ہو دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہو اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہو۔ ہمیشہ بر وقت دودھ پلانے کے خصوصًا پہلی مرتبہ واجب ہو کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینکدین اور پستان کے مُنھ کو دبا کر دودھ سے بھر کر لڑکے کے مُنھ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین اُسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین الم پہونچے اور اپنے کام سے بیکار ہو جائین اور ضعف پیدا ہو جائے۔ اور یہ بھی لازم ہو کہ ہمیشہ بر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہو اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملا دین بہت بہتر ہو۔ بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہو بلکہ صواب یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تمدد اور نفخہ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہو جاتا ہو۔ اگر یہ عوارض پیدا ہو جائین پھر اُسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیرتک بھوکھا رکھین اور سلانے مین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہو جائے۔ اکثر اولی ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے۔ اور ان دنون مین سوائے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہ چکے۔ اسی طرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذا دہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس سواد عارض ہو تو مناسب یہ ہو کہ دوسری سے دودھ پلوائین جب تک اُسکا مزاج درست ہو جائے۔ اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اُسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اُسوقت بھی اُس سے دودھ نہ پلوائین۔ اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اِس جہت سے معدے مین دودھ ہلجاتا ہو

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہی - ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہی علاوہ بدخلق ہوجانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہی کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اسکی مدارات مین ہوتی ہی اس سے وہ بخوبی تناور نہین ہوتا ہی - ہیئت پستان مین یہ شرط ہی کہ دونون سمٹے ہوے اور بڑے بڑے ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے نہون - اور یہ بھی اچھا نہین ہی کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت ضرور ہی - دودھ کی شرط یہ ہی کہ قوام اور مقدار اُسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سُرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اُسمین بوے ترش اور عفص نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مقدار مین بہت ہو اور اجزا اسکے متشابہ ہون - پھر اُس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اُس کے اجزار قت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اُسپر بہت سا نہ آئے - کبھی اسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہی اگر بہ جائے رقیق ہی اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہی - اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین اسمین کسیقدر مُر یعنے بول ڈالکر اُنگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت ہوتی ہی اسلیے کہ اچھا دودھ وہی ہی جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو - اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس مین یہ اوصاف نہون اُس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کرینگے - پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہی کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اسکو دوھ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بوے بد نکلجاے - اور جس مین حرارت زیادہ ہو اسکو نہار منھ پلانا مطلقاً جائز نہین ہی - اور علاج مرضعہ کا یہ ہی کہ اگر اُسکا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جو شاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جاے - اور خورش اسکی ماہی طریخ وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملاکر دایہ کو قی کرائین اور معتدل ریاضت کا اُسے خوگر کرین - اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملاکر - اور اگر دودھ اسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اس کی کیجائے اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین - اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین - اور زیادہ سونے کا خوگر کرین - اور اگر دودھ اُسکا رقیق اور کریہ الرائحہ ہو کھانا اس کا خوشبودار چیزون سے (جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ) معطر کرین اور اگر دودھ کم ہو اسکے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہی یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہی - اور اسکی شناخت اُن علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہوسکتی ہی - اور لمس پستان سے بھی دریافت ہوسکتا ہی اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اسکے پستان مین حرارت ہی یا مزاج مین آتش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین - اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذاے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے - اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون اور ایسی ہی صورت مین گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہی - اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذاے مرضعہ ہو

مین روغن زیتون شیرین ٹپکائین کہ وہ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہی **فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین** لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اسکی مان کا دودھ پلائین اسلیے کہ مان کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہی جو قبل ولادت کے رحم مین اُسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہی اور اس سے مالوف ہی تا اینکہ تجربہ یقینی ثابت ہوا ہی کہ لڑکے کے مُنھ مین اسکی مان کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہی کہ جو چیز اسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہی۔ اور دن بھر مین دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نچاہیے۔ اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نکرائین اگرچہ بات اچھی ہی کہ لڑکا اپنی مان کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اسکا دودھ معتدل نہ ہو جاے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اس کے دودھ پلائین یہ بھی ضرور ہی کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اُسے دوھ ڈالین بعد اسکے سر پستان لڑکے کے مُنھ مین دین خصوصًا اگر دودھ مین کوئی عیب ہو۔ اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہی کہ اسے نہ پلائین جسوقت کہ نہار مُنھ ہو اور با اینہمہ واجب ہی کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اسکے مزاج کو تقویت دیتی ہین۔ ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا۔ اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا برطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکے کے بہلانے کے واسطے مخصوص ہی لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اسکی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہی۔ اگر مان کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہی کہ اسکے واسطے مرضعہ یعنے دودھ پلانے والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ بعض شروط بنظر سن وسال مرضعہ کے ہین اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنون کا ہی۔ اور بعض شرط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین جسوقت سب شروط کسی مرضعہ مین پائے جائین ضرور ہی کہ اُسکی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنے گیہون اور خندروس یعنے رومی گیہون اور گوشت حملان یعنے گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جائے۔ یا گوشت جدا یعنے بھیڑا اور وہ مچھلی جسکے گوشت مین بوے بد اور سختی نہو۔ اور کاہو بھی اسکے واسطے اچھی غذا ہی۔ اور فواکہ سے سیب اور بیر اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق اُسکو کھلانا چاہیے۔ بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنے لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودھ کو بگاڑ دیتی ہین اور پودینہ مین بھی کسی قدر قوت ہی کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہی۔ شروط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس ۲۵ سے تیس ۳۰ برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہی۔ سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہی کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو۔ اخلاق کی شرط یہ ہی کہ پسندیدہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو برے مثل غضب و غم اور جبن کے انکا اثر اسپر دیر مین ہو۔ علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اسلیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہین بیشتر اُسکی تاثیر بذریعۂ دودھ کے لڑکے مین پہونچتی ہی اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تملیح کرین ہمنے اسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہو کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اسکے بدن سے ملتی ہو اذیت پاتا ہو خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اسکی رقیق اور گرم ہوتی ہو پس ہر ایک چیز بہ نسبت اسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہو- اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہو کہ اسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تملیح کے نیم گرم پانی سے اسکو نہلائین اور اسکے دونون نتھنے ہمیشہ اُن انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اسکے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائین تا اینکہ کھلجائے اور ہر قسم کی برودت سے اسکی حفاظت کرین جب اسکی ناف گر جاے یہ اکثر بعد تین یا چارون کے واقع ہوتا ہو- تدبیر صائب یہ ہو کہ ابر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنے پے پاشنۂ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جسکو چاہین شراب مین ملا کر چھڑکین- اور جسوقت ہم چاہین کہ اسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہو کہ قابلہ شروع کرے کہ اُسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہو چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہو باریک ہو جائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے- یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ انگلی کے سرون سے اسکو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے- اور دونون آنکھین مولود کی پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا بآسانی ہو بعد اسکے دونون ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملا دے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی قبہ دار اُڑھا دے- اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو سُلائے اور وہ مکان سرد ہونے پائے- اور یہ بھی ضرور ہو کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو- اور اُسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے- اور اسکی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہو جائین- اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اسکو نہلائین- عمدہ وقت اسکے نہانے کا یہی ہو کہ جب دیر تک سو کر اُٹھے- اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہو جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو- اور مناسب ہو کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو- اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر نہلائین کہ بدن اُسکا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑون مین بعد اسکے حمام سے اس کو باہر نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہو کہ مولود کو اس طرح پر لین کہ اسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہوا اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہوا اور پشت اسکی اوپر کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے- اور اس بات مین کوشش کیجائے کہ بروقت نہلانے کے اسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائین بعد اسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اسکو پیٹ کے بل لٹائین اسکے بعد پیٹھ کے بل اور ہمیشہ بروقت چت اور پٹ لٹانے کے بدن پوچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین بعد اسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اسکے بعد اُلٹ دین اور ایک کپڑے سے باندھین اور اُسکی ناف

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہی گو قبل از وقت طبعی بجہت فناے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہی۔ پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہی جو بدن انسان کو تندرستی اسی حد معین تک اور اس سن تک جسکا اجل طبعی نام ہی پہونچادے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین اُنکی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اُنکی خادم تصور کیجاتی ہی۔ ایک طبیعت ہی اور یہ قوت غاذیہ ہی کہ بدن مین بدل مایتحلل اور اس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہی بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہی۔ دوسری قوت حیوانی ہی اور یہ قوت نابضہ ہی یعنے شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل مایتحلل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہی۔ اور چونکہ غذا شبیہ مغتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی یعنے اس عضو کے جسکی یہ غذا بنے گی کردے بلکہ اس غذا کو غذاے بالفعل بنا دے۔ اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ انکے ذریعہ سے جذب اور امساک در ہضم تمام ہوتا ہی پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل اُن اسباب عامہ لازمہ کی ہی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی۔ اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزون کی تعدیل مین ہوتا ہی اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی۔ انھین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہی۔ یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہی کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہی اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہی۔ اور نہ یہ بات ہی کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہی کہ اسکے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جاے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہی یعنے بعض امزجہ پر یہ بات صادق آتی ہی کہ اکثر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہی۔ اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہی۔ یعنے وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہی۔ پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہی جسکو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہی اسلیے کہ موضوع امر وجودی ہی۔ یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہی۔ اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہی۔ پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اُس مولود کی جسکا مزاج نہایت درجہ معتدل ہی۔ **تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین** جسوقت سے وہ پیدا ہوتا ہی تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے۔ تدبیر اُن حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی۔ اور لڑکا معتدل المزاج جسوقت پیدا ہو اُسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہی کہ سب سے پہلے اسکی ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑکر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا ہو اُون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچاۓ اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین۔ ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہی کہ ہلدی و دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مُر یہ سب چیزین ہموزن پیسکر اس کی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھولکر اُسکے بدن کو دھوین تاکہ جلد اسکی سخت اور قوی ہو جائے۔ بہت اچھا نمک وہ ہی جس مین کسی قدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر ملا ہوا اور ناک اور مُنھ کی

غریزی مین جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہی اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن کے
باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہی۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہی جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہی مترجم کہتا ہی
اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہی جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جن سے فتیلۂ چراغ بنایا جاتا ہی متصل ہوتے ہین
اور جنکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہو جاتا ہی جیسا کہ حمیات کے بحث دق مین اسکی تفصیل آتی ہی کہ اسکو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت
فرض کیا ہی بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہی جو گیلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہی اور تیل اُسکے اوپر رہتا ہی جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح
کی ہی متن اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہی اور اختقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہی
اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہی جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے
تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہی کہ کبھی روشنی دیتا ہی اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہی۔ اور حرارت
ناری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہی۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ
کے ہوتا ہی کہ اسوقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے ہو بجھتا ہی تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نقد
اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کر دے۔ آخر کار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہی اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہی اسوقت موت طبعی واقع
ہوتی ہی۔ اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہی اُسکے بقا کا سبب یہ نہین ہی کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہی اور
اولی ہی اُسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اُسکی طبیعت مین ہی کیا ہی اور مقابلہ اُس چیز کا جو اپنی
حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہی بھی کیا ہی اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما تحلل
اس رطوبت کا جو بذریعۂ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہی اسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہی۔
پھر ہمنے بیان کیا ہی کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہی اور اُسکا استحال ایک حد معین تک کرتی ہی نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت
کی ایسی نہین ہی کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہی کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک
جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہی پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہی۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے
اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اُس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہی کہ اس مدت تک باقی رہے جسکا
بحسب اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت مقتضی ہی اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اس مدت تک تدبیر صائب پوری ہو سکتی ہی وہ
تدبیر یہ ہی کہ استبدال بدل ما تحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین انکا غلبہ ہونے پائے
نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا ہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجائے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ
حرارت غریبہ سے خارجاً اور داخلاً کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب
مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہی کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جفاف کا کر سکتا ہی
جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہی اور اس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین
کر سکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بہ سبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف پر ہون یا بوجہ دیگر
مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہی یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہی۔ اور ۱۲

ہوتی ہو دوسری آفت تعفن اس رطوبت کا اور اس مین فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نرہے۔ اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہو اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہو اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی ہو اور اسکی ہیئت مخالف اُس ہیئت کے ہو جاتی ہو جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نرکھے پھر آخر کار بہ جہت تعفن کے متحلل ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت کا قاعدہ ہو کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہو بعد اسکے متحلل کرتی ہو۔ اور ایک فضلہ خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہو۔ یہ دونون آفتین اُن آفات سے خارج ہین جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہین جیسے برودت زائد کہ اس رطوبت کا انجماد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہین خواہ اور تمام امراض یہ دونون قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئین ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہین اور لائق اسی کے ہین کہ ہم ان دونون کا اعتبار حفظ صحت مین کرین اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونون سے ہوتا ہو۔ اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہو۔ اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن مین ہو اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہو اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن مین غذاؤن وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہو اور یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معین ہین بلکہ اول استکمال ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہو بعد اسکے جفاف مستمر رہتا ہو تا اینکہ تمام ہو جاتا ہو اور فنائے رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہو جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہین۔ اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہو ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہو کہ اسکے ہونے مین کوئی چارہ نہین ہو اسلیے کہ ہم اول خلقت مین نہایت رطوبت پر ہوتے ہین اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہو اگر غالب نہوتی تو اس رطوبت مین بند ہو کر حرارت مین اختناق پیدا ہوتا ہو۔ اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہو کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہو یعنی اس رطوبت مین ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہو۔ اثر اولی جو اس حرارت کی تجفیف کا ظاہر ہوتا ہو یہی ہو کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل مین ہو پہنچین اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہو پہنچین اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف بقدر تجفیف اوّل کے نہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ کم ہو اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا اور رفتہ رفتہ یہ تجفیف مرتبۂ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہانتک کہ رطوبت کا فنا ہو جائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہو اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہو اسلیے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہو جیسے چراغ کہ اپنے آپکو خود ہی بجھا دیتا ہو جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کر دے۔ اور جس قدر تجفیف بڑھتی جاتی ہو حرارت مین نقصان پیدا ہوتا جاتا ہو پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہو تا اینکہ بدرجۂ غایت پہونچتا ہو اور عجز بدل جانے رطوبت کا طرف بدل ما یتحلل کے بڑھتا جاتا ہو یعنی بجہت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہو اس مین کمی ہوتی جاتی ہو جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہین بایں لحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہون سے ہوتی ہو ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی کا لاحق ہونا النقصان کا جسکی جہت سے بدل ما یتحلل کا گھٹتا جاتا ہو دوسرے رطوبت غریزی مین فی نفسہ بجہت تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہو اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہو کہ یبوست کو جوہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہو اور دوسری رطوبت

جزوی شرح مزید احکام بول و براز وغیرہ کی کیجاے گی۔ دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اُس مین اٹھانوے فصلین تھین

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اوراس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت کے بیان مین

علم طب کا قسمت اولی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہی۔ جزو نظری۔ اور جزو عملی۔ اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہی لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہی جس مین افادہ علم آراء یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہی اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین۔ اور علم کسی عمل کا اس مین نہین بیان ہوتا ہی جیسے وہ علم طب کا جس مین بیان مزاج۔ اور اخلاط۔ اور قوی۔ اور اقسام امراض۔ اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہی۔ مخصوص باسم عملی وہ جزو ہی جس مین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہی جیسے وہ جزو جس مین تعلیم اس بات کی ہوتی ہی کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جس مین ایسا ایک مرض ہو کس طرح کیا جاے۔ یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہی کہ اس مین مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہی جس مین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہی۔ شاید ہمنے اسکو اوائل کتاب مین بخوبی بیان کیا۔ فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزین قسم عملی کی اسی طب سے بہ نہج کلی صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین۔ ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہی کہ انکی حفظ صحت کیونکر کیجاے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہی اور اسکا نام علم حفظ صحت ہی۔ دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہی کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہی اور اسکا علم علاج نام ہی۔ ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبدء اوّل ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اسکی نسبت یہ راے ہی کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہی جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہو چکا۔ دوسری شی منی عورت کی ہی اور خون حیض اور صحیح راے اسکی نسبت یہ ہی کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہی۔ یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک ان مین کا جوہر سیال اور رطب ہی اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور مین مختلف ہین اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہی اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہی۔ بایں لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادۂ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفۂ منعقدہ مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اس درجہ تک نہین ہو نچتی ہی جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اس مین سے کوئی شی فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہی جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہی حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہی اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین۔ اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہی پہلی آفت تحلیل اس رطوبت مستوی کی ہی جس سے ہماری خلقت ہوئی ہی اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

پہلی آفت

ملجائے۔ کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے۔ لون طبیعی براز کا ناری ہے جسکی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ مین شدت ہو کثرت مرار پر دلالت
کرے گا اور اگر ناریت مین نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی ہر اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بجہت شدہ کے ہوتی ہے جو مجری مرار
مین پڑے اُسوقت یرقان پر دلالت کرتا ہے اور اگر سفیدی کے ہمراہ قیح ہو کر اُس مین بو مدہ کی آئے یہ بیاض دلالت دبیلہ کے شگافتہ
ہونے پر کرے گا۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہے اسکے ذریعہ سے اسکے بدن کا
تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اسکے بدن کا ترہل و سستی جو بجہت ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے جیسا ہم بحث بول
مین بیان کر چکے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہاے مرض مین نضج پر دلالت کرتا ہے اور
اکثر زبون حالی پر سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیارہ رنگ
کی چیز پر یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہے۔ اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہے ردی ہے
اور جو براز سوداے خالص سے پیدا ہو فقط اسکے لون سے استدلال کافی نہین ہے۔ بلکہ اُسکی ترشی اور عفوصیت اور زمین کا
جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ اوصاف ردی ہین براز مین ہون یا قے مین۔ اس براز کے خواص مین سے یہ ہے کہ
اس مین چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے سیاہ کیموس کا
نکلنا اکثر نافع ہے اسلیے کہ نکلنا سوداے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فناے رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ سبز رنگ کا براز انطفا
یعنی فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے کبھی استدلال ہیئات براز سے بھی ہوتا ہے
اسی طرح پر کہ بستہ اور سمٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی استدلال وقت براز سے
بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے بیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت
کرتا ہے۔ اور اگر دیر مین خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ
پر دلیل ہے۔ بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہین اُنکا ذکر ابواب جزوی مین کیا جائے گا۔ افضل براز کی وہی قسم
ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اسکے ہمرنگ ہون اور مائیت کا یبوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو ثخن اور قوام اُسکا مثل شہد کے ہو اور
باسانی دفع ہو لذع اور خراش پیدا نکرے اور رنگ اسکا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہین اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی
بو نہو اور اسکے نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اُسکے ساتھ قراقر اور نہ
اس مین زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اسکی ماکول سے نسبت معتدل رکھے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ استواے براز ہر طرح کا اچھا نہین اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اسلیے کہ یہ دونون کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا
ہوتے ہین جس سے ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونون پیدا ہوتے
ہین اُس وقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو دہی
محمود ہوتا ہے جسکے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہون اور نہ رک رک کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اسکا نکلنا رقیق ہو کر
بجہت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اسکو امعا مین بستگی سے منع کرتا تھا کبھی اور طرح کی بھی علامتین
عروق وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہین مگر اُن مین بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح بحث امراض

کیساہی ہو وسط مین بول کے ایک شی مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہی۔ اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چڑھتی اُترتی ہی اور اگر کبودی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول حمل ہی اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہی خصوصًا جسوقت بروقت ہلانے کے مکدر ہو جاے۔ بول نفساء کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہی **فصل گیارھوین بول حیوانات کے بیان مین** اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہی جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اسوقت طبیب کو دشواری ہوتی ہی۔ کہتے ہین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل پگھلے ہوئی چکنائی کے ہوتا ہی کدورت لیے ہوے غلاظت جو خارج سے بہم پہونچتی ہی۔ اور خچر کا بول بھی چکنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہی مگر اس سے صاف زیادہ ہی۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہی اور نصف نیچے کا کدورت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہی اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہی مگر اس مین قوام درست نہین ہوتا اور ثقل اسکا مثل تیل کے ہوتا ہی یا مثل تیل کے ثقل کے ہوتا ہی۔ اور جسقدر غذا اسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہی۔ اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہی مگر قوام اور ثقل نہین ہوتا۔ اور کسیقدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہی گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہی **فصل بارھوین ایسی ترچیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین** سکنجبین اور کل ترچیزین مثل ماء العسل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہی کہ جسقدر قریب سے دیکھین صاف معلوم ہونگی۔ اور بول انکے برخلاف جسقدر قریب سے دیکھین غلیظ معلوم ہوگا۔ ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہی اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہی اور بیچ مین نہین ہوتا ہی اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہی اور نہ اُس مین حرکت ہوتی ہی پس اُسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے **فصل تیرھوین دلائل براز کے بیان مین** براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہی اسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہی اس سے کم ہی یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہی کہ زیادتی براز کی بجہت کثرت حجم اختلاط کے ہوتی ہی اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بجہت احتباس مقدار کثیر براز کے اعور اور قولون یا لفائف مین یعنی ان باریک امعا مین جو باب تشریح مین مذکور ہو چکے ہین۔ اور یہ احتباس مقدمۂ قولنج ہی کہ ضعف قوت دافع پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہی۔ رطوبت قوام کی یا سدون پر دلالت کرتی ہی یا سوء ہضم پر۔ اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو موٹی انتڑیون مین لٹکی ہوئی انکی رطوبت کو جذب کرتی ہین پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی ہین۔ کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہی کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے۔ براز تر کی لزوجت کبھی ذوبان اعضاے اصلی پر دلالت کرتی ہی اگر بوے بد ہو۔ اور کبھی کثرت اخلاط ردی پر جن مین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہی اور اسوقت مین زیادہ بوے بد نہین ہوتی۔ اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے (جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہو سکے) یہی لزوجت پیدا ہوتی ہی جو براز مشکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہی یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز تعب اور تحلل پر دلیل ہوتا ہی یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائیگا اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اسکی بجہت طول زمانہ احتباس کے ہی ایسے رطوبات مین جو مانع خروج براز نہین۔ اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہی نہین ہی۔ اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین پھر سبب ایسے براز خشک کا گرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اسمین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل ہین تصور کیا جائیگا اور اسکے خروج مین مہلت اور دیر نہو گی بجہت لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جس مین یہ براز خشک رطوبت سے

رہے ہین دلالت کرتا ہی - اور فرق صحیح ان دونون مین نظر بحال قوت کیا جاتا ہی کہ ذوبان مین قوت ضعیف ہوتی ہی اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی جبکہ بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہو اسلم ہوگا - اور اگر رُک رُک کر اور کم ہو شر کثیر پر دلالت کرے گا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جبکہ بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہی ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہی اور یہ کیفیت ردی ہی - بول کثیر امراض حادہ مین اگر اسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہی اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ مین ہی - اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ مین بے ارادہ ٹپکے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہی جو عقب ذرعضل دماغ تک پہونچ گئی ہی - پھر اگر تپ مین بوقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا - صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا - مرض قولنج مین اگر بول بکثرت برآمد ہو تو صحت کی بشارت دیتا ہی خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برآمد ہو

فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان مین یہ بول وہی ہی جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل باترجی رسوب محمود کہ اس مین بموجب بیان بالا کے سفیدی اور ہلکی اور ملاست اور استوار اور استدارت شکل ہو - بو اُسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو - ایسا بول جسوقت کسی ایسے مرض مین دفعۃً برآمد ہو جسکی حدت زیادہ ہی جدائی مرض اور حصول صحت پر اسکے دوسرے دن دلیل ہوگا

فصل نوین بول اسنان کے بیان مین لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہی کہ انکی غذا یہی ہی اور مزاج مین اُنکے رطوبت زیادہ ہی اور مائل بسفیدی ہوتا ہی - اور صبیان کا بول غلیظ اور تخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہی اور پراگندگی اجزا اس مین زیادہ ہوتی ہی جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین - بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہی - بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہی اور اکثر غلیظ ہوتا ہی بقدر اندازہ اُس فضول کے جنکا استفراغ انکے بدن سے بکثرت ہوتا ہی - بول مشائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہی کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہی جب غلاظت انکے بول مین شدید ہو سنگ گردے کی پیدایش کی امید ہوتی ہی

فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہی اور یہ بات بجہت کثرت فضول کے ہوتی ہی جو اُن مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اُنکے ہضم مین زیادہ ہوتا ہی اور مسامات اُنکے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین انکی گنجائش بخوبی مسامات مین ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ انکے آلات بول کی طرف انکے ارحام سے بہت سے رطوبات متحلل ہو کر آتے ہین - بول مرد کا اگر ہلایا جائے مائل بکدورت دیر کی طرف ہو جاتا ہی - اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہی - اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی - اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک شحم زبدی گول ہوتی ہی - اور اگر کسی قدر کدورت عورات کے بول مین آتی ہی تو بہت کم ہوتی ہی - بول مرد کا بعد جماع کے اس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین بنا ہوا ہی - بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اسکے اوپر ابر تنک مثل دھوین کے ہوتا ہی اور بیشتر اُنکا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہی یا مثل جوش آب باچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جس مین زرقت ہو اور اسکے اوپر ابر سا ہوتا ہی

اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم مین ذکر کرینگے اور جسوقت بول مین رسوب بشکل علقۂ احمر کے پیدا ہوا اور مریض بعارضۂ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال دفع ہو جائیگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ مین بطرف بول کے خون کثیر نہین نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین ملی ہوئی اور اسکے جرم مین دفقسی ہوئی اور تنگ اور تھوڑی ہین کمیت رسوب کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر کثرت اور قلت کے اسطرح پر ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار مین چھوٹا اور بڑا ہونا اسکی دلالت اسطرح کی ہے جیسا خراطی مین بیان ہوا کیفیت رسوب کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب نیل ردی ہے ان اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہے جو سیاہ ہو اور رائحت سیاہ نہو سرخ رسوب موبت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر۔ اور زرد شدت حرارت در مرض کی خیانت پر اور سفید رسوب اس مین سے محمود وہ ہے جسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین۔ اور غیر محمود یعنی مذموم نخاطی۔ مدی عرقی یعنی بشکل ہیرلش۔ اور رغوی یعنی جو بشکل کف ہو یہ سب نضج بول کے مخالف ہین سبز رسوب بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم مین رسوب اسود کے داخل ہے۔ اور بورے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا وضع رسوب سے اسکے چکنے اور دردرے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزاے رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا برا ہے اور دردرا ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے مکان رسوب سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اسکو غمام کہتے ہین۔ اور اگر بیچ مین ٹھہرا ہو اسکو معلق کہتے ہین اور اسمین نضج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے معلق رسوب بھی بہتر ہے جسکا ریشہ اور بزرہ نیچے کی طرف مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اسمین نضج کامل ہوتا ہے۔ یہ باتین رسوب محمود کی ہین اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ مین ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کے اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح نہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اسکے بعد معلق اور سب سے بدتر راسب ہے سبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے جو رسوب متمیز ہو حالت غلاظت بول مین اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رقیق مین نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو جسوقت رسوب طافی یا معلق اول مرض مین ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر نحیف اور ناتوان لوگون کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اسکا اجتماع مثل اجتماع زلابیہ کے ہو ردی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہے سوراخدار۔ اور اکثر ظہور ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتداے نضج مین ہوتی ہے بعد اسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اسکے بعد راسب ہو جاتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر نہین کرتی ہے لیکن اگر اسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگین پس جو خوف ابتداے مرض مین پیدا ہوا ہے اسکا ظہور واجب ہے زمانہ رسوب کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضج مادہ کی اور اگر رسوب کے پیدا ہونے مین دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے مین کم و بیش ہوگی نضج مین بھی اسیقدر تاخیر سمجھنا چاہیے ہیأت آمیزش رسوب کی اجزاے بول مین جیسا ہمنے بول دم اور بول دسم یعنی چربی مین ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل ساتوین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلل مشروب کا بہت ہو گیا یا اسہال شکم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن مین زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن مین پگھل

پیدا ہوتی ہین بخوبی فرق کرسکتا ہو اگر ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خراطی مین مذکور ہوچکی ہین - اگر دیشی مائل ایسا ہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہو خصوصًا احتراق خون طحال سے - جمیع اقسام رسوب صفائحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا ہون امراض حادہ مین ردی اور مہلک ہوتے ہین - صفائحی کے اقسام مین قسم لحمی کا حال اوپر بیان ہوچکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہو اور کسی وقت گردہ سے نہین ہوتا - پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہو جب لحم کی لحمیت صحیح ہو اور بول مین نضج بھی ہو اور ذوبان اعضاے بدن مین نہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول مین نضج نہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاے بدن سے ہوگا - بول نضج یافتہ صحت آوردہ پر دلیل ہوتا ہو اسواسطے کہ امراض گردہ مانع نضج بول کے نہین ہوتے اسلیے کہ نضج کا مقام گردہ سے اوپر ہو - رسوب دہمی چربی اور سمین اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو کامل تر دلالت اُس دہمی کو ہو جو مشابہ ماء الذہب محلول کے ہو زردی مین - اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہو اسلیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہو - اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہو - اگر بول مین ایک ٹکڑا اسفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہوگا - رسوب مدی دلالت کرتا ہو شگافتہ ہونے قرحہ پر خصوصًا وہ قرحہ جو اعضاے بول مین ہو بالتخصیص اگر اس بول مین ثقل محمود راسب ہوا ہو - مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہو یا بکثرت بدن مین ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا ہو - بحران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہو جو بعد بول کے پیدا ہو - کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہو کہ یہ رسوب محمود ہو اسیواسطے واجب ہو کہ امراض حادہ مین ہیأت رسوب محمود کو دیکھکر فریفتہ نہو اگر رسوب محمود وقت نضج مین برآمد نہوا ہو اور نہ دلیل نضج کی موجود ہو - اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہو - فرق مدی اور خام مین یہ ہو کہ مدی مین بدبو ہوتی ہو اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہو اور اسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہو - اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جسکو آمیزش نہایت سے زیادہ ہوتی ہو اور کسی قسم مین آمیزش کم ہوتی ہو اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہین - اور خام مین کدورت و غلاظت ہوتی ہو اجزا اسکے آسانی سے یکجا اور متفرق نہین ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی ور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر نقرس اور اوجاع مفاصل مین آمد ہو خیریت پر دلیل ہوگا - رسوب شعری یعنے بشکل بالون کے بجہت بستہ ہونے رطوبت غلیظ لزجہ کے جو مستطیل ہو پیدا ہوتا ہو کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے اسکو اس شکل پر کردیا ہو - اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہو اور کبھی سُرخ اسکا انعقاد گردہ مین ہوتا ہو کہتے ہین کبھی طول مین چند بالشت کا برآمد ہوتا ہو - رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑون کے جو بھیگے ہوے ہون ضعف معدہ اور امعا اور دونون جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو بیشتر اسکا سبب کھانا دودھ یا دہی کا ہوتا ہو - رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہو بستہ ہوچکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہو - اور اگر سرخ نہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کریگا - رسوب مادی اکثر دلالت اُسکی بلغم یا مدہ پر ہوتی ہو کہ اس مدہ کو بجہت دیر تک ٹھہرنے کے تغیر لون اور اجزا کا پارہ ہونا عارض ہوا ہو - اور کبھی بجہت احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہو - رسوب علقی یعنے جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اسکے اجزا مین آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخراج پر اور اُنکے تفرق اتصال پر - اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہون اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہوگا اور بہت تفصیل [illegible]

پیدا بھی ہوتا ہو تہ نشین نہین ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب اُنکے بول مین یا سطح بالاے بول پر ہوتا ہو یا معلق بیچ مین رہتا ہو - یہ بات کچھ مضر نہین
ہو کہ ادھر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہوا البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اُسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہو
بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہو کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کرین اور پھر ملاحظہ کرین - رسوب غیر طبعی
کی کئی قسمین ہین - خراطی - نخالی - کرسنی و شیشی - شبیہ زرنیخ سرخ - زرد گہرا - لحمی - دہنی - ندی - مخاطی - شبیہہ بپارہ ہاے
خمیر جو پانی مین ترکیے گئے ہون - دموی خلقی - اس مین سے شعری - رملی حصوی - اور اس مین سے رمادی - خراطی - قشوری
اس مین سے صفائحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سُرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہو کہ اعضاے قریبہ مجاری بول سے
جدا ہوئی ہو - اور قشر ابیض دلالت کرتا ہو کہ مثانہ سے بجہت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑ جانے مثانہ کے برآمد
ہوتا ہو اور قشور احمر لحمی دلالت کرتے ہین کہ اگر وہ سے آتے ہین - اور کبھی صفائحی مین ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہین جنکا رنگ
تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہو اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہو - جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے
زیادہ اسکی ردائت ہو اور صفحات اعضاے اصلیہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہو پہلی دو قسمین یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہین
ہوتین بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہین بعض اطبا نے حکایت کی ہو کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہو کھا لیا اُسکے بول
مین سفید چھلکے برآمد ہوے مشابہ انڈے کے اُس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہو یہ چھلکے جسوقت پانی مین گھولے جاتے
تھے کھُل جاتے تھے اور رنگ سُرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہو
جو عرض مین ان دونون قسمون سے کم ہو اور قوام مین غلیظ زیادہ ہو - اگر سرخ رنگ ہو اسکا نام کرسنی یعنی رنگ اسکا مثل
مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اسکو نخالی کہتے ہین - کرسنی اگر سُرخ ہو کبھی اس مین اجزا جگر کے محرق ہو کر آتے ہین - اور کبھی خون
سوختہ جگر کا اس مین ہوتا ہو - اور کبھی گردہ سے ہوتا ہو لیکن گردہ سے جو آتا ہو اس مین اتصال لحمی زیادہ ہوتا ہو اور جو
خون جگر سے آتا ہو وہ مشابہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہو جو لحمی نہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا
ہو - اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہو اس مین کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہو
اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہو جسکے اجزا جگر سے آتے ہین نخالی یعنی جسکی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہو کبھی
جرب مثانہ سے ہوتا ہو اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے - ان دونون مین فرق یہ ہو کہ اگر بیچ قضیب مین خارش
اور بول مین بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا
علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہو اور ان مین
کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہین ہو بلکہ مرض نفس مثانہ مین ہو لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب و ضعف قوت
اور سلامت اعضاے بول پائی جائے اور اسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا - اور
سویقی یعنی و شیشی جسکی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہو اور وہ مائل بسرخی ہوتا
ہو اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہو یا ان مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو - اور کبھی جرب مثانہ سے
بھی پیدا ہوتا ہو - ناظر کتاب ہذا وشیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

ردی اور بردودت پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین** پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ جائے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جائے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اسکو رسوب اور ثفل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اسکی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اُسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اسکے خروج کا اور کیفیت اسکے آمیزش کی اجزاے بول مین۔ جوہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا ایکسان اور برابر رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل نسبت اس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف۔ رسوب اور ثفل دلیل جید ہے اگرچہ رنگ اور استواے قوام نہو استواے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اسلیے کہ مستوی القوام جو اسقدر سفید نہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس مین خشونت اور ناہمواری ہو۔ اکثر رسوب رنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اسکے بعد رسوب زرد اسکے بعد رسوب زری نخی۔ اور بد رسوب کی ابتدا عدسی سے ہوتی ہے۔ اور لوگ جو کہتے ہین اسکی طرف التفات نکرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور استوار بدون نضج کے نہین ہوتا۔ اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے۔ رسوب ردی جو قابل مذمت کے ہے اسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے۔ رسوب ردی کی شناخت بھی عنقریب بیان ہوتی ہے۔ رسوب جید کہ جس مین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بوے بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواری اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہین۔ اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے۔ اور یہ رسوب جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے۔ حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیے کہ مریض اپنے اور غیرزن ہین احتباس مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس مین شک نہین کرتا۔ اگر مواد مین نضج نہو فساد پر دلالت کرے گا اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو خلط اسکے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح مین پیدا ہو ایسے فضول پر دلالت کرے جو غذاے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہین۔ اسکے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضج ہو۔ لاغر اندام کے بول مین بہ حالت صحت ثفل راسب کم ہوتا ہے خصوصًا وہ لوگ جنکو ریاضات کی مزاولت ہے۔ اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ انکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون۔ اسی طرح واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض امید رسوب کی اسقدر کیجائے جتنے مریض فربہ اندام کے بول مین ہو سکتی ہے اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہین اور کسی قدر رسوب انکے بول مین پیدا نہین ہوتا۔ اور اکثر اگر

دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیثر غش پر دلالت کرتا ہی۔ جو بول کہ اسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہی کہ مرض اسی عضو مین ہی۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر نیچے بول کے ایک شئے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض مین طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہی۔ خام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہی اس مین تفرقہ از روے بدبو کے کیا جاتا ہی کہ وہ مدہ مین ہوتی ہی۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑے اُس مین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہی اور طبیعت نضج پر قادر ہی اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین جیسے بول مین ذرے سے نظر آئین اور بعض اُنکا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہی فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو یقینا نہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہی۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی۔ اور اگر بول مین بو بے بد ہو اور اسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال خاص علامتون سے جسکا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہی کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون اور یہ بھی جائز ہی کہ بجہت عفونت کے پیدا ہوا ہی۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل برودت پر ہی۔ اگر بول مین بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہی مثل بلغم اور سوداکے اور اُن پر حرارت غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہی۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہی اسلیے کہ یہ بو اسوقت دلالت کرتی ہی حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہی۔ اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبۂ صفرا پر دلیل ہی اور بوے بد مائل بہ ترشی غلبۂ سودا پر۔ بول بدبو جسوقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اُنکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہی کہ اسکے بعد خفت پیدا ہوتی۔ جسوقت امراض حادہ مین بدبو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوی کی ہوگا فصل پانچوین ان دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین زبد کی پیدایش رطوبت اور اس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہی بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہی۔ جو ریح خارج بدن سے ہی ہمراہ بول کے ہو اسکو جسم بول مین کسیقدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہی خصوصًا جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہی زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہی جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی زبد کی دلالت بجہت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہی۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی دلالت بجہت قلت اور کثرت کے ہوتی ہی۔ کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہی۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہی دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہی۔ حاصل یہ ہی کہ خلط لزج امراض گردہ مین دیتا ہی کہ اخلاط

محمود ہی ۔ اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہی ۔ اور یہ بات اسوقت ہوتی ہی کہ جسوقت بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برآمد ہوا اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منفجر اور شگافتہ ہو جاے اُس بول سے اکثر مرض مدفع ہو جاتا ہی وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا ہوا ہی ۔ اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہی ۔ جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جسوقت اسمین غلظ کی افراط ہو جائے گاہ بیگاہ بخوبی پریشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہی اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہی ۔ اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہی اس مین استواے اجزا کی توقع نہین ہی اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہی اور بعجامت مستوی اور غیر مستوی دونون کو دفع کر دیتی ہی ۔ بول منشور یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہی اور باینہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہی کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہی ۔ وہ بول غلیظ جسکا ثفل ریتی ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہی ۔ جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اورام پر ہو اُسپر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہی جو اس مین ملکر برآمد ہوتا اور اس چیز سے ہوتا ہی جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو ۔ ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اُسپر بوے بد دلالت کرتی ہی یا چھیچھڑے جو بول مین مثل سفید یا سرخ تیرون کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہین کہ جنسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہی ۔ اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہی وہ یہ ہی کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحۂ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر ۔ پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالۂ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا ۔ یا براز غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا ۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع نافض اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ ہو کر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہی ۔ اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برآمد ہو تو بہتر ہوگا اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسنے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہی کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہی اور جو ترہل اور سستی اسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہی بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہی ۔ ایضاً جسوقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہین اُنمین سدے پڑ جائین بیشتر بول غلیظ تا بع کھلجانے اُن سُدون کے ہوتا ہی اور مادہ ان سدون کا براہ بول دفع ہوتا ہی ۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہین ہوتی ۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہی وہ مثل ریم کے ہوتی ہی اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہی علے ہذا القیاس اگر درد ناف کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہی ۔ اور اکثر یہ بات امراض سدۂ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہی ۔ بول مکدر اکثر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہی اور جسوقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہی اسوقت بول مثل اولے کے نکلتا ہی ۔ بول مکدر جسکا رنگ شبیہ شراب ردی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہی ۔ یا اُن لوگون کا جنکے احشا مین اورام گرم فر من ہون ۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اُسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا متخلخل ہی بجہت شدت جوش کھلنے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہی ۔ اور اکثر اسکی دلالت خام ہوتی ہی کہ اس مین کسیقدر حرارت نے اثر کر کے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہی ۔ اسی طرح کبھی یہ بول وجع صداع کے جو آیندہ آنیوالا ہی یا صداع موجود پر

ہوا ہو - یا صفراے محی اگر اسکا رنگ مائل بزردی ہو - اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل یانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا - اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے - جو بول رقیق کہ اس مین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اسکا رنگ بوجہ نضج کے نہین ہوا اسلیے کہ اگر نضج اس مین پیدا ہوتا قوام مین بھی کسی قدر ظاہر ہوتا یعنے فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ مثلاً بجہت ملنے مرۂ صفرا کے بول مین ہوا ہو اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہو کہ قوام درست ہو بعد اسکے رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کریگا اور فتور قوت ہاضمہ پر - جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہو عارض ہوا ہو - اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئین اور مثانہ مین کوئی مرض نہو یہ کیفیت بجہت احتراق بلغم کے ہوگی - بول غلیظ امراض حادہ مین بہرحال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہو اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہو - اور ذوبانی بول وہ ہو کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہو کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہو جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہو - اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہو - بعد اسکے یہ بھی ضرور ہو کہ بول کے تین حالتون مین نظر کی جاے - پہلی یہ حالت ہو کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہو کہ طبیعت کوشش کر رہی ہو اور انضاج مین مصروف ہو لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہو اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہو جب اسکی علامات موجود ہون - دوسری حالت یہ ہو کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد اسکے صاف ہو جاے اور شی غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جاے یہ بول دلالت کرتا ہو کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہو اور خوب نضج دیا ہو - اور جس قدر اسکی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہون اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا - تیسری حالت متوسط ہو درمیان اول اور دوم کے یعنے بروقت خروج کے قوام اسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا - اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائیگا - اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اسلیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہو - جو بول پہلے رقیق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اسکی مستمر رہے بہتر ہو بہ نسبت اس بول کے جو غلیظ قوام پر اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اسکی غلاظت مین کمی و بیشی نہو - اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہو بوجہ سقوط قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے - جو بول مائی خارج ہوتا ہو اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہو - بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہو جسکا نکلنا باسانی ہو اور اسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہو اور نیز امراض بلغمی کو یہ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمو ان مین زیادہ ہی پس زیادہ مادہ کی انکو حاجت ہی۔ جسوقت انکا بول حمیات
حادہ مین بہت رقیق ہوجاے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہون گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین
ہلاکت پر دلالت کرتا ہی مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آیندہ
ہونے والا ہی اُسپر دلیل ہوگا خصوصًا نیچے ناحیۂ جگر کے۔ اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت ان مین
نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہی۔ اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک
درد گردہ یا تہیگاہ مین احساس کیا کرتے ہین پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردون کا مستعد واسطے ورم کے ہی پھر اگر درد
اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو شبورا اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کرے گا
رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہی۔ بول کا بجدے غلیظ ہونا اکثر حالات
مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہی اور کمتر حالات مین نضج پر اُن اخلاط کے دلیل ہوتا ہی جنکا قوام غلیظ ہو اور منتہی مین حمیات خلطی کے
خواہ بروقت شگافتہ ہوتے اورام غلطی کے ایسا بول ہوتا ہی۔ اکثر ولادت اس بول کے امراض حادہ مین برائی پر
ہوتی ہی مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہی
اور وہ ہضم ایسا ہی کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہی پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے
دفع مین مستقل ہونے پر دلالت ہی امید صلاح ہو سکتی ہی۔ اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادہ اور کثرت اور مانع ہونا اسکا
نضج سے جسکے ذریعہ سے تمیز مائیت بول مین ہوتی ہی اور رسوب پیدا ہوتا ہی شر پر دلالت کرتا ہی۔ اور ان دونون باتون کو
یعنے صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہی کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے
ہی۔ اور اگر ضعف زیادہ ہو جاے غلاظت بول کی بجہت فساد اور کثرت مادہ کی ہوگی۔ سلیم بول غلیظ حمیات
مین وہی ہی جو بکثرت یکبارگی دفع ہو۔ اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف پر ہوتا ہی۔ نافع بول غلیظ
کی وہ قسم ہی جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو۔ اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہو جاے
اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو ذوبان اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرے گا۔ صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو
کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر مین خواہ انکسار یعنے ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اسکو تپ کی
خبر دیتا ہی اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بجہت شگافتہ ہونے قروح کے
اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہی۔ رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین
کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہی۔ غلیظ کا نضج یہ ہی کہ مائل بجانب رقت ہو جائے۔ اور رقیق کا نضج یہ ہی کہ پختہ ہو کر
اندکے غلیظ ہو جاے۔ بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہی اور کبھی غلیظ مین کدورت ہوتی ہی
فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ کہ غلیظ شفاف جسوقت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اس مین لہرین پیدا ہون
اسکے اجزا جن مین لہرین پیدا ہوئی ہین چھوٹے نہون بلکہ اسمین بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اسکی بطی ہوگی اور
جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت پھولا ہوگا اور دیر مین بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہی جس مین ہضم جید

ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے۔ جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو۔ اور اس ضعف جگر پر ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین زیادتی اُس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے۔ اور منجملہ الوان مرکب کے زیتی ہے اور یہ وہ وردی ہے جس مین دہنیت یعنے چکنائی کی آمیزش ہو۔ اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے۔ اور کبھی قدر شفاف چمکتا ہوا جس مین چکنائی کی چمک ہوتی ہے۔ اور قوام اسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے۔ اور اکثر احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے۔ اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر جن مین وسوست ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہے۔ یہ بات اُس وقت ہوتی ہے کہ جب اُس بول کے بعد راحت پیدا ہو۔ اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جس مین ہمراہ وسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو۔ اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے۔ اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قولنج ردی مین ہوتا ہے۔ اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اُس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے اور بیشتر بول زیتی چوتھے دن مرض کے دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو۔ بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین ۱؎ یا تمام مقدار اسکی چکنی ہو ۲؎ یا نیچے کے اجزا چکنے ہون ۳؎ یا اوپر کی سطح چکنی ہو۔ ایضاً یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتدائے سل مین۔ یا فقط قوام مین زیتی ہو۔ یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجۂ سل مین ہو۔ اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنے مرۂ سودا اور مرۂ صفرا کا۔ کبھی سُرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اُس مین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور اُن حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہون ہوتی ہے۔ پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اُسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل۔ بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو۔ اور اسی طرح بول رقیق عروق کے سدون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہے تو سوائے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا۔ اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع دفع پر ہے خارج کرے گی۔ ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایسے مزاج پر جس مین برودت شدید مع یبوست ہو۔ امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسی طرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے۔ ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانون کے اسلیے کہ لڑکون کا بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ انکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اُنکے

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ کبھی بول سفید ہوتا ہو اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہی - یا بول سُرخ ہوتا ہی اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہی اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہو اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہی بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہی پس ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اسکی رطوبت چمکتی ہو اور ثقل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہی - اور اگر رنگ چمکتا ہوا نہو اور نہ ثقل مین کثرت اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہی یعنے صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہی - اگر بول مرض حاد مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہی اور امعا مین ایسے وقت سحج عارض ہوگا یعنے خراش پیدا ہوگی - امراض بارد مین سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور مین ہی - یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوئی ہی جیسے قولنج بارد مین عارض ہوتا ہی - یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری مین پڑجاتا ہی درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہی پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اُسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہی جیسا کہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہی - یا بجہت جگر کے اور اسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سرخ ہوتا ہی جیسے استسقاے بارد مین اور اُن امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون مگر یہ بول مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہی - یا بہ سبب اُس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہی پس بلغم کے رنگ کو اندر رگون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہی - شناخت اسکی یہ ہی کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے ہوتی ہی بعد اُسکے رنگ اُسکا ضعیف ہوتا ہی اور چمکتا نہین ہی - اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہی - اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہی بعد اُسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہی جیسے یرقان مین - کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہی اور ایسا ہی رہتا ہی یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہی - اور اسی وجہ سے جنکو بیماری سہر یعنے بیداری کی ہوتی ہی اُنکا بول سفید ہوتا ہی اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا کرتا ہی لیکن اُسمین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہی بجہت نضج نہونے کے - اور سرخ رنگ کا بول افضل ہی امراض حادہ مین بول مائی سے - اور ابیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہی - اور سُرخ برنگ خون مین بیخوفی بہ نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہی - اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہین ہی اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہی اگر صفرا متحرک ہو - بول احمر امراض گردہ مین ردی ہی اسلیے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہی - اور سر کے اوجاع مین اختلاط عقل سے خبر دیتا ہی - جس وقت امراض حادہ مین بول سُرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اُس مین رسوب نہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا - اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا - اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح باقی رہے ورم جگر - اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا - بول کے الوان مین چند الوان مرکب ہین از انجملہ بول غسالی ہی مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو - اور مشابہ اُس خون کے جس مین پانی ملایا جائے - اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

امراض حادہ مین بھی ہوتا ہو جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اس مین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاوے پس یہ بول اکثر دردسر اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہو خصوصًا اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو دردسر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی۔ اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور دردسر موجود ہو رعاف آئندہ پر دلیل ہو۔ یہ بھی ممکن ہو کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے کہا ہو کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہو اور نیز اُن امراض مین جنکا ہیجان اور سوزش اخلاط غلیظ سے ہو اور بول سیاہ امراض حادہ مین مہلک ہو میں کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہو اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے اُس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے۔ بول سیاہ مناسب ورلائق سن مشائخ کے نہین ہو بنا بر اُن قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور اُسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ مین اور اسی طرح عورتون مین ممکن نہین ہو۔ بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج یابس پر دلیل ہوتا ہو۔ بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہو اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اُسکے ہمراہ خفت مرض ہین ظاہر نہو مہلک ہو اور بحران جید پر دلیل نہین ہو پانچوان طبقہ بول سفید کا۔ بول سفید سے دو معنے سمجھے جاتے ہین۔ ایک یہ ہو کہ خفیف اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین۔ دوسرے حقیقت مین سفید جسکا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہو کہ اسمین بصر نفوذ کرے اسلیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین۔ اگر بول سفید یعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور سبات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہو۔ اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا۔ بول ابیض حقیقی بے غلظ کے نہین ہوتا اسکے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کی ہوتی ہو اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہو۔ اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہو یعنی مشابہ اُس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہو اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو۔ اور بعض اقسام کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہو اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہو یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہو یا قریب واقع ہونے والا ہو۔ اور بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا دربھرہ ہو مگر رقت قوام بھی یہ بول قروح ریمناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہو اور اگر بدہ نہو تو ایسی سفیدی بجہت غلبہ مادۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہو اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہو۔ بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہو اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور اُن امراض کا جو بلغمی زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہو۔ لیکن جسوقت بول مشابہ منی کے بر سبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہو بلکہ ابتداءً پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہو۔ اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے۔ بول رصاصی رنگ کا جس مین رسوب نہو بہت بُرا ہو۔ اور تبنی صاف امراض حادہ مین مہلک ہو اور سفیدی پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ خلط صفراوی کا سیلان عضو متورم یا اسہال کی طرف ہوا ہو۔ اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہو اسیطرح جسوقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہو جو عنقریب ہونے والا ہو جسوقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا۔ اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہو یا دق کی

ہوتا ہی۔ اور جوع البقر بھی انھین امراض مین سے ہی جن مین رنگ بول کا زیادہ اور نہایت باحدت ہوتا ہی **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہی جیسے وہ بول کہ مائل بہ فستقی یعنی پستئی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اسکے کراثی یعنی گندنیکار رنگ۔ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہی اسی طرح جس رنگ مین سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونون احتراق شدید پر دلالت کرتے ہین مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہی۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہی۔ لڑکون مین سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہی اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہی اکثر اوقات مین اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہی بعض اطبا یہ کہتے ہین کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہی۔ اگر سوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہی ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہی۔ زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہی **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہی ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہی جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہی جیسے یرقان مین اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہی جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہی۔ ایک بول سیاہ وہ ہی جسکی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہی اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہی۔ اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہی اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہی بہرگونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہی یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اسکے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو۔ احتراق سے جو بول سیاہ ہو اُسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہی کہ اُس بدن مین احتراق شدید موجود ہو اور اس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور ثقل اس بول مین پراگندہ ہو اور ہر جگہہ پر برابر کم ہو اور مجمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی مین کثرت نہو بلکہ مائل بہ زعفرانی اور زردی اور اقتم کے ہو۔ اگر مائل بہ زردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اُسپر استدلال اسطرح پر کرتے ہین کہ پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثقل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہی اور خلط سودا اس بول مین خالص ہوتی ہی کبھی ان دونون مزاج کے بول مین اسطرح پر فرق کیا جاتا ہی کہ اگر بول سیاہ مین رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کسی طرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہی اور تصرف کامل نہین کر سکتی بول مین مطلق رائحہ نہین ہوتا۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اس طرح استدلال کر سکتے ہین کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہی اور تحلیل قواے کی بڑھتی جاتی ہی۔ دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہی جیسے آخر مین حماے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم خواہ حمیات سوداوی نہاری ہون یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم مین احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اُس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقعد سے ہو خصوصًا ایسے اوقات مین اگر طبیعت یا صناعت طب ادرار پر اعانت کرے کہ اُسوقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہی اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے اُن عورتون کو ہوتا ہی جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نکرتی ہو اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہی کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا مین لکھا گیا خفت مرض مین پیدا ہوتی ہی اور یہ بول مقدار مین کثیر اور وافر ہوتا ہی اور اگر یہ باتین نہون ضرور بول سیاہ علامت ردی ہی خصوصًا امراض حادہ مین علی الخصوص اگر مقدار مین کم ہو پس اسکی قلت سے معلوم ہوتا ہی کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہی جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہی اُتنا ہی بُرا ہوتا ہی اور جتنا رقیق ہو اُتنی ہی ردائت کم ہوتی ہی۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اُس مین تصرف نکرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہی کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہی اور اُس مین کچھ خطرہ نہین ہی۔ اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی

قوام سے ہماری مراد یہ ہو کہ بول کسقدر غلیظ یا رقیق ہو۔ اور خلبس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہو کہ نفوذ بصر کا باسانی ہوتا ہو یا بدشواری۔
وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہو کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہو اور بول صاف ہوتا ہو جیسے سپیدی انڈے کی یا ابریشم ماہی جو
پگھلا یا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام مین باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہو جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے
کی سپیدی سے اُس مین رقت زیادہ ہوتی ہو۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاے غریب کی ہو جنکا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو
سیاہی مائل اجزا ہون یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہون اور بوجہ چھوٹے ہونے کے انکی تمیز نہو سکے مگر شفاف نظر آنا قاور درے
کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور رسوب مین یہ فرق ہو کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کرلیتی ہو اور لون مین اور ان اجزا مین یہ فرق ہو کہ لون جوہر رطوبت
مین پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہو

فصل دوسری الوان بول کے دلائل

لون بول کے کئی طبقہ ہین پہلا طبقہ زردی
کا تبنی سے شروع ہوتا ہو اور تبنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہین اُسکے بعد اُترجی اِسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اسکے بعد نارنجی
اسکے بعد ناری جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی ہو اسکے بعد وہ زعفرانی جسکا رنگ شبیہ ریشۂ زعفرانی کے ہو اور
اسکو احمر ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہین۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہین اور درجے
حرارت کے بحسب درجۂ الوان کے مختلف ہوتے ہین کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہو
یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے مین کیا جاے اُسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہو دوسرا طبقہ بعد ان طبقات
مذکورۂ بالا کے طبقات حمرت کے ہین ان مین سے پہلے اصہب ہو یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اسکے گلابی ہو۔ اِسکے بعد احمر قانی یعنی بہت
سُرخ بعد اسکے احمر اقتم یعنی سرخ جس مین تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو
مزاج مین صاحب بول کے غلبۂ مرّہ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کریگا بول ناری کو دلالت حرارت کی زیادہ ہو بہ نسبت
احمر اور اقتم کے اسلیے ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہو اسمین صفراویت غایت ہوتی ہو اور صفرے مین بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہو۔
بول کا رنگ امراض حادہ محرقہ مین مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہو۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر
دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج ہو اور قوام مین ظہور بخوبی نہین ہوا۔ اور جسوقت زردی کی شدت حد ناریت
اور اُسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کردیا ہو۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہو۔ پھر اگر صفائی
بول مین زیادہ ہو حرارت معرض نقصان مین ہوگی کبھی امراض حادہ مین محض بول خون ہوتا ہو بدون اسکے کہ کسی رگ کا مُنھ
کھلجائے اُس بول کو دلالت امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہو۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہو اس سے اسبات کا خوف ہوتا ہو کہ
خون مخانق[١٥] کی طرف گرا ہو۔ خون کے رنگ کا بول سب سے بُرا وہ ہو جو قوام مین رقیق ہو اور رنگ اور ہیأت خون مین ہو اور بدبو کی حالت پر
باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو بیشتر دلیل خوبی کی ہو حمیات حادہ اور حمیات مختلطہ مین اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران واحتراق
مادہ کی ہو لیکن اگر ابتدا مین دفعۃً قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جاے اسوقت دلیل نکس[٥٢] مرض پر ہوتی ہو اور اسی طرح اگر بعد بحران کے رفتہ رفتہ
رقیق نہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہین ہو۔ یرقان مین جسقدر بول زیادہ سرخ ہوتا اتنا مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اُسمین
ڈبونے سے خوب رنگین ہو جاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جسقدر یرقان مین بول کی کثرت ہو اُتنا ہی بہتر اور سلامتی
مریض اسی مین ہو اسلیے کہ یرقان مین اگر بول سفید ہو یا سُرخ ہو مگر سرخی مین کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقا کا خوف

[١٥] مخانق یعنی تنگ راہین حرکت روح
[٥٢] نکس یعنی عود مرض

کھانا اُسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو چوتھے استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نکیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہو جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ دونون بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہین خواہ ہری ترکاریان کہ اُنسے بول مین سبزی پیدا ہوتی ہو یا مُرّی یعنی کانجی کہ وہ بول مین سیاہی پیدا کرتی ہو- یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہو پانچوین یہ ہو کہ اُسکے بدن پر کوئی رنگین چیز نہ لگی ہو جیسے مہندی کہ اس سے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سُرخ ہو جاتا ہو چھٹے استعمال ایسی چیز کا نکیا ہو جو ادرار صفرا و بلغم کا کرے ساتوین ایسے حرکات اور اعمال نکر چکا ہو اور نہ ایسے احوال خارجی ہین جو مجرائے طبیعت سے باہر ہین مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے ہین جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزین بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہین اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی شدید کرتا ہو- اور قَے اور استفراغ کہ یہ دونون بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہین آٹھوین دیر تک رکھا ہوا بول کا بھی اسمین تغیر پیدا کرتا ہو- اسی واسطے کہا ہو کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھین اسواسطے کہ دلائل اُسکے ضعیف ہو جاتے ہین اور رنگ اُسکا متغیر ہو جاتا ہو اور ثقل اسکا پگھلجاتا ہو- یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہو- علاوہ بران میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیے- اور مناسب ہو کہ کل بول ایک قارورہ وسیع مین لین اور اس مین سے کچھ گرا دین اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہین ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے مین رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہین اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول مین پیدا ہوتا ہو اور ہوائے سرد سے انجماد رقت بول مین ہو جاتا ہو- یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہو تاکہ رسوب مین بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو- ہر ایک بول کا حال ایسا نہین ہو کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس مین رسوب پیدا ہو جاے سوائے اُس بول کے جسمین نضج بخوبی ہو گیا ہو جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھرکر دھویا نہو اُس مین دوبارہ پیشاب رکھنا نچاہیے- لڑکون کے بول مین دلائل اور علامات کم ہوتے ہین خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیے کہ طبیعت اُنکی نرم ہوتی ہو اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا انکے بدن مین ساکن اور دبا ہوا رطوبات مین ہوتا ہو اور انکی طبیعت مین ضعف بحدے ہوتا ہو اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہین- ظرف جسمین بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اُسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور- یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہو غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہو اور جتنی دور ہوتی ہو بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہو- اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش مین فرق کیا جاتا ہو جسوقت امتحاناً کوئی قارورہ مین کچھ ملا کر لائے- قارورہ جب شیشے مین بھون تو اُسکی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہو اور روشنی مین دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اُسپر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اُسمین دیکھنا چاہیے- بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوئے ہین کرنا چاہیے- یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولی بول کو حال جگر پر اور جو راہ بول کے آنے کی ہو اور احوال عروق پر ہوتی ہو اور بتوسط اس دلالت کے امراض بدن پر دلالت ہوتی ہو- نہایت صحیح دلائل جنپر بول دلالت کرے وہی ہین جو بہ نسبت جگر کے ہون خصوصاً محدب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول مین کیا جاتا ہو سات جنسون مین منحصر ہین ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزین ۵ جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف- بعض آدمی ان اجناس مین جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہین- اور ہمنے بہ ذات خود ان دونون کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال مین کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہو جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہو جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونون کے ہو اور جنس

ہو جاتی ہی اور نبض نملی ہوتی ہی۔ پھر جب زمانہ انحطاط کا ہو تجتا ہو اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہو جاے نبض قوی ہو جاتی ہی اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہو جاتی ہی۔ اور بار تعاد مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہو جاتی ہی۔ نبض کا تغیر بجہت مقدار ورم کے یہ ہی کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہی۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہی کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو۔ تغیر نبض کا بجہت عضو متورم کے اسطرح پر ہی کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہی۔ اور رگون کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا اسی وقت تک ثابت رہتا ہی جب تک قوت ثابت ہی۔ اور جو اعضا رطب و نرم ہین انکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہی جیسے دماغ۔ اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اسطرح پر ہی کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہی۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہی۔ اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہی۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہی **فصل اٹھارھوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین** فعل غضب چونکہ قوت کو برانگیختہ کرتا ہی اور دفعۃً قوت مین بسط پیدا ہوتا ہی اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہی۔ اختلاف نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہی اسلیے کہ انفعال یکسان ہی لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اُس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہی اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا چلے اور غضبناک ہوا ہو بھڑکنا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اِس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہی۔ لذت کا یہ حال ہی کہ چونکہ اُسمین حرکت قوت کی خارج کی طرف بہ نرمی ہوتی ہی بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہی بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت برآری ہو جاتی ہی اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہی۔ اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہی کہ اُسمین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہی اور بطوء اور تفاوت کی طرف مائل۔ غم کا یہ حال ہی کہ اس مین حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہی اور مختنق ہوتی ہی اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہی اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی ہی۔ فزع اور ترس کا یہ حال ہی کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہی اور اگر دیرپا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ ہم سے پیدا ہوا ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہی **فصل اُنیسوین تغیر ہیأت نبض کا بوجہ اُن چیزون کے جو مخالف طبیعت کے ہین** جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہی جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہو چکا ہی اسکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہی اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین انکی جہت سے نبض مین اختلاف عارض ہوتا ہی۔ اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہی۔ تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہی کہ اُس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو۔ اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اُن سے نبض ضعیف ہو جاتی ہی اُسکی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کرین **جملہ دوسرا۔ تعلیم تیسری۔ فن دوسرا بیان مین بول و براز کے جس مین تیرہ فصلین ہین فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہین ہی جب تک رعایت چند شروط کی نکرلین اول ضروری ہی کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر بوقت صبح اٹھا ہو اُسکا پہلا بول معتبر ہی دوسرے دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو تیسرے صاحب بول نے

مگر اسقدر کم ہوتی ہی جتنا بوجھ اٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہی۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہی اسی جہت سے انکی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی باین نظر انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہی **فصل سولھوین نبض اوجاع کے بیان مین** درد سے نبض مین تغیر یا بجہت شدت کے ہوتا ہی یا اسلیے کہ درد عضو رئیس مین ہی یا اسوجہ سے کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو۔ ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہی اسواسطے نبض عظیم سریع ہو جاتی ہی اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہی کیونکہ بہ آمد حاجت عظم اور سرعت سے ہو جاتی ہی۔ پھر جسوقت درد کی ایذا دہی مین قوت ہو جاتی ہی جیسا ہم فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کر چکے ہین کہ بوجہ زیادہ ایذا دہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہو جاتی ہی اور کم ہوتی جاتی ہی تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہو جاتا ہی اور ان دونون کے قائم مقام پہلے تو شدت تواتر ہوتا ہی بعد اسکے صغر پھر بہت شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہو جاتی ہی جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہی اسکے بعد مریض ہلاک ہو جاتا ہی **فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین** ورم کے بعض اقسام ایسے ہین کہ تپ پیدا کرتے ہین یا بجہت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے۔ بہر حال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا کرتے ہین بدن کے کسی مقام پر کیون نہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام مین پیدا ہوتا ہی مگر انکا تغیر نبض مین تپ ہی ہوتا ہی جو تپ سے مخصوص ہی اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا۔ بعض اورام جنسے تپ پیدا نہین ہوتی ہی ان سے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہی وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہی جسمین ورم بالذات پیدا ہوا اور بیشتر بالعرض نبض مین تغیر اس ورم سے بجہت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہی یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہی نبض مین بھی اس طرح کا تغیر حادث ہوتا ہی۔ ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہی یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہی اور اسکو لازم ہو قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہی اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہی اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کرکے مقابلہ اس ورم کا نکرے ورنہ منشاریت باطل ہو جاتی ہی اور اسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہی ارتعاد اور سرعت و ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہی۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین۔ ورم نرم نبض کو موجی کر دیتا ہی اگر یہ ورم بہت سرد ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہی۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جسوقت یکجا ہو جاوے اور یہ پھوڑے نبض کو منشاریت سے بطرف موجیت کے پھیر دیتا ہی اس جہت سے کہ ترطیب اور تلئین اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہی۔ اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہو جاتا ہی مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہی اسواسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ نفخ مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہی۔ نبض کا بدل جانا بسبب اوقات ورم کے اسطرح پر ہی کہ جب تک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہی منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہی اور بڑھتی جاتی ہی اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہی بجہت تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہی اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہی۔ اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہی جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہی سوائے اس عرض کے جو تابع قوت ہی پس نبض مین ضعف پیدا ہو کر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہی۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین سرعت باطل

بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہوا اور اُسکی نیند پوری ہو جاے اُسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے
آہستہ آہستہ ہوتی ہی اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہی۔ اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا اُسکی نبض مین یہ حالت پیدا
ہوتی ہی کہ سُست ہو جاتی ہی اور رک کر چلتی ہی جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت سبب ناگہانی سے منہضم ہو جاتی ہی اور پھر اصلی نبض عظیم
سریع متواتر ہو جاتی ہی اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہی اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہی کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہی
اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اُس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہی متحرک ہوتی ہی حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہی مگر دیر تک
یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہی اسلیے کہ سبب اُسکا اگرچہ مثل قوی کے ہی لیکن ٹھہرنا اُسکا کم ہی اور شعور اُسکے
بطلان کا بہت جلد ہی **فصل تیرھوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین** ابتداے ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم
اور قوی ہوتی ہی وجہ یہ ہی کہ حار غریزی مین زیادتی ہوتی ہی اور قوت حار غریزی کی بڑھتی ہی۔ ایضًا ابتداے ریاضت و در اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور
متواتر بھی ہوتی ہی اسلیے کہ حاجت ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہی پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت
طولانی کرتے کرتے یکبارگی اس مین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہو جائین گے پس نبض اسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہی
اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہی مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہی۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت۔ اسباب سے کہ نبض کے
عظیم کرنے مین کافی ہو۔ پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائیگا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑھ جائے
نبض نملی ہو جاتی ہی بسبب ضعیف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہی اور جتنے آثار انحلال کے
ہین سب پیدا ہو جاتے ہین پس نبض نملی ہو جاتی ہی بعد اسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہی **فصل چودھوین
احکام نبض نہانے والون کے بیان مین** استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہی یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہی
پھر جسوقت بافراط تحلیل کرتا ہی نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہی جالینوس کہتا ہی کہ اُسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہی۔ مین
کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہی مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے
پیدا کرتا ہی اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بہ مقتضاے طبیعت اسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہی۔ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی
باقی رہتی ہی پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہی اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطی اور متفاوت
ہوتی ہی۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے اسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت
ہوتی ہی۔ سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہی اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا
ہوتا ہی۔ اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندازے عظیم ہو جائیگی اور سرعت و تواتر کم ہو جاتا ہی
جو پانی حمامات مین یعنی زمین کبریتی وغیرہ مین ہوتے ہین اُنمین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہی اُنسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہی
اور عظم مین کمی ہو جاتی ہی۔ اور جو پانی حمات کے سخن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اسوقت وہی
اعراض نبض مین پیدا ہونگے جنکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی و دودی وغیرہ پیدا ہونگے **فصل پندرھوین زنان حاملہ
کی نبض کے بیان مین** حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت لڑکے زیادہ ہوتی ہی گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین اور
ایک مرتبہ سانس لینا اُنکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہی اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقینًا نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین ہوتی

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو - ہرحال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین ٹرھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو - اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلیے زیادتی حاجت مین نبض کو بمرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہین ہونچاتا ہو

فصل بارھوین اُن تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب وقت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت عزیزی کی حرکت ابتدائے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت عزیزی اسوقت مین تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطور اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تزید جو بروقت بیداری کے بحسب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہو گیا - اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور انکی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو - ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اُس شخص کے جسکی حرارت محتقن ہو اسلیے کہ اسکی حرارت مشابہ نوم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہو اور قوی ہو جاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جائے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو - حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہو طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو - پھر جسوقت ہضم طعام ہو جاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہو جاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہو جاتی ہو اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بجہت نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی مین زیادہ ہو جاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترجیح کی نہین کرتا ہو تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اسقدر حاجت برآری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفار محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہو اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو - پھر جسوقت سونے والا دیرتک سوتا ہو نبض ضعیف ہو جاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انھین فضول کے رُک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم خلوے معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نپائے جسکو ہضم کرے اُسوقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو - بیداری کے واسطے

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہی - اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہی گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے - اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا - اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہی اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہی بہت جلد ہضم ہو جاتا ہی - پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بجہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہو جاتی ہی - اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کردیتی ہی پھر نبض معتدل ہو جاتی ہی - شراب مین ایک خصوصیت زائد ہی کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہی مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہی وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی - یہ خاصیت بجہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمین ہوتی ہی لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہی - مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کردیتی ہی - اور یہ تغیر نبض مین بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہی - پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہی شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہی اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہی دران حالیکہ وہ گرم ہو اُسکی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہی - اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہی اُسکی ایذا دہی اسقدر ہوتی ہی کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہی اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہین ہی اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاے اسلیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُسکو قبول کرکے اُسکے حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور تحلیل کرتی ہی - اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اسکی حرارت بجھا دیتی ہی قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو - یہ وہ تغیر نبض کا ہی جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہی لیکن جسوقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور بھی ہین اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہی اور قوت غریزی کو ہوشیار کردیتی ہی کہ جوہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہی جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہی اگرچہ یہ نسبت اکثر ابدان کے مضر ہی پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہی کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہی اُنکی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا جالینوس نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہی اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہی - اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہی کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہی اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل مین نہین ہی بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت مین بحث کرتے ہین جسکے ذریعہ سے اسکا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہی کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہی - پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کریے تقویت اسکی زیادہ ہو جاتی ہی - اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت مین نقصان بحسب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہی - پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہی اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہی - اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت ترویح کی بڑھاتی ہی - اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

زیادہ کرتی ہی اور جوان مردی نفس مین - اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہی جسقدر بڑھتی ہی قوت مین ضعف پیدا کرتی ہی - مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہی جیسے صغر خصوصاً بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہی - اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہی - جو ضعف نبض کہ اُسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہی بہت زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ حاریت مناسب ہی حرارت غریزی سے - مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استغراض زیادہ ہوتا ہی اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت - پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذو القرعتین اور تشنج اور مرتعش پیدا ہو گی - ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورۂ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہی اور نصف سرد اُسوجہ سے اسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہی جیسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہی اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہی - اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ انبساط اور انقباض نبض کا بر طبق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے ملکر پیدا ہوتا ہی **فصل نوین نبض فصول کے بیان مین** ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہی اور قوت مین زیادہ - اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہی کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہی اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہی اسلیے کہ روح بجہت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہی تحلیل ہو جاتی ہی - جاڑے دن مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہی باوجودیکہ صغیر ہوتی ہی اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہی - اور حرارت غریزی اندر جسم کے مختنق ہو کر مجتمع ہوتی ہی پس قوت قوی ہو جاتی ہی اور یہ بات اُس وقت ہوتی ہی کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اسوقت برودت اندر بدن کے داخل نہو گی - خریف مین نبض مختلف اور مائل بہ ضعف ہو گی - اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہی کہ کبھی گرم ہو جاتا ہی اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہی اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ تشابہ اور استواء بون حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہی اسلیے کہ خریف مین ضعف اور یبس زیادہ ہوتا ہی یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہی اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اُنکی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہی جنکے بیچ مین یہ نبض واقع ہی **فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین** بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنے اُنکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین - اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہین - اور بعض بارد ہوتے ہین مثل شتا کے - اور یبس مین مثل خریف کے ہوتے ہین پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اُن احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا **فصل گیارھوین اُس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہی** کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین کیفیت کا تغیر اسطرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اُسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہی - اور کمیت مین اسطرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہو گی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہی - اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہی - اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہی - اور ہر ایک گرانی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہی ارکاغانیس نے کہا ہی

کہ یبوست آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہو اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزء کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہو۔ اور جسم رطب اور لین مین یہ بات جائز ہو کہ ایک جزو اُسکا قبول حرکت کرے اور اُسکے قبول سے دوسرا جزء منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہو اور بہت جلد دوہرا ہو جاتا ہو۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہو۔ دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہی تا اینکہ بطوء اور تواتر اور اختلاف اجزا نبض مین مجتمع ہو جاے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد مین نہین ہی بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا مین پیدا کرتی ہو نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان مین وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہو۔ اور اگر احوال زمان حرکت مین ردی الوزن ہو اُسکا سبب زیادتی ضعف کی ہو خواہ حاجت اطفاے حرارت کی نہوتی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اسکا سبب مغائر اس سبب کے ہو نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان مین** مردون کی نبض چونکہ قوت اُنکی شدید ہوتی ہو اور حاجت ترویح کی اُنکو زیادہ ہوتی ہو اعظم اور اقوی ہوتی ہو۔ اور چونکہ اُنکی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہو اسلیے اُنکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہو پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہو اسلیے واجب ہو کہ اسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہی لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہو اسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہو۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہو اور ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت اُنکی قوی ہو اور قوت قوی نہین ہو اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہین پہونچے ہین مگر اُنکی نبض بقیاس اُنکے جثہ کے عظیم ہوتی ہو کیونکہ بدن اُنکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان اُنکی نبض بنظر نبض ان لوگون کے جو تکمیل نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہو مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہو بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہو اور قوت اُنکی ہضم مین عاجز ہوتی ہو اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی ان مین زیادہ ہوتی ہو۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہو اور سرعت و تواتر مین ناقص۔ اور تفاوت مین بدرجہ غایت پہونچی ہو مگر اوّل شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہو۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اوّل مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب تشابہ کے ہو پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہو پس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہو۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہو اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہو اور اعتدال جرم شریان کا اسپر معین ہوتا ہو کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہو بجہت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہو اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اس مین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہو شیوخ جنکا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض اُنکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہو اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہو نہ بوجہ رطوبت غریزی کے **فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین** گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہو پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہو اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورہ بالا کے نبض رقیق یا صغیر ہوگی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی۔ ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہو بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہو قوت جوہر روح مین

بعض اوقات مین طول نبض پر ہزال یعنے لاغری معین ہوتی پس طویل ہوجاتی ہو- عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلاے عروق ہوتا ہو کہ طبقۂ عالیہ مائل طبقۂ سافلہ کی طرف ہوتا ہو بس نبض عریض ہوجاتی ہو- یا عریض ہونا نبض کا بجہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہو- اور تواتر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے- تفاوت کا سبب یا ضعف ہو یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہوجائے اور برودت شدید حاجت اطفاے حرارت کی کم کردے- یا بدرجۂ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب بہلاکت پہونچے- اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہین جو بدن انسان مین تغیر پیدا کرین جیسے ہم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط ردی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا انکی ملاقات اعضاے شدید الحس سے یا اُن اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہین اور کل وہ چیزین جنسے بدن مین تحلیل پیدا ہو- اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان مین انجماد پیدا ہونا- اور کبھی صلابت نبض کی بحران مین بجہت زیادتی کوشش کے اور اعضا مین تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہو- اسباب نرمی نبض کے وہ چیزین ہین جو بالطبع ترطیب پیدا کرین- اسیطرح وہ امراض ہین جیسے استسقا اور لیثرغس یا وہ اسباب ہین جو نہ طبعی ہون نہ مرضی جیسے استحمام- سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت مین اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت مدامراض کے ہوتا ہو- ایضا اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہو خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کردیتی ہو- کثرت خون کی جو بلشت موجب اختلاف ہوتی ہو وہی ہو کہ خون مین لزوجت ہو اور روح کی حرکت مین بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین مین حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصًا اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو- منجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کرین امتلا معدے کا ہو طعام سے- اور غم وفکر کسی چیز مین لیکن اگر معدے مین کوئی خلط ردی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا- اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی ہوجائے گی اور نبض خفقانی پیدا ہوگی- سبب نبض منشاری کا اختلاف اس خلط کا ہو کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عفونت اور خامی اور نضج مین مختلف ہو یا جرم شریان مین صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو- یا اعضاے عصبانی مین ورم ہو- ذوالقرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفاے حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہو بوجہ صلابت کے اثناے انبساط دفعۂ واحد مین نکرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار مین اور وہ شے ایک وار مین نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہو خصوصًا اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو- سبب نبض خاری کا یہ ہو کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے- جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہی- اور ذنب الفار اور جو نبض مشابہ ذنب الفار کے ہو اُسکو دلالت کسیقدر قوت پر ہی- اور اس بات پر ہی کہ ضعف بدرجہ غایت نہین پہونچا- ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہو جسے ذنب منقضی کہتے ہین یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہوجاے- اسکے بعد ثابت کی ردارت ہو- اسکے بعد ذنب راجع کی سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہو کہ اُسکی جہت سے استراحت کیواسطے فترہ واقع ہوتا ہو یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو- نبض متشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت مین اور قوام آلہ کی ردارت ہوتی ہو- نبض مرتعد بجہت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفاے حرارت کے پیدا ہوتی ہو اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض مین ارتعاد پیدا نہین ہوتا- نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہو کہ بجہت شدت ضعف کے دفعۃً انبساط نہین ہوسکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہو- کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہو اگرچہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اسلیے کہ آلہ تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہین کرتا اسلیے ایک ایک جزو مین حرکت جداگانہ پیدا ہوتی ہو بخلاف آلہ خشک اور سخت کے

قوام نبض مین داخل نہین ہین ان مین سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہی کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین۔ اور ایک قسم غیر لازمی ہی اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین۔ اسباب ماسکہ تین ہین ۱؎ قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہی اور مقام اسکا قلب مین ہی اور اُسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اوّل مین ہو چکا ہی ۲؎ دوسرا سبب آلہ ہی اور وہ رگ نبض کی ہی جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہی ۳؎ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہی اُسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاے حرارت سے ہوتی ہی اور با اندازہ حرارت اُسکی حد معین ہوتی ہی کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہی اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل۔ اسباب ماسکہ کے افعال بحسب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین جسوقت آلہ یعنے شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہو گی۔ اور حاجت اطفاے حرارت کی ان تینون مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہی پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی۔ اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہو گا۔ اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہی لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہی اُسمین اور اس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہی اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بحد افراط قصیر اور منخفض یعنے پست ہوتی ہی جیسے بر وقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفاے حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہی مگر اُسوقت نبض مین ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا ہی کہ یہ صغر بمقدار صغر ضعف پہونچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہی بہ نسبت اس صغر کے جو کمی حاجت اطفاے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاے حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت یا سقوط سے نہین ہی البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاے حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہی یعنے اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہی۔ اگر حاجت اطفاے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظیم مین نہو اسوقت ضرور ہی کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تاکہ جس قدر انبساط بوجہ نہونے عظم نے فوت ہوا ہی سرعت سے اُسکا تدارک کرے۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت یہ نبض عظیم ہو گی ورنہ سریع پس ضرور ہی کہ متواتر ہو جاے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہی تواتر سے اُسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہی جسے حاجت ایک بھاری چیز اُٹھانے کی ہو۔ اگر اسکی قوت ایک مرتبہ اُٹھا لینے مین اس بار عظیم کے کافی ہی تو ایک ہی مرتبہ مین اٹھا لیتا ہی ورنہ اُس بوجھ کے دو حصہ کرکے اُٹھانے مین جلدی کرتا ہی خواہ چند حصہ کرکے اُٹھاتا ہی مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہی اسیقدر اُٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہی اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بہ عجلت اُٹھا لیتا ہی اور ہر ایک حصہ کے اُٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اُٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اُٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے مین بطی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اُسوقت دوبارہ اُٹھانے مین بھی سستی کرتا ہی اور دوسری جگہ بوجہ پہونچانے مین مشقت زیادہ ہوتی ہی اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہی۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اس مین شدت زیادہ ہو اُس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہی۔ اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اُسوقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہی۔ طول نبض مین حقیقۃً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہی۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض اور عمق مین مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنے نبض کے استعراض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

منقطع ہو جاے اور پھر سریع ہو **موجی** یہ وہ نبض ہی کہ اجزار گ کے عظم اور صغر مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان نہو یا تقدم وتاخر اجزار کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر نہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھ مین چلی آتی ہین اور ان مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہی **دودی** مشابہ موجی کہ ہوتی ہی مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر کہ اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہی حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہی **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہی دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم وتاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہی بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض مین ہی اسلئے کہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہی مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم و تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس مین صلابت زیادہ ہوتی ہی اور باوجود صلابت کے اسکے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہی۔ اور یہ نبض سریع۔ متواتر۔ صلب ور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت ولین کے اختلاف ہوتا ہی **ذنب الفارہ** وہ نبض ہی جسمین رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہی کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہی اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہی اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہی اور کبھی نبضہ واحد کے اجزار کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحد کے جزو واحد مین مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظیم سے ہی اور کبھی باعتبار سرعت بطوء اور قوت وضعف کے بھی ہوتا ہی **مسلی** یہ نبض مثل تکلے کے ہوتی ہی اور نقصان سے شروع کر کے انتہا مین ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر بترتیب پلٹتی ہی تا اینکہ حد اوّل کو نقصان مین پہونچ جاتی ہی بس گویا کہ دو دمین چوہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہوگئین **ذو القرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین۔ ایک گروہ اسکو نبضہ واحد قرار دیتے ہین کہ تقدم وتاخر مین مختلف ہی۔ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہوگئے ہین اور حاصل یہ ہی کہ یہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہی جسمین گنجایش اسقدر ہو انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو۔ یہ بات کچھ ضرور نہین ہی کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جسے عائد کہتے دو نبضہ قرار دیے جائین۔ بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتے ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذو الفترۃ** اور **واقع فی الوسط** جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہی کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہی اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانۂ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہی منجملہ مرکبات کے نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنے وہ نبض جو مثل لپٹے ہوے ڈورے یا مفتولے ڈورے کے ہوتی ہی اور یہ اختلاف از قسم تقدم اور تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہی اور متواتر از قسم ملتوی کے ہی متشابہ مرتعش یعنے کانپتی ہوئی نبض کے ہوتی ہی مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہی۔ اسیطرح استوار وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہی مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہی مگر اکثر سیلان اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہی۔ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب واحد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین ہی

فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورۂ بالا سے جو مقتضی تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون اُن مین سے نبض طبعی وہی ہی جسے ہر قسم کا معتدل ہمنے اوپر کہا ہی سوائے جنس قوت کے اسجنس مین طبعی وہی ہی جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہوگئی اس جہت سے طبعی قرار دیگئی۔ اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہی

فصل پانچوین اسباب انواع مذکورۂ نبض کے اسباب نبض کے کسی قدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض مین ہین اور انکو ماسکہ کہتے ہین۔ اور بعض اسباب

دوسری مباین الوزن جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اُسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہو یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہو لیعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی متدرج ہے لیعنے رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اُسکے اُسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جاے یا نقصان ہوتا جاے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جاے یا اختلاف مناسب در بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز مناسب ہو اور پھر اُسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی۔ یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہاے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اُس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اُس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے۔ اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم نبضہ مغائر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اختلاف انقطاع کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذو الفترہ واقع ہوتی ہے۔ اور نبض ذو الفترہ اُسکو کہتے ہین کہ جسوقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جائے۔ اور واقع فی الوسط اُس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت امید سکون کی ہو اُس مین حرکت پیدا ہو جائے۔

اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاے نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین۔ موضع اجزا کا اختلاف اسطرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہین چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ اختلاف حرکت اجزاء کا یا سرعت و بطو مین ہو یعنے ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو۔ اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع۔ اور عائد اور متصل۔ ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین انفصال نظام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اُسکی طرفین مین کبھی اختلاف سرعت اور بطو اور تشابہ کا ہوتا ہے۔ اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جائے پھر بطرف عظیم ہونے کے بہ نرمی عود کرے۔ اسی عائد کی قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بجہت اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بجہت تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون۔ اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین لحاظ کیا جاتا ہے متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال سے ہو جسکا فصل جہت تغیر مین از قسم سرعت و بطو غیر محسوس ہو۔ یا اُسکا انفصال جہت اتصال مین سرعت و بطو سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو۔ یا اُسکا اختلاف اعتدال مین سرعت بطو کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اُس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہے غیر محسوس ہو۔ اور یہ نبض کبھی بنہج تشابہ مستمر رہتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کمتر

فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین۔ غزالی وہ نبض ہے جسکے ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کا کہ اُس جزو کی حرکت بطی ہو کر

محسوس ہون مترجم کہتا ہی جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچون نسبتین محسوس مناسبات وزن سے ہین اور اُنمین شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہین ہی شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہی- بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ اُنکی خلقت موزون ہوتی ہی کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو بمقتضاے طبیعت پہچان لیتے ہین - اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد فن موسیقی کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتہ اور زحافات کو شناخت کر سکتے ہین اور نہ بادی سر اُنکو بُرا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا انکو دریافت ہو سکتا ہی- ایسے لوگون کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہی بلکہ بعد کمال مہارت کے بھی فن موسیقی مین اُسنے شناخت نبض کی ان نسبتون کی محال عادی ہی بہر حال مترجم کو ان پانچون نسبتون کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہی تاکہ واضح ہو کہ ارباب موسیقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہین اور یہ دوسری صورت ہی جسکو جالینوس نے کہا ہی کہ بہ نسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک سر کا ارتفاع تین ہی اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بہ نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہی- اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہی اور وہ بُعد کسی اور بُعد پر بقدر نصف کے زائد ہی ان دونون مین نسبت بالخمسہ کہتے ہین مثال اسکی ایک نغمہ دو ہی اور دوسرا تین ہی پس تین دو سے ایک عدد زائد ہی جو نصف ہی دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہی جسکو اُسنے نسبت بالخمسہ کہا ہی- اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اُسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ چوتھی نسبت ہی جو قول جالینوس مین اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ پانچوین نسبت ہی جو قول جالینوس مین مذکور ہوئی- اور جو نغمہ کہ اس مین دو نسبتین یعنے نسبت بالکل اور نسبت بالخمسہ مجتمع ہون کسیطرح کی تالیف کیون نہو اسکو اصطلاح موسیقی مین نسبت ثلاثہ اضعاف کی کہتے ہین اسلیے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہی اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہی جسوقت یہ دونون جمع کیے جائین گویا کہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا ضرور سہ چند ہوتا ہی پس مجموعہ ان دونون نسبتون کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مولف ہی نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر مین ہم اسکو اسطرح پر کہین گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہی یعنے تین گنا- پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہی اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت اُن اطراف کے جو مولف دو نسبتون سے ہون پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہی اور یہی وہ نسبت ہی جو ڈیوڑھے کے دونے مین ہوتی ہی اور یہ پہلی نسبت ہی قول جالینوس مین جسکو اُسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سہ چند نام رکھا ہی پس مآل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ قدر محسوس مناسبت وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہی یا دو چند کے بعد اُسکے ڈیوڑھے کی اُسکے بعد وہ نسبت جسمین زیادتی ایک ثلث کی ہو اُسکے بعد سوائی و سوین جنس ماخوذ ہی نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس مقدارون چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہی اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہی تاہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہی کر سکتا ہی حاصل یہ ہی کہ جو زمانہ کہ اسمین حرکت ہوتی ہی تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہی اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہین وہ ایک قسم کو دوسری قسم مین داخل کرتے ہین اگرچہ یہ دخال جائز ہی محال نہین ہی مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہی اور نبض کا وزن ہی ہی جسمین نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہین کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمین ہین پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہی کہ اسکا وزن متصل وزن اُس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو چکا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

یا اجزاے نبض واحد یا جزو واحد کے تمامی اقسام مذکورہ بالا مین کرے ممکن ہی لیکن مآل اُس بسبب تفصیل کا انھین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انھین پانچ قسمون کی طرف رجوع کرینگے نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہی جو ان پانچون قسمون مین مستوی ہی اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہو اُسکو مستوی علی الاطلاق نہ کہینگے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اسی قسم مین اُسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین - اسی طرح مختلف وہ نبض ہی جو مستوی نہو اسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہی یعنے جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو - یا کسی خاص مین غیر مستوی یا مختلف ہو نوین جنس جسکا اعتبار بلحاظ نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہین مختلف منتظم مختلف غیر منتظم - منتظم وہ نبض ہی کہ جسکے اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اس نظام مین خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہوا کرے یعنے جتنی سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے مین اسی قدر سانس دینا ہر قرع مین پایا جاے - یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی یا پانچوین مین حساب سے الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اُسی حساب سے دوسرے دورے مین الگ پڑے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اُسکی دو صورتین ہین - ایک منتظم علی الاطلاق یعنے جو اختلاف اس مین پیدا ہوا ہی تکرار قرعات مین وہی اختلاف باقی رہے - اور ایک منتظم دوری کہ اس مین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اُترے - اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دورہ پیدا ہو کر پھر پھر کر وہی آیا ہی - اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہی کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اُس مین محفوظ نرہین - اگر خوب اس نوین جنس مین تامل کیا جاے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت مین داخل ہوگی طبیب کو مناسب ہی معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت موسیقاری موجود ہی جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسب سے آپس مین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب ادوار ایقاع یعنے دو تالون کی بمقدار اُس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکے کی واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہی - اسیطرح حال نبض کا ہی کہ نسبت نبض کے زمانون کی سرعت اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہی اور نسبت احوال اسی نبض کی قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہی - اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع اور مقدار سُرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہی اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم - ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتے ہین اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہی جالینوس کی یہ راے ہی کہ جو صورتین مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہی - ۱ یا النسبت مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہی - اسلیے کہ یہ نسبت مولف ہی ڈیوڑھے کی دونے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل بمعنی ضعف ہی اور خمسہ بمعنی ڈیڑھ ہی ۲ یا النسبت وزن کی بالکل ہی اور وہی ضعف ہی یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہی جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہی جو مساوی کل اصل یعنے دو کے ہی ۳ یا النسبت وزن کی بالخمسہ یعنی ڈیوڑھے کے ہی اور مراد نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہی جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہی اور وہ نصف ہی دو کا ۴ یا النسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اُسی سے مراد وہ زیادتی ہی جو بمقدار ثلث اصلی کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہی اور وہ ثلث تین کا ہی ۵ یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کہر کے ہوا اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہی جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہی اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہی - یہ پانچ نسبتین کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد اسکے محسوس نہین شیخ کا مقولہ ہی مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہون - اور جو مشاق فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانتا ہو اور اُسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ مصنوعی شے کو اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف احوال نبض کے تامل کرے ممکن ہی کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین اُسکو

بلمس شریان کے ساتوین جنس معتبر ہو باعتبار زمانہ سکون کے آٹھوین جنس لی جاتی ہی باعتبار استوار اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ ہی باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک اسی انتظام کے دسوین جنس معتبر ہی باعتبار وزن کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہی۔ پس حال نبض کے باعتبار مقدار کے نو طرح پر ہین۔ بسیط۔ اور مرکب۔ بسیط کی نو قسمین ہین۔ طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے۔ عریض ضیق معتدل باعتبار قطر عرضی کے۔ منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے۔ طویل وہ نبض ہی کہ اسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہی یا مقدار طبعی خاص بہ نسبت اسی شخص سے طول مین اجزاے نبض کے زیادہ ہون۔ اور یہ معتدل وہی ہی جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے۔ اِن دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا۔ قصیر نبض طویل کی ضد ہی یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اسکے طول مین کم ہون۔ اور معتدل وہی نبض ہی جو درمیان طویل و قصیر کے ہو۔ علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین۔ ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہی اور بعض کا کچھ نام نہین ہی۔ جو نبض طول و عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اسکو عظیم کہتے ہین۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اسکو صغیر کہتے ہین۔ اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہی اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اسکو غلیظ کہتے ہین۔ اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اسکو دقیق کہتے ہین اور درمیان ان دونون کے معتدل ہی دوسری جنس جو باعتبار قرعات کے معتبر ہی اسکی تین قسمین ہین۔ قوی اس نبض کو کہتے ہین جو نباض کی انگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیون کو ہٹا دیگی۔ اور ضعیف مقابل ہی قوی کے کہ نیچے انگلیون نباض کے کم محسوس ہو۔ اور معتدل وہ ہی جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصابع کرے تیسری جنس ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہی اسکی بھی تین قسمین ہین سریع وہ نبض ہی جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طے کرے۔ اور بطی اسکے ضد ہی اور معتدل وہ ہی جو درمیان سریع اور بطی کے ہو چوتھی جنس باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہی اسکی بھی تین قسمین ہین لین وہ نبض ہی جو اندر کی طرف بآسانی دب جانے کی قابلیت رکھے اور صلب وہ ہی جو اسکے ضد ہو۔ اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہی پانچوین جنس کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہی جو رگ کے اندر موجود ہو اسکی بھی تین قسمین ہین ممتلی وہ نبض ہی کہ اسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر معتدبہ کے اور خلا محض معلوم نہو۔ اور خالی وہ ہی جو اسکے ضد ہو اسکو فارغ کہتے ہین اور معتدل وہ ہی جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو چھٹی جنس کا اعتبار باعتبار ملمس نبض کے ہوتا ہی اسکی بھی تین قسمین ہین۔ حار بارد معتدل ساتوین جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہی اور اسکی بھی تین قسمین ہین۔ متواترہ وہ نبض ہی کہ جسکے دو قرع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین۔ اور متفاوت متواتر کی ضد ہی اور اسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین۔ اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہی۔ پھر زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہی اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو اس زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو اور اگر اوراک زمانہ انقباض کا ہو سکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین آٹھوین جنس جسکا اعتبار باعتبار استوا اور اختلاف کے ہوتا ہی اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہی یا مختلف یعنی غیر مستوی۔ استوا یعنی مشابہ ہو یا جید حرکات انبساطی یا انقباضی نبض کا یا جید جز کا اجزا سے ایک نبض کے یہ ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہی عظم و صغر۔ قوت ضعف سرعت و بطوء۔ تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہی کہ آخر انبساط اسکا سریع تر ہوتا ہی بلحاظ پھیلنے حرارت کے یا ضعیف تر ہوتا ہی بجہت ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ نبضات

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچائے - اور انقباض حرکت وہ ہی کہ اندر کی طرف سمیٹے - فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر روح کی بذریعہ تسنیم کے ہی کہ حرکت انقباضی سے تسنیم اندر کو کھینچتی ہی - اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوئی ہی دفع ہوتی ہی نبض مین بحث دو طور پر ہوسکتی ہی - کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے - ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین - اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کرینگے - پس کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہی اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکتین انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہی اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہی اسطرح پر محال ہی کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو بغیر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہوسکتی - برہان اس مسئلہ کی علم طبعی مین بیان ہوتی ہی جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہین ہی بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا اینکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو درکار ہونگے دو حرکت اور دو سکون بایں تفصیل - پہلے حرکت انبساطی اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہی - حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک ہرگز محسوس نہین اور بعض مدعی ہین کہ محسوس ہوتی ہی - قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہی اور عظیم مین بجہت بلندی اور ارتفاع کے - اور صلب مین بسبب شدت مقاومت کے - اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے جالینوس کہتا ہی مین زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اسکے بعد مین نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکہ کسیقدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے مین نے اسکو پہچانا اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کرلے گا - اگرچہ یہ منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی محسوس نہین ہی حقیقت مین صحیح ہو تو اس مین شک نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین غیر محسوس ہی ہاتھ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہین - اوّل تو ہاتھ مین لینا اس رگ کا آسان ہی اور اسکے کھل جانے مین مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہین ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہی اور اس سے قریب ہی مناسب ہی کہ جس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہی ایک ہی جانب پر ہون یعنے پہلو پر ہون اسطرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کی طرف ہو یا برعکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہی کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چیت ہو نبض عرض مین بڑھ جاتی ہی اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹجاتی ہی خصوصًا جنکے ہاتھ دبلے ہون - اسیطرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پٹ ہو کہ پشت اسکی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہی اور عرض گھٹ جاتا ہی - واجب ہی کہ جسوقت کسیکی نبض دیکھے وہ شخص غضب و سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو - اور شکم سیر اسقدر نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت معہود کا اسوقت تارک نہو اور نہ کسی امر خلاف عادت کو اسوقت اختیار کیے ہو یہ بھی ضرور ہی کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جاے تاکہ اسپر اور نبضون کا قیاس کرین - اسکے بعد ہم یہ کہتے ہین کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہین برطبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے انکی دس قسمین ہین اگرچہ مناسب تھا طبیب یہی ہی کہ انکو نو قسمون مین منحصر کرے پہلی جنس لی جاتی ہی مقدار زمانہ انبساط سے دوسری جنس ماخوذ ہی کیفیت قرع حرکت سے واسطے اصابع کے یعنے نبض کا انگلیون مین لگنا تیسری جنس معتبر ہی زمانہ ہر حرکت سے چوتھی جنس معتبر ہی بہ نسبت قوام آلہ کے یعنے شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہی اسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ پانچوین جنس لی جاتی ہی باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے چھٹی جنس ماخوذ ہی باعتبار حرارت اور برودت

یہ مواد جسوقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین تو اسیمین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہی - اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اُسپر بد حالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر تنفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی - اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہوکر اوپر کی جانب جاتا ہی - اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہی - اور درد سر عارض ہوتا ہی - اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پہونچے مین ظاہر ہوتا ہی - اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہی اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہی اور اُس مین خطرہ زیادہ ہوتا ہی - پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو پیچھے دونون کانون کے ہی مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہی - رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہی - تمام اورام حشائین رعاف بہت عمدہ دلیل ہی - اور پوری بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے **فصل گیارھوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین** تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اُسپر واقف ہوتی ہی - اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا ناخس یا اکال اُسپر دلالت کرتا ہی خصوصًا اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ نہو - اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہی مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد علامات ورم اور اُنکے نضج کے ہوتا ہی - اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہی اکثر اُسکو دلالت شگافتہ ہونے بوجہ نضج کے ہوتی ہی - اور کبھی نہین ہوتی ہی - اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی - اور پیپ نکل جاے گی - اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی - اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی - کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اُکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہی اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین - اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہی - اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہی جس جگہ تفرق اتصال ہو جائے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جاتین اگر براز اُنکا بند ہو جاے - بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہی کہ اُسپر آگاہی نہین ہو سکتی - اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اُنکی شناخت مین ہی کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاے - اور یہ اس طرح پر کہ مثلا کوئی عضو بے حس ہو خواہ شامل اس رطوبت کا نہو جو اُس سے جاری ہو یا اُس مین گنجائش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اسکو ایسا اعتماد نہو کہ اُسکے اُکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اورام مین سخت اعراض اور اسی طرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین جنکی حس زیادہ ہی واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین - اور غشی اور تشنج تو ان مین ہمیشہ لاحق رہتا ہی غشی بوجہ شدت وجع کے - اور تشنج بجہت عصبی ہونے عضو کے - ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اُس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہی جو مفاصل پر ہوتے ہین اسلیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اسواسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہی اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہی انصباب مواد کی استعداد اُس مین زیادہ ہی - از انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہی کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاے **جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا** اور اسمین اُنیس فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت ان اعضا کی ہی جنمین روح بھری ہوتی ہی اور وہ اوعیہ روح کہلاتے ہین - اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہی - انبساطی حرکت وہی ہی جب نبض اوپر کو اُبھرے

اُسکے ٹھونکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاے زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہی۔ اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح پر ہوتا ہی المس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تبوڑی کے ہوتی ہی۔ اس طرح پر کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہی اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہی اور رطوبت روان اور ہلتی ہوئی نہین ہوتی۔ یا غلط لز وج اسلیے کہ حس لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہی۔ اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہی بلکہ ریح صورت حرکت ٹھہرنے اور ہلنے مین فرق ہوتا ہی **فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے** ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہی۔ اور باطنی اورام اگر گرم ہون اُنپر تپ لازم دلالت کرتی ہی۔ اور ثقل محض دلالت کرتا ہی اگر عضو متورم مین حس نہو۔ اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہی اگر عضو متورم ذی حس ہو۔ یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہی۔ یا معین دلالت مین ہوتی ہی۔ اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہی کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اُس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے۔ ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہین ہوتا اور اسکے علامات کلی کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہی۔ اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اُس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کردیگی۔ پس مناسب یہی ہی کہ اورام باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے۔ اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہوا ور درد محسوس نہو اور باانیہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیے کہ ورم بلغمی ہی۔ پھر اگر اُسکے ساتھ غلبہ خاص سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہی خصوصاً لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت افضل دلائل سود سے ہی۔ اگر اورام گرم اعصاب مین ہون مرچ شدید اور حمیات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہی اور حرکات قبض وبسط مین آفت شروع ہوجاتی ہی جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین اور جسوقت مادہ ورم احشا جمع ہونے لگتا ہی اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونے کی پہونچتی ہی درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہی۔ بیداری بڑھ جاتی ہی۔ اعراض عظیم اور پرخطر ہو جاتے ہین ثقل زیادہ ہو جاتا ہی۔ اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتی ہی بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہی۔ دونون آنکھیں اندر کو بند ہوئی بیٹھی جاتی ہین جسوقت ریم پڑتی ہی تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہی۔ اور بجاے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر ورم حمرہ ہو یا صلابت ہو حمرہ مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہی۔ گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہی۔ پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہی پہلے اُس سے لرزہ بجہت لذع ریم کے عارض ہوتا ہی پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہی۔ اور نبض عریض ہوجاتی ہی بجہت استفراغ مادہ کے۔ اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہی اور ضعف اور صغر اور بطوء اور تفاوت عارض ہوتا ہی۔ اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہی۔ اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہی۔ مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب مین دفع ہوتا ہی خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہی۔ اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہی اور کبھی برا ہوتا ہی انتقال جید یہ ہی کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پسِ گوش کرے۔ یا ورم جگر کا طرف کش ران کے۔ اور انتقال ردی یہ ہی کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے۔ اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہی اُسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہی جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو۔ واسطے انتقال اورام باطنی کے ونیز انتقال بدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فواق کے علامات ہوتے ہین کہ

پیاس مین کمی مگر یہ کہ بلغم شور ہو اُس وقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصًا سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہوگی ضعف ہضم۔ ترشی آروغ سپیدی بول۔ کثرت نوم کسل۔ استرخاء اعصاب۔ بلادت ذہن۔ نرمی نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے۔ اسکے بعد سن۔ عادت تدبیر گذشتہ پیشہ۔ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین۔ خواب مین پانی نہرین برف باران۔ اولے۔ رعد وغیرہ نظر آتے ہین۔ علامات غلبۂ صفرا۔ زردی رنگ بدن خصوص آنکھون کی۔ تلخی دہان۔ خشونت زبان اور خشک ہونا اُسکا۔ نتھنون مین خشکی۔ لذت پانا نسیم سرد سے۔ شدت عطش۔ نبض مین سرعت۔ ضعف اشتہاے طعام۔ متلی۔ قی صفراوی زرد یا سبز۔ براز رقیق جس مین لذع ہو۔ بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین۔ اُسکے بعد۔ تدبیر مقدم۔ عادت مزاج۔ بلد فصل۔ سن۔ پیشہ بھی دلیل ہوتا ہو۔ خواب مین شعلے اُٹھتے ہوئے نظر آنا۔ اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزدن مین زردی نہو نظر آئین۔ اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے۔ علامات غلبۂ سودا خشکی بدن۔ تیرگی اور سیاہی خون اور اُسکا غلیظ ہونا۔ زیادتی وسواس و فکر۔ سوزش فم معدہ۔ اشتہاے کاذب۔ بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت۔ رنگ بدن کا سیاہ ہونا۔ اور اُسپر بال بکثرت تمام ہونا۔ کمتر غلط سودا سپید بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہو۔ ایضًا علامات سودا کے۔ بہق اسود کا پیدا ہونا۔ اور قروح خبیثہ کا۔ اور نیز امراض طحال کی کثرت۔ اور سن۔ مزاج۔ عادت۔ بلد۔ پیشہ۔ فصل۔ تدبیر مقدم بھی اُسپر دلیل ہین۔ خواب ترسناک مثل تاریکی۔ اور گھرے گڑھے۔ اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والے سُدون کے جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اُسپر دلائل قایم ہون اور تمدد محسوس ہو اور دلائل امتلا کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سُدے ضرور ہونگے۔ سُدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہو کہ وہ سُدے ایسے مجاری مین پڑین جن مین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہو اگر کوئی مانع اُسکی راہ مین ہو از قسم سُدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہو جائیگی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا۔ فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے نہونے سے کیا جاتا ہو لیکن سُدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بجہت تمدد کے محسوس ہوگا۔ اکثر جبکی رگون مین سُدے پڑین اُسکا رنگ زرد ہو جاتا ہو اسلیے خون اُسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دالۂ ریاح پر ریاح پر کبھی استدلال بسبب اُس درد کے کیا جاتا ہو جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو۔ اور یہ درد مانع ہوتا ہو اس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی استدلال ریاح پر اُن حرکات سے کیا جاتا ہو جو حرکات اعضا مین پیدا ہون۔ اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہو۔ اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہو۔ درد سے اسطرح پر استدلال ہوتا ہو کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہو خصوصًا جسوقت خفت کے ساتھ ہو۔ اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اُسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہو۔ یہ حرکت اور درد اُسیوقت ہوتا ہو کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غددی کے اگر ریاح پیدا ہون اُنمین درد ظاہر نہین ہوتا کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اُسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا۔ لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اُس عضو کو جو اُس ہڈی کے متصل ہو نخس یعنی چبھن سے محسوس ہوتی ہو۔ استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہو کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہین اور انکی حرکت بطرف انقلاب و تحلل کے ہوتی ہو۔ استدلال بذریعۂ اصوات کے اسطرح ہوتا ہو کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہو اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اُسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہو۔ یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو۔

یہ وہی شخص ہی جسکے اعضا کا مزاج متشابہ نہو بلکہ اُسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اُسکا طرف
ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اُس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہو اُسکا مزاج بہت ردی ہوگا
یہانتک اُسکے فہم وعقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اُسکا بڑا ہو اور انگلیان چھوٹی چہرہ گول سر اندازِ مناسب سے بڑا
یا چھوٹا پیشانی اور مُنھ اور گردن اور دونون پانؤن پرگوشت ہون گویا اُسکا چہرہ نصف دائرہ ہی اگر دونون فک اُسکے کروی الشکل ہون
اُسکے مزاج مین اختلاف زیادہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر مُنھ اُسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھو نمین
بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہی **فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین** امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلاے ظروف اخلاط
ہوتی ہی دوسری بحسب قوت۔ امتلا بحسب ظروف یہ ہی کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ
ہون تا انیکہ تمام مقامات ایسے بھر جائین اور اُن مین تمدد پیدا ہو ایسا شخص ہر وقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر
بوجہ امتلا کے رگین پھٹجاتی ہین اُن مین سیلان یہانتک ہوتا ہی کہ دم گھٹنے لگتا ہی اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہی۔ علاج
ایسے شخص کا بہت جلد فصد کرا دینا۔ قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہی کہ اخلاط سے اُسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ
بجہت ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے
امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہی۔ علامات جملہ امتلاے اوعیہ کے یہ ہین۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو۔ چلنے پھرنے مین کسل اور
ماندگی۔ رنگ سُرخ ہو جاے۔ جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو نبض مین امتلا۔ قارورہ مین غلاظت۔ اشتہا مین کمی۔ بصارت مین کوتاہی
اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اُسمین حرکت کی طاقت نہین ہی یا اُٹھنے کی۔ یا بار گران اُٹھا لیا ہی۔ کلام
کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے خواب مین اُڑتے ہوئے آپکو دیکھنا۔ اور بسرعت حرکت کرتے ہوے۔ اخلاط رقیق اور اُنکے مقدار معتدل
پر دلالت کرتا ہی علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہین کسل۔ اور ثقل۔ اور قلت شہوت مثل اول کے اسمین بھی ہوتی ہی۔ اور اگر امتلا بحسب قوت
کے تنہا ہو۔ رگون مین زیادہ انتفاخ۔ اور جلد مین زیادہ تمدد نہوگا۔ اور نبض مین امتلا اور عظم۔ اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین
زیادہ سرخی نہین ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہی۔ اور تہیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہی۔ خواب اُسکے خارش۔ اور
لذع۔ اور احتراق۔ اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین۔ اور جو اخلاط غالب ہون اُنپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا
دلالت کرتے ہین۔ اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہی **فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک اخلاط کے بیانمین** خون اگر بدن مین غالب ہو اُسکے علامات امتلا اوعیہ کے علامات کے قریب ہین۔ اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل
بدن مین اور دونون آنکھونکی جڑ مین خصوصًا سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہی۔ انگڑائی۔ جماہی متلی پینکی جو ہر وقت لازم رہے۔ اور
کدورت حواس۔ اور بلادت فکر۔ اور ماندگی بدون تعب سابق کے۔ اور شیرینی مُنھ کی وقت بیوقت ہو سرخی زبان کی۔ اور بدن پر دہل۔ اور
زبان مین چھالے نکل آئین۔ اکثر اُن مقامات سے جو بآسانی پھٹجاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خون پر
مزاج دموی۔ تدبیر گذشتہ۔ سن۔ بلد حاضر۔ عادت۔ بعید زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہی۔ خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے
ہوتے ہین۔ سرخ چیزون کو دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آئے۔ یا خون مین آپکو آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ
اُنکے ہین۔ غلبہ بلغم کے علامات۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا۔ بدن ڈھیلا ملمس نرم اور سرد۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت

توجہ نکرنا ۶ اور بے شری ۷ اور حسن ظن ۸ اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی ۹ اور قساوت قلبی ۱۰ اور نشاط ۱۱ اخلاق مردانہ ۱۲ اور کسل مین کمی ۱۳ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین۔ اوران باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین۔ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آئے اُسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہی۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہی۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج مین حرارت غالب ہو اکثر اُسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہی اور دھوپ مین جلتا ہی۔ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہی کہ برف مین ٹھرا ہوا ہی یا سرد پانی مین ڈوبتا ہی۔ اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہی۔ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اُسپر اشتعال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور وقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجہت ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدہ مین التہاب اور منہ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور سردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اِسپر دلالت کرے گی۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی۔ اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر انکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا ردآئی طبیعت کی بدہضمی تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی۔ بیداری۔ لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی۔ خریف مین زبون حالی مرطب کے استعمال سے تشفی۔ گرم پانی۔ اور خون لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان مین جتنے اچھے علامات اوپر گذر گئے ہین اُن سبکو یکجا کر کے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہین ۱ ملمس حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہو ۳ سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین اور مائل بطرف فربہی کے ۴ رگین نہ بہت بیٹھی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون ۵ بال کثرت اور قلت مین ملکہ ہونے بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون۔ لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور مائل سیاہی سن شباب مین ۶ خواب اور بیداری مین اعتدال ہو ۷ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین ۸ قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی ۹ اخلاط کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تھوڑا اور حیں مین توسط یا غضب ور خوف مین توسط ۱۰ سنگدلی اور نرم دلی مین توسط ۱۱ اضطراب فعال اور وقار مین توسط ۱۲ تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط ۱۳ کل افعال صحت تمام ہون ۱۴ اور جودت اور سرعت نمو مین ٹھہرنا ۱۵ اس وقوف کا زمانہ دراز تک ہو ۱۶ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوشبو اور خوش آواز یان اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۱۷ محبوب ہونا اُسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۸ کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا ۱۹ خواہش طعام اور شرب کی ۲۰ معدے مین ہضم جید اور جگر اور عروق مین اور اوضاع تشریحی مین تمام بدن کے ۲۱ معتدل حال نکالڈالنے مین فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچوین بیان علامات اُس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہو پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہو اور سامنا
رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہو کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات
کے تصرف پر قادر ہوجاتی ہو اور اُن رطوبات پر غالب آکر بحرکت غریب اُنکی تحریک کرتی ہو پس عفونت پیدا ہوجاتی ہو پس معلوم ہوا کہ
حرارت غریزی آلہ جمیع قوتون کا ہو۔ اور برودت سبب قوے کے منافی ہو اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہو بالعرض کسی قدر نافع ہو جسطرح تفصیل
تیسری تعلیم دوسری مین بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہو حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا اور نہین نسبت کیجاتی ہین
طرف برودت کے چگونگی حالات بدن کی جیسے نسبت کیجاتی ہو طرف حرارت کے ساتوین قسم حالت خواب و بیداری کی۔ ان دونون کا اعتدال
اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہو خصوصًا دماغ کے اعتدال پر۔ زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہو۔ اور زیادتی بیداری کی حرارت
اور یبوست سے ہوتی ہو خصوصًا دماغ کی حرارت اور یبوست سے آٹھوین قسم وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین۔ اگر افعال
کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہو اکرے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے
ہو حرارت مزاج پر دلیل ہو۔ اسیطرح افعال مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہو جیسے نشو نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا
جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت اور ضعف ہو کسل و درماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف در بلادت
اور سستی بجہت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہو تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہو بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بہ سبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال
طبعی فوت ہوجاتے ہین اور اُن مین نقصان پیدا ہوتا ہو جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہوجاتی ہو اسی طرح بعض احوال طبعی بجہت
برودت کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور
سبب کی وجہ سے ہوتا ہو۔ نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ روح شغل افعال سے خالی
ہو کر آرام پائے تاکہ جو تعب اُسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہو نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے
کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے مین غذا کے توجہ زائد کی ہو۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہو
پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہوجاتی ہو تو جہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجہت
کسی قدر عجز کے ہو۔ اور عاجز ہونا روح کا یا نیند کا ایک امر غیر طبعی ہو اور خارج حد طبیعت سے ہو اگرچہ یہ خروج طبعی ہو بایں لحاظ کہ
اسکی ضرورت ہو اسیلیے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہو۔ اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہو بایں طور کہ
افعال معتدل ہون اور تمام ہوجائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر اُنکی دلالت تخمینی ہو۔ منجملہ قوی دلائل کے
حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہوجانا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصًا
آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہو جو کسی عضو سے خاص ہو نوین قسم دفع فضول بدنی اور
کیفیت اُس چیز کی جو دفع ہوتی ہو۔ پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہو تیز ہو اور اُسکی بو اور رنگت
تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہو اور بریان اور پختہ ہو اگر اُسکی شان سے بریان اور پختہ ہوتا ہو تو وہ مزاج گرم ہو۔ اور جو فضول اسکے
مخالف ہین برودت مزاج پر دلیل دسوین قسم بلحاظ افعال اور انفعالات قوائے نفسانی کی معتبر ہوتی ہو مثلاً ہر ایک کام مین کوشش
زیادہ کرتی ہو ۲ اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی ۳ کیاست اور فہم کا تیز ہونا ۴ مہالک مین دست اندازی ۵ اور بڑے کامون کیطرف

اور بخوبی ہو اور ضد سے کم ہو - اُسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اُسکی کیفیت اور
اُسکی شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے و نیز طبیعت مین - اور اسخن شبیہ ابرد سے نہین ہے بلکہ دو گرم چیز مین بھی کہ ایک ان مین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اُن مین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس
بہت گرم چیز کے سرد ہے - اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے
سے منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اُسکو انفعال اُسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونون
حار ہین - اسی طرح جو نہایت سرد ہے اس سے بھی اسخن منفعل ہوتا ہے اور جس مین کم برودت ہے اُسسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر اسخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی جو ان مین سے قوی تر ہے اُسکی کیفیت معین
ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جس مین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اُسکا طرف اس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہے اور اُسکی کیفیت
اسکے معین ہوتی ہے آسان تر ہے مترجم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اُسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو ضرور
دونون کی شیر گرمی اور گرمی مین تغیر ہو جائیگا لیکن محسوس اُسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا - دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد
تھین یعنی حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھین اسطرح شیر گرم پانی مین کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسی قدر
برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت
گرم پانی سے ملکر اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی
استحالہ ایک شی کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہے اور آسان بھی تمت علاوہ یہ ہے کہ اس پر ایک اور چیز ہے جو محقق بعض مشارکات کیفیہ
مین ہے اور اُن مین ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسرعت قبول تاثیر حار دوا کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی
(کہ وہ برد مانع ہے واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کے) باطل کرتا ہے جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت
مانعہ کو باطل کرکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اُسکے بعد دونون کیفیتون ان اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی
قصد کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اُسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا
ہے حتے کہ گرم زہر کی مقاومت اور اُنکے دفع مضرت اور اُنکے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس
حرارت غریزی طبیعت کیواسطے ایسا آلہ ہے کہ ضرور اُس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اسطرح پر کہ روح کو اُسکے دفع پر حرکت
دیتی ہے اور حار خارجی کے بخار کو ہٹا کر اُسکی تحلیل کرتی ہے اور مادہ حار کو دور کر دیتی ہے - اسی طرح شی بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی
بجہت ضد کے اُسکے ضرر کو دفع کرتی ہے - اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ
ضد کے منع کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی - حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت
کرتی ہے اس بات سے کہ حرارت غریبہ اُسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اُسکے ذریعہ سے رطوبات
مین تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اُنکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت
متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے - اور جس وقت
حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

حبشی سے امید نہین کہ اُسکے بال اشقر ہون تاکہ اُسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اُسکے صنف کے واسطے
ہی۔ اور صقلابی سے سیاہ بالون کی امید نہین ہو تاکہ اسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاے یعنی وہ مزاج جو اُسکے صنف خاص کیواسطے
ہو سِن کو بھی بالون مین تاثیر ہی پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہی اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین۔ کثرت
بالون کی لڑکون مین دلالت کرتی ہی کہ مزاج اُنکا سوداوی ہونا ضرور ہی جب بڑا ہوا اور بڈھا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہی
کہ بالفعل سوداوی مزاج ہی چوتھی قسم وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہی کہ خون بدن مین
نہین ہی یا کم ہی اور برودت مزاج پر دلیل ہی اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہو جاتا۔ سرخ رنگ
بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہی۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفرا پر زیادہ دلالت
ہی۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہی اگرچہ صفراوی بھی نہو جیسے بعد نقاہت
مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہی تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہی پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہی اور
خلط سودا سے مستحیل ہو جاتا ہی اور رنگ جلد کو سیاہی کیطرف بدل دیتا ہی۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہی۔ اور اسفنجی ہونا یبوست اور
برودت پر دلیل ہی اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہی جیسی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہی رصاصی یعنے
سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسی قدر سوداویت کے دلالت کرتا ہی اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہی پس سفیدی
تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جسمین بلغم کی شرکت ہی کہ اُسنے اُسکو سبز کر دیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے
دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جس مین تھوڑا اصفرا ملا ہو دلالت کرتا ہی اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے
ہوتا ہی اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہی بلکہ اسمین بھی
اختلاف بھی واقع ہوتا ہی زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن رگون کے حال پر قوی ہی۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہی
کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کے مختلف دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بجہت شدت سوزش مرارہ کے
عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہی پانچوین قسم وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا
ہوتا ہی۔ اور بزرگی اطراف اور اُنکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا
عظیم ہونا اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال تشویہ اور ہیات کری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین
اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین اسلیے کہ قواے طبعی بجہت حرارت کے تتمیم افعال پیدائش در اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین
خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا حنجرہ اور بینی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور تیلا ہونا چھٹی قسم
وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہی اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جائے بے اسکے کہ اسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی یکجائی
حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہی یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اُسکا مزاج حار ہی اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب
مین آسان ہوتا ہی بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے! ور اگر بہت جلد سرد ہو جائے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہ ہی جو مذکور ہوئی۔
اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اُسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہی اور یہ ایسی بدیہی بات ہی
کہ اسمین کسی طرح کا شبہہ ہی اور تمھارا کلام (کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ بآسانی ہوتا ہی) اس بات کو لازم کرتا ہی کہ افعال شبیہ بسا اولی

جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہو بر وقت بھوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہو کہ یہ مزاج اُسکا طبعی ہو۔ اور اگر یہ پچھلی علامتین ہمراہ سمین اور شحم اور ترہل بدن کے ہون جاننا چاہیے کہ مزاج اُسکا غیر طبعی ہو بلکہ عرضی اکتسابی ہو سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت کرتی ہو اسلیے کہ اُن دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہو اور علت فاعلی اِن دونون کی برودت ہو اسی واسطے جگر پر انکے کمی ہوتی ہو اور انتڑیون پر زیادتی۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بجہت مادہ کے ہو نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ توجہ طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہو سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بحسب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہو۔ جو بدن لحیم ہو اور اسمین کثرت سمین اور شحم کی نہو اُسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہو۔ اور اگر گوشت سُرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہو اور اگر یہ دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہو اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہو۔ زیادہ تر ضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہو۔ اُسکے بعد حار یابس بعد اُسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اُسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو قسم تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اُسمین لحاظ اتنے امور کا ہوتا ہو ۱- جلدی نکلنا یا دیر مین ۲- کثرت بالون کی یا قلت ۳- باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴- سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵- رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہو جلدی بالون کا نکلنا یا دیر مین یا نکلنا اس سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہو کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اُسکے بدن مین ایسے علامت نہون کہ اسمین خون کم ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہو۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اُسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اُسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال نکلین گے اور اُن مین کثرت اور گندگی ہوگی اُسکی دلیل یہ ہو کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہو اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اُسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہو جیسے جوانون مین سوائے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہو دخانی نہین ہو اور اِن دونون بالون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اُگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین۔ اور استدلال شکل سے بالون کی اس طرح پر ہو کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہو کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہو اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہو۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہو اور سیدھا ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہو۔ رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہو کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہو۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہو اور اشقر ہونا اور سُرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہو۔ اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہو جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بر وقت خشکی کے جب اُسکی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہو اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہو۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد اُن امراض کے عارض ہوتی ہو جنسے خشکی پیدا ہوتی ہو سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہو طرف لون بلغم کے اور نزدیک جالینوس کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہو بر وقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جب تک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہو۔ اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اسلیے کہ سبب بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم متکرج یعنی پھپھوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہو۔ اور تحقیق اسکی طبیعات مین ہو۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور مواد ون کو بالون مین تاثیر ایسی ہو کہ اُسکی رعایت کرنی مناسب ہو

بالتبع ہو پس مریض سے اُن علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضاے عضو علیل مین ہین اور محسوس اور ایذا وہ نہین ہین کہ انکی ایذا دہی ظاہر ہو
اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہون البتہ اُنکے تابع چند امور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس ہین اور
مریض بجہالت اُنکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہو قرار دیتا ہی۔ ان امور کی معرفت
سواے طبیب کے اور کسی کو نہین ہوتی۔ اور طبیب بھی اکثر بدایت تا آب اسی وجہ سے ہوتا ہو کہ افعال کی مضرت مین تامل کرے
اگر مضرت افعال کو سابق پاے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہی تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال مین اُنکے امراض متاخر ہوتے ہین
بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہو کہ اُسکے امراض بمشارکت امراض معدے کے ہوتے ہین عکس اسکا بہت کم
ہو یعنی معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین۔ ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجۂ اصلی اور عارضی کے لاتے ہین اور
بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اُنکا بیان باب امراض خاصہ مین کیا جائیگا۔ امراض ترکیب مین سے
جو مرض ظاہر ہو اُسے حس پہچانے گی۔ اور جو مرض ان مین سے باطنی ہو سواے امتلاء اور سدّہ اور ورم اور تفرق اتصال کے
محصور کرنا اُسکا حکم کلی مین دشوار ہی۔ اسی طرح جو اقسام امتلاء اور سدے اور ورم اور تفرق اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہین
کہ انکا بیان بھی بطور کلی نہین ہو سکتا اسلیے مناسب ہی کہ ان دونون کا بیان مباحث جزی مین کیا جائے **فصل تیسری علامات**
امزجہ کے بیان مین جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہی اُنکی دس قسمین ہین پہلی قسم ملمس ہی۔ اور ملمس سے اس طرح
شناخت ہوتی ہی کہ تامل کیا جاے کہ ملمس مریض کا مساوی ملمس صحیح کے بدن معتدل سے ہو اے معتدل مین ہی یا نہین۔ اگر مساوی
ملمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا۔ اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اُس بدن کی گرمی۔ یا سردی۔ یا نرمی۔ یا سختی سے جسد طبعی سے
زیادہ منفعل ہو اور اُسوقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم کے سخن اور مبرد سے نہو جس سے بدن مین گرمی یا سردی زیادہ
ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہو اُس وقت اُس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے۔ کبھی اطراف بدن کی
نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہی اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہو با اینہمہ نرمی اور
سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہی یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل
موجود ہولین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ دلائل ہون ممکن ہی کہ حرارت حادثہ ملمس سخت اور درشت
کو نرم کردے چہ جاکہ ملمس معتدل کہ اُسکی تحلیل بہ نسبت ملمس خشن کے زیادہ کریگی اور نرمی پیدا ہوگی پس توہم اسبات کا ہوگا
کہ یہ ملمس بالطبع نرم اور تر ہی۔ اور یہ بھی ممکن ہی کہ حرارت موجودہ ملمس بارد اور لین کو سخت کردے چہ جاکہ ملمس معتدل کہ
اُسمین انجماد پیدا کرکے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ ملمس بالطبع خشک ہی جیسے برف اور گھی لیکن برف کا منعقد
ہونا البستہ ہوکر ہوتا ہو اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہی۔ اکثر قابل اس انفعال کے اُس مزاج کا بدن ہی جو نرم بالطبع ہو اگر
نحیف و لاغر ہو اسلیے کہ خامی اس مین زیادہ ہوتی ہی دوسری قسم وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین اسلیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو
دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن مین سختی ہوگی۔ اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ نہو دلالت حرارت
اور یبس پر کرے گی سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین۔ اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہی اگر ہمراہ اسکے
رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بروقت بھوک کے بسبب ضعیف اور نزار ہو جائے اسلیے کہ خون اصلی

اعضائے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہی۔ جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہی کہ شی مستفرغ جوہر اعضائے اصلی سے نہین ہی اُسکی دلالت یا اس طرح پر ہوتی ہی کہ
کہ خروج شی کا غیر طبعی ہی جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جسوقت خارج ہو۔ یا اُس سبب سے ہوتی ہی کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہو جیسے خون فاسد خروج اُسکا
معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اِس سبب سے کہ شی مستفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہو جیسے پتھری۔ یا اُس سبب سے کہ اُسکی مقدار غیر طبعی ہو اگرچہ خروج
اُسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ۔ یا اُس سبب سے کہ اُسکی کیفیت
غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اُسکا معتاد ہو جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اُس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہو وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اُسکا اور کسی
راہ مین طبعی ہو جیسے براز کا نکلنا منھ سے ایلاوس مین۔ وجع کے دلائل دو جنسون مین منحصر ہین اسلیے کہ درد یا اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً
اگر داہنی طرف ہو تو جگر مین ہوگا۔ اور بائین طرف ہو تو طحال مین ہوگا۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہی جیسا تعلیم اسباب
مین مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس مین ہی یا ایسے عضو مین ہی جسکی حس باطل ہو گئی ہی اور وجع ممدد
کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہی اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا ہی دلائل ورم کے تین طرح پر ہوتے ہین۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے
ہوتی ہی جیسے سرخی اوپر ورم صفراوی کے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہی کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا
ہی کہ نزدیک جگر کے ہی۔ اور بائین جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اطراف طحال مین ہی کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہی
اگر ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر مین ورم ہی۔ اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اُس عضلہ مین ہی جو اوپر جگر کے واقع ہی اور دلائل وضع کے یا موضع ورم سے
ہوتے ہین یا مشارکات سے بموضع ورم کے دلائل ظاہر ہین۔ اور مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جاے اوپر ایک درد کے جو انگلی مین
ہو سبب سابق سے بانیطور کہ یہ الم بجہت ایک آفت کے ہی جو چھٹی زوج مین عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوئی ہی **فصل دوسری**
علامات فارقہ درمیان امراض خاصہ اور مشارکہ کے بیان مین چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہی کہ کبھی ابتداءً ایک عضو خاص مین
عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہین جسطرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہی لہذا واجب ہی
کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کیجاے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے
پس ہم کہتے ہین کہ واجب ہی تامل کرنا اس بات مین کہ دو بیماریون مین سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہی اور دوسری مشارک ہی
یا دونون مین سے کون بیماری ایسی ہی کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہی کہ وہی اصلی ہی۔ اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہی
مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہی جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اُسکی ضد یہ ہی کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہی۔ یا مرض مشارک وہ ہی
جسمین سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہو اُسکی ضد یہ ہی کہ مرض اصلی وہ ہی کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اُسمین سکون نہو لیکن کبھی
معرفت بالضد مین غلط واقع ہوتا ہی اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہین ہوتا اور نہ ابتدا مین زیادہ ہوتا ہی بعد اُسکے جب مرض مشارک ظاہر
ہوتا ہی اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہی حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہوا اور اُسکے پیچھے پیدا ہوا ہی لیکن چونکہ ظہور اُسمین
مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہی اس جہت سے یہی گمان ہوتا ہی کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہی اور بیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت
ہوتی ہی اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہی اس غلطی سے بچنے کی تدبیر ہو کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو تاکہ
مشارک اعضا کی اُس علم کے ذریعے سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو مین واقع ہوتے ہین خواہ محسوس ہون یا غیر محسوس پس
توقف کرے گا مرض مین حکم قطعی کرنے سے اور اسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اسلیے کہ یہ بھی ممکن ہی کہ عرض اس مرض کا

حاصل کرلے تاکہ اسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہوا ور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو لحمی ہی یا غیر لحمی اور اسکی خلقت کیسی ہی مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو مین ہوسکتا ہی یا اسکے غیر مین یعنی شکل اُس عضو کی مناسب اُس ورم کے ہی یا غیر مناسب ہی۔ اور یہ پہچانے کہ اس عضو مین کوئی شی محتبس ہوسکتی ہی یا اُسکے گرد نہین جاسکتی بجہت اسکے کہ وہ مزلق ہی اور بوجہ لغزش دینے کے جو مادہ اُس مین پہونچتا ہی اسکو ہٹا دیتی ہی جیسے معاے صائم اور اگر احتباس مادہ کا اُس مین ممکن ہی یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اُس سے جدا ہوسکتی ہی پس کون سی چیز قابل محتبس ہونے کے ہی اور کون چیز قابل پھیل جانے کے ہی جب اُسکا مقام پہچانے گا اُس وقت جس چیز کا حس وجع یا ورم سے کرے گا اُسپر حکم قطعی اسطرح پر کرے گا کہ یہ وجع یا ورم خاص اُسی عضو پر وارد ہوا ہی یا اُس سے کچھ دور ہی۔ اور چونکہ مشارکت اُس عضو کی پہچانے گا حکم کرے گا کہ یہ وجع اس عضو خاص مین ہی یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہی۔ اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا انبعاث یعنی برانگیختہ ہونا نفس عضو مین ہوا ہی یا اُسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہی۔ اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہی تو خاص جوہر عضو سے جدا ہوا ہی یا یہ عضو راہ مین اُس عضو کے واقع ہی جس مین سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہی۔ اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہی مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا نکلنا اس عضو سے ممکن ہی یا نہین اور فعل اُس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اسکے فعل مین کوئی آفت ہو اُسی سے اسکے مرض کو پہچانے۔ یہ سب باتین ایسی ہین کہ انپر بذریعہ علم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہی۔ اور معلوم ہوتا ہی کہ جو طبیب امراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اُسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت ہی پھر اگر اُسکو علم تشریح حاصل ہو جاے چاہیے کہ استدلال کرنے مین امراض باطنی کی چھ چیزون پر اعتماد کرے پہلے افعال ہین جو مضرتین پہونچتی ہین اُنکا لحاظ کرے اور یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہی کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور انکی دلالت اوّلی بدنی چیزون پر دائمی اور ہمیشہ رہتی ہی دوسرے جس چیز کا استفراغ ہوتا ہی اُسکو دیکھے اور مادہ مستفرغہ کی دلالت دائمی ہی مگر اوّلی نہین ہی دائمی اسوجہ سے ہی کہ اُس سے تصدیق مرض کی ہمیشہ ہوتی ہی اور اوّلی اس جہت سے نہین کہ اُسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم کے ہوتی ہی تیسرے وجع چوتھے ورم پانچوین وضع چھٹا اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہون۔ اور دلالت ان چیزون کی اوّلی اور دائمی نہین ہی۔ اب ہم ایک ایک کی دلالت بہ تفصیل بیان کرتے ہین۔ افعال سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہو دلالت ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہی اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہی اُسی عضو مین جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو۔ افعال کی مضرت تین طرح سے ہوتی ہی یا کمی ہو جاے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شی تک کم پہونچے اور مسافت قریب سے دیکھ سکے۔ یا معدہ ضعیف ہو جاے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی چیز ہضم کرے۔ یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اُس چیز کو دیکھے جسکا وجود نہو یا جیسے وہ چیز ہی برخلاف اُسکے دیکھے۔ یا معدہ کہ طعام کو فاسد نکرے مگر سوء ہضم پیدا کرے۔ یا فعل یکسر باطل ہو جاے جیسے مطلق آنکھ سے نظر نہ آئے۔ یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہوسکے دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح پر ہین۔ یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اس چیز کا ہو جسکی شان سے استفراغ ہی مثل اُس شخص کے جسکا بول و براز بند ہو جاے۔ یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ جوہر اعضا ہو یا جوہر اعضا نہین ہی اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اُسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہی۔ یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہی جسطرح برآمد ہونا حلقہ کا تھوک مین قصبہ ریہ کے سڑنے پر دلالت کرتا ہی۔ یا بجہت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین سحج مین اگر غلیظ ہون قرحۂ امعاے غلاظ پر دلالت کرین گے اور اگر رقیق ہون تو باریک انتڑیون کے قرحہ پر دلیل ہونگے۔ یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب قشری سُرخ بول مین اُسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر ہے یا رسوب ابیض ہو تو اُسکی دلالت اوپر

اعراض مشبت ہوتے ہین کہ شروع ہوکر ہمراہ مرض کے منقطع ہو جاتے ہین جیسے حماے حادہ اور وجع ناخس یا ضیق النفس ورسرفہ یابس یا
نبض نشاری ذات الجنب کے ساتھ۔ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہین ہو کبھی تابع مرض ہوتا ہو اور کبھی نہین ہوتا ہو جیسے درد
سر واسطے تپ کے۔ اور بعض اعراض آخر مرض مین پیدا ہوتے ہین اُن مین علامات بُحران اور نیز علامات نضج کے اور علامات نضج نہونے کے انھین
مین سے علامات ہلاکت کے ہین اور یہ علامات اکثر امراض حادہ مین ہوتے ہین بعض علامات ایسے ہین جنکی دلالت امراض پر ظاہر اعضا مین ہوتی
ہو اور وہی یا خاص محسوسات سے ہون جیسے احوال لون کے اور حالات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ مین۔ اور یا محسوسات
مشترکہ سے ہون یعنی دو حس خواہ زیادہ سے دریافت ہون اور یہ ماخوذ خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہین بیشتر انھین سے
احوال باطنی پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاج ہونٹھ کا اوپر قے کے۔ اور ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہین۔ کبھی انکو دلالت
احوال اعضاے باطنی پر ہوتی ہو جیسے چھوٹا ہونا انگلیون کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ استدلال براز سے اسطرح پر کہ سیاہ ہو یا زرد محسوس
بحس بصر ہو اور قراقر سے استدلال نضج اور بدہضمی پر سمعی ہو ازین قبیل استدلال خوشبو اور مُنھ کے ذائقہ وغیرہ سے ہو۔ اور استدلال ناخن کے گول
ہوجانے سے دق اور سِل پر بحس بصر ہوتا ہو مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہو۔ کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رخسارے کا
سرخ ہونا ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرحۂ ریہ پر استدلال بذریعۂ حرکات اور سکنات کے بیان مین بسط تفصیلی چاہتا ہو۔ جو اعراض از قسم
سکون محسوس ہوتے ہین جیسے سکتہ اور صرع اور غشی اور فالج۔ اور اعراض از قسم حرکت جیسے قشعریرہ۔ نافض۔ فواق۔ عطاس۔ تثاوب۔ تمطی۔
سعال۔ اختلاج۔ تشنج جسوقت شروع ہو۔ ان مین سے کوئی چیز فعل طبیعت اصلی کا ہوتا ہو جیسے ہچکی۔ اور کوئی چیز فعل طبیعت عارضی کا ہوتا ہو
جیسے تشنج اور رعشہ اور کوئی چیز محض ارادی ہوتی ہو جیسے قلق اور بیچینی۔ اور کوئی چیز مرکب حرکت ارادی اور حرکت طبعی دونون سے ہوتی ہو
جیسے کھانسی یا بول۔ اس مرکب مین بعض چیز ایسی ہو کہ ارادہ طبیعت پر سابق ہوتا ہو جیسے کھانسی۔ اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی ہو
بشرطیکہ ارادے مین تاخیر ہو جیسے بول اور براز۔ اور جو عارض محض طبیعت سے ہوتا ہو اُسپر آگاہی یا بذریعہ حس کے ہوتی ہو جیسے قشعریرہ
اور کسی مین آگاہی حس کو نہین ہوتی اسلیے کہ وہ محسوس نہین ہو جیسے اختلاج ریہ حرکات بنظر ذات کے بھی مختلف ہوتے ہین جیسے
کھانسی کہ فی نفسہ اختلاج سے قوی ہو کبھی اسکے عدد محرکات مین اختلاف ہوتا ہو مثلاً چھینک کہ اُسکے محرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی
کے زیادہ ہین اسلیے کہ سعال محض اعضاے سینہ کے تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور چھینک اعضاے سر و سینہ دونون کی تحریک سے تمام
ہوتی ہو۔ اور کبھی اختلاف مقدار خوف و خطر مین ہوتا ہو جیسے حرکت مین فواق یابس کے خطرہ زیادہ ہو بہ نسبت سرفہ خشک کے
اگرچہ حرکت کھانسی کی قوی ہو کبھی اختلاف اُس چیز مین ہوتا ہو جو طبیعت کی اعانت کرے پس کبھی ایک آلۂ ذاتی سے طبیعت استعانت
چاہتی ہو جیسے اخراج ثقل یا براز مین عضل بطن سے مدد چاہتی ہو۔ اور کبھی استعانت آلۂ غریب سے چاہتی ہو جیسے کھانسی مین ہوا کی اعانت
درکار ہو کبھی اختلاف بذریعہ اُس اعضا کے ہوتا ہو جو متاذی اُس حرکت کے ہون جیسے کھانسی اور تہوع یعنی اُبکائی کبھی اختلاف اُنکے فاعل
مین ہوتا ہو جیسے اختلاج کا مبدء طبعی ہو اور کھانسی کا نفسانی کبھی اختلاف مادہ مین ہوتا ہو جیسے کھانسی کہ اُسکا مادہ نفث ہو یعنی جو رطوبت مُنھ
سے نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہو۔ یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہین اور اکثر اُنکی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہو اور کبھی
انسے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہو جیسے سرخی رخسار سے اوپر ذات الریہ کے منجملہ علامات کے وہ علامتین ہین جنسے
امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہو مگر لائق بحال مستدل یہ ہو کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہے تو پہلے معرفت علم تشریح کی

متعلق ہی جیسے نزف الدم یا اسہال خصوصًا رقیق اخلاط کا - مائیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اسکی بھی چاک کرنے دبیلۂ کبیرہ سے ہوتی ہی جس وقت اُس سے مدۂ کثیر دفعۃً جاری ہوا اور اسی طرح اگر خود بخود دبیلہ مین شگاف پیدا ہوا اور پھٹ جاے اور ایضًا عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ سب چیزین تحلیل روح کی کرتی ہین - اگرچہ کبھی مزاج مین بھی تغیر پیدا کر دیتی ہین - بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہی کہ تحلیل روح مین تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہی جیسے درد فم معدہ کا ممدد ہو یا لاذع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو - حمیات سے بھی ضعف بوجہ تحلیل اور استفراغ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہی اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہی مسامات کا وسیع ہونا حدوث ضعف تحلیلی پر معین ہی اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہی - کبھی ضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اسکے جزو کے تابع ہوتا ہی جیسے ضعف بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہی جو فم معدے کو پہونچے تا اینکہ قوت اسکی تحلیل ہو جاے جس شخص کا قلب اور دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہوا اسکو بیقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہو جاتی ہی - کبھی بسبب ضعف بدن کا بکثرت مشقت اٹھانے امراض سے ہوتا ہی اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت مین ضعیف ہوتے مین بہ نسبت بعض اجزا کے - اور کبھی ایک عضو بہ نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہی جیسے ریہ اور دماغ پھر اسکا قبول بہ نسبت اُس چیز کے جسکو قوی دفع کرین اصل خلقت مین بذاتہ ہوتا ہی - اگر دماغ کو خصوصیت ایسے مکان بلند سے ہوتی جہان اب ٹھہرا ہوا ہی ہر آئینہ اسقدر ضعیف ہوتا کہ اُسمین طاقت قبول فضول کی مطلق ہوتی اور بر وقت پہونچے فضول کے اسکی قوت باقی نرہتی

تعلیم تیسری ہین گیارہ فصلین اور دو جملہ ہین فصل پہلی ہین کلام کلی اعراض اور دلائل ہین کیا جاتا ہی

اعراض وہ علامات ہین جو ایک حالت پر حالات ثلاثہ بدنیہ سے دلالت کرتے ہین - یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت بقول جالینوس فقط مریض کو فائدہ دیتی ہی اُن چیزون مین جسکا کرنا مریض کو لائق ہی یا اُنکی دلالت امر گذشتہ پر ہوتی اور بقول جالینوس اس سے فقط طبیب کو انتفاع ہوتا ہی کہ وہ استدلال کرتا ہی اس دلالت سے بطور پیشین بینی کے اپنی صناعت مین اور اُسکا وثوق اپنے اعتماد مین بوجہ مشورہ کے ان دلالات سے زیادہ ہو جاتا ہی - یا اُنکی دلالت امر آیندہ پر ہوتی ہی اور اس دلالت سے بنا بر قول جالینوس کے طبیب اور مریض دونون منتفع ہوتے ہین طبیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہی اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہی اور سوء تدبیر نہین کرتا - حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہین جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہین اور انکا ذکر اپنے مقام پر کیا جائیگا - اور بعض علامات استواے ترکیب پر دلالت کرتے ہین اُنمین سے بعض جوہری اور اصلی ہین مثلاً خلقت - وضع - مقدار - عدد - اُسی طور پر ہون جو اس بدن کے لائق ہین اُسکی تفصیل اسباب گذشتہ مین بخوبی ہو چکی ہی اور بعض علامات عارضی ہین جیسے حسن و جمال اور بعض علامات تمامی ہین اور بھی از قسم تمام افعال کے اور مستمر رہنے اُنھین افعال کے اور بر کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہی اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضاے رئیسہ پر یہ ہی کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جائین - اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور نبض کے دریافت کیا جاے - اور جگر کا بوسیلۂ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اسلیے کہ ضعف جگر کو بول و براز شبیہ بہ غسالۂ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہی جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاف نبض کا سرعت مین ہیچ تپ کے کہ وہ نفس حمی پر دلالت کرتا ہی - اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے منشاریت نبض کی جسوقت کہ درد اطراف صدر مین ہو دلالت کرتی ہی کہ ورم غشا اور حجاب مین ہی - اور اوجی ہونا نبض کا ایسے ہی وقت مین کہ درد اطراف صدر مین ہو دلیل ہی کہ ورم جرم ریہ مین ہی بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہی - بعض

اعراض

پہونچائے گا بہ نسبت اور قوائے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہونچانے حرکت کے** حرکت سے درد پیدا ہوتا ہو اس جہت سے
کہ تمدید یعنی کھچاؤ اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور فسخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہو واللہ اعلم **فصل پچیسوین کیفیت الم پہونچانے اخلاط**
ردی کا بیان اخلاط ردی سے درد یا بسبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہو کہ لاذع ہو یا بجہت کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونوں ملکر درد پیدا
کرین **فصل چھبیسوین کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان مین** ریح سے بوجہ تمدد کے درد پیدا ہوتا ہو اور جس ریح سے تمدد پیدا ہو یا وہ
ریح تجویف اور بطون اعضا مین موجود ہو جیسے نفخہ معدے مین یا طبقات اعضا اور لیف اعضا مین ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریحی مین یا طبقات عضل
مین یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہی
اور جلد ہی پراگندہ ہو جانا ریح کا یا دیر تک ٹھہرنا بحساب قلت اور کثرت اور غلاظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہی
فصل ستائیسوین اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان مین اسکا پہچاننا بہت آسان ہی اگر اجناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان
ہو چکے ہین انمین غور کیا جائے پس وہین دیکھنا چاہیے **فصل اٹھائیسوین اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین** تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی
بھی ہوتے ہین اور اسباب مادی سے استعمال اُس چیز کا ہو جو بشدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب ماکول و مشروب کی نہ ہے بعد اسکے
جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ ملجا ہو مادہ کی افزایش بدن سے ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے مین ماندہ کرڈالے
ہو جائے گا جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصًا بعد طعام کے موانع تحلل رطوبت جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے
پینے مین ترغذا اور خوشحالی اور بدتدبیری- اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہین جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم نکر سکے یا ضعف قوت
دافعہ یا ماسکہ مین کہ اُسکی جہت سے اخلاط اندر بند ہو جاتے ہین اور دفع نہین ہوتے- یا مجاری بند ہو جائین **فصل انتیسوین اسباب**
ضعف اعضا کے بیان مین یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حامل قوت متصرفہ کی عضو مین ہو اسپر یا نفس قوت متصرفہ
پر وارد ہو- جو ضعف کہ اسمین اُسکا سبب خاص عضو مین وارد ہو- یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہی خصوصًا سوء مزاج بارد- اگرچہ سوء مزاج حار بھی اکثر
ایسا فعل کرتا ہی کہ اُس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخذیر پیدا کرکے فساد مزاج روح کر دیتا ہی جسطرح کوئی شخص دیر تک حمام مین ٹھہرے
بلکہ جسپر حمام وغیرہ مین غشی عارض ہو- اور سوء مزاج یابس قوی کو نفوذ سے منع کرتا ہی کہ تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہی- اور سوء مزاج رطب بجہت خاص
اور ڈھیلا کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہی- اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کر وہ مرض جسکی اذیت بخوبی ظاہر ہو عضو کو ضعیف
کرتا ہی- مرض اور الم یا فت عضو کی پٹھہ مین ہی اسکو ڈھیلا کر دیتے ہین اسلیے کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اسکی ترکیب و تالیف کے تمام
ہوتے ہین- اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیأت جندیہ محتاج ہی اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہی- اور جو ضعف بجہت اسکے عارض ہوتا
ہی کہ سبب خاص روح مین ہو تو وہ یا سوء مزاج ہی یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع
ہو جس صورت مین سبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہی اسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہی کہ اسکی جہت سے قوت مین سستی آجاتی ہی
اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تحلل روح کا بھی بر سبیل یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہی جسوقت ہم شمار اسباب کا دوسرے
طور پہ کرین گے اور اُسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاصقہ کے سبب واقع ہوتے ہین بھی ذکر کرین گے تب اسباب سوء مزاج کے
معلوم ہونگے- انھین اسباب مین سے فساد آب و ہوا اور اشیاء خوردنی کا ہی- انھین اسباب مین سے وہ چیزین ہین جو اولًا روح کو
خالی کر دیتی ہین جیسے بوے بد یا خراب ہو جانا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن مین منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیز ہی جو استفراغ سے

ہین بیان ہوا مگر یہ مادہ بر وقت پھاڑنے طبقات مذکورہ کے بھی محتبس رہتا ہو **وجع خدر** یعنے جس درد سے عضو سُن ہو جاے سبب اسکا یا نہایت
سردی مزاج ہو یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اُس روح حساس کے جو اُس عضو تک جاری ہو بند ہو جائین اور یہ انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ پٹھ کے ہو
یا امتلاء ظروف روح کی وجہ سے **وجع ضربانی** جس مین لپک سی پیدا ہو اُسکا مادہ گرم ہوتا ہو سرد نہین ہوتا اسلیے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہو نرم یا سخت
درد نہین پیدا کرتا ہو جب تک کہ مستحیل بطرف حرارت کے نہو - وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہو کہ جسوقت ورم گرم ہوا اور اُسکے
قریب کا عضو حساس ہو کہ شریان کی ضرب ہمیشہ اسکو پہونچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہو حرکت شریان کی جو اندر کی طرف ہوتی ہو اُسکا حس
اس عضو کو نہین ہوتا اور جب اس عضو مین ورم پیدا ہوا اور فضا درمیانی شریان اور عضو مذکور منضغط یہانتک ہو جاے اسوقت اسکی حرکت کا حس عضو مذکور
کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حدت سے اُس عضو مین درد پیدا ہوگا **وجع ثقیل** کا سبب ورم اُس عضو کا ہو جسمین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور
طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بجہت گرانی کے نیچے کی طرف کھچتا ہو اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اُس لفافہ کے جسمین یہ عضو لپٹا ہوا اور حس اُسی لفافہ کے
ذریعہ سے ہو نیچے کو کھچے گا اسی طرح وہ علاقہ جہان اس لفافہ کا منبت ہو وہ بھی نیچے کو کھچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونون حس کرینگے اُسکے نیچے کے
کھنچنے کا اور درد ثقیل پیدا ہوگا کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہو مگر شدت الم کی وجہ سے حس عضو کی باطل ہو جاتی ہو جیسے سرطان جو
قسم معدے مین ہو کہ اسکی گرانی محسوس ہوتی ہو اور درد بجہت بطلان حس کے محسوس نہین ہوتا **وجع اعیائی** یعنے جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اُسکا
سبب یا تعب ہوتا ہو اسکا نام تعبی ہو - یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیائی پیدا ہوتا ہو اُسکو تمددی
کہتے ہین - یا بہ سبب ریح کے پیدا ہوا اُسکو نافع کہتے ہین - یا ایک خلط لاذع سے ہو اُسکو اعیائی قروحی کہتے ہین - اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب
پیدا ہوتے ہین کہ اُسکا بیان خاص مقامات پر کیا جائیگا منجملہ مرکبات وجع اعیائی سے وہ درد ہو جو بنام ورمی معروف ہو اور اُسکی ترکیب تمددی اور
قروحی سے ہوتی ہو **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہو جسمین کیفیت حادہ موجود ہو **فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین**
سکون وجع کا سبب یا بجہت قطع ہو جانے سبب موجع کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتا ہو جیسے سویا اور کتان جسوقت مقام درد مین ضماد
کرین - یا بوجہ ترطیب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہو اور اپنے فعل سے باز رہتی ہو اور درد ساکن ہو جاتا ہو - یا مسکرات کے استعمال سے
یا وہ چیز جو برودت پیدا کرتی ہو مقام درد مین خدر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہو جس سے قطع سبب ہوتا ہو -
فصل بائیسوین جو باتین درد سے پیدا ہوتی ہین انکے بیان مین درد سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہو اور اعضا اپنے افعال سے
باز رہتے ہین کہ اُنکا فعل باطل ہو جاتا ہو تا اینکہ اعضاے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہین - یا اعضاے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہو اور سانس
منقطع یا متواتر ہو جاتی ہو حاصل یہ ہو کہ مجراے غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہو کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہو بعد اسکے اخیر مین
سردی پیدا ہوتی ہو بوجہ تحلیل کے اور بجہت اسکے کہ روح اور حیات سردی لازم ہو **فصل تیئیسوین اسباب لذت کے بیان مین** یہی دو جنس
مین منحصر ہین پہلی جنس وہ ہو جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کے طرف متغیر کردے کہ اُسکا احساس واقع ہو دوسری جنس وہ ہو جو اتصال طبعی کو دفعۃً
پھیر لائے اور جو چیز دفعۃً نہین واقع ہوتی ہو وہ محسوس نہین ہوتی پس اُسمین لذت بھی نہین ہوتی - لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم اور مناسب طبیعت
کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہو اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہو جس وقت حساس ملائم یا منافی کا ہو لذت
یا الم بجسب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہو اور جس تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہو اُسکی حفاظت
بخوبی کرتی ہو اسی وجہ سے احساس اسکا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اُسکا امر منافی کو بہت الم

قرار دین کہ وہ بالذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاے اگرچہ اسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیق بیان اس مسئلہ کا علم طب مین نہین
بلکہ طبیعیات مین بیان ہونا چاہیے۔ مگر ہم بطور اشارہ تھوڑا سا ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ درد کبھی متشابہ الاجزا عضو در رسیدہ مین ہوتا ہی یعنی جس عضو
مین درد ہو ہر جگہ پر یکسان ہوتا ہی۔ اور تفرق اتصال البتہ یکسان نہین ہوتا۔ اسوقت ثابت ہو گیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہون انکا
درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہین ہوتا بلکہ سوء مزاج سے ہوتا ہی۔ ایضاً برودت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہی جہان پر تقبض اور جمع اجزا کا کرتی ہو اور جس
مقام کو بالفعل سرد کر دیتی ہی۔ اور تفرق اتصال جو بوجہ برودت کے ہوتا ہی وہ اس مقام پر نہین ہوتا جہان پر بالفعل سرد ہو جاے بلکہ موضع متبرد کے اطراف
مین ہوتا ہی اسکا بھی یہی نتیجہ ہی کہ وجع اور تفرق اتصال مین لزوم نہین ہی۔ ایضاً وجع کے معنی ضرور یہی ہین کہ احساس موثر منافی کا بحیثیت منافات کے دفعۃً
ہو اس سے یہ لازم آتا ہی کہ موجع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافی ہی جو دفعۃً محسوس ہوتی ہی۔ اور چونکہ حد تام ہر شی کی کلیۃً منعکس ہوتی ہی اس حد کا عکس کلی یہ ہوگا
کہ ہر ایک محسوس منافی بحیثیت منافات کے موجع ہی۔ اب غور کرنا چاہیے کہ جسوقت برد مفسد مزاج بحیثیت فساد مزاج کے محسوس ہو اور اس برد سے بالفرض تفرق اتصال
حادث نہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہوگا یا نہوگا۔ اور اگر احساس منافی کا ہوگا تو یہ وجع ہوگا یا نہین۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہی کہ تغیر مزاج کا دفعۃً
سبب وجع کا ہی مثل تفرق اتصال کے کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہی پس درد پھیل جاتا ہی یعنے وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہی کبھی بعد درد کے ایک
کھٹکا باقی رہتی ہی کہ حقیقت مین وہ درد نہین ہی بلکہ وہ ایسی چیز ہی کہ خود بخود متحلل ہو جاتی ہی اور جاہل نادانی سے اُسکے علاج مین مشغول ہوتا ہی پس ضرر
پہونچتا ہی فصل بیسوین اسباب جملہ اقسام وجع کے علحدہ علحدہ اقسام ان اوجاع کے جنکے واسطے ہمارے خاص مقرر ہین پندرہ ہین ۱ حکاک
۲ خشن ۳ ناخس ۴ ضاغط ۵ ممدد ۶ مفسخ ۷ مکسر ۸ رخو ۹ ثاقب ۱۰ مسلی ۱۱ خدر ۱۲ ضربانی ۱۳ ثقیل ۱۴ اعیائی ۱۵ لاذع وجع حکاک یعنے
چھیلنے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہی وجع خشن کا سبب ایسی خلط ہوتی ہی جسمین خشونت اور درشتی ہو وجع ناخس یعنے چبھنے والے درد کا سبب وہ
چیز ہی جو غشا کو عرض مین کھینچے ایسی کشش سے کہ اسکے اتصال کو گویا جدا کر دیگی۔ اور یہ درد کبھی حس مین یکسان ہوتا ہی اور کبھی یکسان نہین ہوتا۔ اور جب یکسان
نہین ہوتا ہی اُسکا سبب یا تو یہ ہی کہ جس چیز پر جھلی کھنچتی ہی اور اُسے لمس کرتی ہی اُس عضو کے اجزا سختی اور نرمی مین یکسان نہین ہوتے جیسے ترقوہ واسطے
غشاء مستبطن اضلاع کے جسوقت ورم ذات الجنب کا پہلو کو ادھر کی طرف کھینچتا ہو۔ یا اینکہ اس عضو کے اجزا یکسان حرکت مین نہون جیسے حجاب اسی جھلی کا جو
ابھی مذکور ہوئی۔ یا یہ کہ اجزا اُس عضو کے حس مین یکسان نہون خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو پہونچی ہو کہ اُسکے حس مین کمی ہو گئی ہو
وجع ممدد کا سبب یعنے وہ درد جو عضو کو کھینچتا ہوا ہو ایک ریح یا خلط ایسی ہوتی ہی کہ عصب و عضلہ کو کھینچے گویا دونون کنارے عصب یا عضل کی طرف کھینچ
عصب کھچا جاتا ہی وجع ضاغط یعنے گھٹتا ہوا درد کا سبب وہ مادہ ہی جو مکان عضو کو تنگ کر دے یا وہ ریح ہی جو عضو مین تکثیف اور سمٹنا پیدا کرے اُس
عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہی کہ ہر طرف سے گویا دباؤ مین پڑا ہی اسی جہت سے اُسمین انضغاط اور تنگی پیدا ہوتی وجع مفسخ یعنے جو طول مین تفرق اتصال پیدا
کرے اسکا سبب وہ مادہ ہی جو درمیان عضلہ اور اُسکی غشا کے در آئے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل مین تفرق پیدا کرے وجع مکسر یعنے توڑنے والے درد کا
سبب مادہ یا ریح جو درمیان استخوان اور اُسکی غشاے مجلل یعنے ڈھانپنے والے کے متوسط ہو یا ایک برودت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے وجع رخو یعنے نرم
درد کا سبب ایسا مادہ ہی جو گوشت عضل مین تمدد پیدا کرے اور اُسکے وتر مین تمدد پیدا نہو اور نرم اُسکو اسی وجہ سے کہتے ہین کہ گوشت بہ نسبت پٹھے اور
جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہی وجع ثاقب یعنے گڑنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادہ غلیظ یا ریح ہی جو درمیان طبقات عضو سخت
اور غلیظ مثل جرم معاے قولون کے بند ہو جاے اور ہر وقت اُسکو پھاڑتا رہے اور اُسمین نفوذ کرتا رہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اُسمین سوراخ کرتا ہی
برمہ وغیرہ سے وجع مسلی یعنے جس درد مین ایسا معلوم ہو کہ کلا سی کوئی چیز سمائی جاتی ہی اور مادہ اس درد کا بعینہ اسی عضو مین ہوتا ہی جو وجع ثاقب

قائم اور درست ایسا ہو کہ بدن کسی سبب مخالف طبیعت کے اکثر اُسی مزاج پر رہین بعد اُسکے اعضا کو ایک مزاج دوسرا غریب ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اُسکے ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اُسوقت قوت حس بجہت ورود اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اُسکو الم ہو پہنچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہو کہ اُسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوا سوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جوہر اعضاے اصلی مین اسقدر متمکن ہو جاتا ہو کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہو اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاے اصلی کے ہو جاتا ہو اور اس سوء مزاج متفق سے درد نہین پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہین ہو حس تو اُسی چیز کی ہوتی ہو جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہوا ور طبیعت بدن کی ایسی حالت متمکنہ سے جو اُسمین تغیر حال مین پیدا نکرے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اُس ضد سے ہوتا ہو جو طبیعت مین ایسا تغیر دے کہ اُسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اِسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حماے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہو یا صاحب حماے غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہو سبب یہی ہو کہ حرارت دق کی مستحکم اور جوہر اعضا مین ایسی ٹھہر جاتی ہو کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہو اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اُس خلط سے جسمین حرارت پیدا ہوتی ہو محسوس ہوتی ہو اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین کہ جسوقت یہ خلط حار اس عضو سے دور ہو جاے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجاے اور اُسمین کسی طرح کی حرارت باقی نرہے ہان اگر یہ تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو اُسوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی۔ سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہو کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دیجاتی ہو کہ جو شخص جاڑے مین نہاے گرم پانی سے یا نیم گرم سے اُس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدن کی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہو پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اُسکو معلوم ہوتی ہو یعنے جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہو اُسیقدر اُسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہو پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہو کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہو اتنے ہی گرم پانی سے جو اُسنے نہانے مین استعمال کیا تھا پھر جب یکایک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہو بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہو اگر اُسکو بار بار گرائے جب یہ بات یعنی ایذا دہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ دو جنس مین سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب یا یابس بالعرض کو ضرور نہین ہو کہ الم نہ پہونچاے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہین اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ ہین تو ام انکی ماہیت کا ایسا نہین ہو کہ انکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی کیفیتین ہین کہ اُنکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے۔ یابس چیز جو الم پہونچاتی ہو اُسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہو اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب جنس آخر سے مانع ہوتا ہو اور وہ تفرق اتصال ہو کہ یابس بجہت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہو اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اسطرف رجوع کیا ہو کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہو اور کوئی چیز نہین ہو۔ اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہو اسیوجہ سے سبب وجع ہو کہ تفرق اتصال ہو۔ اور بارد بھی جو وجع پیدا کرتا ہو اسی سبب سے ہو کہ اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہو کہ اجزا کا جذب مقام تکاثف مین نزدیک وحدت کے ہو جاے پس جس طرف سے کھنچکر اجزا آتے ہین وہان پر تفرق اتصال ہو جائیگا۔ اسی بارے مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہو کہ بعض کتابون مین اُسسے شبہہ ہوا ہو کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اور کسی قدر ایسے بھی محسوسات ہین کہ اُنکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو مثلاً سیاہ چیز مبصرات مین اس سبب سے الم پہونچاتی ہو کہ جمع کرنا اجزا کا اُسمین لشابت ہو۔ اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہو کہ اُسمین تفرق بصر زیادہ ہو اور تلخ اور نمکین اور ترش ذوقات مین اس جہت سے الم پیدا کرتی ہو کہ تفریق عصب اُسمین زیادہ ہو۔ اور کھٹی چیز مین چونکہ قبض زیادہ ہو اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہو اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بجہت تفریق کے ایذا دیتی ہین حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہو۔ صحیح اور حق اس مسئلہ مین یہ راے ہو کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے

اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تسخین یا ضماد وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو مدد پہونچنا جیسے زفت وغیرہ کا ضماد اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہی غدد سے اُسکو کچھ واسطہ نہیں ہی **فصل پندرھوین اسباب نقصان استخوان اور غدد کے بیان مین** یہ بات یا اصل خلقت مین واقع ہوتی ہی جیسے مادہ مین نقصان ہو جائے۔ یا جس قوت سے حمل مین تصرف اور تدبیر ہوتی ہی اُسمین خطا واقع ہو۔ یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہون جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کا۔ یا آفات داخل مین پیدا ہون کہ ہڈی سڑ جاے یا متعفن ہو جاے۔ **فصل سولھوین اسباب تفرق اتصال کے بیان مین** یہ اسباب کبھی داخل ہوتے ہین اور کبھی خارجی۔ داخلی اسباب جیسے کوئی خلط اکال یا محرق یا تریاد رخی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلاء ریحی جس سے تمدد پیدا ہو۔ یا امتلاے ریحی جو غائر یعنے اندر جا کر چھپے۔ یا امتلاے خلطی جو مدید خلط مین پیدا کرے اِسکو جھاڑتا ہوا یا بدن کے اندر نفوذ کرتا ہوا تاکہ حرکت قوی سے اسکو غذا دے۔ یا خلطی امتلا ایسا ہو کہ غائر ہو جاے یعنے فرو رفتہ ہو جاے۔ یہ سب اسباب یا بجہت شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہین یا کثرت مادہ سے۔ یا شدت حرکت دافعہ سے جو خلاف پر مجری طبعی کے ہو یا حرکت بروقت امتلا کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چیخنا یا اُچھلنا کودنا۔ یا اورام کے شگافتہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہی۔ اور جو اسباب خارج مین ہوتے ہین اُنکی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم مین تمدد پیدا کرے مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزون یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزین جسوقت جسم مین چلایا تی ہین طول مین چند ٹکڑے کر ڈالتی ہین اور اگر امتلا ہو طول مین شگاف دعیہ کو نافذ کرتی ہین یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر۔ یا دانت چبھاوے خواہ کاٹ کھائے جیسے کتا۔ سانپ۔ آدمی **فصل سترھوین اسباب قرحہ کے بیان مین** قرحہ کا پیدا ہونا یا ورم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہی۔ یا زخم کے پکجانے سے یا ثبور کے سڑ جانے سے **فصل اُٹھارھوین اسباب ورم کے بیان مین** یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہین اور کسی قدر ہیأت عضو سے۔ جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہین وہ منحصر اسی مین ہین کہ امتلاے بدمین ایک چیز کا چھ چیزون سے ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہین یعنی چارون خلطین اور سبب مائی اور ریحی۔ اور جو ورم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہی اسکی یہ کیفیت ہی کہ عضو واقع قوی ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آمادگی اُسکو فضلہ کے قبول کرنے مین یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اُسکی خلقت اسطرح پر ہوئی ہی مثل جلد کے یا اُسمین سخافت زیادہ ہو مثل گوشت نرم کے جو تین پیچیدگیون مین واقع ہی یس گوشت اور بغل اور اوربیہ یعنے کش ران کے یا قبول فضلہ کی آمادگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اُسکے اور تنگ ہونے راہ کے اُس سے نکلنے مین۔ یا قابلیت اسوجہ سے ہو کہ اُسکی وضع جانب تحتانی مین ہو یا اسوجہ سے کہ اسکا حجم چھوٹا ہو جو چیز آئے اُسمین سے بدشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے۔ یا اُس وجہ سے کہ وہ عضو ہضم غذا مین ضعیف ہو بوجہ پہونچنے کسی آفت کے۔ یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اُس مین مادہ مختقن ہو جاے یا اُس عضو سے تحلل مفقود ہو اُس چیز کا جسے بذریعہ ریاضت کے متحلل ہونا چاہیے۔ یا اُس عضو مین حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے۔ پھر یہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت مین ہی۔ یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً درد یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز مسخن کے ذریعہ سے حرارت اس عضو کی بڑھ گئی ہو یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہین۔ کسر یعنے ٹوٹنے کی جہت سے جو ورم پیدا ہوتا ہی اُسمین بھی ایک سبب ان اسباب کورہ سے ضرور ہوتا ہی جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یا تمدد جس سے درستی شکستگی ہوتی ہی۔ اور ہڈی بذات خود اور دانت مین بھی کبھی ورم آجاتا ہی اسلیے کہ ہر ایک مین ان مین سے نمو ہوتا ہی اور غذا کو قبول کرتا ہی اور بھیگ جاتا ہی رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرتا ہی پس ورم کو بھی قبول کریگا **فصل اُنیسوین اسباب وجع کے علی الاطلاق** از انجا کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہی جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہی پس مناسب ہی کہ ہم اسکے اسباب بطور کلی بیان کرین۔ درد کی تعریف ہم اس طرح پر کرتے ہین کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہی۔ اور کل اسباب وجع کے دو جنس مین منحصر ہین ایک جنس وہ ہی کہ جو مزاج کو دفعۃً متغیر کردے اسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین دوسری جنس تفرق اتصال کی ہی پس سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہی کہ اعضا کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج

فصل چھٹی اسباب سُدہ ہونے اور مجاری تنگ ہو جانے کے بیان مین سُدے کا پیدا ہونا پہلے یا بجہت واقع ہونے کسی شی غریب کے کسی مجری مین ہوتا ہے اور یہ غریب یا نئے جنس کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اُسکی غریب ہو جیسے ثقل براز کا مقدار مین بہت بڑا یا کیفیت مین غریب ہو اور کیفیت کی غرابت یا بجہت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے علقہ یعنے خون منجمد جو قریب گوشت ہونے کے ہو پہنچے۔ یہ اقسام سُدہ ڈالنے والے ایسے ہین جو مجری مین پڑتے ہین۔ از جملہ اسباب وہ چیز ہے جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہے جو اس مکان مین مضطر اور متردد ہو اور کبھی سدہ بوجہ ملجانے سوراخ کے جو بجہت اندمال زخم کے ملگیا ہو پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئی شی زائد اُگنے سے جیسے لحم ثولولی یعنی گوشت بھلنے کا بھی مجاری کو تنگ کر دیتا ہے اور بجہت شدت قوت ماسکہ کے اور بسبب باندھنے عصابہ کے خوب کھینچکر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے۔ یا قریب کا مجری بجہت ورم زائد کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کو تنگ کرے۔ یا برودت شدید سے مجرے منقبض ہو جاے۔ یا بجہت خشکی کے جو بوجہ قابض چیزونکے پیدا ہو۔ جاڑون کی فصل مین سُدون کی کثرت بجہت احتقان فضول بسبب قبض برودت کے ہوتی ہے **فصل ساتوین اسباب کشادگی مجاری کے بیان مین** مجاری پھیلجاتے ہین یا بجہت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے۔ اور ازین قبیل تنگی نفس کے۔ یا ادویہ مفتحہ خواہ ادویہ مرخیہ جو گرم اور تر ہون انکے استعمال سے مجاری وسیع ہو جاتے ہین اور تنگی مجاری کی انکے اضداد مین ہوتی ہے بوجہ سُدہ کے **فصل آٹھوین اسباب خشونت اور درشتی کے بیان مین** خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجہت شدت جلا کے کہ تقطیع حاصل ہوتی ہے جیسے سرکہ یا فضول ترش ہین۔ یا تحلیل زیادہ ہو جیسے نمکین ہین۔ یا فضول تیز اور حاد ہون۔ یا ایسی چیز قابض ہو کہ بوجہ یبوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیاے عفصہ یعنے نکٹھی۔ یا برد چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لاے۔ یا اجزاے ارضی کسی عضو پر جم جائین مثل غبار وغیرہ کے **فصل نوین اسباب ملاست کے بیان مین** ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجت کے چسپیدہ ہو۔ یا ایسی چیز محلل کہ تلطیف کرکے مادہ کو نرم کرے اور اُسکو روان کرکے تکاثف دور کرکے سطح عضو سے **فصل دسوین اسباب خلع اور مفارقت موضع کے بیان مین** اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہو جانا۔ یا بسبب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جاے اور دراز کیا جاے یہانتک کہ اُکھڑ جاے۔ یا بسبب ایک حرکت سخت کے جو باعتماد اُس چیز کے ہو کہ اُسے مقام سے ہٹا دیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پاؤن کو زور سے پھیلا کرے۔ یا بسبب ایسی چیز کے جو مرخی ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قیلہ مین عارض ہوتا ہے۔ یا بجہت حدوث ایسی چیز کے جو مفسد جوہر رباط کا ہو کر اُسکو سُست کرے یا اُسکو انعقاد سے باز رکھے جیسے جذام اور عرق النسا **فصل گیارھوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے منع کرے** اسکا سبب یا قریب کے عضو کا غلیظ ہو جانا۔ یا نشان کسی قرحہ کا پڑ جانا۔ یا تشنج۔ یا استرخا۔ یا خشکی خلط کے جوڑ مین پیدا ہونی۔ یا جوڑ کا متحجر اور سخت ہو جانا۔ یا کوئی خلقی سبب ہوتا ہے **فصل بارھوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے** سبب اسکا یا غلیظ ہونا یا ملجانا نشان زخم کا یا تشنج اور یا خلقی سبب ہو **فصل تیرھوین اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان مین** سبب اسکا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک رعشہ۔ یا ایسی خشکی سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یابس یا تشنج یابس۔ یا ایسے فضول جنکی وجہ سے تشنج پیدا ہو۔ یا ایسے فضول جو راہین اور منفذ رگون کے بند کرین اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدون کے منع کرین۔ یا ایسے فضول جنکی حالت ورود مین اعضا کو ایذا پہنچے بجہت برودت کے جیسے لرزہ مین یا بوجہ لذع کے جیسے قشعریرہ مین۔ یا بسبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہو جانے حرارت کے پس عضلہ کو مددگاری برودت کی پہونچتی ہے اور ریح پیدا ہو کر طالب تحلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختلاج مین۔ اور یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخار سے پیدا ہوا ہو تو انگڑائی پیدا ہوگی۔ اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن ہو کبھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہین جنکا آگے ذکر ہوگا بجہت متحرک ہونے مادہ کے۔ اور اگر اُس سے بھی قوی ہو قشعریرہ پیدا ہوگا۔ اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا ہوگا۔ ریحی مادہ جسوقت عضل مین بند ہو جاے اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے لگتا ہے **فصل چودھوین اسباب زیادتی استخوان و عدد اور مقدار کے بیان مین** اسکا سبب کثرت مادہ یا

کہتے ہین ۔ اور احراق کے یہ معنی ہین کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جدا کرے اسطرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جاوے اور یابس تہ نشین ہو اور تسخین بسا فج یہ ہی کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہین مگر سخونت انکی بڑھ جاوے ۱۲ تکاثف ظاہر بدن مین بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ بخار اندر بدن کے بند ہو جاتے ہین ۱۳ اور تخلخل بھی اندر بدن مین پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ بخارات پھیلجاتے ہین جالینوس کی عادت ہی کہ مجموع ان اسباب ہیجدہ گانہ کو پانچ قسمون مین منحصر کرتا ہی ۱ حرکت جو بافراط ہو ۲ ملاقات اُس چیز کی جسکی سخونت بافراط ہو ۳ مادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو ۴ تکاثف ۵ عفونت

فصل دوسری مبردات کے بیان مین

تبرید جن چیزون سے حاصل ہوتی ہی انکی بھی بہت سی قسمین ہین ۱ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جاوے ۲ سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کر دے ۳ کثرت غذاے ماکول یا مشروب ۴ قلت غذا کی جو افراط ہو ۵ غذاے بارد ۶ دواے بارد ۷ ملاقات اُس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے ۸ ضماد خواہ ہوا یا پانی زمین کبریتی کی ۹ زیادہ تخلخل بدن مین پیدا ہونا کہ اُسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان سے بہت پھیلجاتا ہی ۱۰ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اُس چیز سے جو باعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام مین دیر تک ٹھہرنا ۱۱ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی مین اختناق پیدا ہوتا ہی ۱۲ ملاقات اُس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۳ ملاقات اُس چیز کی جو بالقوہ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۱۴ بافراط احتباس پیدا ہونا اسلیے کہ اِس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہی ۱۵ بافراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اس سے مادہ حرارت مفقود ہو جاتا ہی اور بعد اُسکے کہ فضول دفع ہون استفراغ روح اور سدہ دل کا ہوتا ہی ۱۶ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی برودت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ راہ آمد رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہی ۱۷ اور ہم جو بافراط ہو ۱۸ اور خوف ۱۹ اور خوشی ۲۰ اور لذت جو بحد افراط پہونچے ۲۱ اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاحی اور دھوبیون کا پیشہ ۲۲ اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو مادہ عفونت کی ہو جاتی ہی جالینوس کی عادت ہی کہ ان بائیس قسمون کو چھ قسمون مین منحصر کرتا ہی ۱ حرکت مفرط ۲ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلیل کرے ۴ اور مادہ مبرد ۵ اور قلت غذا کی بافراط ۶ اور کثرت غذا کی بافراط

فصل تیسری مرطبات کے بیان مین

اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہین ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس اُس خلط کا جسے نکلنا چاہیے ۴ استفراغ اُس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذاے مرطب ۷ دواے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی خصوصًا حمام بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کر کے رطوبت کو مختنق کرے ۱۰ ملاقات اس چیز کی جو تسخین لطیف کر کے منجمد رطوبت بدن کو بہاوے ۱۱ فرح معتدل

فصل چوتھی مجففات کے بیان مین

خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہین ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جسمین جماع بھی داخل ہی ۴ قلت غذا ۵ خشک غذا کا استعمال ۶ دواے مجفف ۷ تواتر حرکات نفسانی کا ۸ ملاقات خشک کرنیوالی چیزون کی ۹ اور ازین قبیل نہانا ہی قابض پانی سے ۱۰ سردی اس قدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جاوے ۱۱ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کر کے نفوذ کو منع کرے ۱۲ انھین اسباب مین سے ملاقات اُس چیز کی ہی جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تا اینکہ کثرت استحمام بھی اسی قسم مین شمار کیا گیا ہی

فصل پانچوین مفسدات شکل کے بیان مین

فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کبھی تو قدرتو خلقت اولی مین پیدا ہو جاتے ہین کہ انکے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو منی مین ہی اپنے فعل کے تمام کرنے مین قاصر ہو جاتی ہی ۲ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہین ۳ اور بعض اسباب بروقت گود مین لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہین ۴ اور بعض اسباب خارجی ہین جیسے ضربہ وسقطہ ۵ اور بعض اسباب متعلق اسبات کے ہین کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے ایضًا کچھ اسباب متعلق با امراض مثل جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور تمدد کے ۶ اور کبھی فربہی زائد اور لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہی ۸ اور کبھی بسبب اورام کے ۹ اور کبھی بجہت امراض وضع کے ۱۰ اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے

اور اسی طرح قواعد استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہونگے **ذکر موجبات نفحی شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اسمین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی منھ پر چھڑکنے کا بیان** دھوپ کا اثر خصوصاً چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے اور اورام کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے اور ربو اور انصباب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع بارد فزمن دفع ہو جاتا ہے۔ اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہو جاتا ہے جب تک دھوپ مین بدن تر نہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل و اختناق رحم کو نافع ہے اور رحم پاک ہو جاتا ہے اگر دھوپ مین بدن کو کھولکر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہو جائیگی اور مسامات کے منھ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑ جائینگے اور تحلل بخار برطرف ہو جائیگا۔ دھوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے مین زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اسمین بہت کم ہوتا ہے سب قسم کی ریگ مین قوی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے ہے کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اسمین دفن کر دیتے ہین اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین پس اوجاع اور امراض مذکورۂ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تخفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہے اور ان لوگون کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب و مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنے گفتار کو جس طرح ہم آگے کہین گے پکائین یہ اصحاب وجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے منھ بھگونا اور اسپر پانی چھڑکنا اس قوت کو تیز کر دیتا ہے۔ جو بوجہ کرب و التہاب حمیات کے سست ہو گئی ہو اور بروقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب و سرکہ اور بیشتر شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا درد سر مین مبتلا ہون انکو مضر ہے **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اسمین فصلین نہیں ہین فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنے گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذاے[۱] معتدل مقدار مین یا حرکت[۲] معتدل اور اسمین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اور دلک[۳] معتدل یعنی مالش اور غمز[۴] معتدل یعنی دبانا اور وضع[۵] محاجم بلا شرط یعنے خالی سینگی توڑوانا اسلیے کہ پچھنے لگانے سے بحبت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے اور ایضاً[۶] جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اسمین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذاے[۷] گرم اور دواے[۸] گرم اور حمام[۹] معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اور صناعت[۱۰] مسخنہ جیسے حداد اور طباخ اور رنگین وغیرہ اور ملاقات[۱۱] گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین بافراط نکرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری[۱۲] اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرھوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضبناک[۱۳] ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم[۱۴] یعنے اندوہ جب تک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح[۱۵] معتدل ایضاً عفونت[۱۶] سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مقارنت اس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک سخونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کر دیتی ہے بجہت اثر مزاج اس جوہر کے کہ یہ رطوبت اسمین بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیر دے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل اسی قدر ہے۔ اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی صراح حال سے متغیر کر کے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہے اسکو تعفین نہین بلکہ ہضم

کبھی اسمین تھوڑا سا بیٹھتے ہین پس ترطیب پیدا کرتا ہی اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اُسکو پونچھ ڈالین - اور کبھی استعمال حمام کا نہار منھ اور حالت گرسنگی اور خلاے معدے مین ہوتا ہی اُسوقت تجفیف شدید پیدا کر کے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ہی اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے کے بعد ہوتا ہی تو اُسوقت فربہی پیدا کرتا ہی اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہی مگر اُسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہی کہ اُسکے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے ناپختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہی - اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاے معدہ ہوتا ہی پس نفع کرتا ہی اور باعتدال فربہی پیدا کرتا ہی جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اُسکو واجب ہی کہ پانی مین اسقدر بھیگے جب تک کہ ضعف پیدا نہو بعد اُسکے تیل کی مالش بدن مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہی اُسکا حبس کرے اور اندر جلد کے اُس مائیت کو محتقن کرے اور اس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہی اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاے تاکہ بخارات بہت اُٹھکر ہوا مین ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بے رنج و مشقت جو اُنکو لازم ہی منتقل ہون اور وہ سواری خاص جو اُنکے واسطے طیار کیجاتی ہی جسکا بیان باب حمیات مین آتا ہی اُسی پر سوار کر دیے جائین اور سرد خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاے اور ایک گھنٹہ جامہ کن مین ٹھہرائے جائین تا اینکہ معتدل سانس آنے لگے - مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاغ یعنی گدھی کا دودھ پلایا جاے جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہریگا اُسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پہلے توران متلی کا ہوتا ہی - حمام مین باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہین کہ اسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسہولت ہوتی ہی اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہی اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہی - اور حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہی اور اشتہاے طعام ساقط ہو جاتی ہی اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہی - حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین بوجہ اُن پانیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رماوی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعہ صناعت کے اُنمین یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اُنمین بورہ خواہ حب الغار یا کبریت وغیرہ جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زائد کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو بطرف قروح کے منع کرتے ہین جسکے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہو اُسکو مفید ہی - نحاسی اور حدیدی اور شور پانی بھی امراض برد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس و مفاصل و استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہی اور ٹوٹے ہوئے اعضا کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی پانی فم اور لہاۃ اور آنکھ جس مین استرخا ہو گیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہی - اور حدیدی پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نافع ہی - شور پانی جسمین کہ زرقیت ہو رئوس اعضا جو قابل مواد ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی اور جن سینون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اُنمین ہو اُنکو استوار کرتا ہی معدہ مرطوب اور اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہی - شبی اور زاجی پانی مین نہانا قذف الدم کو مفید ہی - اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور بھی خون حیض کو فائدہ مند ہی اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور تہیج اور افراط عرق کو بھی مفید ہی - کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہی اور جاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین پیدا کرتا ہی اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق برص سے پاک کرتا ہی - اور جو فضول مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہون اُنکی تحلیل کر دیتا ہی اور صلابت رحم کو نافع ہی مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا کرتا ہی اور اشتہا ساقط کرتا ہی - پانی اس زمین کا جسپر گھانس نہ اوگے یا اُس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اُس مین نہانا کو دفعتاً سے بھر دیتا ہی اسی واسطے اسمین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اسمین بدیر ہوتی ہی خصوصاً واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہی واسطے نملہ کے - جو شخص کا ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہی کہ با آسانی اور سکون اور نرمی اور تدریج سے غسل کرے نہ دفعۃً - جن باتین حفظ صحت کے قواعد بیان ہونگے اسمین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائین گے جسمین نظر کرنی باوجود حفظ قواعد مذکورہ بالا کے واجب ہی

قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہو اور اسکے مزاج کو بدل دیتی ہو پس اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین رکھتی جتنا زمانہ اسکو باطن مین قرحہ ڈالنے کا درکار ہو۔ دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہو جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہو تیسرا سبب یہ ہو کہ ادعیہ غذا مین ایسی رطوبات سے ملجاتی ہو کہ انمین ڈوب کر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہو۔ چوتھا سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد کے مقام واحد مین ٹھہری رہتی ہو اور اندر ایک جگہہ ٹھہرنے نہین پاتی۔ پانچوان سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہوتا ہو اور داخل مین فقط مس کرتی ہوئی متحرک رہتی ہو اور اتصال کامل نہین ہونے پاتا چھٹا سبب یہ ہو کہ جسوقت اندر پہونچتی ہو قوت طبعی اس مین تدبیر و تصرف کرتی ہو کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہو جاتا ہو اور بمقدار جید مستحیل جزو بدن ہو جاتی ہو۔ سفیدی کا اثر پیاز کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہو کہ اسکے اجزا غلیظ ہین مسامات مین نفوذ خارج سے نہین کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہو تو مجاری روح اور اعضاے رئیسہ تک اسکی رسائی بخوبی نہین ہوتی اور جسوقت کھایا جاے تو امر بالعکس ہو جائیگا یعنے غلیظ اجزا سے ثقل اعضاے باطنی پیدا ہوگا مجاری روح اور اعضاے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی مین ہو اُسکا ثوران بافراط بدون قوی تاثیر حار غریزی کے نہین ہوتا اور خارج سے ضماد کرتے ہین مجرد ملاقات یہ بات حاصل نہین ہوسکتی اور داخل مین یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہو۔ اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب دویہ مفردہ مین بھی کیا جائیگا

فصل اُنیسوین موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان مین بعض اطبا جنکو دعویٰ حذاقت ہو انھون نے کہا ہو کہ حمام وہ بہتر ہو جو پرانا ہو اور اُسکی فضا وسیع ہو اُسکی پاکیزہ ہو۔ پانی اسکا شیرین ہو۔ اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہو کہ مقدار اسکی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اُسمین جانا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہو کہ اسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب پیدا ہو۔ بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہو اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہو۔ اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہو جس شخص نے کہا ہو کہ پانی اعضاے اصلی کی ہرگز ترطیب نہین کرتا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے۔ کبھی حمام مین جانے سے سواے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہین بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہین اور بعض بالذات اسلیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اسکی ہوا بجہت کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہو۔ اور جوہر اعضا یعنے بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تجفیف پیدا ہو جاتی ہو اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہو اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد مین بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہو پھر اسکے مسامات سمٹ جاتے ہین اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہین پہونچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہو۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہو تسخین بجہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہو اگر اسکی گرمی فاتر سے کم ہو اسوقت اس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہو اور بجہت احتقان حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہو اور تمام حرارت احشا مین جمع ہو جاتی ہو پھر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہو اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہو اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ جسوقت پانی مین بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہو ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہو آخر امر مین اس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جاے مگر یہ گرمی ثابت نہین رہتی ہو بلکہ زائل ہو جاتی ہو اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اس مقدار مین جسکو بدن پی لیتا ہو باقی رہتی ہو ایضاً پانی گرم ہو یا سرد ہر حال مین رطب ضرور ہوتا ہو اور جسوقت ترطیب مین افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجھا دیتا ہو پس تبرید حاصل ہوتی ہو۔ حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہو جسوقت کہ غذاے غیر منہضم بدن مین ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کر دیتا ہو اور خلط مین نضج پیدا کرتا ہو کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہو پس اُس سے تجفیف حاصل ہوتی ہو اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن مین ترہل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہو اور کبھی حمام تر مستعمل ہوتا ہو۔ اور کبھی اسمین دیر تک بیٹھنے مین بوجہ تحلیل اور تعریق کے تجفیف پیدا کرتا ہو اور

بعد خوگرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری زمانہ خوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک یا قحط کے واقع ہو امراض کبد مثل اورام اور ثبور کے ہین۔ استفراغ اس چیز کا جسکا حبس واجب ہی۔ یا بجہت قوت دافعہ کے ہوتا ہی۔ یا ضعف ماسکہ سے یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہی کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہی۔ یا بجہت بو کے تمدید پیدا کرتا ہی۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذاع پیدا کرتا ہی۔ یا ایسا رقیق ہوتا ہی گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہی اور اُسکا دفع ہو جانا آسان ہوتا ہی اور کبھی اس مادۂ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہی جیسے سیلان منی پیدا ہوتی ہی یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہی یا انقطاع مجاری عرض مین خواہ مجاری کے مُنھ کُھلجاتے ہین جیسا رعاف مین کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جلیہ سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہی جسوقت شی قابل احتباس کا استفراغ ہو جاے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو نرم کرتا تھا اور جس سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی نکلجاتا ہی۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہی اگر مادہ مستفرغہ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اسوقت خلط صفراوی جو نہایت گرم ہی غالب ہوتی ہی پس سخونت پیدا ہوتی ہی کبھی استفراغ سے پیدا ہوتا ہی جو دائمی اور بالذات ہوتا ہی کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہی جس طرح حرارت کا عارض ہونا ہمنے بیان کیا اور یہ رطوبت بوقت استفراغ اس خلط کے جو مخفف تھی پیدا ہوتی ہی یا بجہت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہی رطوبت عارض ہوتی ہی مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہین ہی اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہی وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہین ہی بلکہ جو استفراغ مفرط ہو اسکے بعد برودت اور یبس جمیع اعضا اور انکی طبیعت مین پیدا ہوتا ہی اگرچہ بعض اعضا مین حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہو جاے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آلیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ یبس گون ہین اور انسداد اُنکے مسالک مین بافراط ہو جاتا ہی اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہون اور بوقت حاجت واقع ہون بہت نافع ہوتے ہین اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے احتباس مین ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ انہین کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری نتھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین

فصل اٹھارھوین کلام کلی اُن اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین

نہ انکی ضرورت ہوتی ہی اور نہ انسے کچھ مضرت پہونچتی ہی اسباب غیر ضروری اور غیر مفردہ چیزین ہین جو براہ اپنی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہ وہی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہی بلکہ مثل استحمام اور اقسام دلک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی اُن اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کرکے کچھ عمل کرتی ہین انکا اثر دو طرح پر ہوتا ہی یا جز و لطیف شی کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہی۔ اُس قوت کی شان یہی ہی کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہو جاے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح پر فعل کرے کہ اُسمین مخالف کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ اس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہی جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو بذریعہ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہی۔ یا کماد مسخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہی۔ یا یہ اثر اُسمین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کی واسطے التہاب قلب کے ۔ ۱ بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہین اور کھانے پینے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اسکا خارج سے ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہی اور کھانے مین کسی مقدار پر کیون نہو قرحہ نہین پیدا کرتی ۲ اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضر نہین کرتا ۳ بعض چیزین دونون طرح سے اثر کرتی ہین پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب مین سے ہوتا ہی۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جب وقت داخل بدن مین پہونچے قوت ہاضمہ جلدی کرکے اسکی

اُسکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہی جسکے پٹھہ مین درد ہو اُسکو مضرت پہونچتی ہی اور جوش دینے کے بعد یہ فساد بھی برطرف ہو جاتا ہی لیکن اگرچہ خراب پانی سے بنی ہو اور برف نے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اُسکا استعمال اسی طور پر اچھا ہی کہ پانی اُس سے کسی برتن مین مثل صراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کرین اور اُسکا اثر برودت اس طرح پر لین کہ شرکت اُسکی پانی مین نہونے پائے۔ سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو بہت موافق ہی اگرچہ پٹھہ کو مضر ہی اور جنکے احشا مین ورم ہو انکو بھی ضرر پہونچاتا ہی۔ سرد پانی سے شہوت طعام برانگاہی ہوتی ہی اور معدہ استوار ہو جاتا ہی۔ اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی اور طعام کی گرمی فرد ہو جاتی ہی اور اس سے پیاس مین تسکین نہین ہوتی ہی بیشتر مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہی۔ اور بدن کو لاغر کر دیتا ہی جب پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنے نیم گرم ہو متلی پیدا کریگا اور اگر اُس سے بھی زیادہ گرم اور نہار مُنھ پیا جاے تو اکثر معدے کو فضول سے دھو ڈالتا ہی۔ اور روانی شکم پیدا کرتا ہی لیکن کثرت استعمال اُسکی بُری ہی قوت معدے کو سست کرتا ہی اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہی اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہی جن لوگون کو گرم پانی مصنوعی مفید ہی وہ مثل مصروع اور اصحاب مالیخولیا اور صاحبان صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکی حلق مین یا دریائی گوشت مین یا دانتون کے بثور ہون یا انکے گوش مین ورم ہو اور اصحاب نوازل اور وہ لوگ جنکے حجاب مین قروح ہون یا انحلال فرد یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ ادرار حیض اور بول مین مبتلا ہون اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہی۔ آب شور لاغری اور جلد مین خشونت اور سوختگی پیدا کرتا ہی اور پہلے بوجہ جلاے ذاتی کے اسہال پیدا کرکے آخر مین بجہت قوت تجفیف کے جو اُسکی طبیعت مین ہی حبس اسہال کرتا ہی اور خون کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہی جس پانی مین کدورت ہو سنگریزے اور سدہ پیدا کرتا ہی پس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدارات کا استعمال کرین لیکن مبطون یعنی جسکے دست جاری ہون اکثر ایسے پانی سے منتفع ہوتا ہی۔ اسی طرح جتنے پانی غلیظ اور ثقیل ہین چونکہ وہ بطن مین احتباس پیدا کرتے ہین اور دیر مین معدے سے اُترتے ہین یہ بھی مبطون کو مفید ہین۔ اور تریاق اس پانی کی دسومت اور حلاوت ہی۔ نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہی پیا جاے خواہ اسمین بیٹھین یا اس سے حقنہ کرین شبی پانی جسمین پھٹکری کا اثر ہو روانی فضول حیض کو نفع کرتا ہی۔ اور نفث الدم اور سیلان بواسیر کو بھی نافع ہی مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن مین برانگیختہ کرتا ہی۔ حدیدی پانی ورم طحال کو گھلا دیتا ہی اور باہ پر معین ہوتا ہی۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہی۔ اگرچند پانی اچھے اور برے باہم مختلط ہو جائین تو انمین سے قوی تر کا اثر غالب ہوگا۔ ہمنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر کی مسافرین مین ذکر کی ہی اور باقی احکام پانی کے اور اسکی صفات اور اسکے اصناف کی قوتین خاص پانی کے باب مین اُس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادویۂ مفردہ کا بیان ہوگا

فصل سترھوین موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان مین

احتباس اس چیز کا جسکو بالطبع نکلجانا چاہیے یا بجہت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہی۔ یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شی قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہی۔ یا بجہت ضعف ہاضمہ کے اسکو واسطے طبعی تا اختتام ہضم اُسی شی کی طرف مین دیر تک ٹھہراتا ہی یا مجاری مین تنگی اور سدے پڑجائین۔ یا مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو خواہ مادہ کثیر ہو کہ اُسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو یا قوت ارادیہ کو اُسکے دفع کے احتیاج پر حس مفقود ہو جاے جیسے قولنج ریاحی مین ہوتا ہی۔ یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جسطرح بحران مین احتباس بول و براز بسبب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت مین ہو جاتا ہی جس وقت احتباس اس شی کا جسکا استفراغ ضرور ہی واقع ہو اسوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض کہ بعد امراض ترکیب کے پیدا ہوتے انمین سے سدے پڑجانا اور استرخا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہین۔ اور امراض سوے مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اُسکا استحالہ طرف ناریت کے۔ ایضاً حرارت غریزی بجہت طول زمانہ احتقان کے بجھ جاتی ہی یا بجہت شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہی ایضاً رطوبت کا غلبہ تمام بدن مین ہو جاتا ہی۔ امراض مشترکہ جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً پھٹجانا رگون وغیرہ کا اور انمین سے رطوبت کا جاری ہونا منجملہ بدترین اسباب امراض سے ہی خصوصاً جس وقت

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہی کنوین اور کاریز کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پانی محتقن اور بند ہوتے ہین اور اجزاے ارضی کی مخالفت اِن مین زمانہ دراز تک رہتی ہی کر خالی کسی قدر عفونت سے نہین ہوتے اور جسوقت نکالے جاتے ہین ایک قاسر کی قوت اُنمین ایک حرکت پیدا کرلیتی ہی یعنے نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہوکر مائل بظہور نہین ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہین بلکہ چند حیلہ اور کاری گری انکے نکالنے مین خرچ کیجاتی ہی تب انکو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہی۔ ان سب مین جس پانی کی آمد سیسے کے نلون مین ہو بہت بُرا ہی کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہی اور قروح امعا پیدا کرتا ہی۔ پانی تالاب کے گڑھون کا کنوین سے بُرا ہوتا ہی اسلیے کہ کنوین کا چشمہ بجہت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور بہت دیر تک وہ پانی محل احتقان مین نہین ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہین اُسکی آمد ورفت زمین کے متعفن راہون مین دیر تک ہوتی ہی اور چشمہ تک پہونچکر باہر نکلنا اُسکا بلی حرکت سے ہوتا ہی کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اُسکے معدے مین کثرت ہوتی ہی اس سے باہر نکل آتا ہی اور سوائے زمین فاسد اور متعفن کے اچھی زمین مین نہین ہوتا پانی زمین سخت یا اُس زمین کا جو نمک آلود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہی۔ آب بستہ خصوصًا جو دھوپ کے سامنے کھلا ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہی جاڑون مین بجہت برف ریزی کے سرد ہو جاتا ہی گرمیون مین دھوپ اور عفونت کی وجہ سے گرم ہو جاتا ہی جاڑون مین اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا ہی اور گرمیون مین صفرا۔ اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزاے ارضی اور متحلل ہونے اُسکے اجزاے لطیف کے پینے والون کو مرض طحال عارض ہوتا ہی اور مراق اُنکی تپلی ہو جاتی ہین اور احشا مین اُنکے بدحالی اور خشکی پیدا ہوتی ہی اور اطراف اور مونڈھے اور گردن سخت ہو جاتی ہی اور خواہش کھانے کی بڑھجاتی ہی اور پیاس غالب ہوتی ہی اور قبض شکم پیدا اور براز بدشواری ہوتا ہی اور بیشتر مبتلاء استسقا ہوتے ہین اسواسطے کہ احتباس مائیت کا انکے بدن مین ہوتا ہی۔ اور کبھی ذات الریہ اور زلق الامعاء اور درد طحال مین مبتلا ہوتے ہین۔ پانون ان لوگون کے تپلے اور جگر ضعیف ہو جاتے ہین۔ خورش بوجہ مرض طحال کے کم ہو جاتی ہی۔ جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور ورم رخوانمین پیدا ہوتا ہی خصوصًا عورتون مین۔ انکی عورتونکا حاملہ ہونا اور اس حمل کی ولادت دونون دشوار ہوتے ہین اور اکثر جنین جس مین ورم ہو انکے حمل کا نتیجہ ہوتا ہی۔ مرض رجا کا انکی عورتونمین بہت ہوتا ہی اور اس بیماری کو حمل کاذب کہتے ہین۔ انکے رگون مین درد یعنی وہ فتق جو آنت اُترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہی اور جوانون کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہین اور اُنکے قروح دیر مین اچھے ہوتے ہین۔ شہوت اُنپر غالب ہوتی ہی۔ اسہال انکا دشوار ہوتا ہی اور اسہال مین اذیت اور قرحہ احشا بھی ہوتا ہی۔ حماے ربع اکثر انکو عارض ہوتی ہی اور مشائخ مین حماے محرقہ پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ انکے طبائع اور بطون مین یبس غالب ہوتا ہی۔ بستہ پانی کسی قسم کا کیون نہو معدے کو موافق نہین ہی۔ اور چشمہ کا پانی چلو مین بھرکر جو لیا جاے اسکا حکم بستے پانی کے قریب ہی مگر اسقدر اسپر فضیلت ہی کہ اُسکی بقا موضع واحد مین دیر تک نہین ہوتی جبتک چشمہ کا پانی جاری نہو اُسمین کسی قدر ثقل ضرور رہتا ہی اور اکثر اسمین قبض بھی ہوتا ہی اور اسکا استحالہ بطرف سخونت کے باطنی اعضا مین جلد ہو جاتا ہی اسی جہت سے اصحاب حمیات اور ان لوگون کو جنمین غلبۂ صفرا ہو موافق نہین ہوتا بلکہ اسکا استعمال اُن بیماریون مین مناسب ہی جو محتاج حبس اور انضاج کے ہین جس پانیمین جوہر معدنی فلزات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیز ملے جو قریب معدنی ہو اور اسیطرح وہ پانی جسمین جونک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احشا کی اُس سے منفعت حاصل ہوتی ہی اور ذرب کو منع کرتا ہی اور جمیع قواے شہوانی کو برپا کرتا ہی حال ایسے پانی کا اور جو اُسکے قائم مقام ہی عنقریب ذکر کرین گے یخ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اسمین آمیزش نہو خواہ اُسکو پانی کرلین یا اسمین پانی ٹھنڈا کرین یا اُسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہر طرح بہتر ہی اور اُسکے اقسام حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت

پیدا ہوتی ہی کہ پانی کے جوہر سے ملجاتے ہین مترجم کہتا ہی پانی مین جو چیز بیٹھتی ہی یا ڈوبتی ہی اُسکا یہی قاعدہ ہی کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اُس شئ کے پیچھے ہی اگر برابر ہی یا زیادہ تو نہین ڈوبتی اور اگر کم ہی تو ڈوب جاتی ہی تجربہ اس قاعدے کا ملاح یا جہازرانون کو بخوبی ہوتا ہی کہ تھوڑے پانی مین اُنکی ناؤ بیٹھ جاتی ہی ۔ متن جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہو جاتی ہی اور اسقدر تخلخل پیدا ہوتا ہی کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہو جاتا ہی اُسوقت چونکہ بوجہ تخلخل کے اجزا مین خفت پیدا ہوتی ہی یعنی اجزاے ہوائی زیادہ شریک ہو جاتے ہین ممکن ہی کہ وہ اجزاے ارضی جو پانی مین مل گئے تھے اور نیچے نہین بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائین اور پانی اُسکے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہو جاے اور جس قدر پانی بذریعہ بخارات کے اُڑنے سے باقی رہا ہی لطافت اور خفت مین قریب اُسی پانی کے ہو جو اُڑ گیا ہی اسلیے کہ پانی جسوقت آمیزش سے پاک ہو جاے اُسکے اجزا لطافت مین متشابہ ہو جاتے ہین پھر اُسوقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرین اُنکو باقی ماندہ اجزا پر زیادہ فضیلت نہین رہتی ۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت اسطرح کی پیدا کرتا ہی کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہو جاتی ہی اور اجزاے ارضی جو اُسمین ملے ہوتے وہ بیٹھ جاتے ہین ۔ ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہی کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف مین رکھا رہے اُسکے اجزا نیچے اسقدر نہ بیٹھین گے کہ رسوب اُنکا معتدبہ ہو اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاے فوراً سب اجزا بیٹھ جائینگے اور جو پانی نتھرا ہوا باقی رہے وہ سبک اور صاف ہوتا ہی اور سبب رسوب کا یہی ہی کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام مین رقت حاصل ہوتی ہی ہم برابر دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے نہرون کے پانی مثل جیحون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تہ سے لیا جاے بروقت چلو بھرنے کے اسمین نہایت کدورت ہوتی ہی بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہو جاتا ہی اور ایک ہی مرتبہ مین اسقدر صاف ہوتا ہی کہ اگر دوبارہ اُسکو صاف کرین پھر اُسمین کوئی چیز معتدبہ تہ نشین نہین ہوتی ۔ ایک گروہ کے لوگ دریاے نیل کے پانی کی مدح مین افراط شدید کرتے ہین اور چار خوبی اُسمین ثابت کرتے ہین ١۔ منبع اُسکا دور ہی ٢۔ اور گذرگاہ اُسکی پاکیزہ ٣۔ دکن سے اُتّر کی طرف ہر مقام پر جاری ہی ٤۔ جتنے پانی اُسمین بہتے ہین لطیف اور پاکیزہ ہین ۔ عمیق ہونا اس نہر کا خاص اُسکی صفت نہین اسمین اور بھی نہرین شریک ہین جتنے پانی خراب ہین اگر ہر روز اُنکو صاف کرین ہر روز از سر نو کچھ کچھ تہ نشین ضرور ہوگا اور با اینہمہ جو چیز تہ نشین ہوتی ہی دیر مین ہوتی ہی جھٹ پٹ نہین ہوتی ہی اور باوجود مکرر صاف کرنے کے پھر اچھی طرح صاف نہین ہوتا ۔ سبب اسکا یہ ہی کہ اجزاے ارضی بسہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہین جسمین غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہو اور کثیف مین اُسکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہین ہوتا بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ محض کا ہی یعنی متنے کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ مین بھر کے خوب ہلائین ۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہی خصوصاً جو گرمیون مین برسے گرجتے ہوے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائین چلتی ہین اُسکے بخار مین کدورت ہوتی ہی اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہی اسمین بھی کدورت ہوتی ہی پس جوہر اس پانی کا خالص نہین ہوتا بلکہ مغشوش ہوتا ہی عفونت آب باران مین بہت جلد آ جاتی ہی اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہی اسکی وجہ یہ ہی چونکہ رقت اسمین زیادہ ہوتی ہی مفسد ہوائی اور ارضی اسمین بہت اثر کرتا ہی اور اُسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جاے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہی اور آواز اور سینہ کو بہت ضرر کرتا ہی ۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہی کہ اسکی پیدایش ایسے بخارات سے ہوتی ہی جو مختلف رطوبات سے اُٹھتے ہین اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام مین شمار نکیا جائیگا بلکہ سبب یہی ہی کہ اُسکے جوہر مین لطافت زیادہ ہوتی ہی اور جو ہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہی ۔ اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دین پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہی ۔ اگر ترش چیزین کھائی جائین اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہی اسوقت

ہوسکتا - پانیون کے اقسام مختلف ہین جو ہر ماہیت مین تو اختلاف نہین ہی مگر چونکہ مختلف چیزین اُس ملتی ہین اور کیفیات چند سے متکیف ہوتا ہی اور وہ کیفیات اُسپر غالب ہوتے ہین اس جہت سے اُسمین اختلاف پیدا ہوتا ہی افضل پانی کی قسمون مین چشمہ کا پانی ہی مگر سب طرح کے چشمہ کا پانی افضل نہین ہی بلکہ اُس زمین کا چشمہ جو زمین سنگلاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہو جو پانی مین اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اُسمین قابلیت عفونت ارضی کی نہو مگر زمین سنگلاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہی پھر ہر ایک زمین سنگلاخ کا چشمہ بھی بہتر نہین ہی بلکہ وہ چشمہ جس کا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگلاخ کا اچھا نہین ہی بلکہ اُس زمین سنگلاخ کا جاری چشمہ جسپر دھوپ پڑتی ہو اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت مین چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہی اور جو چشمہ جاری نہو بلکہ راکد ہو اُسکو مواجہت آفتاب و ہوا سے ایسی ردارت حاصل ہوتی ہی کہ اگر اسپر دھوپ پڑے اور ہوا اُس تک نہ پہونچے اتنی ردارت نہین ہوتی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو چشمہ مٹی پر جاری ہون اُنکا پانی اُن چشمون سے بہتر ہوتا ہی جو پتھرون پر جاری ہون اسلیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہی اور جو چیزین غریب اور مختلف مزاج کے پانی مین ملی ہوئی ہین اُنکو کھینچ لیتی ہی اور پانی کو خوشرنگ اور صاف کر دیتی ہی اور پتھر سے یہ فعل صادر نہین ہوتا مگر ضرور ہی کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ مٹی سنگلاخ ہونی چاہیے اور عرض حمات نہو یعنے جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہین اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو - پھر اگر باتفاق یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی مین تیزی ہو بوجہ اپنی کثرت کے جو چیز اُس مین ملتی ہو اُسکو اپنی طرف مستحیل کرلے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم کی طرف سے پورب کی طرف خصوصاً مشرق صیفی کی طرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہی علی الخصوص جبکہ مبدر یا سرچشمہ دور ہو - جو پانی اُتر یا دکن یا پچھم کی طرف بہتا ہی وہ نہایت ردی ہی خصوصاً جسوقت ہوائے جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اُسمین موجود ہون وہ سب سے بہتر ہی اور اُسکا ایسا حال ہی کہ پینے والے کو شیرین معلوم ہوتا ہی - شراب کو اُسکی مقدار زائد کی آمیزش کا تحمل نہین ہی - وزن مین سبک ہوتا ہی ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہی اسلیے کہ اُسمین تخلخل حالت برودت کا جاڑون مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمیون مین حالت سخونت کا نہ کوئی مزہ اُسپر غالب ہوتا ہی اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہی اور انحدار اُسکا شراسیف سے بہت جلد ہوتا ہی جو چیز اُسمین پکائی جاے بہت جلد گلجاتی ہی اور بہت جلد پکجاتی ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہی اُسکے حال کے پہچاننے مین پس سبک پانی اکثر اوصاف مین افضل ہوتا ہی کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہی اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی مین بھگوئے جائین خواہ دو ٹکڑے روئی کے بعد اُسکے دونون خشک کرکے وزن کیے جائین جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہی مترجم کہتا ہی وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن صنفی کے ممکن نہین ہی فن کیمیا مین تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ پانی بہ نسبت سونے کے اُنیس ۱۹ حصہ کم ہی یعنے جس ظرف مین اُنیس ۱۹ تولہ سونا سما جاے اُسمین ایک تولہ پانی آئیگا - اُس وزن صنفی کو مقیاس مقرر کرکے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہی تمت تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہوسکتی اور تصعید اور تقطیر ممکن نہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہی اسلیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا بر شہادت علماے فن کے نفخ کم پیدا کرتا ہی اور جلد ہضم ہو جاتا ہی جہال اطبا کو ایسا خیال ہوا ہی کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اُڑ جاتے ہین اور کثیف باقی رہجاتے ہین پس جوش دینے مین پانی کے کچھ فائدہ نہین ہی بلکہ مضرت ہی اسلیے کہ کثافت اسکی زیادہ ہوتی ہی مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیے کہ پانی اپنے حد ذات مین متشابہ الاجزا ہی لطافت اور کثافت مین اس واسطے کہ جسم بسیط ہی مرکب نہین ہی پھر کثافت اسمین یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہی کہ شدت کیفیت برودت اُسپر غالب ہوتی ہی یا اجزاے ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اس مین ملجاتے ہین کہ اُنکا جدا کرنا ممکن نہو اور نہ وہ اجزا نیچے بیٹھ سکین اسواسطے کہ اُنکی مقدار ایسی نہین ہوتی ہی کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کرکے نیچے بیٹھ جائین جب نہین بیٹھ سکتے ہین تو باضطرار یہ بات

بدن سے اپنے جوہر مین مستحیل ہوتی ہو اور کیفیت مین بھی استحالہ باقی ہو مگر پہلا استحالہ اُسکا کیفیت مین ہوتا ہو۔ کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے
طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہو پس گرمی پیدا کرتی ہو جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہو پس تبرید کرتی ہو جیسے کاہو
پھر جسوقت استحالہ اُسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہو اکثر فعل اُسکا تسخین ہوتا ہو خون کو بڑھا کر اور کیونکہ تسخین پیدا نکرے حال اینکہ اسکا
جزو حار مستحیل ہوگیا اور اُسکی برودت باقی نرہی لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے ان دونون سے اصلی کیفیت سے کسی قدر بعد استحالہ جوہری کے بھی
باقی رہتی ہو اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہو اُسمین کسی قدر برودت بھی ہوتی ہو یا جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہو اُسمین تھوڑی سی
حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہو لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہو ادویۂ غذائیہ اُنمین سے بعض اقسام قریب دوا کے ہین
اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہو جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم۔
اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے کسی قدر بعید ہو جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہو جسکی طبیعت جوہر خون سے بہت بعید ہو جیسے
اغذیہ دوائیہ۔ غذا حال بدن مین تغیر کیفیت اور کمیت دونون طرح سے کرتی ہو کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہوچکا۔ اور کمیت کا تغیر اسطرح کہ اگر
مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تخمہ اور سدے پیدا ہو کر عفونت اخلاط مین واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہوگی
زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہو مگر جب عفونت پیدا ہو تو اُسوقت بالغرض تسخین بھی ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت جس طرح حرارت غریبہ
سے پیدا ہوتی ہو اسیطرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہو۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہو اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہو جس سے خون رقیق
پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اسے کہتے ہین جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا التغذیہ کرے
مثال غذاے لطیف کثیر الغذا کی شراب ماء اللحم زردی بیضہ گرم کیا ہوا یا نیمبرشت یہ سب چیزین تغذیہ زیادہ کرتی ہین بلکہ اکثر جوہر ان چیزون
کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہو مثال کثیف قلیل الغذا کی جبن یعنے پنیر قدید یعنے گوشت کبو ترچہ یا خشک گوشت یا بادنجان یعنی بیگن اور مثل اسکے۔
ان چیزون مین سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہو مثال لطیف قلیل الغذا کی جلاب ور جو ترکاری معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلون مین
جسطرح سیب وانار وغیرہ مثال کثیف کثیر الغذا کی بیضہ بھونا ہوا گوشت گاؤ و ایضاً لطیف اور کثیف دونون کبھی ردی الکیموس ہوتے
ہین اور کبھی انکا کیموس محمود بنتا ہو مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی زردی بیضہ شراب ماء اللحم مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی
پھیپھڑا اور گوشت اُس بچہ مرغ کا جسکے بال و پر برآمد ہو چکے ہون مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی کاہو انار سیب مثال لطیف
قلیل الغذا ردی الکیموس کی مولی رائی اور اکثر ترکاریان مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی بیضۂ بریان بزغالہ یکسالہ مثال
کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی گوشت گاؤ اور گوشت بط اور گوشت اسپ مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی قدید انھین
غذاؤن مین سے غذاے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہو فصل سولھوین پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہو اُسکو خصوصیت
یہ ہو کہ مشروبات مین داخل ہوتا ہو نہ باین غرض کہ تغذیہ بدن کا اُس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہو اور اُسکے قوام کو درست کر دیتا ہو جو ہمنے کہا
کہ پانی سے غذا حاصل نہین ہوتی ہو اسواسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہو اسکی قوت قریبہ یہ ہو کہ خون ہو جاے اور اسکے بعد اسمین یہ قوت ہوتی ہو
کہ عضو انسان کا جزو ہو جاے اور جسم بسیط مین قابلیت اسکی نہین کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اسپر طاری ہو جبتک
کہ اس جسم بسیط مین ترکیب نہو مگر پانی مین اتنی بات ہو کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے مین اعانت کرتا ہو اور پانی کو بطور بدرقہ کے ہمنا غذا کو رگون
مین اور مخارج مین نافذ کر دیتا ہو اس نفوذ مین غذا کو پانی سے استغنا نہین ہو سکتی اور اسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہین

فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اُسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اُسکا استعمال نہو دوسرا
مرتبہ یہ ہی کہ اُسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اُس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی سے
متغیر نکرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اُسکی اعانت سے اُسکا ضرر تبیین ہو جائے خواہ بکثرت
اُسکا استعمال کیا جائے تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ اس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو
فاسد کردے چوتھا مرتبہ یہ ہی کہ اُسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہی - اور یہ تاثیر جو
بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہی اور جو چیز کہ مجموع اجزائے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہی - پھر ہم سرے سے دلیل انحصار
ادویہ کے مراتب اربعہ مین بیان کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اُسکے اور بدن انسان
کے درمیان مین فعل و انفعال جاری ہو سکے ۔ ۱ یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہو جائے گی مگر بدن مین کوئی تغیر پیدا
نکریگی ۔ ۲ یا وہ چیز خود بھی متغیر ہو گی اور بدن کو بھی متغیر کریگی ۔ ۳ خود متغیر نہو اور بدن مین تغیر پیدا کرے - یہ تین صورتین قابل
لحاظ طبیب کے ہین - پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اُس مین کوئی تغیر معتد بہ پیدا نکرے اُسکی دو صورتین
ہین - ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہو جاوے ۔ دوسرے یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو ۔ اگر مشابہ بدن
کے ہو جاوے تو وہ غذائے مطلق ہی ہماری اصطلاح مین - اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہی - اور جو چیز بدن
انسان سے متغیر ہو اور اُس مین تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہین ہی - یا اینکہ جسطرح بدن سے متغیر ہوتی ہی بدن
کو بھی متغیر کرتی ہی بعد اسکے اخیر مین اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہی کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہی
یا یہ کہ اُسکا حال انجام کار مین ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اُسمین فساد پیدا کرے - ان دونون مین پہلی قسم یعنے
جسکا انجام کار مین فعل تغیر کردینے بدن کا باطل ہو جاتا ہی اُسکی بھی دو صورتین ہین - یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جاوے اُسکو
اصطلاح مین غذائے دوائی کہتے ہین - یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہی دوسری قسم یعنے جو آخر کار مین بھی بدن کو تغیر دے اور اُسکو
فاسد کرے اُسکو اصطلاح مین دوائے سمی کہتے ہین - اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کردے وہ سم مطلق ہی - ایسا
نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہین ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بروقت ہضم کے سم مین کسی قدر گرمی نہین پیدا کرتی
اسلیے کہ اکثر سموم جب تک کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہین حاصل کرتے کچھ اثر نہین کرتے ہین بلکہ ہماری مراد یہ ہی کہ سم
کی صورت طبعی مین کچھ تغیر نہین ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہی اور صورت طبعی باقی رہتی ہی تا اینکہ بدن فاسد ہو جائے - کبھی طبیعت سم کی
خود حارہ ہوتی ہی پس اُسکی حرارت طبیعت کی خاصۃً تحلیل روح مین اعانت کرتی ہی جیسے زہر سانپ و بیش کا کبھی طبیعت زہر کی باردہ ہوتی
ہی اُسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے مین معین ہوتی ہی جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنے پہاڑی نونگ کا ۔ کل وہ چیز
جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہی کبھی آخر کار مین ایک تغیر طبعی یعنے تسخین بدن مین پیدا کرتی ہی اسلیے کہ جسوقت غذا مستحیل طرف خون کے
ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا اینکہ کاہو اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارد ہین یہ تسخین پیدا ہوتی ہی مگر ہم اس تغیر طبع کا قصد
اس مقام پر نہین کرتے ہین اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہین بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث مین ذکر کرتے ہین اُس سے مقصود یہی ہی
کہ شئ مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اُس شئ کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کی طرف مستحیل نہو دوائے غذائی

ایک کمال ہی جو واسطے عنصر کے بسبب اُس استعداد کے حاصل ہوتا ہی جو مزاج سے حاصل ہوتا ہی جیسے قوت جاذب کی مقناطیس مین۔ یا طبیعت
ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہی بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے۔ اور لبائط کے جیسے مزاج ہین اُن مین سے
کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہین ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہی اسلیے کہ یہ حرارت نہین ہی اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور
نہ یبوست ہی نہ یہ طبیعت لبسیط ہی اور مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہی یا بو ہی نفس طبعی اور حیوانی ہی یا کوئی دوسری صورت ہی جو
محسوسات مین داخل نہین ہی۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہی کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات مین ہوتا ہی کہ دوسری سے
کوئی اثر قبول کرے جسوقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اُسمین کمال کسی غیر مین اثر کرنے کا ہو جسوقت
یہ صورت محض قوت ہو غیر مین کچھ فعل کرنے کی یعنے قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر مین اثر کرتی ہی کبھی اسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہی
اور کبھی نہین ہوتا اور جسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہی وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہی اور کبھی غیر مناسب۔ اور یہ سب اقسام کے
فعل اُنکا مصدر اُس شی کا مزاج نہین ہوتا بلکہ اُسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہی صادر ہوتے ہین۔ اسی واسطے
ہم کہتے ہین کہ صدور اِس فعل کا مجموع جوہر شی سے ہوتا ہی یعنے صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے۔
مناسب فعل کے مثال یہ ہی جیسے فادانیا (جسے عود صلیب بھی کہتے ہین) صرع کو باطل کرتی ہی۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہی کہ
خشکی ایسی پیدا کرے جو مفسد جوہر انسان کے ہو اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہین جسوقت ہم کوئی چیز مشروبات
یا المطبوخ کو یعنے اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہین کہ یہ گرم ہی یا سرد ہی اُسوقت ہماری مراد یہ ہی کہ اس مین قوت حرارت اور
برودت ہی نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہی کہ قوت لمس سے اُسکی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف۔ اور یہ بھی ہم مراد لیتے
ہین کہ اس دوا مین جو قوت ہی اُس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی
[1] اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہی جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہین کہ اسوقت حرارت ہمارے بدن کی اِس دوا
کی قوت مین کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جس وقت حامل اُس قوت دوائی کا ہماری حار غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت
بالفعل پیدا ہو جاے [2] کبھی اُس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہین یعنے قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہین مثلاً
ہم کہتے ہین کہ کبریت حار بالقوہ ہی اسکا یہ مطلب ہوتا ہی کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اُس مین قوی ہی [3] کبھی ہمارا التفات
مزاج غالب کی طرف ہوتا ہی مثلاً ہم کہین کہ یہ شی حار یا بارد ہی تو اُس سے یہ مراد ہوتی ہی کہ اِسکے ارکان اولی کے مزاجون مین
حرارت کا مزاج غالب ہی اور اُسوقت ہمکو التفات اسطرف نہین ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا مین کیا فعل کرے گا [4] اور کبھی ہم کہتے
ہین یہ شی بالقوہ ایسی ہی اُس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہین جیسے قوت اُس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو
کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہین کہ بیش بالقوہ مفسد ہی اس معنی اخیر اور پہلے معنی مین یہ فرق ہی کہ پہلے جبتک
بدن اسکا استحالہ ظاہری نکرے اُسکی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہین ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اُسکا اثر بمجرد ملاقات کے بدن
انسان مین ہو جاتا ہی جیسے سانپ کا زہر خواہ تھوڑا سا استحالہ کیفیت مین جیسے بیش۔ اور پہلی قوت مین اور اس قوت مین
جسکو ہمنے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہی ایک اور قوت متوسط یعنے درمیانی ہی جیسے ادویۂ سمیہ نہ مراتب ادویہ
بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے پہلا مرتبہ یہ ہی کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان مین ہو اُسکی کیفیت کا

جو لون بصر کو بروقت انزال کے لازم ہو۔ یہ احوال ایسے ہین کہ اُنکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوئی ہو اور وہ ایسی باتین صحیح نہین
سمجھتے اُنکے انکار کی وجہ یہی ہو کہ باریک آثار وجود پر اُنکو اطلاع نہین ہو لیکن وہ لوگ جو دریاے معرفت حقائق اشیا مین ڈوبے ہوئے ہین ایسی
باتون کا انکار مثل انکار محالات کے نہین کرتے۔ ازین قبیل اتباع حرکت خون کی ہو اُس شخص کے بدن مین جو مستعد حرکت خون کا ہو جسوقت کہ سُرخ چیز کی طرف
بکثرت نظر کرے اور اُن مین زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزون کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہو جاے یا آشوب چشم بڑھجاے۔ ازین قبیل دانتون
کا کند ہونا جسوقت کسی غیر کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے یا رنج پہونچنا کسی عضو مین جسوقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پاے اور اُسکو خوف
ہو۔ ازین قبیل مزاج کا بدل جانا بروقت تصور خوفناک چیزون کے یا سرور لانے والی چیزین **فصل پندرھوین موجبات ماکول و مشروبات کے بیان مین** کھانے پینے کی چیزین انسان کے بدن مین تین طرح فعل کرتی ہو کبھی انکا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہو
اور کوئی فعل انکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہو ایک فعل انکے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہو بیشتر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال
متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہین لیکن ہم اُنکے استعمال مین ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہین اُن معنون پر کہ قریب ہو کہ انکے طرف ہم اشارہ
کرین۔ جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اُسکی شان سے یہ بات ہوتی ہو کہ جب بدن انسان مین حال گرم ہو جاے یا سرد ایسی چیز
بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہو مگر مشابہ بدن انسان کے نہین ہو جاتی۔ اور جو فاعل براہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا
ہو وہ ایسا ہوتا ہو کہ اُسکی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہو پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہو لیکن اُسکا عنصر باوجود
قبول صورت مذکورہ کرتا ہو کبھی اُسمین ایک بقیہ ابتدا مین جب تک کہ انعقاد اور تشبہ تمام ہو اُسکی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہین رہ جاتا
ہو اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان مین بھی ہوتی ہو لیکن اُس شے مستحیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہو
جیسے خون جو کاہو کے کھانے سے پیدا ہو اُسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہو جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہو اور یہ برودت
اُس وقت تک باقی رہتی ہو جب تک کاہو خون طرف مستحیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بنجاے۔
یا جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہو اُس مین برخلاف خون متولد کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہجاتی ہو جو حرارت
بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہو جو فاعل کہ مجموع اجزاے جوہری سے فعل کرتا ہو اُسکے یہ معنی ہین کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے
ذریعہ سے کرتا ہو جسکی وجہ سے اسکی ماہیت حاصل ہوئی ہو اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہو ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے
جو دخل اُسکی ماہیت مین نہین ہو یہ فعل اُس سے سرزد نہین ہوتا ہو خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو کیفیت سے
مراد ہماری ایک کیفیت ہو چارون کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے۔ جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہو اسکے
مادہ کو اس فعل مین کچھ دخل نہین ہو اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہو اُسکا یہ حال ہو کہ جب اسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن
انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم اُس چیز کے ہوتا ہو جو بدن انسان سے متحلل ہوتی ہو اور دوبارہ حرارت عزیزی اُسکو تیز کر کے خون مین بڑھا
دیتی ہو۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ پھر ہوتا ہو۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہو اُسکا فعل
بذریعہ اُس صورت نوعیہ کے ہوتا ہو جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے یکجا ہونے سے پیدا ہوا ہو کہ ان بسائط سے ملکر شے واحد
مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہو اُن کیفیات والے
سے نہین ہو جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہو جو اُن بسائط سے پیدا ہوا ہو بلکہ یہ صورت

اور اس مادہ مین سخونت پیدا کرتی ہی پس حار غریزی تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہی۔
اگر نوم بدن مین اخلاط حار صفراوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن مین حرارت غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہی۔ اور
اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اُسوقت بدن مین سردی پیدا کرتی ہی اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہی اور اگر
کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اُسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن مین موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جائے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی
بدن مین منتشر ہوتی ہی۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہین مگر جس وقت بیداری مین افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہو جاتا ہی کہ ایک
قسم کی خشکی عارض ہوتی ہی اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہی اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہین
نوم مین اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہین کہ بلادت قوائے نفسانی مین اور ثقل دماغ مین عارض ہوتا ہی اور
امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہی۔ اور افراط بیداری اشتہاء زیادہ کرتی ہی اور خوب بھوک پیدا کرتی
ہی اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہی اور نقصان ہضم مین بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہی۔ بے چینی اور کروٹین بدلنا درمیان
خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہی۔ غالب حالت نوم مین یہی ہی کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہی اور برودت ظاہر جسم پر
اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہی کہ بیداری مین اسقدر نہین ہوتی۔ بقیۂ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص
اور آثار پہچانے گئے ہین انکی نسبت آیندہ مقامات مین اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا فصل چودھوین موجبات حرکات
نفسانی کے بیان مین جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے
ہین اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہی یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہی اندر جسم کا سرد ہو جاتا
ہی اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہی دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونون سرد ہو جاتے ہین اور اُسکے بعد
غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہی۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہی۔ اور کبھی اختقان
روح کا بشدت ہوتا ہی تو ظاہر اور باطن دونون سرد ہو جاتے ہین اُنکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہی۔ حرکت روح کی طرف خارج
کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے۔ اور حرکت روح کی طرف داخل کے
یا دفعۃً ہو جیسے بروقت فزع یعنے خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ اختناق[1] اور تحلل جو اوپر
بیان ہو۔ جنکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہی وہ بعد اُسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہین جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور
ذبول اصلی اسی حرکت کے تابع ہی جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے اختقان[2] بتدریج ہی اور ایک ایک جزو مین
اختقان[3] ہو دفعۃً۔ اور ذبول اصلی سے تھوڑا تھوڑا تحلل مراد ہی جو دفعۃً نہو۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت مین داخل اور خارج
دونون طرف ہوتی ہی جسوقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونون باتین لازم ہین مثلاً ہم کہ اُسکے ساتھ کبھی غضب اور حزن دونو ہوتے ہین
پس دونون حرکتین مختلف پیدا ہوتی ہین یا خجالت کہ اسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہی پس جب عقل اور
تجویز پلٹتی ہی اور انقباض خاطر مین انبساط پیدا ہوتا ہی روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہی اور رنگ سرخ ہو جاتا ہی کبھی انفعال
بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہی جو مغائر اُن اشکال کے ہین جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی برانگیختہ
کرتے ہین جیسے لڑکا کبھی اُس صورت کا پیدا ہوتا ہی جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اُسکا رنگ قریب اُس رنگ کے ہوتا ہی

[1] اختناق　[2] اختناق　[3] اختناق

برودت ہوا مین ہو یا نہین ۔ اور اسکے گرد دریا نالے پہاڑ معادن کیسے ہین ۔ اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت بدنی اور اشتہار طعام اور جودت ہضم کیسی ہو اور کونسی غذا اُنکی خورش ہو۔ مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہوادار ہین یا نہین ۔ بعد اسکے یہ بھی واجب ہو کہ روزن اور دروازے پورب یا اُتر کیطرف مقرر کرین ۔ بنا مکانون کی ایسی ہو کہ ہوا جنوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ۔ اور قرب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہون اور پانی انکا لذیذ ہو اور عمیق ہون اور صاف ور پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جاے اور گرمیون مین گرم رہے برخلاف اُن چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہو۔ اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور شرح وبسط انکے حالات کو لکھ چکے مناسب ہو کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین انکو بھی بیان کرین

فصل بارھوین موجبات حرکت وسکون کے بیان مین حرکت کا فعل انسان بدن مین بحسب شدت ور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہو جسقدر حرکت کے ساتھ سکون مختلط ہوتا ہو اعتدال پیدا کرتا ہو اور بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہو۔ اور اُس سے بھی اختلاف ہوتا ہو کہ جو مواد جسم مین بھرے ہوتے ہین اُنمین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہو حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہو مگر جو حرکت شدید کثیر ہو اُسمین اور اُس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہو کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا کرتی ہو اور تحلیل اگر اُسمین ہوتی ہو تو کم ہوتی ہو۔ اور کثیر تحلیل بہ نرمی کرتی ہو مگر بہ نسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہو جسوقت افراط اُن دونون قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ حار غریزی مین تحلیل ہوتی ہو اور خشکی بھی عارض ہوتی ہو اور اگر بروقت کثرت یا غلبۂ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہو اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہو مثلاً جیسے حرکت دھوبیون کی بروقت دھونے کے کہ اُسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہو۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لُہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہین اُس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو۔ سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہو کہ تحلل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہو

فصل تیرھوین موجبات خواب وبیداری کے بیان مین نوم مشابہ سکون کے ہو اور بیداری مشابہ حرکت کے ہو اور دونون کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہو۔ نوم قواے طبعی کو تقویت دیتی ہو اسواسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے متحقن ہو جاتی ہو اور قواے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہو اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہو اور ان مسالک مین ارخا اور سُستی پیدا کرتی ہو —

جوہر روح کو بجہت منع کرنے تحلیل کے کدورتناک کرتی ہو مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہو اور جو اخلاط با فراط استفراغ پا رہے ہون اُنکو منع کرتی ہو اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد بسیلان ہون زیادہ کرتی ہو۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہون اُنکے نکالنے پر نوم دفعتہً اعانت کرتی ہو اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہو اور غذا کی تقسیم بدن مین کر کے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہو اُسکو دفع کر دیتی ہو اس طرح کہ اُسکے دفع کے مانع کو اندر محتقن کرتی ہو مگر بیداری اس فعل مین بہ نسبت نوم کے زیادہ ہو علاوہ برآن نوم مین بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہو اسلیے کہ تعریق نوم کی بر سبیل غلبہ کے مادہ پر ہو نہ اینکہ تحلیل رقیق متصل کی کر کے تعریق کرے جسکے بدن مین سے حالت نوم مین عرق بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہو کہ جسکا تحمل نہین ہو سکتا ۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم بالنضج پر پاے اُسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہو

عارض ہوتا ہو اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین اسی طرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہین عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہو اور عصب اور لیف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہو۔ مراق بطن انکا بمنزلہ نشانہ کے ہوتا ہو بوقت شدت عسر ولادت کے۔ لڑکون کو فتق مائی عارض ہوتا ہو اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہو جاتا ہو۔ لڑکیون کو ماء السلطین اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہو جب سن زاید ہوتا ہو خود بخود دور ہو جاتی ہین۔ آشوب چشم اُن لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہو اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہو۔ بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور فصول حارہ کے احکام ہین۔ پانی اُن بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہین سرون مین اُن لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہو۔ دائی شکم انکو ہمیشہ عارض رہتی ہو اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدے پر گرا کرتی ہو۔ عضا اُنکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین۔ حواس ہین انکے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بسبب ضعف سر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہو۔ قروح اُنکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور ترہل پیدا ہوتا ہو۔ عورتون کا حیض بکثرت جاری رہتا ہو اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہو اسلیے کہ یہ بیماری انکین کثرت سے ہوتی ہو اور کوئی سبب اسقاط کا نہین ہو۔ مردون کو اسہال خونی اور بواسیر اور رعاف رطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہو عارض ہوتے ہین۔ کہول کا یہ حال ہو کہ جب کا سن پچاس برس سے بڑھ جاے انکو فالج بجہت کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہو۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلاے سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہو حمیات غشی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہو۔ حمیات اُنکے طویل اور شتوی اور لیلی ہوتے ہین حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے کہ اسہال اُنمین بکثرت ہوتا ہو اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہو۔ شرقی بلاد مین جو ایسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صحیح اور ہوا وہان کی جید اور آفتاب اول نہار مین اُن پر طلوع کرتا ہو اور وہان کی ہوا کو صاف کرتا ہو اور جب اُس جانب سے نکل آتا ہو ہوا صاف ہو جاتی ہو ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب خود بھی اُنکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتا ہو اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہو۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہو اور پورب کی جانب بند ہو اُن کے سامنے تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اُسکے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہو اسی وجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت نہین پیدا ہوتی اور نہ اُن بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہو بلکہ اُنکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہو۔ اگر ایسے شہرون مین آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہواے مغربی آسکتی ہو اور رات کے وقت آتی ہو اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ ربیع کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہو پس التفات کرنا اُس شخص کے قول کی طرف جسنے یقیناً یہ بات تجویز کی ہو کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہو کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس اور جانب کے شہرون کے بیشک اچھے ہین۔ ایک قسم کی بُرائی ان شہرون مین یہ ہو کہ آفتاب جب اُنکے سامنے آتا ہو اسوقت بہت گرم ہوتا ہو اور تسخین اقلیم پر بجہت بلندی کے آمادہ ہوتا ہو اور دفعةً بعد برودت شب کے انپر طلوع کرتا ہو۔ اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہو آوازین اُنکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بجہت نزلے کے

اختیار مساکن اور انکے تہیہ اسباب کا بیان

جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اُسکو لائق ہو کہ پہلے وہانکی مٹی کی قسم کو پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اُسکے جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہو۔ اور پانی اور اُسکی خاصیت اصلی اور اسکا گذر اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہو یا نہین اور ہوا اس پانی تک پہونچتی ہو یا سطح زمین سے دور ہو۔ اور اُس مقام کی ہواؤن کو پہچانے کہ صحیح ہین اور

مین کثرا مین عارض ہوکر جلد بجھجاتی - اور یبوست انکے دماغ تک پہونچ جاتی ہی - صیف کی فصل ان مین بہت گرم ہوتی ہی اور شتا مین سردی کی
زیادتی ہوتی ہی - بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمرمین بڑی ہوتی ہین لپست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ
شدت حرارت سے اندوہناک رہتے ہین اور پانی سرد انکو نہین ملتا خصوصًا اگر پانی انکے شہرون مین بستہ ہو یا پتھرون مین جاری ہو خواہ زمین شور ہو ان بلاد
یہ ہی کہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہو جاتے ہین - جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون وہ کالم ہوتے ہین زیر آسمان ہون کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ
سے انکی ہوا بند ہو جاے اُن بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہی اور شتا مین سرد ہوجاتی ہی اور انکے بدن سخت ہوتے ہین اور سید قوارہ اور پانی ہستا دہ قدآب
قوی یبوست اور بیداری اُنپر غالب ہوتی ہی اور بدخلق اور متکبر اور دعوی یکتائی کا دماغ مین بھرا ہوا لڑائیون مین آزمودہ کار صناعات مین
ذکی الطبع اور تیز - برف کے پہاڑون کی آبادی وہان کے لوگون کا حکم مثل ورِ بلاد باردہ کے ہی اور انکے بلاد مین ہوا بہت چلتی ہی جب تک برف
نہین پگھلتی ہی ہوا پاکیزہ ہوتی اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسے جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہوکر پلٹ جاتی ہی - دریائی بلاد کا یہ حال
ہی کہ وہانکی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہی اسلیے کہ رطوبت اُن بلاد کی انفعال مین حاصلی و نافرمان ہوتی ہی اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونیوالی ہی
اُسکے نفوذ کو قبول نہین کرتی ہی مگر کیفیت رطوبت کی اِن بلاد مین غالب ہوتی ہی - اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل
کریگا - اور اگر جنوبی ہون اور ہوا وہان کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اُس وقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اُنکے اعتدال کو مضر ہی
بلکہ اُن دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہی یعنے ارتفاع مکان اور بعد دریا اُن بلاد کا اعتدال قائم کریگا شمالی بلاد احکام اور فصول مین
اُن بلاد باردہ کے مثل ہین جن مین امراض عصر اور خفقان بخارات بکثرت ہوتے ہین اور اخلاط اِن بلاد مین بکثرت باطن مین جمع ہوتے ہین مقتضا
ان بلاد کا یہ بھی ہی کہ ہضم جید ہوتا ہی اور عمر طویل ہوتی ہی اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہی اسلیے کہ امتلا بدن مین زیادہ ہوتی ہی اور تحلل کم ہوتا
ہی بس رگین پھٹ جاتی ہین - صرع اِن بلاد مین عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اندرون جسم مین صحت ہوتی ہی اور حار غریزی کی باطن مین کثرت ہوتی ہی بلکہ اگر
کسی کو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی اسلیے بدون سبب قوی کے عارض نہوگی - قروح انکے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ
اُنمین قوت ہوتی ہی اور خون انکے بدن مین صالح ہوتا ہی اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ اُنکے قروح مین ارخا اور نرمی پیدا کرے اور چونکہ
حرارت اُنکے قلب مین زیادہ ہوتی ہی اخلاق سبعی یعنے مثل درندون کے رکھتے ہین - انکی عورتین خون حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلیے
کہ حیض کے خون کی روانی انکے بدن مین پوری نہین ہوتی کہ مسامات مین قبض ہوتا ہی اور جو چیز خون کو روان کرے اور مسالک مین ارخا پیدا کرے
وہ انکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتین بنا بر قول اطبا کے عاقر یعنے بانجھ ہوتی ہین اسلیے کہ اُنکے رحم حیض سے پاک و صاف
نہین ہوتے - حالات عورتون کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد بزرگ مین مخالف ہوتے ہین بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ اُن عورتون کی شدت
حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہی اُس نقصان کے جو انکے بدن مین فقدان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوا ہی یعنے جو کام
سیلان اور ارخا کا اسباب سے خارجی پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہی اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ان عورتون کو اسقاط کم
عارض ہوتا ہی اور یہ ایک دلیل صحیح ہی اسبات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہین - ولادت انکے لڑکون کی بدشواری ہوتی ہی
اسواسطے کہ اعضاے ولالت انکے لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہین اور راہین بند ہوتی ہین اکثر اگر اسقاط کرتی ہین بسبب اُسکے
برودت ہوتی ہی - دودھ انمین کم پیدا ہوتا ہی اور قوام مین غلیظ ہوتا ہی اسلیے کہ برودت کا غلبہ نفوذ اور سیلان کو منع کرتا ہی کبھی ایسے بلاد مین خصوصًا
ضعیف القوی کو مثل عورتون کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہی - بالتخصیص جس وقت وضع حمل کرتی ہین انکو سل اور کزاز بجہت شدت زحیر یعنے پیچش کے

ہواے شمالی اس رطوبت کو نچوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہو اور کبھی اُس رطوبت کو کھولکر بطرف خارج دفع کرتی ہو اسی واسطے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہو اور بیماریان سینہ کی بہت ہوتی ہین ۔ جو بیماریان باد شمالی سے پیدا ہوتی ہین اُنکی تفصیل یہ ہو کہ پٹھون مین درد ہوتا وجع مثانہ و وجع رحم عسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اور قشعریرہ پہلوؤن مین ۔ ہواے جنوبی بدن مین سستی پیدا کرتی ہو مسامات کھول دیتی ہو اخلاط مین جو ہیجان ہوتا ہو اُنکو بطرف خارج دفع کرتی ہو ۔ سر مین گرانی پیدا کرتی ہو ۔ قروح مین فساد برپا کرتی ہو ۔ امراض مین نکس پیدا کرتی ہو بدن مین ضعف پیدا کرتی ہو ۔ قروح اور نقرس مین ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہو ۔ درد سر کا ہیجان ہوتا ہو ۔ نیند مین غلبہ پیدا ہوتا ہو ۔ حمیات مین عفونت پیدا ہوتی ہو مگر حلق مین خشونت اس ہوا سے پیدا نہین ہوتی ۔ پُروا ہوا اگر آخر شب اور اوّل نہار مین چلے تو اُس ہوا سے ملکر آتی ہو جسمین اعتدال بذریعۂ آفتاب کے ہو جاتا ہو اور لطافت پیدا ہو جاتی ہو ۔ اور رطوبت کم ہو جاتی ہو ۔ پھر اسوقت کی پُروا ہوا گرم خشک لطیف ہوتی ہو ۔ اور اگر آخر روز اور اول شب مین پُروا چلے اُسکا حکم خلاف اس حکم کے ہو یعنے سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہو کہ پُروا پچھوا سے بہر حال بہتر ہو ۔ پچھوا ہوا اگر اوّل روز اور آخر شب مین چلے تو آفتاب کی حرارت اس مین کچھ اثر نہین کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہو اور اگر آخر روز اور اول شب مین چلے اُسکا حکم برعکس ہو

فصل گیارھوین طبائع مساکن کے موجبات کا بیان

تغیرات ہوا کے بیان مین کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہین کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کرین اور اسکا لحاظ نہین کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہو کیونکہ بدون تکرار کے اداے مطلب بھی نہین ہو سکتا ہو ۔ یہ بات تو اوپر معلوم ہو چکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑون کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہوتے مختلف ہوتے ہین ۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا مین اختلاف پیدا کرتی ہو اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اُس مین قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان مین جدا جدا ہو ۔ اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختون کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا اِن اسباب سے بھی مزاج مین شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤن کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤن سے اور خاص منظر اُن ہواؤن کے جو اس بلد مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہو ۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جاے بر وقت غروب آفتاب اور گرم ہو جاے بر وقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہو اور جو اُسکے مخالف ہو وہ کثیف پھر سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہو جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے ۔ اور اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جس شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہو ۔ اور بال پیچدار اور گول مثل سیاہ حبش کے ہو جاتے ہین ہضم مین ضعف ہوتا ہو ۔ اگر اس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون پیری جلد تر عارض ہوتی ہو جیسے حبش کے لوگ تیس برس کی عمر مین بڈھے ہو جاتے ہین دلمین اُنکے خوف بہت ہوتا ہو اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ۔ اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہو جاتے ہین مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم انکا بہت درست ہوتا ہو جیسا اوپر بیان ہوا پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو لحیم و شحیم ہوتے ہین ۔ اور رگین گوشت سے بند ہوتی ہین مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے ۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہین مرطوب مقامات کے لوگ سحنہ اُنکے اچھے اور جلد انکی نرم استرخا اُنکے اعضا مین بریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہو فصل صیف اُنکی بہت گرم نہین ہوتی اور زمستان مین اُنکے برودت غالب ہوتی ہو کہ جب رطوبت سے اُنکے بدن منفعل ہوتے ہین اُسکو نچوڑ ڈالتے ہین ۔ حمیات مزمنہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور بواسیر کا اُنمین بکثرت ہوتا ہو ۔ قروح اور بواسیر اور عفر اور قلاع اور صرع کی اُنمین کثرت ہوتی ہو ۔ بلاد یابسہ کے آدمیونکو یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اُنکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہو اور اُنکی جلد

عفونت کو قبول نہین کرتا بلکہ یا اُسکی کیفیت مین استحالہ ہو جاتا ہی یا اُسکا جوہر مستحیل ہو کر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہی۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہی کہ جسکا جسم جو مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہی اور اُس مین ہواے حقیقی اور اجزاے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزاے ارضی جو دخان مین ملکر صعود کرتے ہین ور غبار اور اجزاے ناری سب ملے ہوے ہین۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہین اُسکی ایسی مثال ہی جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہی بلکہ مرکب ہی ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اُسمین پانی ہی۔ یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہو جاتی ہی اور اُسکے جوہر مین ردائت آجاتی ہی جیسے نالے اور گڑھون کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہی اُسکا جوہر بھی ردی ہو جاتا ہی اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر مین گرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہی۔ جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین اُنکا ذکر ہم اور کسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین بعد حمیات کے مگر وہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہی وہ یہ ہی کہ حرارت اور برودت مین اُس کیفیت تک پہونچ کر جسکا تحمل نہو سکے تا اُسکے زراعت اور تولد اور تناسل مین فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف مجانس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جاے اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہو۔ ہوا مین جو وقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی ہی اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہی اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب مین محصور ہی یعنی خون وہ بھی متعفن ہو جاتی ہی اسلیے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہونچتا ہی بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہی جوڑ بند ڈھیلے ہو جاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہی اور تحلیل روح کی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہی۔ ہضم جید نہین ہوتا اسلیے کہ حار غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہی اور طبیعت کی صحت افعال کا وہی آلہ ہی تحلیل ہو جاتا ہی اسی وجہ سے رنگت مین زردی آجاتی ہی کہ رنگ سُرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہو جاتا ہی اور قلب مین گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہی اور اخلاط مین بو والی پیدا ہو کر عفونت آجاتی ہی اور جو تجاویف اندرونی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین اُنکی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہین۔ ہواے گرم اچھی نہین ہی حق مین اُن بدنون کے جو خوشحال ہین البتہ کبھی مستسقی مفلوج اصحاب کزاز بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہی۔ ہواے بارد حار غریزی یعنے روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہی جب تک اُسمین اسقدر افراط نہو کہ تمام باطن مین حار غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہی اور جب ہواے سرد مین افراط ہو مواد کو پھیلا نے سے باز رکھتی ہی مگر اُس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اور پٹھون مین ضعف ہو جاتا ہی اور قصبۂ ریہ کو ضرر شدید پہونچتا ہی اور جب برودت ہوا مین اُس کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہی اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہی اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو بقوت ظاہر کرتی ہی خلاصہ یہ ہی کہ تندرست آدمیون کو ہواے سرد بہت مناسب ہی بہ نسبت ہواے زیادہ گرم کے ہواے سرد کے ضرر اُن افعال مین ہین جنکو تعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہی اور ہڈیون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہی اُسکو نچوڑ لیتی ہی ہواے مرطوب اکثر مزاجون کے موافق ہی رنگ اور جلد کو درست کرتی ہی اور نرمی پیدا کرتی ہی اور مسام کو پاک اور کشادہ کرتی ہی مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہی خشک ہوا کے افعال بالکلیہ ہواے مرطوب کے خلاف ہین

فصل دسوین ہواؤن کے اصلی طبیعت کے بیان مین

ہمنے حالات ہوا کے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ارادہ ہی کہ بہ نسبت ہواؤن کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین پس ہم کہتے ہین کہ باد شمالی تقویت دیتی ہی اور بدن کو مضبوط کرتی ہی اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن مین ہوتا ہی اُسکو منع کرتی ہی اور مسامات کو بند کرتی ہی اور ہضم کو قوی کرتی ہی اور والی شکم بطرف کرتی ہی اور بول مین ادرار پیدا کرتی ہی ہواے دبائی کی عفونت کو زائل کر کے اُسکو درست کر دیتی ہی۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور اُسکے بعد شمال چلے تو ہواے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہی اور

کہ جسطرف گرمی زیادہ ہو اور آفتاب نزدیک ہو اُدھر سے آتی ہو - اور رطوبت کی یہ وجہ ہو کہ دریا بطرف جنوب کے پہلوؤن سے جو سکان تعلیم چہارم کے
ہین واقع ہین اور باوصفیکہ ہوا جنوبی حرارت آفتاب کا فعل اُسمین قوی ہوتا ہو اور بخارات زیادہ اُٹھکر ہواؤن سے ملتے ہین اسی جہت سے اس مین
ارخا اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہو شمالی ہوا سرد ہوا اسلیے کہ پہاڑون پر اور سرد مقامات جن مین برف بکثرت ہو اُسپر گذر کر ہم تک
پہونچتی ہو اور یابس بھی ہو کہ اُسکے ہمراہ بخارات کثیرہ نہین ہوتے اسلیے کہ تحلل جانب شمال مین کم ہو اور نہ یہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کرتی ہو
جو اسمین رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اُسکا مرور ہوتا ہو یا میدانون پر سے گذر کر آتی ہو - پروا ہوا برودت اور رطوبت مین معتدل ہو
مگر خشکی مین بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہو اسلیے کہ شمال مین مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہین اور ہم شمالی ضرور ہین مترجم کہتا ہو
یہ خاصیت پُروا ہوا کی بہ نسبت اُن بلاد کے ہو جہان کا شیخ الرئیس متوطن ہو ہمارے بلاد مین جسکا عرض بلد ستائیس درطول قریب چودہ
کے ہو پُروا ہوا مرطوب ہو اور اسیوجہ سے ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہین
پچھوا ہوا مین رطوبت ہو مگر کم اسلیے کہ وہ دریاؤن پر سے گذر کر ہم تک پہونچتی ہو اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی
آپسمین ضد رکھتی ہو باین وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہین کرتا ہو جیسے پروا ہوا کی کرتا ہو خصوصًا اکثر ابتداے بہار مین پیدا ہوا چلتی ہو
اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہو اسی واسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہو بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہو اور
پروا بہت گرم ہوتی ہو اگرچہ پُروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہین کبھی ان احکام مین بجہت اختلاف بلاد کے فرق
ہو جاتا ہو کہ اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلا بعض بلاد مین ایسا فرق ہوتا ہو کہ ہواے جنوبی سرد ہو جاتی ہو بجہت قریب ہونے برف کے
پہاڑون کے کہ اُنپر ہوائین گذر کر مائل بہ برودت ہو جاتی ہین - اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہو جاتی ہو اسلیے کہ خشک میدانون مین
اُسکا گذر ہوتا ہو - اور سموم وہ ہواے گرم ہو جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم اُن دخانات کے ہو جو جو مین علامات ہائلہ اور خوف انگیز سے پیدا
ہوتے ہین مشابہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات اگر ثقیل اور گران ہین انمین اُسی جگہ پر شعلہ اُٹھکر بھڑک پیدا ہوئی ہو اور جزو لطیف اُس سے
جُدا ہو جاتا ہو اور ثقیل نیچے اُتر آتا ہو کہ اُس سے کسی قدر التہاب اور ناریت باقی رہتی ہو تیقنی ہوائین قوی ہین بنا بر تجویز علماے فلاسفہ کے انکی
ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہو اگرچہ اُنکے مواد کا مبدء نیچے ہو مگر مبدء انکے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب ہو اور یہ حکم یا تو عام
اور کلی ہو یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہو تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جداگانہ لکھین گے جسوقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے اختلاف
بلاد کا بجہت مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہو اور اقسام اُسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہو جسے طین الحر کہتے ہین یہ وہ مٹی ہو جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ
سے پاک ہو جیسے ہندوستان مین ہینڈول ہوتا ہو اور ایک وہ قسم ہو جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہو اور اسمین حجریت غالب ہوتی ہو - اور ایک قسم ایسی ہو کہ اُسمین ریگ
کی امیزش بہت ہوتی ہو اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہو - پھر اُسکی دو قسمین ہین ایک قسم نتری ہو یعنے زباب ناک - اور دوسری شورہ ناک اور بعض
ایسی ہو کہ اُسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہو مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب ہوا مین تغیر پیدا کرتی ہو فصل نوین بیان مین تاثیران تغیرات ہوا کے
جو ردی ہین اور خلاف مجری طبعی کے ہین جو تغیرات خارج طبیعت سے ہین یا بوجہ بدلنے جوہر ہوا کے ہوتے ہین یا بجہت متغیر ہونے
کیفیت ہوا کے - جوہر ہوا کا تغیر یہ ہو کہ اُس مین بدبو پیدا ہو اور یہ بدبو اس جہت سے نہو کہ اُسکی کوئی کیفیت مین کمی او بیشی پیدا ہو - یہ ہوا وبائی ہو
کہ اُسمین عفونت آجاتی ہو جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی جو کسی گڑھے مین بھرا ہو اور اُسکا مزہ اور رنگ بدل جائے - ہماری مراد ہوا سے
ہواے بسیط محض نہین ہو اسلیے کہ وہ ہوا گرد ہمارے بدن کے نہین ہو اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہو تو شاید اُسکے مخالف ہو ہر واحد بسیط مجرد سے

اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہی جسمین سخونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہی
اُس مین حرارت بھی زیادہ ہی مگر یہ کیفیت اُنھین مقامات کی ہی جو قریب ہمارے مساکن کے ہین۔ اور بلندی پر جو بلاد واقع ہین چونکہ اُس جگہ سے
دور ہی جہان شعاع آفتاب کی بشدت ہوتی ہی اس سبب سے اُس مقام مین سردی زیادہ ہوتی ہی دلیل اس مسئلہ کی طبعیات مین بیان ہوتی ہی
اگر عمق مثل اُس گڑہی کے ہی جسکا عمق عرض سے زیادہ ہی شعاع اُس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام مین پستی بسبب
پہاڑون کے ہو اگر پہاڑ اُس مقام مین بمنزلہ جاے قرار کے ہی تو وہ اُسی قسم مین داخل ہی جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اُسکے گرد ہو یہ قسم
وہ ہی جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہین۔ پہاڑ کی تاثیر جو ہین دو طرح سے ہوتی ہی ایک طریقہ یہ ہی کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو
بلد پر پھیرلاتا ہی یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہی۔ دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ہوا کے آنے کو بلد سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی
اعانت کرے مثال پہلے طریقہ کی پہاڑ کسی شہر کے اُتر طرف ہو اور وہ شہر خط استوا کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو باہر پہل کلی
کے تو آفتاب اپنے مدار مین اُسپر چمک کر گرمی کا انعکاس شہر کی طرف کریگا پس وہ شہر گرم ہو جائیگا اگرچہ شمالی ہو اسی طرح اگر پہاڑ شہر سے
پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا بلد پر ہو گا۔ اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اسقدر گرمی بلد مین
نہ پیدا ہو گی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف ہٹتا جاتا
ہی اور اُس پہاڑ سے دور ہو جاتا ہی پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہی اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہین ہوتی بلکہ اُس طرف
ہر وقت صبح سے لیکر جب تک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ مین نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہی مثال دوسرے طریقہ کی ہوا کو پہاڑ
اس طرح منع کرتا ہی کہ شہر کے اُتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تبرید کرتی ہی اُسکا سد راہ ہو اور بکثرت اُسمین باد جنوبی جو تسخین
پیدا کرتی ہی چلے۔ یا وہ شہر اس طرح پر واقع ہو بیچ مین دو پہاڑون کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اُس جگہ پر یہ ہوا بہت
زور سے چلے گی بہ نسبت اُس شہر کے جو صحرا مین واقع ہو اسلیے کہ ہوا کی شان سے یہ بات ہی کہ جب تنگ راہ پاتی ہی برابر اُس طرف کھچتی ہی اور
سکون و آرام نہین ہوتا اسی طرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزون کا بھی حال ہی اور علت اسکی طبعیات مین بیان کیجاتی ہی۔ نہایت معتدل
شہر پہاڑون کی لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہی جسکا پورب اور اُتر کھلا ہو اور پچھم اور دکن بند ہو۔ دریاؤن کی یہ کیفیت ہی کہ جو شہر
قریب دریا کے واقع ہین اُنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی پھر اگر دریا اُتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ برودت بھی پیدا ہو گی اس لیے کہ
ریح شمال پانی پر چلکر اور اُسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی اور اگر دریا دکن طرف ہو ہواے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہی خصوصًا
اگر ہوا کو کوئی منفذ جاے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اُسپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی ترطیب واسطے جو کے بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت
اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہریگی اور تحلیل مین بھی زیادتی پیدا ہو اگر یہی اور قرب بھی
زیادہ آفتاب کو اس صورت مین ہوگا اور مغرب کیجانب مین ایسا نہوگا حاصل یہ ہی کہ قرب دریا کا ترطیب ہوا مین زیادہ پیدا کرتا ہی پھر اگر ہوا
بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اُسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک نجائے تو عفونت سے محفوظ ہو گا اور اگر ہوا دریا کی روانگی پر قائد نہو اور رک رک کے
چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہو گی اور اخلاط مین بھی عفونت پیدا کریگی ایسی ہوا جو مستعد بعفونت ہو باد شمال ہی اُسکے بعد پروا بعد اسکے پچھوا بعد بہت بعض
ہواؤن مین ہواے جنوبی ہی۔ جو تغیرات ہوا مین نظر نفس ہوا کے ہوتے ہین دو طرح پر ہوتے ہین اور انکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہین۔ ایک بیان
بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص اسواسطے ہر بلد کے یہ بات علی العموم ہی کہ ہواے جنوبی اکثر بلاد مین گرم اور تر ہوتی ہی حرارت تو اسوجہ سے

ستارے بہت دور ہو جاتے ہین اسکی وجہ سے حرارت مین کمی ہو جاتی ہو مگر تاثیر سامست کی گرمی پیدا کرنے مین ایسی نہین ہو جیسے ہمیشہ مسامتت یا مقاربت کے وقت مین ہوتی ہو زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہین اُن مین سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہو خط استوا سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بجہت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہو۔ اور ایک سبب اختلاف ہوا اُنکا یہ بھی ہو اور مٹی کے اقسام بھی موجب اختلاف ہوا کرتے ہین جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال مین واقع ہو یا قریب مدار راس جدی کے جنوب مین ہو اُسکی صیف بہت گرم ہوتی ہو بہ نسبت اُس بلد کے جو اُس مدار سے دور ہو خط استوا اور شمال تک واجب ہو کہ اُس شخص کے قول کی تصدیق کیجاے جسکی یہ راے ہو کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہو قریب باعتدال ہو اسواسطے کہ سبب سماوی اُس جگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہو اور وہ سبب مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہو اور یہ مسامتت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہین ہو بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہو اسی واسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہو بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان اور اوائل اسد مین زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اُسکے کہ آفتاب نہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اُس وقت زیادہ ہوتی ہو۔ اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھر تا ہو اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی مین کمتر ہو تسخین اور حرارت اُسکی زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اُسوقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہو اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو۔ اور جو بقعہ کہ برابر خط استوا کے ہو اُسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز رہتی ہو اُسکے بعد بہت جلد آفتاب اُس مقام سے دور ہو جاتا ہو اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کے نزدیک عقدین (یعنے وہ دو نقطے جو نقطۂ اعتدالی کہلاتے ہین) کے بہت زیادہ ہو بہ نسبت زیادتی اجزاے میل نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے یعنی انقلاب صیفی وخریفی بلکہ اکثر نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہین ہوتی کچھ اثر ظاہر نہین کرتی ہو۔ پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہو شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا بخیر واحد مین اُس مقام پر بمدت دراز تک رہتا ہو اس جہت سے فعل تسخین کا اُس سے زیادہ صادر ہوتا ہو متراکم ہو تا ہو قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہین اگرچہ بعد انصراف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد مین کمی اور بیشی ہوتی ہو مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے مین کچھ موثر نہین ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہو کہ بہت دنون تک موثر نہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا وس مین کوئلے کی آگ سے گرم کیجاے جب وہ مکان خوب گرم ہو چکے تو پھر اُس مکان کی اُسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت سماوی کا ہو کہ جس وقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہو اور جو سماوی پر حرارت غالب آجاتی ہو بہ نسبت اُس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قریب مین کمی کرتا ہو حرارت بہت دن تک نہین گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑھتی جاتی ہو پس ضرور اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا عرض قریب میل کلی کے ہو اُنمین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہو اور بعد اُنکے اُن بلاد مین گرمی زیادہ ہوتی ہو جو دونون طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استوا کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کے سمت الراس پر نہین ہوتی جیسے اُن آبادیون مین جو قریب راس سرطان کے ہین بوجہ مسامتت آفتاب کی گرمی کے زیادتی ہوتی ہو اور جو شہر اور بلاد کہ اُنکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہو وہان سردی زیادہ ہوتی ہو یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بحسب اختلاف عرض بلد کے ہو اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہین ہو کہ اکثر احوال اور اعراض مین یہ تشابہ ہین جیسے اختلاف بحسب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی مین ہوتا ہو اُسکی تفصیل یہ ہو کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہو اور بلند مقام کا شہر اُسمین سردی زیادہ ہوتی ہو

تو ضعیف الخلقت ہوتا ہی بعد اسکے مرجاتا ہی یا سقیم الحال و بیمار رہتا ہی - اور اکثر آدمیون کو بدیا لبس درد اسہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہین خصوصاً شیوخ کو کر اُنکے پٹھون مین انصباب نزول ہوتا ہی اکثر تو برگ مفاجات مرجاتے ہین اسلیے کہ مسالک روح مین ہجوم نزلات کا دفعۃً بکثرت ہو جاتا ہی - پھر اگر ربیع مطیر اور جنوبی ہو اور اُس سے پہلے شتاے شمالی گذر چکی ہو اس سال کی صیف مین حمیات حادہ اور رمد اور لین طبیعت اور اسہال موی کی کثرت ہوتی ہی اور اکثر یہ چیزین نزلہ سے پیدا ہوتی ہین اور جو بلغم جاڑون مین اندرونی تجویف مین جمع ہوتا ہی اُسکا دفع بجہت حرکت کے پیدا ہوتا ہی خصوصاً اُن ابدان مین جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہی اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہین - اگر اس سال کی صیف مین بروقت طلوع شعری عبور (یعنے یمانیہ جو تموز کے بیس دن کے گذرنے کے بعد مطابق ماہ بھادون کے ہندی مین ہوتا ہی) پانی برسے اور ہواے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہوسکتی ہی اور زیادہ امراض کی بھی تحلیل ہو جاتی ہی سب سے زیادہ تر مضر یہ فصل واسطے نسوان اور صبیان کے ہی جو اِن مین سے بچ جاتا ہی ربع سوداوی مین مبتلا ہوتا ہی اسلیے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہی اور خاکستر ہو جاتے ہین اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہی اور وجع طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہی مشائخ مین اس سال کا ضرر کم ہوتا ہی اور جس بدن مین تبرید کا خوف ہو یعنے جنکو تبرید مضر ہی وہ بھی کم متاذی ہوتے ہین اگر بعد صیف یا لبس شمالی کے خریف مطیر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاڑون مین بدنکو استعداد درد سر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض رہیگا جسوقت صیف یا لبس جنوبی پر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑون درد سر اور اُسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی - پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہو امراض عصر اور حقن یعنے بستگی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہو چکی - اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور تر ہون تو رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی فصل آئے تو اس سال وہی امراض عصر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے - اور یہ بھی کچھ دور نہین ہی کہ احتقان بخارات اور ازدحام اور کثرت مواد کی اور تنفس کا مفقود ہونا امراض عفونت کی طرف پہونچا دے - اور شتا اسباب سے خالی نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو پہلے سے محتقن ہو رہے ہین انکو باقی ہی اور اگر صیف اور خریف دونون یا لبس شمالی ہون جو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہی اور بھی عورتین منتفع ہونگی سواے اُنکے اور لوگونکو رمد یا لبس اور نزلۂ مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہونگے - جاڑون مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقۃ البول پیدا ہوگا - اور گرمیون مین جب شدت حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر اور شگافتہ ہون خواہ نہون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر بول بھی پیدا ہوتا ہی اور حصبہ اور جدری اور حمیقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور رمد اور فساد خون اور احتباس حیض اور کرب اور نفث بھی پیدا ہونگے شتاے خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ نہایت ردی ہی - وبا درخت اور نباتات کو بھی فاسد کر دیتی ہی پس اُسکے چرنے والے جانور خواہ اُسکے پھل پھول کھانے والے آدمیون کے مزاج مین بھی فساد آجاتا ہی **فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو ارضی ہین اور مخالف مجرائے طبیعت کے نہین ہین** ضرور ہی کہ اسوقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہین ہین اور بحسب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کی طرف ہمنے ذکر فصول مین بھی اشارہ کر دیا ہی - جو تغیرات تابع امور سماوی کے ہین اُنمین سے ایک قسم کا تغیر یہ بھی ہی کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہی کہ بہت سے ستارے خیر یعنے مکان احد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہو جاتے ہین اسوجہ سے تسخین یا افراط اُن بلاد مین پیدا ہوتی ہی جو اُس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتے ہون قرب مسامتت ہون - اور کبھی اکثر بلاد کے سمت الراس سے

برودت ظاہری ملکر انکو بخوڑ سے یہ بیماریان جیسے نوازل اور نزلونکے ہمراہ جو بیماریان ہوتی ہین - اگر صیف شمالی یا یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع بہونچاتی ہی - اور صفراوی مزاجونکو اور یابس جسمین آنسو کم نکلین اور حمیات حادہ مزمنہ لاحق ہوتے ہین اور صفرا کے احتراق سے بوجہ احتقان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہی خریف مین امراض کی کثرت ہوتی ہی اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمین دن کو تمازت آفتاب مین جلتے پھرتے ہین پھر انکو سردی کی شب ہوتی ہی اور فواکہ بکثرت پیدا ہوتے ہین جنکے کھانے سے اخلاط فاسد ہوجاتے ہین اور قوت گرمیون مین تحلیل ہوجاتی ہی اور اخلاط خریف مین بجہت ماکولات ردی کے فاسد ہوجاتے ہین اسلیے کہ لطیف کی تحلیل گرمیون مین ہوجاتی ہی اور کثیف محترق ہوکر باقی رہجاتے ہین اور اگر کوئی خلط بجہت برانگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی رات کی برودت اُسکو پھر بستہ کردیتی ہی اور خون فصل خریف مین بہت کم ہوجاتا ہی بلکہ یہ فصل بجہت اپنے بارد یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہی کہ وہ حار رطب ہی اسی جہت سے تولید خون پر یہ فصل معین نہین ہوتی اور فصل صیف مین چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اُسمین ہوچکی ہی وہی قلت اس فصل مین باقی رہتی ہی - اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہی اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہوجاتی ہی اسلیے خریف مین سودا بکثرت پیدا ہوتا ہی صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہی اور یبوست پیدا کرتی ہی - اور خریف اُسکو مدد کرتی ہی - ابتدائے خریف کسیقدر موافق مشایخ کے مزاج کے ہوتی ہی اور اخیر اس فصل کا اُنکو بشدت مضر ہوتا ہی امراض خریف کے یہ ہین جرب متقشر یعنے خارش خشک اور قوبا یعنے داد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلطہ یعنے مرکبہ اور حمائے ربع بجہت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہوچکی اور اسی سبب سے طحال بڑھجاتی ہی - اور تقطیر البول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہی کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین مختلف ہوجاتا ہی - اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہی اور ذلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہی کہ برودت فصل کی رقیق اخلاط کو باطن کی طرف دفع کرتی ہی اور عرق النساء پیدا ہوتی ہی اور ذبحہ صفراوی خریف مین ہوتا ہی اور ذبحہ بلغمی ربیع مین اسواسطے کہ مبداء ہر ایک کا ان دونون قسمون مین سے وہ خلط ہی جسکو ہر ایک کے زمانۂ موجودگی فصل سے پہلے جو فصل ہی برانگیختہ کرے یعنی ذبحہ بلغمی ربیع مین اس جہت سے ہوتا ہی کہ جاڑون کی فصل جو ربیع سے مقدم ہی بلغم کو برانگیختہ کردیتی ہی اور ذبحہ صفراوی خریف مین بجہت ثوران صفرا کے فصل صیف مین ہوتا ہی - اور فصل خریف مین ایلاوس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہی اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہی - اور امراض ریہ اور درد پشت اور درد ران بھی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہوکر خریف مین اُسکا عصر یعنے نچوڑ ہوکر یکجائی ہوتی ہی پیٹ مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہی - جدری کی بھی اس فصل مین کثرت ہوتی ہی خصوصاً اگر خریف مین یبس ہو علی الخصوص اُس سے پیشتر اگر فصل صیف بہت حار گذر چکی ہو - جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اسوجہ سے کہ اس فصل مین اخلاط صفراوی مین حرارت پیدا ہوتی ہی اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوجاتی ہی خریف ان بیمارون کو جنکے ریہ مین قرحہ ہی یعنے اصحاب سل کو بہت مضر ہی اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہوا اس فصل مین اسکا اشتباہ برطرف ہوجاتا ہی اور بخوبی اُسکے آثار ظاہر ہوجاتے ہین - دق مفرد مین جو لوگ مبتلا ہون اُنھین بھی فصل خریف بجہت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہی - بقایا امراض صیف کے واسطے فصل خریف بمنزلہ ضامن کے ہی - عمدہ احوال خریف یہ ہی کہ رطب اور مطیر ہو - اور بدترین خریف وہی ہی جسمین یبوست زیادہ ہو

فصل ساتوین سال کے احکام مرکب کے بیان مین

جسوقت شتاے جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اُسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع مین استفراغ مواد کا نہو تا آنکہ صیف آجاے ایسے سال کے فصل خریف مین لڑکے بہت مرینگے اور سحج امعاء اور قروح امعاء اور غب غیر خالص جسکے زمانے مین طول ہو بکثرت پیدا ہون گے - اگر جاڑون مین اس سال کے رطوبت زیادہ ہو تو عورتون کے جننے کی ربیع مین امید ہو یا اندک سبب سے اُنکے حمل کا اسقاط ہوجاتا ہی اور اگر بندرت لڑکا پیدا ہوا

وہ

امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہین ہے اور شراب جسمین زیادہ پانی ملا ہوا ور اُسکی قوت سکر توڑ ڈالی گئی ہو اُسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے۔ لڑکونکے مزاج سے اور جنکا مزاج اُنکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت موافق ہوتی ہے فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل مین ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنے روح اور خون جو اندر بدن کے ہوتا ہے اور تحلیل نہین پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑھجاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل مین کم پیدا ہوتے ہین اور اکثر آدمی غذاے حقیقی پر اقتصار کرتے ہین اور حالت امتلا مین حرکات بھی کم کرتے ہین اور گرم کپڑون کی پناہ مین رہتے ہین۔ اس فصل مین تیزی خلط صفرا کی اور سب فصلون سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کے اور چھوٹے ہونے دن اور بڑی ہونے رات کے اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور مقطعات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جاڑونکی بیماریان اکثر بلغمی ہوتی ہین اور بلغم کی پیدائش بھی اس فصل مین زیادہ ہوتی یہانتک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو اورام اس فصل مین ہوتے ہین رنگ اُنکا مائل بسپیدی ہوتا ہے زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہے ابتدا ان امراض کی ہواے خریفی سے ہوتی ہے اُسکے پیچھے ذات الجنب ذات الریہ بحۃ الصوت یعنی بستگی آواز اوجاع حلق ہوتے ہین اُسکے بعد خاص پہلو مین اور پشت مین درد پیدا ہوتے ہین اور پٹھون مین آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہین۔ پٹھون کو جاڑون مین بہت اذیت ہوتی ہے اور اسی طرح جنکا مزاج مشابہ مشائخ کے ہے۔ اور متوسط سن کے لوگونکو جاڑون مین نفع پہونچتا ہے بول رسوب اس فصل مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت گرمی کے۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرما کی تحلیل اخلاط کرکے قوت اور افعال طبیعہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل مین افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے آخر مین اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ مین احتباس اور احتقان پیدا ہوتا ہے اور مشائخ مین یا جنکا مزاج قریب بہ مشائخ ہے ایک قسم کی قوت گرمیون مین پیدا ہوتی ہے رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیے کہ خون تحلیل ہوتا ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو۔ جو بیماریان مادی گرمی کی فصل مین ہوتی ہین بہت جلد دفع ہوجاتی ہین اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پا کے انضاج مادہ مرض کا کرکے اُسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت مین ضعف ہو حرارت ہوا بجہت سستی اور ارخا پیدا کرنیکے ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل مین صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد جدا کرتی ہے اور صیف رطب مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اُسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام اکلہ کی طرف ہوتا ہے اور استسقاء اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہے اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سب باتون پر بکثرت اُترنا رطوبت اوپر سے نیچے کی طرف خصوصاً سر سے رطوبات کا اُترنا معین ہوتا ہے امراض فصل گرما کے تپ غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہوجانا بدن کا اور اوجاع مین درد کان کا اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل مین اکثر عارض ہوتے ہین خصوصاً جسوقت اس فصل مین ہوا کم چلے اور حمرہ اور شبور یعنی پھنسیان جو اس فصل کی مناسب ہین زیادہ پیدا ہوتی ہین۔ اگر صیف ربیع ہو یعنے ہوا ربیع کی اُسمین چلے کہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اُسوقت تپونکا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یابس تپونمین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی امید بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بحران کے مناسب ہوتا ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخا اور توسیع مسام کرتا ہے۔ کہ صیف جنوبی ہو اُسمین وبا اُنکی کثرت ہوتی ہے اور بیماریان مثل جدری اور حصبہ کے بکثرت ہوتی ہین۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اُسمین امراض عصر بہت عارض ہوتا ہین۔ امراض عصر وہ بیماریان ہین جو سیلان مواد سے بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہین جسوقت اُن مواد سائلہ سے

ہو رنگ کو سرخ کرتی ہی اسلیے کہ خون کو اندر سے جذب کرکے باہر جاتی ہی اور اگر حرارت مین ہوا کے افراط ہو زردی رنگ کی پیدا کرتی ہی اسلیے کہ جسقدر خون اندر سے جذب کرکے باہر لاتی ہی اُسے تحلیل کردیتی ہی اور ایسی ہواے گرم مین پسینا زیادہ نکلتا ہی اور پیشاب کم آتا ہی اور ضعف ہضم پیدا ہوتا ہی اور تشنگی بھی زیادہ پیدا کرتی ہی۔ ہواے بارد استواری پیدا کرتی ہی اور ہضم پر معین ہوتی ہی اور ادرار بول زیادہ کرتی ہی بسبب احتقان رطوبت کے اور کبھی ان رطوبات کو پسینے وغیرہ کی طرف سے تحلیل کردیتی ہی اور ثقل براز کو کم کردیتی ہی اسلیے کہ عضلہاے مقعد کو منحصر کرتی ہی یعنے فشردہ کرتی ہی بذریعہ تکاثف کے اور امعاء مستقیم کی اعانت اور کبھی انعصار عضلہاے مقعد کو معین ہوتی ہی اسی جہت سے براز کا خروج بدشواری ہوتا ہی اسلیے کہ مجراے دفع کا کوئی معین نہین ہوتا لہذا دیر تک براز مجراے مین ٹھہرا رہتا ہی۔ ایضاً چونکہ مائیت براز کی براہ بول زیادہ نکلجاتی ہی لہذا اسکی دفع مین سہولیت باقی نہین رہتی۔ ہواے رطب جلد مین نرمی پیدا کرتی ہی اور ہواے یابس جلد مین خشکی اور بدن مین ہزال پیدا کرتی ہی۔ ہواے مکدر اور باکدورت سے توحش نفس پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے ثوران اخلاط مین ہوجاتا ہی ہواے کدر وہ چیز ہی اور ہواے غلیظ اور چیز اسلیے کہ ہواے غلیظ وہ ہوا ہی جو اپنی گندگی اور پھیلے ہوئے ہین یکسان ہو اور اس مین کسی چیز کی آمیزش نہو۔ اور ہواے مکدر وہ ہی جسمین اجسام غلیظ ملے ہون۔ دونون باتون پر دلیل یہ ہی کہ چھوٹے ستارے کم ظاہر ہون اور جن ستارون مین زیادہ چمک ہی اُنکی روشنی اچھی طرح بخوبی ظاہر نہو جیسے وہ ستارہ ہی جسکا نام مرتعش ہی اور بہت غلاظت اور کدورت ہوا کا کثرت بخارات اور دخانات کی اور قلت اچھی ہواؤن کی ہی اور اس بیان کو ہم دوبارہ اُس مقام پر ذکر کرینگے جہان تغیرات ہوا جو خارج از طبیعت ہین شروع کرینگے۔ جو فصل اپنی کیفیت مناسب پر وارد ہو اُسکے احکام خاص ہین اور آخر ہر فصل کا اور ابتداے اُس فصل کی جو آخر سے کسی فصل کے متصل ہی دونون فصلون کے احکام اور امراض مشترک ہین۔ ربیع جس وقت اپنے مزاج معتدل پر ہو افضل ہی سب فصلون سے اور وہ مناسب ہی مزاج روح اور خون کے اور باوجودیکہ مزاج ربیع کا معتدل ہی جیسا ہمنے ذکر کیا ہی پھر بھی تھوڑی سی حرارت لطیفہ آسمانی اور رطوبت طبعی کی طرف مائل ہی۔ ربیع مین رنگ سرخ ہوجاتا ہی اسلیے کہ خون کو اندر سے بطرف خارج کے باعتدال جذب کرتی ہی اور اس درجہ حرارت کو نہین پہونچتی ہی کہ خون کو مثل صیف گرم کے تحلیل کردے۔ ربیع مین امراض مزمنہ کا ہیجان ہوتا ہی اسلیے کہ یہ فصل خلط بستہ کو جاری کرکے اُس مین سیلان پیدا کرتی ہی اسی وجہ سے اس فصل مین جنکو مرض مالیخولیا کا ہی اُنکے مرض کا ہیجان ہوتا ہی اور جس شخص کے اخلاط جاڑون مین پیدا ہوئے ہون کہ حرص کھانے کی اُسکو زیادہ ہو اور ریاضت کم کرے ایسا شخص ربیع مین اُن امراض کا مستعد ہوتا ہی جنکو یہ اخلاط اور مواد برانگیختہ کرتے ہین اسلیے کہ ربیع اُن اخلاط کو تحلیل کرتی ہی جس وقت فصل ربیع اپنے اعتدال مین طولانی ہو امراض صیفی بہت کم پیدا ہونگے جو امراض ربیع مین پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین اسہال دموی رعاف۔ ہیجان مالیخولیا صفراوی مزاج مین۔ اورام۔ دنبل خوانیق اور یہ مہلک ہوتے ہین اور جمیع اقسام کے خراجات ربیع مین پیدا ہوتے ہین اور اکثر رگین پھٹکر خون برآمد ہوتا ہی۔ نفث الدم سعال خصوصاً اُس خطہ مین ربیع کے جسکی ہوا مشابہ جاڑون کے ہی اور جنکو یہ امراض ہوتے ہین حال اُنکا بہت ردی ہوتا ہی خصوصاً جسے مرض سل کا ہو۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج مین مواد بلغم کو متحرک کرتی ہی اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہین۔ ان امراض مین واقع ہونے کا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہی کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے ہین اور مسخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہی کہ یہ دونون باتین طبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پر کرتی ہین امراض

فصل موجود کی جہت سے عارض ہوتے ہون خصوصًا فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا کہ اُسکی وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی ضرور پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہین ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہی بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہی جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہی اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال مین بڑی تاثیر ہی (دن کے چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہین ہوتے) اسی وجہ سے اگر ایک ہی دن مین (جو مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت مبدل بہ برودت ہوجاے اسی دن تغیر بدنی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہی کہ خریف مین بارش ہوکر اُسکی یبوست کو برطرف کردے اور جاڑون مین گرمی اور سردی بحد اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہوسکے اور یہ کیفیتہاے مذکورہ بہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہیین - ایسے معتدل سرما کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور ربیع کے بعد گرمیان جو آئین اُنہین بھی کسی قدر بارش ہوجایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہین سکتی **پانچوین فصل ہواے جید کے بیان مین** اچھی اور جید ہوا وہی ہی جس مین بخارات اور ادخنہ غریبہ نملین اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا دیوارون اور چھتون کے اندر اور نیچے گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہوگئی ہو - ہان البتہ جسوقت ہوا کا مزاج خراب ہوجاتا ہی اُس وقت تو دیوارون اور چھتون کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہی اور کھلی ہوئی زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور اثر سمیت کا زیادہ کرتی ہی اس حالت کے سوا جملہ اوقات مین کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہی - وہی ہواے جید جسکا بیان شروع فصل ہذا مین ہوا اچھی ہی اور صاف اور پاک ہی جس مین بخارات جھیل اور نیستان وغیرہ کے نہین ملتے ہین اور نہ اس مین بخارات گندہ خندقون کے یا متعفن گھورہ اور مزبلہ وغیرہ کے یا پانی بھرنے کے گھاٹ جسے پن گھٹ کہتے ہین اُسکے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہی یا اُس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہی جس مین ترکاریان بوئی گئی ہون جسے ہم لوگ باڑی کہتے ہین خصوصًا کرنب ور جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہی یا درختون کے جھنڈ جہان گھنے درخت لگے ہوئے ہون وہان کے بخارات سے پاک ہوتی ہی خصوصًا جب وہ درخت زہریلے ہون جیسے شوط کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختون کے بخارات اور نہ اُس ہوا مین بدبو ہواؤنکی آمیزش ہوتی ہی اور نہ اُس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی ہی بلکہ برابر آمد ریاح فاضلہ کی اُسکی طرف ہوا کرتی ہی جیسے اُترہری کہ ہمارے بلاد مین آمد ہواے شمالی کی اونچے مقامات سے ہی - ایضًا وہی ہواے جید ایسی ہوتی ہی جو کسی عمیق گڑھے مین بند نہین تھی کہ دھوپ کے وقت تو گرم ہوجاے اور رات کو سرد جھٹ پٹ اُسمین خصوصیت مقام کے وجہ سے برودت آجاے - ایضًا وہ عمدہ ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی نہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے نہین ہی بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہی یا ہرتال وغیرہ بدبو چیزون سے اُس مقام کی ہوا مین تغیر ہوگیا ہی اور ابھی وہ دیوار خواہ جس جگہ کہگل ایسی بدبو چیزون سے ہوتی ہی جو اچھی طرح خشک نہوئی ہو - اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق مین پہنچے سانس مین پھندا پڑے جیسے حلق مین پھنسی جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ وہ تغیرات ہوا کے جو از خود بمقتضاے طبیعت ہوا کے نہون مخالف طبیعت ہوا کے ہون یا مخالف بھی نہون بہرحال ایسے تغیرات خارجیہ بحفظ دورہ اور انتظام اوقات کے واقع ہوتے ہین اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہین اصح احوال فصول وہ حالت ہی کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر ہو جب حالت فصل مین خلاف طبع تغیر پیدا ہوگا امراض کو پیدا کریگی اور غالبًا یہی ضرر پیدا ہوگا **چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہین اُنکے بیان مین** جو ہوا گرم ہی وہ تحلیل رطوبات کرتی ہی اور جلد مین ارخا پیدا کرتی ہی یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتی ہی - پھر اگر اسی ہواے حار کی حرارت مین اعتدال

سے بیش از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہی (۴) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اُس مرض سے کوئی فصل مناسب ہو
اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بہ نسبت مرض لاحق کے اُس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر پے در پے دو فصلون کی طبیعت
اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جاے اور یہ خروج از اعتدال دونون فصلون کا جس طبیعت کی طرف وہ اُن دونون طبائع غیر معتدل
مین بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت مین افراط ضدیت نہو مثلاً فصل سرما مین جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور
رطوبت پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اُسمین ہواے شمالی چلنے سے برودت اور یبوست پیدا ہوگئی ایسی صورت مین
اس دوسری فصل غیر معتدل کا آنا شملاً ربیع مذکورہ کا بارد یابس ہو جانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا اور تعدیل پیدا کریگا اسلیے کہ ربیع مذکور
کی برودت اور یبوست اس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کریگی جو پہلے گذر چکی ہی اسیطرح اگر فصل سرما مین کسی وجہ سے یبوست
زیادہ عارض ہو جاے اُسکے بعد ربیع جو آئی اُسمین بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی تعدیل اُس یبس کا کریگی جو سرما مین بڑھ گیا تھا۔ اور
جب تک بافراط رطوبت پیدا نہوا اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اُس وقت تک یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہان جب اتنی دیر تک
اسکی رطوبت زائد ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اسوقت ربیع مذکور کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا
ہوگی کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہین کرتا ہی جسقدر کہ فصول کثیرہ کا تغیر اعتدال سے ہو جانا جلب وبا
یعنے حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہی بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا بھی اُسی طرح مورث وبا ہو جس طرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور
اگر تغیر فصول کثیر کا تدارک تغیر کسی فصل مورث وبا کا کرے وہ تغیر فصول کثیرہ ایراث وبا مین ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ
موثر نہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا۔ سب سے زیادہ جس ہوا مین عفونت کی قابلیت ہی اُسی ہوا کا مزاج ہی جو گرم و تر ہو۔ اکثر
ہوا اُنھین مقامات کی متغیر اور فاسد ہو جاتی ہی جنکے نشیب و فراز مین اختلاف ہو وزیر جو مقامات زیادہ نشیب اور گڑھے مین واقع ہون
اور مسطح ہموار زمین کی ہوا اور اسی طرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا بہت کم خراب ہوتی ہی بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور مسطح مقام
کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہی۔ فصول کے معتدل رہنے مین یہ بھی ایک شرط ہی کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنے لائق حالت پر ہو پس
صیف مین لازم ہی کہ گرمی رہے اور جاڑون مین سردی اسیطرح ربیع اور خریف بھی اپنی اُسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی۔ جو فصل اپنے
لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی کو پیدا کریگی۔ اور جو سال پورا جاڑون کی فصلون مین مناسب طور کی فصول پر شامل
نہوگا تمام سال خراب حالی رہیگی جیسے اگر تمام سال رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا یبوست کا خواہ حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے
سالہاے مذکورہ مین وہی امراض بنے رہین گے جس کیفیت سے اُن امراض کو مناسب ہی اور قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے اُن
امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک فصل جب خراب ہو جاتی ہی امراض کی مورث ہوتی ہی نہ کہ سال کا سال پورا خراب ہو مثلاً اگر کسی
فصل بارد کا یہ خاصہ ہو کہ بلغمی مزاج کے بدن مین صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا کر دیتی ہی یا فصل گرم بدن صفراوی مین جنون
اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہی پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا نہ کرے گا نہین بلکہ ضرور
پیدا کریگا اور وہ امراض دیرپا بھی رہینگے۔ اگر قبل اپنے وقت کے جاڑونکی فصل جلد آجائے ان امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا
کے ہین اسیطرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آجاے امراض صیفی کو پیدا کریگی۔ ہر ایک فصل کی آمد مین وہ امراض متغیر ہو جاتے ہین جو اس
آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوتے تھے۔ جب کوئی فصل دیر تک ٹھہرے گی اُنھین امراض کی کثرت ہوگی جو اس

کی وجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہو اور یہ استحالہ ہوا ناریت کی طرف اس وجہ سے ہوتا ہو کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہو جسکی ہوا لون ہوا کرتی تھی اُسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکور کر رکھا ہو اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہمارے سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہو اور ہوائے خریف جو لطیف و متخلخل ہوتی ہو بشدت قبول تاثیر اُن موثرات کا کرتی ہو جو موثرات اُسی ہوا پر وارد ہوں اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہو حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب کو بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اُسی قدر ہوتا ہو جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہو لیکن پھر بھی جو سما ربیع مین قبول تسخین اور تبرید کی قابلیت اُس قدر نہین رکھتا جس قدر کہ خریف مین رکھتا ہو اسی وجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہو شب کو ہو جاتی ہو - اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہو پھر کیا وجہ ہو کہ رات کو اُسی ہوا مین برودت آجاتی ہو اور سردی بڑتی ہو اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہو حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے جواب یہ ہو کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہو اسی وجہ سے جس طرح قبول حرارت دن کو کرتی ہو اسی طرح شب کو اثر برودت کو بہت جلد قبول کرتی ہو اسطرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہو اور لطافت بھی اُس مین زیادہ ہوتی ہو اسی واسطے اگر پانی کو گرم کر کے اُسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہو - ایک یہ بھی بات ہو کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہو جس قدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکل کر گرمی کی طرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہو اور جاڑون کی سردی اُٹھاتے اُٹھاتے برودت کے متحمل ہو جاتے ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہو بخلاف فصل خریف کے کہ اُس سے پہلے گرمی ہوتی ہو اور گرمی کے خوگر ہمارے ابدان دفعةً سردی کی طرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین - یہ بھی ایک وجہ وجیہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہو کہ فصل خریف متوجہ سرما کے طرف ہوتی ہو یعنے جاڑون کی آمد کی خبر دیتی ہو لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہو اور ربیع سرما کو چھوڑ کر گرما کی طرف متوجہ ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہو لہذا طبیب پر واجب و لازم ہو کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت افراد فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کی طرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بخوبی کرے اور اُسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نرہے کبھی کسی فصل کا ایک ان خواص و آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہو جاتا ہو مثلاً ایک دن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی و ارضی کے جاڑون کی سی ہو جاتی ہو اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہو اور ایک دن ایسا ہوتا ہو کہ اُسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہو جاتی ہو چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین (۱) عموماً یہ بات ہو کہ ہر ایک فصل اُسی مزاج کو موافق ہوتی ہو جو مزاج صحیح اُس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کے عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت ہو جاتی ہو (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جائے اُس وقت جو مزاج کو مضر ہوتی ہو یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب براہ کیفیت تھی اُسے مضر ہوتی ہو اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اُسے تو بدرجہا مضر ہو گی اسلیے خروج فصل کا اعتدال

تجفیف پیدا کر دیتی ہی - علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہو جانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک شی ہی وہ یہ ہی کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سما مین (خواہ اُسکو گرم فرض کر دیا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہین سکتا جب تک کہ ہمیشہ ان رطوبات کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور بقا یبوست جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہین ہی جو اجسام کھلے ہوئے مثل فواکہ ترو تازہ کے ہوا مین رہتے ہین یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہی ان سب اشیا مین رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اسواسطے ہی کہ فقط ہوائے شدید البرد سے انکی ترطیب باقی نہین رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہین اُسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہین اور ہوا کی برودت اُن آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہین اسقدر نہین ہی کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جملہ احوال و اوقات مین اسی سبب سے محلل ہی کہ اُسمین دہوپ اور ضو ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہی جس وقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ پہونچی اور تحلیل مستمر باقی رہی بہت جلد جفاف اور خشکی ان اشیا مین بلکہ خود ہوائے مذکور مین پیدا ہو جائیگی اور فصل ربیع مین تحلیل اکثر ہوتا ہی اور تبخیر بہت کم ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ تبخیر دو امر دن سے پیدا ہوتی ہی (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار مین کم ہو جو ظاہر مین ہوتی ہی (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ اور چھپی ہوتی ہی اسکا اتنا قوی ہونا درکار ہی کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہو جاے اور یہ دونون سبب تبخیر کے فصل شتا مین موجود ہوتے ہین اسلیے باطن زمین جاڑون مین بہت گرم ہوتا ہی اور باطن ارض کا جاڑ دن مین زیادہ ہوتا اصول طبیعات مین بیان ہو چکا ہی اور حرارت جو کی جاڑون مین بہت ہی قلیل ہوتی ہی پس سرما مین دونون سبب تبخیر کے موجود ہین شدت حرارت باطنی سے زمین کی تصعید انجرہ پیدا ہوتی ہی اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہو جاتی ہی خصوصًا برودت کے وجہ سے خود ہوا مین تکاثف پیدا ہو کر ہوا کو مستحیل طرف بخاریت کے کر دیتا ہی اور فصل ربیع مین نہ تو باطن زمین مین زیادہ حرارت ہوتی ہی اور نہ جو سما مین اسقدر کمی حرارت کی اسی وجہ سے تحلیل فصل ربیع مین قوی تر ہی بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع مین نہایت ہی کم ہو جاتی ہی اور جو کچھ ہوتی ہی وقتًا تقدم صیف کی وجہ سے زمین کے اوپر آ جاتی ہی ایضًا فصل ربیع مین زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعۃً ظاہر ہوتی ہی جو حرارت مبخرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی یا شاید اُسکی تبخیر بہ تلطیف ہوتی ہی اسلیے کہ اُس حرارت کو مادہ پر غلبہ اور استیلا زیادہ ہوتا ہی اور ہمراہ اُسکے تبخیر لطیف کے زیادتی حرارت جو کی ہو کر تحلیل کو تمام کر دیتی ہی - یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتے ہین اور صدور ان آثار کا تنہا انھین اسباب مذکورۂ بالا سے ہوتا ہی اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکے ہمراہ ہون تو آثار مغائر آثار مذکورہ کے بھی پیدا ہو سکتے ہین - پھر یہ بھی ہی کہ ربیع مین بوجہ سبق تحلیل صیف کے مادۂ بخارات مین کثرت اسقدر رہتی ہی جو بخار ہا عدتک پہونچکر تلطیف پائے جسقدر فصل شتا مین کثرت ہوتی ہی انھین اسباب کو نظر کر کے واجب ہی کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت مین بھی مائل باعتدال ہون جس طرح حرارت اور برودت مین معتدل ہین لیکن بانیہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہین اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے ہین کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت و یبوست سے اور میلان بہ طرف رطوبت کے اتنا نہین ہی جسقدر کہ مزاج اوائل خریف دور ہی اور مائل یبوست ہی - بعد ازان فصل خریف مین شدت اعتدال حرارت اور برودت کے بھی اگر ہم قائل نہ ہون تو بعید از صواب نہ ہوگا (بلکہ راے صائب یہی ہی کہ خریف مین بہ نسبت حرارت و برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہین ہی) اسلیے کہ ٹھیک دوپہر کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیون کے ہوتا ہی (اور کنوار کی دھوپ مین تو جیسی سخت ہوتی ہین اُنکو سب ہی جانتے ہین) اور اُن اوقات مین خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ ہوائے خریفی مین یبس بشدت ہوتا ہی اور اسی مین

یبوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہین ہوتی یا کہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کے
پیدا کرنے مین قوی ہے جس وقت کسی جسم مین بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل
ہوتی ہے اور اسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہین ہوتی کہ یبس پیدا کرے - یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے حقن رطوبات
کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہین کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطب ہونا بوجہ ابقاء رطوبت شتا کے محسوس نہین ہے جس طرح خریف
مین خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے اتنے زمانہ قلیل مین کہ اتنے زمانہ مین یبوست خریف کی
برودت خریف سے اعتدال پیدا نہین ہوتا ہے شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہوتا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہوتا اس کی نسبت خاص
سے کہ ادنے حرارت سے ترطیب ہو جاتی ہے اور ادنے برودت سے تجفیف نہین ہوتی یہ فعل مثالیہ نسبت مین عدم و ملکہ کے ہے کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی
کرنا پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہین پڑتی ہے بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کر دیتا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے
ان دو فاعلون کے افعال مین قضاء کا تقابل ہوگا - کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امر جو مین لیں ہی ہے کہ جوہر رطب یا کسی
رطوبت کو مفقود کر دیتا اور یہ مراد نے حرارت سے کبھی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب پیدا کرنے مین کسی جوہر یابس
کا مفقود کر دینا درکار نہین ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا النسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے بلکہ اسی بنا پر نسبت
درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کے ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہے
کہ امر عدمی یعنے یبوست کے پیدا کرنے مین زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہ ہوگی لہذا باآسانی پیدا ہو جائیگی برخلاف رطوبت
کے کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض ہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہین تو اس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت
ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب ہے اور یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہے
اور جو فصل مجفف ہے جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کا کریگی جو در اصل یابس ہے پس ترطیب و تجفیف مین تقابل عدم اور ملکہ کا نہ رہے گا بلکہ ہم
فن کلیات مین طب کی ہوا کی رطب خواہ یابس بالطبع ہونیکا تعرض نہین کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کبھی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہین ہان اس فن
مین ہوا کے رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہین اور لہذا مرطوب ہو گئی ہے یا ہوا کے رطب سے یہ مراد
ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بوجہ کثافت جو تکثیف کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہے اصلی کیفیت مثل رطوبت بخارات مائی کے ہو گئی ہے اور ہوا کے یابس سے ہماری
مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھون نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یبوست مین مشابہ جوہر ناری کے ہو گئی ہے
بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہین اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ ہوا ارض
کے یبوست مین ہو گیا ہے نتیجہ سارے بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فصول رطوبات شتا کی تھوڑی حرارت زائل کر کے اسمین اعتدال بہ نسبت رطوبت اور
یبوست کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف مین تھوڑی سی
برودت جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت ہوا کو مرطوب نہین کر سکتی - علاوہ اس دلیل کے اگر تمھارا جی چاہے تجربہ سے بھی
اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا مین مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا مین تر کپڑے کو اسکے بعد امتحان کرو اور دونون کو مثلاً ایک
گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے مین نمی جلد آئی جب تجربہ کر دگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک
ہوتا ہے اتنی جلدی سے خشک کپڑے مین تری نہین آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی برودت رطوبت پیدا نہین کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

ایسا متوہم ہوتا ہی کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بر وقت انعکاس شعاع خط پر اُسی شعاع کے پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا ہی کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس جگہہ زمین پر گرتا ہی اُسکے مثل وہی ہی جیسے مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروطہ کی بہ نسبت ثقل کے ہی اور جس طرح سہم اسطوانات اور سہم مخروطہ کا نفوذ خاص اُنکے مرکز ثقیل مین ہوتا ہی اُسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ سہم شعاع مین تو ہم کیا جاتا ہی - اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا ہی اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسی وجہ سے ہی کہ تاثیر جرم آفتاب کے جملہ اطراف سے اُسی سہم کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اس جگہ کی جتنی حرارت موجود ہی اور موجودہ مین سے اتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہی اُسی کی قوت اُس کنارہ کی شعاع مین ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہی اسی طرح ضیاء شمسی بھی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک و صاف ہو زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت انھین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی - رہی نسبت قرب بعد جرم آفتاب و چھوٹا بڑا ہونا خط شعاعی اُسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہی جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت و شدت ضو کی فن طبیعات مین کی گئی (طبیب کو ان امور کی بحث کرنی اُسکے فن مین سے دور کر دے گی) فصل صیف جسطرح حار ہی اسکے ساتھ ہی یابس بھی ہی (یعنے اجزء مائیہ اُسمین بالکل نہین ہوتے) اسکی وجہ یہ ہی کہ اس فصل مین حرارت کی شدت ہوتی ہی اور جوہر ہوا کا متحلل ہو جاتا ہی اور ہوا ے گرم بالون کو مشابہت طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہی لہذا رطوبت فنا ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہی ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہی لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین ہوتی ہی فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہی اُسی وجہ سے اُسکا مزاج بارد رطب ہی خریف کی فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہی اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسی وجہ سے فصل خریف مین حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہی لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت و یبوست مین اعتدال ہوے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہی چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان بھی نہین رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرے ترطیب پیدا کرین اور حرارت سے نکل کر مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہوا ہی یعنے برودت کسی قدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اُسکے مزاج مین برودت کا اثر پیدا کرنا اُسکی اور صورت ہی اور اُسی مزاج تو طلیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہی اسلیے کہ برودت کی طرف کسی مزاج کو پھیر لیجانا آسان ہی اور بسہولت ممکن ہی بہ نسبت اُسکے کہ اُسکی یبوست زائل کر کے مائل برطوبت کرین - ایضاً اگر کسی مزاج کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کم کرنا ایسا آسان نہین ہی جسطرح حرارت کے ذریعہ سے تجفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہی اسلیے کہ تھوڑی سی حرارت سے

متغیر ہوکر غیر معتدل اور خراب ہو جاتی ہو اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہین اور جب تک رہیگی اُس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہو اُسکی بقا پر بھی معین رہتی ہو اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین اور طبیعت کے خلاف بھی ہین۔ تغیرات طبعی ہوا یہی تغیرات فصول اربعہ کے ہین اسلیے کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہو

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلین جو منجمین کے حساب سے سال بھر مین شمار کیجاتی ہین اطبا کے اصطلاح مین وہ فصلین اُنکی مبائن ہین کیونکہ منجمین کے اصطلاح مین ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہو اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا پس اسی وقت سے نئی فصل شروع ہو جاتی ہو۔ اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہو کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اوڑھنی کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین تو یہ حال ہو اور اُسکے علاوہ درختون کے پت جھاڑ ہوکر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک اتنے دنون تک رہتا ہو کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاے یعنے ۴۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسیقدر پہلے خواہ کسیقدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہو اور نصف ثور تک رہتی ہو۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون مین مثل بخارا وغیرہ جب ہوتی ہو کہ آفتاب اس مقام کے مقابلہ مین آئے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہو کہ جس زمانہ مین آفتاب منطقۃ البروج کے اس قوس کو طی کریگا جو بمقابل قوس ربیع کے ہو اور یہ بھی ممکن ہو کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف مین ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد مین رات کو اچھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے مین ایسا ہی ہوتا ہو اور برگ درختون کی ابتدا زرد ہونے اور کمھلانے کی خریف سے ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جب تک گرمی پڑتی رہتی ہو اور شتا یعنے سرما جب تک سردی پڑے اُسوقت تک رہتی ہو اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے مین بہت کم ہو بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے۔ جاڑہ کی فصل مقابل گرمیون کے یا اُس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم بھی رہتی ہو جیسا حبش کا خاصہ ہو۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ ہو جسمین پھولون کی کلیان اور بے ثمر درختو کے شگوفے نکلتے ہین اور کونپلین پھوٹتی ہین اور درختہاے ثمر دار مین سور آتا ہو اور خریف وہ زمانہ ہو جس مین درختون کے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہو اور پختگی اوراق کی ہو چکتی ہو لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہو سوا اُن دونون زمانہ کے اور سال بھر مین جس قدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اُسکا مزاج معتدل ہو اور یہ بات نہین جیسے بعض لوگون کو گمان فاسد ہو کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہو تحقیق اور اثبات اس دعوے کا کماحقہ فن طب مین مناسب نہین فلسفہ طبعی کے حصہ مین اُسکی تحقیق کیجاتی ہو طبیب کو اپنے مسلمات مین اُسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہو۔ فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہو اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہو اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا ہو اُسکے پھٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہو کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہو اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی چھوٹا ہو

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہی مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اُسکی حرارت اور گرمی سے تو ہواے محیط بدرجہا سرد ہوگی پس جب اُس روح گرم تک ہواے بارد پہونچتی ہی یا اُس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑہ روح گرم کو لگتا ہی اور بعد پہونچنے ہواے مستنشق کے اور روح مین اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہی اسکے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہین (۱) یہ ہواے سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہی کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے نہو جاے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کی طرف ہوتی آخر کار مین روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس وحرکت کی اس روح مین ہی وہ استعداد برطرف ہو جاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات ہی پس وہ بھی نرہتی یعنے حس وحرکت کا بھی بطلان ہو جاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہواے بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرط نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہی بذریعہ تحلل کے فنا کر دیتی ہی اور جب ہواے بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونون ضرر سے بھی حفاظت ہو گئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست (۲) فائدہ تنقیہ کا ہی تنقیہ اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ جو ہواے سرد اندر کھنچکر جاتی ہی جب اُلٹی سانس لیکر ہواے اندرونی باہر نکلتی ہی اسکے ہمراہ قوت ممیزہ اُس بخار دخانی کو بھی باہر نکال کر پھینک دیتی ہی جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہی یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کے وہ نسبت ہی جیسے اور فضول بدنی مثل بول وبراز وغیرہ طرف بدن کے ہی اور جس طرح ان فضول کے تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہی ویسے ہی اُن بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہی اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اسوقت حاصل ہوتی ہی جب ہوا اندر کھنچکر روح پر وارد ہوتی ہی یعنے جسوقت کہ یہ استنشاق ہوا کرتا ہی اور تنقیہ اُسوقت ہوتا ہی جب اُلٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر نکال کر دور کرتے ہین اُس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہی کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہین اُسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کیواسطے ہی پس لازم ہی کہ ہماری سانس سے کھینچ کر وہی ہوا اندر جاے جو سرد ہو اور اُسکی سردی اسوقت تک باقی رہنا درکار ہی جب تک وہ روح سے جا ملتی ہی اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر گرم بھی کر دیتی ہی جس طرح ہواے سرد روح کی حرارت مفرط کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہی اور پھر جب ہواے بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اُسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہی تو لامحالہ اس مین بھی حرارت مفرط پیدا ہو جاتی ہی اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہو جاتا ہی تو یہی بہتر ہی کہ یہ ہوا نکال ڈالی جاے اور بالعوض اُسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جاے اور پھر اسی طرح تنفس لینے اور اُلٹی سانس سے گرم ہوا کے نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اُس ہوا کا نکال دینا اور جدید ہوا کا باربار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اُسکے قائم مقام کوئی اور شے چاہیے پس ہواے جدید باہر سے جاتی ہی اور اُسکے قائم مقام ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جب یہ گرم ہو کر نکلے گی اُسکے ہمراہ فضول وخانی بھی جو روح مین ہوتی ہین وہ بھی نکل جائین گی یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہی جب تک معتدل ہی اور صاف بھی ہی کہ اُسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ ہی کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہی اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہی۔ اور جب یہی ہوا اُس اعتدال سے متغیر

اکثر چیزین اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان مین نہین ہوتی اسکی وجہ بیشتر یہی ہو کہ اُن شروط مین سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہو لہذا بالکل اثر نہین ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر مین انھین اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہو اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان مین مختلف امراض کو پیدا کرتا ہو یا اوقات مختلفہ مین امراض چند پیدا کرتا ہو کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کے بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہین اور کبھی کمی بیشی اثر کی بدن شدید الحس اور ضعیف الحس مین مختلف طور پر ہوتی ہو۔ انھین اسباب مین بعض اسباب مختلف ہوتے ہین اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہین مختلف اُس سبب کو کہتے ہین کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہو جاے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاے اور غیر مختلف وہ سبب ہو کہ ادھر وہ بدن سے جدا ہوا اُسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہو گیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ جتنے اسباب ایسے ہین کہ انسے احوال بدنی مین تغیر پیدا ہوتا ہو یا ایسے اسباب ہین کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہین دو نون قسم کے اسباب یا تو ضروری ہین۔ کہ آدمی کو کسی طرح اُن سے گریز نہین ہو سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہو اور بعض اسباب انھین سے غیر ضروری بھی ہین ضروری اسباب کے چھ اجناس ہین (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہو (۲) جنس کھانے پینے کی چیزین (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم ویقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرین جو اول ستہ ضروریہ ہو فصل دوسری جملہ اولے کے فصول سے اُس ہوا کی تاثیر کے بیان مین جو بدن سے ملی ہو اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہو یہ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہو اور ہماری ارواح کے لیے بھی عنصر ہو اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہو اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہو (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہو اور اصلاح بھی کرتی ہو) ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہین ہو جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہو بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہو جیسے کہ فاعل اپنے منفعل مین اثر کرتا ہو وہ فاعل جو تعدیل کسی شَے مین پیدا کرے۔ اوپر کے فصول مین ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد کیا ہو وہی جوہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہو اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہین کہ اس فن طب مین لفظ روح سے ہم اُن معنون کو قصد نہین کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہو کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہین جو انکی راے مین جوہر مجرد ہو (مترجم) یہ دفع دخل ہو کہ ایسا نہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہو اسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کریگی ورنہ وہ کبھی جسمانی ہو جائیگی (متن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہو اسکے تمام ہونے مین دو فعل پیدا ہوتے ہین (۱) ترویح (۲) تنقیہ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہو کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہو جاے اور بافراط اُس روح مین اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو یا گاہ بیگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہو جاے اس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہواے مذکور سے مدد پہونچتی ہو۔ اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہو نہ حقیقی چنانچہ اوپر اُسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہو۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہو یعنے پھیپھڑہ اُن مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہین ہوا کو اندر کھینچتا ہو اور چھوٹی چھوٹی رگون کے مُنھ جیسے نبض ہوا کو لیکر وہان تک پہونچاتی ہو۔ بو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہو چونکہ اُسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصل اور غریزی مزاج کے بارد ہو

اس حالت کے ہوتے ہین جو بروقت اسباب سابقہ کے تھی۔ اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اس بات مین فرق رکھتے ہین کہ جو اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک فرق ہو کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہو اور اسباب بادیہ مین یہ بات واجب نہین ہو اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر مین ہو کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہین اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہین دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ مین یہ ہو کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مریض کے درمیان مین کوئی واسطہ ہرگز نہین ہوتا ہو اور اسباب بادیہ اور حالت مریض مین کبھی واسطہ کبھی ہو جاتا ہو (چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چندروز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونون بہ نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہین۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہین خلط کی وجہ سے پیدا ہون یا مزاج خاص یا ترکیب خاص اُنکا باعث ہو کر کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہین اور اس حالت کے پیدا کرنے مین اسباب سابقہ کی تاثیر بالاسے نجات ہوتی ہو یعنے ضرور ہوتی ہو اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہین سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہین ہو دوسری یہ بات ہو کہ یہ اسباب اولا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر مین نہین ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہو۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہین جو احوال اور تغیرات بدنی مین واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنے بے اختیاری کرتے ہین۔ اسباب بادیہ چند امور بدنی ہین کہ خارج از بدن ہوتے ہین مگر تغیرات بدن مین کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہین مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہو کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہین ہوتی مثال اسباب سابقہ کی مرض مزاجی مین جیسے امتلاء مادہ سبب سابق ہو تپ کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً نزول الماء کا امتلاء اوعیہ چشم سبب سابق ہو مثال اسباب واصلہ کی جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہو حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اتر کر ثقبہ یعنے سوراخ عنبیہ تک آتی ہو سبب واصل ہو سدہ کی اور سدہ سبب عمی ورنابینائی کا ہو جاتا ہو (مترجم) سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہو مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی مثال اسباب بادیہ کی گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شی سبب خارجی تپ کے پیدا ہو جانے کی ہو۔ ہر ایک سبب اسباب ثلثہ کو دے (یا فقط اسباب بادیہ سے) اُسکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہو یعنے اپنی تاثیر مین وہ سبب محتاج کسی اور شی کا نہین ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہو یا افیون کہ بہ ذات خود تبرید کا اثر پیدا کرتی ہو اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہو جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے مین حرارت پیدا ہوتی ہو پس یہ اثر ٹھنڈے پانی مین بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہو اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہو کہ آب سرد سے تکثف مسامات بدنی ہوتی ہو اور باہر کو حرارت خارج نہین ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہو۔ یا گرم پانی سے برودت پیدا ہو تاکہ یہ بھی بالعرض ہو اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہو۔ یا سقمونیا جو حار ہو اور بعد اسہال خلط صفرا کے برودت کرتی ہو اسکی وجہ یہی ہو کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہو۔ ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت نہین ہو کہ پہونچنے کے ساتھ بدن مین اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرتے ہین انھین اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہو اور وہ شروط منحصر تین امور مین ہین (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جس پر یہ سبب موثر ہوگا اُس مین بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اسقدر دیر دار ہونا اور اتنی دیر تک سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے

جمہ ہین ایک مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہی کہ انتہائے درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان مین گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہی کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو پانچوان مرتبہ یہ ہی کہ بدن مریض اندک بیمار ہو چھٹا مرتبہ یہ ہی کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہو یا مسلم ہو یا غیر مسلم مسلم وہ مرض ہی کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیے نہو۔ اور غیر مسلم وہ ہی کہ اسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اسکے معالجہ مین تدبیر صائب کی رخصت ندے جیسے درد سر کہ اسکے ساتھ نزلہ بھی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اسمین اندیشہ ہلاک کمتر ہی نسبت اس مرض کی جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا اور یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زوال امراض ہر فصل کی امیدواری اس فصل کی ضد مین کیجاتی ہی جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہی۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعض امراض دوسرے امراض کی طرف منتقل ہو جاتے ہین اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہین اور اُس دوسرے مرض سے انکی خیریت حاصل ہوتی ہی گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہی جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہی یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب ودمعہ اور شبور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہی یا ذرب رمد سے اور ذات الجنب زلق الامعاء سے۔ اور اسی طرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہی کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کی طرف اسطرح پر ہوتا ہی کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہی جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا فرانیطس کا لیثرغس کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حماے وبائی اور جدری اور خصوصاً جسوقت مساکن تنگ ہون اور اسی طرح اگر شخص قریب اہل ربح مین ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہی خصوصاً جو شخص کسی کے آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتون کو ایذا دیتا ہی اور بعضے سل و برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہین بعض امراض بوراثت نسل مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام بعض امراض جنسی ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کے باشندون سے خاص ہوتے ہین خواہ اُنمین زیادہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہی یا تخلخل بنیہ یعنے ڈھیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری ہین دو جملہ ہین جملہ پہلا اُن چیزون کے بیان مین جنسے اسباب عام سے پیدا ہوتے ہین اور اُسمین انیس فصلین ہین فصل پہلی ہین اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہی اسباب تینون حالات بدن انسان کے (یعنے صحت و مرض و حالت ثالثہ کے) تین قسم پر ہین سابقہ یا بادیہ یا واصلہ سابقہ اور واصلہ مین اس بات کی شرکت ہی کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنے خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین۔ اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جوہر بدن انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین آثار اجسام خارجہ کی ہون جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جسسے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام حار یا بار دبدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوا بدن کے ایک دوسری چیز ہی وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہی یا بروقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ مین اس بات کی شرکت ہی کہ بیشتر درمیان ان دونون کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہی۔ اور اسباب بادیہ اور واصلہ مین اس بات کی شرکت ہی کہ ان دونون مین اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اسطرح پر ہی کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب ہوتے ہین جو نزدیک تر

اُس زمانہ مین ظاہر نہین ہوتی۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہی جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہی۔ اور وقت انتہا کا وہ ہی جسمین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اُسکے امراض یکسان رہتے ہین۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہی جس مین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہی اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر تر ہوگی یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اُسکی نوبتون مین پیدا ہوتے ہین اُنکو اوقات کلیہ کہتے ہین۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اُنکو اوقات جزیہ کہتے ہین فصل آٹھوین

تمامی قول احوال امراض مین امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہی۔ کبھی بنظر اُس عضو کے جو حامل مرض ہی نام بیماری کا لیا جاتا ہی جیسے ذات الجنب وذات الریہ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہی جیسے صرع کہ اُسکے معنے گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہی لہذا اُس مرض کا نام یہی رکھا گیا۔ کبھی سبب مرض سے اس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل۔ کبھی مرض کا نام اُس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہی جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہی جسکا طیلانس نام تھا۔ کبھی کسی شہر کیطرف مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہی جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اُس شخص کے نام پر ہوتا ہی جو اُسکا علاج منسوب کرتا تھا اور کر دینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ جرونیہ۔ کبھی مرض کا نام جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہی جیسے حمی ورم جالینوس نے کہا ہی امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ انکی شناخت حس کرتی ہی یا باطنی ہوتے ہین کہ اُنپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہی جیسے درد معدہ اور درد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اُنپر آگاہی دشوار ہوتی ہی جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین۔ یا کسی طرح ادراک اُن امراض کا انکو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو کے اپنے مرض مین۔ یا اُس جہت سے ہوتی ہی کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے اُن دونون مین اتصال ہوتا ہی جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھہ کے اتصال ہوتا ہی یعنے پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اُترا ہی جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم تیسری فن اول مین ہو چکا ہی یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہی۔ یا اِس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا عین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہی طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین[۵۱] واسطے ورم ساق کے ہوتا ہی۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہی خصوصاً جبوقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہی جیسے ابط[۵۲] واسطے قلب کے یا اس جہت سے ایک اُن مین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین۔ یا اُس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہو واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اُس جہت سے کہ وہ دونون بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردے اسے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہو کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتے ہین کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہی یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اُس دوسرے سے مثل اسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہی جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم مین اُسکا شریک ہوتا ہی اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہی تب معدے سے بخارات ردی اور غذاے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہی اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہی اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہی یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہو اگر اُسکو اذیت دائمی ہی تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہی تو اُسکو بھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

۵۱ اربیہ یعنی کنج ران
۵۲ ابط یعنی زیر بغل

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑون مین سپید رنگ ہوتے ہین اور یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اورام بلغمیہ مین بحسب رقت اور غلظت اور نرمی کے اختلاف ہوتا ہی تا اینکہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کے اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہی یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اُنسے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہی اورام مائی جیسے استسقا اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو تحت مین ماہیت سے عارض ہوتا ہی اور مثل اورام کے اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین تہبج۔ اور نفخہ۔ اِن دونون مین دو طرح کا فرق ہی۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہی کہ ریح تہبج مین جوہر عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہی اور نفخہ مین ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہی اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہی کہ تہبج مین حس نرمی دریافت کرتی ہی اور دبانے سے دب جاتا ہی اور نفخہ مین دبانے کی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہی۔ بثور کی قسمین بھی شمار مین اقسام اورام کے ہین۔ بعض بثور فقط دموی ہوتے ہین مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہی جیسے شری صفراوی یعنے پتی۔ اور بثور جاورسیہ۔ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور سعایسر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنے خارش اور ثآلیل یعنے مسّہ وغیر ذلک۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے۔ ناظر اِس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اِس جگہہ جو مناسب انکے ہی شرح و بسط سے لکھا جائیگا

فصل چھٹی اُن اُمور کے بیان مین جو امراض کے ساتھہ شمار کیے جاتے ہین بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور اُنکا شمار امراض مین ہوتا ہی یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین ایک اُن مین سے بالون کی زینت مین داخل ہی۔ دوسرے رنگ کی زینت مین داخل ہی تیسرے رائحہ مین داخل ہی چوتھے سحنہ مین بعد لون کے داخل ہی۔ اقسام امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنے پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنے گر جانا بالون کا اور قصر یعنے چھوٹا ہونا اور قلت یعنے کم ہونا اور شقاق یعنے پھٹ جانا اور رقت یعنے باریک ہونا اور غلظ یعنے موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنے بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنے زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنے سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اُسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہی پہلی قسم رنگ کا بدل جانا سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے۔ یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے جصبیت یعنے چونے کا رنگ ہو جانا جو بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہی یا زردی جو بیشتر بوجہ سوء مزاج حار مفرط کے عارض ہوتی ہی دوسری قسم رنگ کے بدلنے کے اسباب خارجی سے ہوتی ہی جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اور ہوا رنگ کو جلا دیتی ہی تیسری قسم تغیر لون کی پیدا ہوتی ہی بسبب پھیل جانے ایسے اجسام کے جلد پر جو حامل رنگ کی ہی کہ اُن اجسام کا رنگ مخالف جلد کے ہوتا ہی جیسے بہق اسود یا نقطے نقطے پڑ جانے جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور عمش مین ہوتا ہی چوتھی قسم تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہی جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہو کہ بعد پھر جانے گرہون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہی۔ یا قروح خبیثہ جلد کو نگھلا دین۔ آفات بو کی جیسے صُنان یعنے گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہی۔ آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنے زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنے زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون وقات سے جو زمانہ خارج ہی وہ وقات صحت مین داخل ہی ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانے کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچھہ ظاہر ہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہی جسکا ایک حکم مخصوص ہی۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہی جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہی اور اُسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہی کہ زیادتی مرض کی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو ان سے ایذا پہونچتی ہو انکو کسی طرف دفع کرتی ہو کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہو کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع
کرتی ہو اُسوقت اورام اور بثور پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین۔ ورم کے پیدا ہونے کے لائق تر وہی فضول ہین
جو اپنے اسباب سے پیدا ہون اور اِن مواد سے ورم حادث ہو اُنکے چھ قسم ہین۔ اخلاط اربعہ اور مائیت اور ریح۔ ورم گرم بھی ہوتا ہو اور
گرم نہین بھی ہوتا ہو یہ گمان کرنا لائق ہو کہ ورم گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہو بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت
کے عارض ہو خواہ جوہر اُس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اُس سے پیدا ہو سکتا ہو اگرچہ اِن اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم
ہو سکتا ہو مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہو صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح پر جاری ہوئی ہو کہ محض دموی ورم کو فلغمونی
اور صفراوی محض کو حمرہ اور اُن دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کر کے غیر غالب کو اسکے پیچھے
ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی جسوقت ورم یکجا ہو جاتا ہو اُسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ
مغابن یعنے بن ران یا مضابغ یعنے گوشت بن کام خواہ پس گوشت یا زیر بغل عارض ہو اور اُس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین
ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہو۔ اورام حارہ مین ابتدائے خلط دفع ہوتی ہو اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہو پھر زمانہ تزید مین حجم مین
بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہو اور تمدد بھی عارض ہوتا ہو پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہو اُسکے بعد انحطاط
شروع ہوتا ہو پھر نضیج ہو کر یا تحلل ہو جاتا ہو یا ریم پڑتی ہو انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہو یا ریم یکجا ہو جاتی ہو یا بطرف صلابت
اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہو۔ جو اورام گرم نہین ہین وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین
مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہو جاتے ہین۔ صلابت اور سرطان۔ یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین۔ اور جمیع
اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہو۔ اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہو کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے
ہوئے ہین اُس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا اُن مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر۔ اور وہ دو قسمین یعنے
صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے اُسکے جوہر مین داخل ہوتے ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہو کہ صلابت ورم ساکن ہو
اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کر دیتی یا حس مین فتور برپا کرتی ہو اور اس ورم مین درد نہین ہوتا۔ اور سرطان ورم
متحرک ہو روز بروز بڑھتا جاتا ہو اور ایذا بہت ہوتی ہو اُسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتی ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا
مگر یہ کہ مدت دراز ہو جائے اسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہو اُسکی موت پیدا ہوتی ہو اور حس اُسکی باطل کر دیتا ہو۔ کچھ بعید نہین ہو
کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون۔ اورام صلب سوداوی کی
ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہین خصوصًا اگر سوداے دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم مین بھی کبھی یہ
بات پیدا ہوتی ہو۔ اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ اُنمین بستگی بیٹھ کی پیدا ہوتی ہو کہ وہ بستہ
ہو کر اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہو اور ملمس اُسکا عصبی ہوتا ہو اور جس وقت دبا کر الگ کیا جائے پھر اُسیطرح پلٹ کر یکجا ہوتا ہو اور اگر کسی دباے
قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہین پلٹتا ہو۔ اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہو اور بھاری چیزون سے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہو جاتا ہو جنس
اورام بلغمیہ کی دو قسمون کی طرف تقسیم پاتی ہو۔ ورم رخو۔ اور سلع یعنے۔ اور اِن دونون مین اسطرح پر تمیز ہوتی ہو کہ سلع غلافون کے اندر
متمیز ہوتا ہو اور اس سے جدا ہوتا ہو۔ اور ورم رخو غلاف ہوا ہوتا ہو خلاف سے جدا نہین ہوتا ہو۔ اکثر جاڑے کے دنون مین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور ورید مین ہو اُسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کے ہو اُسکو قطع اور فصل کہتے ہین اور اگر طول مین نفوذ کرے اُسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اُنکے مُنھ کُھل جائین اُسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر شرائین مین اس طرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہو سکے اور خون اُنسے ہمیشہ جاری رہیگا اُس مقام تک جو اُسکو گھیرے ہی تا اینکہ وہ جگہ خون سے پُر ہو جائیگی اور بعد بھر جانے کے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہی اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ہر ایک عضو الخلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہی مثلاً قلب کہ اگر اُسمین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہو جائیگی۔ اگر تفرق جلّی خواہ پردون مین واقع ہو اُسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اسطرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہۃ الاجزاء مین کوئی آفت ہو پہنچے اُسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر بیٹھ مین ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہو جاے اُسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہی اور انمین وسعت پیدا ہو جاتی ہی اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہی کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین زوال اتصال اور حدوث تفرج وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہی اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہی خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقاء یا سوء القنیہ خواہ جذام عارض ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصل صیف مین جو قروح پڑین اور اُنکے زمانہ مین طول ہو جائے مرض آکلہ مین پڑ جاتے ہین ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کے پوری ابحاث آیندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہی پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہی کہ چند امراض باتفاق مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہی کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اُنکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال ہی ورم اور بثور جو از قسم ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہی کہ جسمین امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہین مرض سوء مزاج اسوسطے پایا جاتا ہی کہ ایسا کوئی ورم نہین کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیات و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہی اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہی کہ جسکی جہت سے آفت شکل در مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہی بجہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اسکے اجزا مین اسطرح پر کہ بعض اجزاء کو بعض سے جدائی ہو جاتی ہی تب اس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہی۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہی اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہی کہ اُسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑھ جاتی ہی۔ کچھ عجب نہین ہی کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اُسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اُسمین پیدا ہو جس ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اُسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اُسکے ماتحت کی طرف کرے اُسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتے ہین ایسے اخلاط کے اندر دبا ہوا ہوتا ہی جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہی پھر جس وقت اُن اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور اُنکی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ طبعی کہ عورتون کو دودھ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہی اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہی خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اُس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہی چوتھی قسم امراض خلقت کے امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین اس طرح پر کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور انثیین یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبۂ ریہ جسوقت اسمین خشونت آجاے امراض مقدار کی دو قسمین ہین قسم پہلی زیادتی مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فریسموس نام ہو یا جیسے پانون کو لیقوبا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہو کہ پانون کے کل اعضا اتنے بڑے ہو جائین کہ حرکت سے عاجز ہو جاے قسم دوسری نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقۂ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبیعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس ۳۲ سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے صلع یعنے گنجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جسطرح کسی شخص کی خلقت مین ایک انگلی کم ہو جاے یا طبیعت مین نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جاے قسم تیسری امراض وضع کے چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی مکان کی ہی اور مشارکت کو بھی چاہتی ہی پس امراض وضع کے چار ہین نکلجانا عضو کا اپنے مفصل سے یا زائل ہوجانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانیکے جیسے اس فتق مین جو آنت اُترنے سے پیدا ہوتا ہی۔ یا حرکت عضو کی مفصل مین خلاف مجرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھہرانا عضو کا اپنے مقام مین کہ اُس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہی قسم چوتھی امراض مشارکت کے مرض مشارکت شامل ہی ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بُعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہو اسکی دو قسمین ہین پہلی قسم یہ ہی کہ اُس عضو کی حرکت طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو دوسری قسم ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا بعد امکان کے واسطے اسی عضو کے مثلاً پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کیطرف حرکت نہ کر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اُسکے قرب کو نچھوڑ سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہی کہ یہ دونون باتین دشوار ہون مثل استرخاے جفن اور استرخاے مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور رکھنا پلک کا **فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین** امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین اُنکا نام خدش اور سحج رکھا گیا ہی اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اُس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہو اُسکو جراحت کہتے ہین اور جسمین قیح یعنے ریم پیدا ہو اُسکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہین اس سبب سے کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہی اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہی اسی جہت سے طرف فضلہ کے مستحیل ہو جاتا ہی۔ کبھی جراحت اور قرحہ اُس تفرق اتصال کو کہتے ہین جو غیر لحم مین عارض ہو۔ اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہی اگر اسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کر دے اُسکو کاسر اور مفتت کہتے ہین۔ اور یا طول مین ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اُسکو صادع کہتے ہین کبھی یہ تفرق اتصال تینون قسم کا غضروف مین واقع ہوتا ہی اور کبھی پٹھہ مین واقع ہوتا ہی پھر اگر عرض مین واقع ہو اُسکو تبر کہتے ہین اور اگر طول مین ہو اور عدد مین شگاف کی کثرت نہو اُسکو شق کہتے ہین اور اگر عدد مین کثرت ہو اُسکو شدخ کہتے ہین۔ کبھی اجزاے عضل مین بھی تفرق اتصال ہوتا ہی اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہی کہ اُسکے عصب مین ہو یا وتر مین اُسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل کے ہو اُسکو جزر کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہو اور درد مین کم ہو اور غور یعنے عمق مین زیادہ ہو اُسکو فدع کہتے ہین اور اگر اجزا کثیر ہو جائین اور فاش ہو جائے اور خوب غائر ہو اُسے رض اور فسخ کہتے ہین اور کبھی فدع اور رض اور فسخ تینون بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہین کسیطرح

ہین تعاقب صحت اور مرض کا ہوا کرے۔ مثلاً جاڑون مین صحیح ہو اور گرمیون مین مریض ہو جائے۔ امراض مفرد بھی ہوتے اور مرکب بھی۔ مرض مفرد وہ ہی کہ نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جسے ہم آگے ذکر کرینگے۔ اور مرض مرکب وہ ہی جسمین دو قسمین خواہ زیادہ دو قسمون سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہو جائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین۔ امراض مفردہ کی تین قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی جو بمنزلہ جنس کے ہی اُن امراض کے واسطے جو اعضاے متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہی جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کے ہین انکی نسبت اعضاے متشابہۃ الاجزاء کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات اُنھین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تا اینکہ جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاے متشابہ سے چاہین انکے حصول کا تصور ممکن ہوا ور امراض مرکبہ مین یہ بات ممکن نہین ہوتی دوسری قسم جنس ہی اُن امراض کی جو اعضاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض ترکیب ہین جو اُن اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضا متشابہۃ الاجزاء سے مرکب ہین اور یہ اعضاء آلات ہین واسطے افعال بدنی کے تیسری قسم امراض مشترکہ ہین جو اعضاے متشابہۃ الاجزاء کو اور بھی اعضاے آلیہ کو بھین حیثیت کہ وہ اعضاے آلیہ ہین عارض ہوتے ہین اسطرحسے نہین کہ اُنکا عارض ہونا اعضاے آلیہ کو تابع عروض اعضاے متشابہۃ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال اور انحلال فرد ہی اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہی بدون اسبات کے کہ جن اعضاے متشابہۃ الاجزاء سے وہ مفصل مرکب ہی اس سے عارض ہوئے۔ اور کبھی پٹھ اور استخوان اور رگون تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ امراض کی تین قسمین ہین ایک قسم تابع سوء مزاج کو ہوتی ہی دوسری قسم تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہی۔ تیسری قسم تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہی اگرچہ مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اُسی سے پیدا ہو اُسکی نسبت اُسی کی طرف ہوتی ہی۔ امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اوّل مین فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان مین امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہی پہلی قسم امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اسکے فعل مین کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ترچھی سیدھی ہو جائے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے ہے تسقط راس ہی یعنے سر کے دونون برآمدون مین سے ایک کم ہو جائے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے جب اس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا دوسری قسم امراض مجاری کی اور یہ امراض تین طرحپر ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہو جائے جیسے انتشار العین جو روح بصری کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہی یا سبل جو آنکھون مین سُرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پانوُن کی رگون کے مُنھ پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہی اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائین جیسے بند ہونا ثقبہ عنبیہ کا یا عروق جگر کا تیسری قسم مرض خلقت کے امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اُسکی چار قسمین ہین۔ یا اوعیہ اور تجاویف بڑھ جائین اور وسیع ہو جائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہین۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہو جائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ کی بروقت صرع کے۔ یا بند ہو کر بڑے ہو جائین جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہین۔ یا انمین استفراغ اور خلو

اُس سے مراد یہ ہوتی ہو کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اُسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاے - اور مرض کے یہ معنے ہین کہ مرض ایک ہیات غیر طبعی ہو بدن مین انسان کے جسکی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کر کے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہو یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہو - اور عرض وہ چیز ہو جو اس ہئیات غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی ہوا اُسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جس طرح سے قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہو یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سُرخ ہونا ذات الریہ مین امثلہ سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور دردسر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی پھر جانا مادہ کا اُن اوعیہ اور ظروف مین جو آنکھ تک اُترے ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقۂ عنبیہ مین سدے کا پڑجانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہو یعنے مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہو مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اُسی نزلہ سے ریہ مین قرحہ پڑجانا - عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارون کا سرخ ہو جانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہو جانا - عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہو اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہو اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اُسکی متابعت کرتا ہو اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہو - کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہو جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہو بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہو جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہو یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہو اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہو - اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہو جیسے دردسر جو تپ مین عارض ہو جاتا ہو بیشتر جب اُسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہو تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہ کر خود مرض ہو جاتا ہو کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اس سے پیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اُسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہو جیسے حمائے سل کہ عرض ہو بہ نسبت قرحۂ ریہ کے اور مرض ہو فی نفسہ اور سبب ہو واسطے ضعف معدے کے مثلاً اور جیسے دردسر جو تپ بلغمی مین پیدا ہو اور پھر اس درد کو استحکام ہو جاے کہ وہ عرض ہو بہ نسبت حمی کے اور مرض ہو بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہو تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہو - اسیطرح سے دوران سبب اور مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہو **فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان** اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہئیات ہو کہ اُسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہو کہ سارے افعال اُس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین - مرض وہ ایک ہیات بدن مین ایسی ہو جو حالت صحت کی ضد ہو یعنے اُسکے تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے - حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہو اور نہ مرض ہو یا اس جہت سے کہ اُس حالت مین نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائین خواہ بدن لڑکون کے - یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اُس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعیدہ مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا دو وقت

جو

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہو وہ قوت ناطقہ انسانی ہو اور جسوقت نظر اور بحث
طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہوگئی بنظر اُس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہو بلکہ
طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصود ہو فقط فصل چھٹی قوائے نفسانی محرکہ کے بیان مین قوائے محرکہ یہ ہین کہ اوتار مین
تشنج اور ارخا پیدا کرین پس حرکت دین انھین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرحسے کہ یہ قوت ان مفاصل مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذ ان
قوتون کا اس عصب مین ہو جو متصل عضلہ کے ہو اور یہ قوت فاعلی جنس ہو اسکی تقسیم بطرف انواع کے بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہو پس
ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہو کہ وہ تابع حکم وہم کے ہو جو بسبب جماع اور باتفاق قصد کرکے عضلات کا حرکات پر ہو فصل اخیر
افعال کے بیان مین افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض اُنمین کے دو قوتون
سے تمام ہوتے ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہو ان دونون سے ملکر تمام ہوتی ہو
جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین ہوتی ہو جو مقتضی جذب ورچسنے اُن رطوبات کے ہو جو اُنمین موجود ہو رطوبات سے اور قوت حساسہ سے
اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہو اور لذع سودا بھی حس مہیج تا ہو جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہو جسکا حال اوپر
بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہو کہ اگر قوت حاسہ مین کوئی آفت عارض ہو جائے وہ شئ جسکا نام جوع اور
شہوت رکھا گیا ہو باطل ہو جائے پس اشتہائے طعام نہ ہوگی اگرچہ بدن اسکا محتاج ہو اسیطرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اُتارنے کی بھی دو قوتون سے
تمام ہوتی ہو ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اس لیف راز سے تمام ہوتا ہو جو فم معدہ اور مری مین ہو اور دوسرے کا
فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہو اگر ایک ان دونون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہوگی بلکہ اُسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی
ہوگی یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہو۔ کیا تو نہین دیکھتا ہو کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہو ہمپر اُس لقمہ کا اُتارنا
دشوار ہوتا ہو جو غذاے مرغوب ہو بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اُسکا لقمہ اُتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اُس سے
متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اسکا اُتار لینا دشوار ہوگا۔ اُتر جانا غذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہو ایک قوت دافعہ اُس عضو کی جہان سے
غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اُس عضو کی جدھر غذا متوجہ ہوتی ہو۔ اِسی طرح اخراج ثقل مخرجین کبھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہو۔ کبھی
ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اُسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہو جیسے تبرید کہ مانع ہو مواد کی پس وہ اعانت
دافعہ کی کرتی ہو مقاومت پر اُس خلط کے جو عضو پر گرتی ہو اور اُس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون
کو منع کرتی ہو بالذات یعنے جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہو اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہو اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالعرض
پیدا ہوتی ہو کہ بجھنا حرارت جاذبہ مواد کا ہو اور کیفیت حارہ انھی وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہو۔ کیفیت حارہ اور اضطرار خلا
پہلے شئ لطیف کو جذب کرتی ہو بعد اُسکے شئ کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اُسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہو اُسی کو جذب کرتی ہو کبھی
اُسکے مناسب کثیف ہوتا ہو تو اُسی پر اُسکا جذب تمام ہوتا ہو۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اوّل کتب قانون سے جو علم طب مین ہو

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے

اور اُسمین تین تعلیم ہین تعلیم پہلی امراض مین تعلیم دوسری اسباب مین تعلیم تیسری اعراض مین تعلیم پہلی
مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی تعریف مین سبب اور مرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہو

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہی اور تصرفات اسکی ترکیب و تفصیل کے ہوتے ہین پس حاضر کرتی ہی صورتون کو جس طرح جس سے اسوقت تک پہونچتی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہی جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اُڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنھین حس قبول کر چکی ہی۔ اس قوت متفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ سے ہی اور یہی قوت آلہ ہی واسطے اس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی حقیقت حیوان مین ہوتی ہی وہم ہی جس سے حیوان حکم کرتا ہی اسبات پر کہ بھیڑیا اُسکا دشمن ہی اور بچہ دوست ہی یا جو خبر گیری اُسکے دانہ گھاس کی کرتا ہی وہ اُسکا صدیق ہی کہ اُس سے نفرت نہین کرتا ہی یہ حکم حیوان کا اُس طور پہ نہین ہوتا ہی جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہی اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہی اسطرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اُس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کرسکتی ہی بلکہ اُن دونون کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہی اور اُن پر حکم کرتی ہی اور اگرچہ یہ حکم بادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ اور ادراک جزئی ہی اُس چیز کا جو غیر نطقی ہی انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہی اور اُسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہوجاتا ہی۔ یہ قوت خیال سے جدا ہی اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہی اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہی۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہی اسطرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہی اور افعال متفکرہ یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہی بلکہ اُنکے افعال بھی احکام ہین اور اُسکے افعال کی ترکیب ہی محسوسات مین اور اُنکا فعل محسوس ہین وہی حکم ہی ایسے معنون مین جو خارج ہی محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر حاکم ہی اسی طرح وہم اُسی حیوان مین اُنھین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہی جو وہم تک پہونچتے ہین اور حس تک نہین پہونچتے ہین۔ بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ اُنکے اختیار کی بات ہی اسلیے کہ اسماء اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہی بلکہ واجب یہ ہی کہ معانی سمجھ لیے جائین اور اُنکے فرق دریافت ہوجائین۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اُسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہی اسلیے کہ مضار افعال اس قوت کے تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہی جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جسکا بیان ہم آگے کرینگے اور طبیب اُسی قوت مین نظر کرتا ہی کہ اگر اُسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اُسکا شمار مرض مین کیا جاے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی ماقبل کی قوت کے فعل مین پیدا ہو اور اس مضرت کے تابع کوئی سوے مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو مین ہو جاے طبیب کو یہی بات کافی ہی کہ لحوق اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوے مزاج یا فاسد اُسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہی تاکہ اسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اُس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہی کہ حال اُس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہی جسوقت وہ پہچان لے حال اُس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہی تیسری قوت بحسب قول اطباے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھے ہی اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہی اور یہ قوت خزانہ ہی اُس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سواے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہی جس طرح خیال خزانہ اُس چیز کا ہی جو جس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہی اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہی۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہی کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ پھیر لاتی ہی اور اُس چیز کو جو غائب ہوجائے حفظ سے مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہی یا دو قوتین ہین مگر طبیب کو اُسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہی اسلیے کہ جو آفات انہین سے کسی ایک کو عارض ہوتے ہین وہ ایک سے ہوتے ہین اور یہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

نفس سے اُسوقت اس بات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین مبدء ہر ایک قوت کا ہو جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہون اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اُنکی اصلاح مین قوت نفسانی نام رکھی ہو لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہو جو مبداء ادراک اور تحریک ہو کہ اُس سے یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہو اس سے ایک فعل اُسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت النفسانی نہ ٹھہریگی بلکہ قوت طبعی ہوگی اور اعلے درجہ پر اُس قوت کے ہوگی جسکا نام اطباء قوت طبعی رکھتے ہین ۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شئے تصرف کرے امر غذا مین اور اُسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنے طبیعت کے ابھی بیان ہو چکے اُس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی ۔ غضب اور خوف اور مثل انکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے دراکہ ہین لیکن منسوب اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہو یا ایک سے زیادہ ہو علم طبعی مین کیجاتی ہو جو فلسفہ کا ایک جزو ہو

فصل پانچوین قواے نفسانی مدرکہ کے بیان مین

قوت نفسانی بمنزلہ جنس کے ہو اُسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ ۔ دوسری قوت محرکہ ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون کے واسطے ہو ایک مدرکہ ظاہری ۔ اور ایک مدرکہ باطنی ۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی ہو پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے ہو ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہو دوسری قوم کے نزدیک اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو اُنکی تفصیل یہ ہو باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین اُسکا سبب یہ ہو کہ اکثر محققین کی راے یہ ہو کہ قوی مس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون آنکھ مین ہو اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہو ۔ مدرکہ باطنی یعنے مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے ہو پہلی وہ قوت ہو جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہو نزدیک اطباء کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہو کہ اُس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سبکی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہو اور اُسمین سب جمع ہوتی ہین ۔ اور خیال وہ قوت ہو جو اُنکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہو اور اُنکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہو اور جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہو وہ حافظہ کے مغائر ہو تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب ہو بہر حال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہو ۔ اور دوسری وہ قوت ہو جسے اطباء مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اُسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسے ہم آگے ذکر کرینگے استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتها اپنے فعل پر قائم ہو اسوقت اسکا نام متخیلہ ہو اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے پاس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہو صرف کرے اُس وقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین ۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق ہو کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہو ان صور محسوسہ کی جو اُس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہو اُس قوت سے

اعصاب مین پڑ جاتا ہی جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہی اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہی حس و حرکت اُسکی مفقود ہو کر باانیہمہ اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اُسکو عارض ہوتا ہی پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہی جو اُسکے حیات کی حفاظت کرتی ہی تا اینکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہو جاتا ہی قوت حس و حرکت کی قابض ہوتی ہی اور ان دونون کے قبول کا وہ مستعد ہو جاتا ہی اسکا سبب یہی ہی کہ اُسکی قوت حیوانی کی صحت اُسمین موجود ہوتی ہی اور جو مانع اُسمین پیدا ہوتا ہی وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہی عضو میت کا حال ایسا نہین ہی یہ معد یعنے اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قوائے نفسانی وغیرہ کو فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہی تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جسوقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جائے عضو بھی میت ہو جاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہی کہ بشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہو جاتا ہی حال آنکہ وہ عضو زندہ رہتا ہی اور بشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہی اور عضو میت ہو جاتا ہی - اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہی تو آئینہ نباتات بھی مستعد قبول حس و حرکت ارادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ اُنمین بھی موجود ہی اور حس و حرکت نہین ہی - اب یہی بات باقی رہی کہ معد حس و حرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہی کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہی اور اُسکا نام قوت حیوانی ہی اور یہ اول قوت ہی جو روح مین اُسوقت پیدا ہوتی ہی جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہی فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبدء اول اور نفس اولی کو قبول کرتی ہی وہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کا اول امر مین روح سے صادر نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبا کے فعل احتباس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہی اول امر مین صادر نہین ہوتا ہی جب تک کہ اس روح کا نفوذ طبقۂ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہ ہو پھر جسوقت روح کی ایک قسم تجویف دماغ مین حاصل ہوتی ہی ایسا مزاج قبول کرتی ہی جو صالح اسبات کا ہو کہ جو قوت اُسمین ابتدا سے موجود ہی اُسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہون - اسیطرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال ہی - اور طبیبون کے نزدیک جب تک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کے طرف مزاج دوسرے کے نہو جاے اُسکو استعداد قبول اُس نفس کی جو مبدء حس و حرکت ہی نہین ہوتی اور اسیطرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اور اسیطرح بیچ ہر عضو کے واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہی کوئی نفس ایسا نہین ہی کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی ہون اور نہ یہ بات ہی کہ نفس ان سب قوتون کا مجموعہ ہو - اطبا کا یہ بھی قول ہی کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بروقت حدوث روح کے اور بروقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہی کرتا ہی مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کے بذریعہ اس قوت کے اور سب قوتون کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہین ہی جب تک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو - اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہی اسیطرح یہ مبدء حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہی اور مبدء بسط روح کا اور قبض واسطے جذب نسیم کے ہی پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہی اور اس سے پاک ہو جاتا ہی بذریعہ اخراج بخار دخانی کے پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب و نفاذ کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہی اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ فعل کا دیتی ہی اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہی کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت نفسانی کے اس وجہ سے ہی کہ اسکے افعال مختلف یعنے گوناگون ہوتے ہین اس لیے کہ قبض و بسط ساتھ ہی کرتا ہی اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے پیدا ہوتی ہین مگر فلاسفہ جسوقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اُنکی مراد اُس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہی اور وہ ارادہ

کے بطرف جذب خلا کے پھرتی ہی بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہی پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جسوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہان پر جذب قوی تر ہوگا۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہی اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہی اور نہ یہ قوت لزوم جاذبہ کی محتاج ہی اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا (اور یہ شی مجذوب کے بذریعہ ٹھہرانے کسی جزو کے آلہ سے تاکہ اسکو متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو) قوت دافعہ کو درکار ہی خلاصہ یہ ہی کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہین بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہی اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہی جو معین ہو طرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اُسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب اسکے آلہ حفاظت کرے ہیات شکل عضو اور قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسکہ مین ضرورت ہوتی ہی۔ اور قوت جاذبہ مین سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہی تاکہ جذب اجزا سے آلہ مین اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اُسکو حاجت طرف یبس کے کم ہی۔ ان قوتون مین حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہی اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہین ہی ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہی تاکہ غذا مین سیلان پیدا کرے اُسے آمادہ مجاری مین نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرے کوئی معترض اسمقام پر اعتراض نہین کر سکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکون کی قوت سخت چیز ہضم کرنے مین عاجز ہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہین ہین اور نہ جوان بوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہی اور وہ سبب مجانست اور بعد مجانست سے واقع ہی پس جو چیز سخت ہوتی ہی لڑکون کے مزاج سے ہمجنس نہین ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ انکی اُسکے ہضم پر متوجہ ہوتی ہی اور نہ ماسکہ اُسے روک سکتی ہی اور جلدی اُسکو قوت دافعہ اُنکی دفع کر دیتی ہی۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہی اور اُنکے تغذیہ کے لائق ہی اس سبب ہضم ہو جاتی ہی ان سب بیانات کا حاصل یہ ہی کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہی اور ہیات قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہی اور تھوڑی سی معونت حرکت کی اسے درکار ہی۔ اور جاذبہ قبض و ثبات کی مگر قبض کی بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہی اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہی ثبات معتدبہ اسکو کچھ ضرور نہین ہی اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہی۔ اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنے گھلانا اور تمزیج یعنے ملانے کی ہوتی ہی اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ مین اور اُنکی طرف محتاج ہونے مین مختلف ہین **فصل چھٹی قوای حیوانی کا بیان** قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونے کے بعد اعضا مین قبول قوت حس و حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہی اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ وہ ان حرکات مین انبساط اور انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اُس روح کے عارض ہوتا ہی جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہی۔ مناسب ہی کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق یہی بات ہی کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اُس شی کے جسکا جوہر کثیف ہی پیدائش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہی اسی طرح بخاریت اخلاط اور اُنکی لطافت سے پیدائش اُس چیز کی ہوتی ہی جسکا جوہر لطیف ہی اور وہ روح ہی اور جیسا جگر نزدیک اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہی اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہی اور یہ روح جسوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہی اُسکو استعداد قبول اُسوقت کی ہوتی ہی جس قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کے قبول پر آمادہ کر دیتی ہی وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی قوتین روح خواہ اعضا مین نہین پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہو جائے اور ابھی اسکی قوت حیوانی معطل نہ ہوئی ہو تو اُسکو حی اور زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے فاسد ہوتا ہی اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اُسمین ایسا پیدا ہوتا ہی جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہی خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

کہ ہاضم اجزاے غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہی اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہی اور یہ دونوں سریع حرکات ہین ایک حرکت تفریقی اور دوسری تجمیعی ہی۔ اور ماسکہ فعل کرتی ہی اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہی کہ جنس ہی کو ٹھہرایا ہی وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بیحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہی برودت ان سب حرکات کی فنا کرنے والی ہی اور انہین تخدیر پیدا کرتی ہی اور ان سب افعال کو منع کرتی ہی مگر امساک یعنے ٹھہرانے مین بالعرض نفع دیتی ہی اس طرح پر کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کرکے اسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہی اور روکتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کے اسکو کچھ دخل نہین ہی بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہی یعنے لیف مورب اسکو قبول اثر مین اس فعل کے آمادہ کرتی ہی۔ قوت دافعہ کو برودت سے نفع پہونچتا ہی کہ جو ریاح دفع کے سعین ہین انکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور انکو غلیظ کرتی ہی اور جوڑے لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہی جمع کرتی ہی اور اس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہی اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہی بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قویٰ کی خدمت مین بالعرض داخل ہی اور اگر برودت کا ادنی فعل ان قویٰ کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ہی۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قویٰ کے پڑتی ہی دو نون ناقلتان یعنے جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ یبس کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہی اور بدون اسکے حرکت مین چارہ نہین ہی میری مراد یہ ہی کہ جسوقت حرکت اس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہی بطرف فعل ان قوتون کے بانذفاع قوی پیدا ہوا ایسی حرکت کو استرخاے رطوبی جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہی ضرور مانع ہوگا اسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنے قدرت اور اعتماد ان دونون جوہرون کو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو متترحم کہتا ہی جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہی محرک قوی اسمین اثر نہین کرسکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجاے خواہ تحریک قوی ضعیف ہو جاے زیادہ تر ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہی اسی وجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کے فائدہ کرتی ہی گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قویٰ کی بدون یبوست کے ناممکن ہی متن ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہی اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہی پھر جس وقت قیاس کیا جاے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف ان کیفیات کے دیکھی جاے اسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہی تحریک لیف مورب کے زمانے سے اور تحریک لیف مستعرضی یا مورب سے طرف قبض اسلیے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہی بہت تھوڑا ہی اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہی چونکہ مزاج لڑکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہی اور اسی جہت سے انمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہی۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہی اور اس جہت سے زیادہ نہین ہی کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہی بلکہ اسواسطے زیادہ ہی کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہی بہ نسبت تسکین اجزاے آلہ اسی قوت کو اور انکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہی۔ یہ بھی ایک وجہ ہی زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہی بلکہ کبھی اسکو حاجت قوی کی ہوتی ہی گو شی متحرک مسافت قریب پر واقع ہو۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہی جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہی اور کبھی باضطرار خلاے محال جذب پیدا ہوتا ہی جیسے پانی سونیون مین کھنچتا ہی خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہی جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہی اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

اور عورت مین کرتی ہو اور اُسکو محصلہ بھی کہتے ہین دوسری قسم قوی کو جدا جدا کر دیتی ہو جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہو اُن قوتون کو
ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہو واسطے عصب کے اسکے مزاج خاص کو اور ہڈی کے واسطے اُسکے
مزاج خاص کو اور شرائین کے واسطے اُسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہو جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج
آپسمین یکسان ہو۔ ایسی قوت کا نام اطبا مغیرۂ اولیٰ رکھتے ہین مصورہ طالبہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہو کہ باذن خالق تبارک و تعالیٰ
کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور اُنکے اوضاع اور مشارکات اُسی قوت سے صادر ہوتی
ہین خلاصہ یہ ہو کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب افعال اسی سے متعلق ہین۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے
جو تصرف کرتی ہو غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین۔ غاذیہ۔ نامیہ **فصل تیسری بیان مین قوائے طبعیہ**
خادمہ کے محض خادمہ قوائے طبعی مین وہی قوتین جو قوائے غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔
ہاضمہ۔ دافعہ جاذبہ اسواسطے مخلوق ہوئی ہو کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اُس عصب کے ہوتا ہو جو
اسمین مستطیل واقع ہو ماسکہ اسکی خلقت اسواسطے ہو کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہو جب تک کہ اُسمین قوت مغیرہ جو شی نافع کو تغیر دیتی ہو
اور امتیاز پیدا کرتی ہو تصرف کرے اُسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف موّرب کے تمام ہوتا ہو اور کبھی لیف مستعرض یعنے جو عرض مین
گئی ہو بھی اُسکی معین ہوتی ہو ہاضمہ اسکا یہ فعل ہو کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اُسکو بطرف ایسے قوام کے
پھیرتی ہو جو آمادہ ہو جاے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اُسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہو کہ قابل واسطے استحالہ غذا ہو جانے
کے بالفعل ہو جاے یہ فعل اس قوت کا شی نافع مین ہوتا ہو اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہو کہ
امکان اُنکو بھی اُسی ہیات کی طرف پھیرتی ہو اور اُسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہو ہو سکتے اُنکے بسہولت دفع ہونے کو
اُس عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہو تاکہ قوت دافعہ کا اثر بآسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پر پیدا کرتی ہو اگر
فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اُسکو رقیق کر دیتی ہو اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہو اور اگر قوام مین لزوجت ہو اُس
لزوجت کو قطع کر دیتی ہو اس فعل کا نام انضاج ہو بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنے ہین دافعہ
کا یہ فعل ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہو اور قابل اسکے نہین ہوتا ہو کہ کسی کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اُسکی رکھتا ہو مگر جس قدر مقدار اعضا
کی غذا بننے کے واسطے درکار ہو اُس سے زیادہ ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اور اُسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہو جیسے
بول۔ دافعہ ان فضول کو باجہات مخصوص اور اُن راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین انکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین
ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہو اگر جہت دفع کی اور
جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہو۔ اور یہ چارون قوائے طبیعی ایسے
ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون
قوتون کے ہو۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہو نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہو وہ سب قوتون سے ضد
رکھتا ہو اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہو تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوتی اور
برودت ضد حرارت ہو اسلیے کہ ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہو اور ہضم مین حرکت ہوتی ہو

لزوجت یعنی چکنا ہونا اور خشونت یعنی کھردرا ہونا ۱۲

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جسطرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہی۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہی کہ اُسی سے اُس حاسہ کا افعال ظاہر ہوتا ہی۔ پھر اگر بقدر واجب تفتیش اور تحقیق کیجاے واقع مین راے ارسطاطالیس کی صحیح ٹھہریگی اور اُن لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین ہی یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین پہچانے بلکہ یہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہی اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضاے مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اُسپر یہ کچھ ضرور نہین ہی بغرض اتمام اُن قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہ ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اُسکا منصب اُسکی تحقیق کا ہی **فصل دوسری قواے طبعیہ مخدومہ کے بیان مین** قواے طبعیہ انمین سے ایک قسم خادمہ ہی اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین ایک جنس واسطے بقاے شخص کے غذا مین تصرف کرتی ہی اور اُسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ دوسری جنس واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہی اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ **قوت غاذیہ** وہ ہی جو غذا کو طرف مشابہت عضو متغذی کے یعنے اُس عضو کے جسکی یہ غذا ہی پھیر دیتی ہی تاکہ بدل ما یتحلل چھوڑے یعنے جو چیز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہی اُسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اُسی عضو کے حاصل ہو **قوت نامیہ** وہ ہی کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اُس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہوکر جزو بدن ہوتا ہی۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہی اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر شی متحلل کے پہونچاتی ہی اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہی کہ جب غذاے وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو مگر یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ جب غذاے وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہی کہ وہ نمو نہین ہی نمو وہ ہی کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جب تک زمانہ نشو کا باقی ہی اور بعد زمانہ نشو کے مثلاً سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہی جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہی علاوہ یہ ہی کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہی اور مقتضاے واجب سے خارج ہی۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزی سے تمام کرتی ہی ایک **فعل تحصیل** جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہی جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہی ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہی جس طرح مرض اطرو قیا مین جسکے معنے یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہی **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہی یعنے چسپیدہ کرنا اور اس سے یہ مطلب ہی کہ اُس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اُسکو جزو عضو بنا دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوجاتا ہی جیسے استسقاے لحمی مین **تیسرا فعل** غاذیہ کا تشبیہ ہی تشبیہ کے یہ معنے ہین کہ جسقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہی اُسکے مشابہ ہر طرح سے کردے حتی کہ اُسکے قوام اور لون مین بھی مشابہت پیدا کردے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہی جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہی اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا واحد مبدء اول مین ہین اور اعضاے متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہی اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضاے متشابہ سے بحسب اُسکے مزاج کے ایک قوت ہی کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل دیتی ہی اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہی مگر قوت مغیرہ جگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہی کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین ایک **قسم تولید** منی کی مرد

طبقہ شروع ہوتا ہی کنارے سے حالب یعنے اُس رگ کے جو قریب ناف کے ہی اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہی اور کنارون سے اُن رگون کے ملتا ہی جو اُترنے والی ہین خصوصًا جو از طرف ثندیہ مین منحدر ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل الیتین تک پہونچتا ہی اور باقیماندہ ران تک آتا ہی اور اُس مقام پر اُسکی چند شاخین اور شعبے ہو جاتی ہین ایک اُنمین سے اُس عضل مین جا کر تقسیم پاتا ہی جو مقدم ران پر ہی دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہی اور ایک جانب ران سے عمق مین جاتا ہی۔ اور بہت سے شعبے عمق ران مین متفرق ہوتے ہین اُن شعبون سے جو باقی رہتا ہی اُسکی تقسیم اُسوقت ہوتی ہی کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آ جائے اُس جگہ اسکے تین شعبے ہوتے ہین اُنمین وحشی قصبہ صغریٰ پر کھچ جاتا ہی مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانون مین اترتا ہوا درمیان اور شعبہ عضل باطن ساق مین چھوٹتا ہی اور اُسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہی داخل اجزاے ساق مین اور دوسرا درآتا ہی درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور ملجاتا ہی شعبۂ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انسی ہی مائل ہوتا ہوا اس مقام کی طرف جو ساق مین معرق یعنے بے گوشت ہی۔ بعد اُسکے کعب تک دراز ہو جاتا ہی اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اترتا ہی اور یہی صافن ہی۔ اور ان تین شعبون کے چار شعبے ہو گئے دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغرے سے اور دو انسی ہین ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے چڑھتا ہی اور اوپر کیجانب خنصر مین متفرق ہوتا ہی اور دوسرا وہ ہی جو ملتا ہی شعبہ وحشی کو قسم انسی کو سے اور یہ دونون اجزاے سفلی مین متفرق ہوتے ہین۔ اور وہ کے کل اتنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہۃ الاجزا کی تشریح پوری بیان کر دی باقی رہے اجزاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اُسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اُس عضو کی حالت اور معالجہ پر مشتمل ہی اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قویٰ کے تعلیم چھٹی مین ایک جملہ اور ایک فصل ہی جملہ پہلا بیچ بیان قویٰ کے اور اُسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی اجناس قویٰ کا بیان بطور کلی ہر ایک چیز قویٰ اور افعال سے پہونچائی جاتی ہی اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہی اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہی اور ہر فعل کسی قوت سے صادر ہوتا ہی اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنے قویٰ اور افعال کو ایک ہی تعلیم مین جمع کر دیا۔ اجناس قویٰ کے اور اجناس اُن افعال کے جو اُن قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین۔ ایک جنس قویٰ نفسانی کی دوسری جنس قوے طبیعی کی تیسری جنس قواے حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ و تمامی اطبا خصوصًا جالینوس کی یہ راے ہی کہ ہر ایک قوت کے واسطے ایک عضو رئیس ہی کہ وہی اُس قوت کا معدن ہی اور اُسی عضو سے اُس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہی کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس قوت کے افعال کا دماغ ہی اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہی اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہی تاکہ بدن کو غذا دے جب تک وہ بدن باقی ہی اور اُسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہی۔ دوسری قسم قواے طبعی کی اُسکی غایت حفاظت نوع کی ہی اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہی تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی یا رطوبات کو بعد اُسکے اُسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا اُنثیین ہی۔ قوت حیوانی یعنے وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہی وہ روح جو مرکب ہی حس و حرکت کا اور اُس روح کو آمادہ کرتی ہی واسطے قبول کرنے حس و حرکت کے بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کر دیتی ہی کہ وہ عطا کرتی ہی اس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہی مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہی اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس کی یہ راے ہی کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہی لیکن ان

ہو اور ابھی صلب پر تکیہ نکرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردون کے داہنے لفافون تک اور اُنھین لفافون مین اور اُسکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اُنکو غذا دین۔ بعد اُسکے اُسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہی اور اُس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافون مین اور اُن اجسام مین جو قریب اُنکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ اُنکو غذا دین۔ پھر اُسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہی یہ دونون رگین دونون گردون کی طرف آتی ہین کہ مائیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ اُنھین دونون سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہی اور وہ مائیت خون کی ہی۔ بائین طالع سے ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردون کے جاتی ہی۔ اور جسطرح یہ ہمنے شرائین مین بیان کیا ہی اسطرح یہان ناتجربہ کاری نہ کرنا چاہیے اور دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ عورت کے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بھی دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کی طرف آتی ہی ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہی اور بیشتر بعض لوگون مین کل طالع کو لیتی ہی منشا اُسکا اسی طالع سے ہوتا ہی اور جو رگ داہنے خصیہ مین آتی ہی تو کبھی شاذ و نادر داہنے طالع سے نکلتی ہی مگر اکثر حال اسکا یہی ہی کہ طالع سے ملتی نہین ہی جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہی جسمین وہ مجرے ہی کہ نضج منی کا اُسمین ہوتا ہی اسطرح پر کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہی سفید ہو جاتی ہی۔ اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اُنکی استدارت زیادہ ہی۔ جو چیز انثیین مین صلب سے آتی ہی اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہو جاتا ہی اور پھر وہ حال ہوتا ہی جو ہمنے نسبت عروق ضوارب کے بیان کیا ہی۔ بعد برآمد ہونے دونون طالع اور اُنکے شعبون کے اجوف قریب پشت کے تکیہ کرکے اُترنا شروع کرتی ہی اُس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبے پیدا ہوتے ہین اور اُنھین فقرون مین داخل ہو جاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین اُنمین متفرق ہو جاتے ہین۔ پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل بطن مین منتہی ہو جاتی ہین۔ پھر وہ رگین ہین جو داخل ہوتی ہین سوراخ مین فقرون کے نخاع تک۔ جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتی ہی اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہین اور ہر واحد اُنمین سے ایک ران کیطرف جاتی ہی اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران تک دس طبقہ ہو جاتے ہین پہلا طبقہ اُنمین سے قصد کرتا ہی دونون عضل متنین پشت کو دوسرا طبقہ مثل بالون کے باریک ہی تقعر نیچے کے اجزاے صفاق تک جاتا ہی تیسرا طبقہ متفرق ہوتا ہی اُس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہی چوتھا طبقہ عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہی پانچوان طبقہ رحم کی گردن مین عورتون کے جاتا ہی اور اُسکے قریب جو چیزین ہین اُنمین متفرق ہوتا ہی اور مثانہ تک آتا ہی اور مثانہ کی طرف آنے والے کی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مثانہ مین متفرق ہو جاتی ہی اور دوسری قسم مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہی اسلیے کہ اُنکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہی اور عورتون مین کم ہوتی ہی چھٹا طبقہ اس عضل کی طرف متوجہ ہوتا ہی جو استخوان عانہ پر موضوع ہی ساتوان طبقہ چڑھتا ہی اُس عضل کی طرف جو شبدہ مین بدن کے بطن پر جانے والا ہی اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے اُن رگون کے جنکو ہمنے کہا ہی کہ سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہی ان رگون کے جڑ سے عورتون کے بدن مین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین ہر جانب سے رحم تک جاتی ہین اُنمین سے چند رگین پستان تک چڑھتی ہین اُنھین رگون سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہی آٹھوان طبقہ قبل مین مردون اور عورتون کے آتا ہی نوان طبقہ باطن فخذ کے عضل مین آکر متفرق ہو جاتا ہی دسوان

دونون حجبہ قحف تک آتی ہی اور اس جگہ قحف مین ڈوب جاتی ہی جو مقدار اس رگ مین سے بعد چھوڑنے ان فروع کے باقی رہتی ہی جوف قحف تک نفوذ کرتی ہی منتہی ہین درز لامی کے اور اُس سے چند شعبے دونون جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اُن دونون کو غذا دین اور تاکہ سخت جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جاوے۔ بعد اُسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اُترتی ہی اور دماغ مین متفرق ہو جاتی ہی جسطرح عروق ضوارب متفرق ہوتے ہین اور اُن ضوارب کو یہ مضبوط کرتی ہی موٹی جھلی کے لپیٹنے مین اور اُن ضوارب کو پہونچاتی ہی ایکمقام وسیع تک کہ وہ راہ انصباب خون کی ہی اور اُسمین جمع ہو جاتی ہی۔ بعد اُسکے متفرق ہوتی ہی اُسی دماغ سے درمیان دو طاقون کے کہ اسکا نام معصرہ ہی جسوقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہو جاتے ہین حاجت اس بات کی ہوتی ہی کہ یہ بڑی بڑی رگین بنجائین تاکہ چوس لین معصرہ سے اور اُسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے درانہ ہو کر دونون بطن مقدم تک پہونچتی ہی اور اُن عروق ضوارب سے جو چڑھنے والی ہین اسمقام پر ملجاتی ہی اور پھر بنی جاتی ہی اس سے وہ جھلی جو مشہور بشبکہ مشیمہ ہی **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھون کی اوردہ کے** وریدکتفی وہی قیفال ہی اول اُس سے جو چیز نکلتی ہی جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور اعضلہ ظاہری عضد مین متفرق ہوتے ہین بعد اُسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہو جاتی ہین ایک **قسم** حبل الذراع ہی ظاہر زند اعلی پر درازہ ہوتی ہی بعد اُسکے بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہی اور نیچے کے اجزاء وحشیہ مین رسغ کے متفرق ہو جاتی ہی **دوسری قسم** مقام پیچیدگی مرفق تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہی اس جگہ اس سے ایک شعبہ الباسلیق کا ملتا ہی اور دونون سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہی **تیسری قسم** اندر جاتی ہی اور اندر ہی سے جانب اس سے بھی ایک شعبہ آملتا ہی۔ الباسلیق سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضل اُس جگہ پر ہی اُسمین متفرق ہوتی ہی اور نا پیدا ہو جاتے ہین مگر اُسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہی اور جسوقت کہ الباسلیق قریب مرفق کے پہونچتی ہی اسکی دو قسمین ہو جاتی ہین **پہلی قسم** اندر جاتی ہی اور ملتی ہی اُس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہی اور اندر کے اُسکے محاذی رہکر پھر دونون جدا ہو جاتے ہین اور ایک اُنمین کا اُتر کر طرف انسی کے جاتا ہی تا اینکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہی اور دوسرا جزو مرتفع ہوتا ہی اور تقسیم پاتا ہی تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین **دوسری قسم** الباسلیق کی ساعد کے نزدیک ہی اسکی چار شاخین ہو جاتی ہین **پہلی شاخ** اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہی **دوسری شاخ** کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہی مگر اُس سے زیادہ اقسام اسکے ہوتے ہین **تیسری شاخ** بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہی **چوتھی شاخ** سب مین بڑی ہی وہ ظاہر اور بلند ہوتی ہی پس ایک فرع چھوڑتی ہی جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہی اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہی اور جو اُنمین سے باقی رہتا ہی وہ باسلیق ہی وہ بھی عمق مین دوبارہ بیٹھتی ہی اور اکحل شروع ہوتی ہی جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جاکر پھر متوجہ جانب وحشی کے ہوتی ہی اور اُسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانین کے اوپر کا جزو اُسکا کنارے اور زند اعلی کے ہو جاتا ہی اور جانب رسغ کے لیتا ہی اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہی اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم ہوتا ہی **ایک شاخ** اسکی متوجہ اُسمقام کے ہوتی ہی جو درمیان وسطی اور سبابہ کے ہی اور اُس رگ کے شعبے سے ملتی ہی جو سبابہ تک جزو اعلی سے آتی ہی اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہی **دوسری شاخ** وہی اسلیم ہی جو بیچ مین وسطی و بنصر کے ہی اور **تیسری شاخ** خنصر اور بنصر تک درازہ ہوتی ہی اور یہ تینون شاخین کل انگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** اجوف کے جزو صعود والے جزو مین جو چھوٹا ہی جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اُس سے نکلتی ہی جسوقت یہ جگر سے برآمد

ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہی اور چارون پسلیون اور پردالی کو غذا دیتا ہی **دوسرا شعبہ** مواضع کتفین کو غذا دیتا ہی **تیسرا شعبہ** بطرف اُس عضل کے جاتا ہی جو عنق مین در آیا ہوا ہی اور اُسکو غذا دیتا ہی **چوتھا شعبہ** سوراخون مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہی اور اُن سے بڑھکر سر تک جاتا ہی **پانچوان شعبہ** بڑا ہی سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہی ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین **پہلی شاخ** متفرق ہوتی ہی اُن عضل مین جو سر سینہ پر ہین اور یہ عضل اُن جزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین **دوسری شاخ** گوشت نرم اور رابط کی جھلیون مین آتی ہی **تیسری شاخ** اُترتی ہی جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک **چوتھی شاخ** یہ سب مین بڑی ہی اسکے تین جزو ہوتے ہین **ایک جزو** اُس عضلہ مین متفرق ہوتا ہی جو تقعیر کتف مین ہی **دوسرا جزو** اس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہی متفرق ہوتا ہی **تیسرا جزو** سب مین بڑا ہی عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہی اور اسی رگ کا نام ابطی ہی - جو کچھ انشعاب اوسلے سے اُس رگ کے جسکی ایک فرد کی اتنے اقسام کثیرہ ہو چکے ہین بچا ہی وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہی اور قبل از انکہ پورا صعود کر چکے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہی **ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غایر** - وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہی **ایک قسم** متصل ہوکر جانب قدام کو لیتی ہی اور ایک ہی جانب چلتی ہی **دوسری قسم** پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اُتر کر پھر چڑھتی ہی ظاہر ہوکر دوبارہ ترقوہ سے اور پھرتی ہی گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہی اور چڑھتی ہی رقبہ مین ظاہر ہوکر حتی کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہی اور اُس سے ملجاتی ہی پھر ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہی جو مشہور ہی - قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین **ایک جزو** عرض مین جاتا ہی بعد اُسکے دونون جزو نزدیک ملتقاء دونون ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین **دوسرا جزو** انہین کا متورب ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہی اور اسکی دونون فردین پھر کبھی نہین ملتی ہین - ان دونون زوجون سے شعبۂ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے حس متعلق نہین ہوتی ہی اور اُنکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع تین تین اور دو ایسی نکلتی ہین جو محسوس ہوتی ہین اور اُنکے واسطے ایک مقدار معین ہی اور سب فروع اسکے غیر محسوس ہین **ایک** ان تین اور دون سے شانہ پر ممتد ہوتا ہی جسکا نام کتفی ہی اسی مین سے رگ **قیفال** نکلتی ہی اور **دو** اور وہ بقیہ پہلو مین اس وریدکتفی کے قریب ہوکر راس کتف تک ساتھ ہی آتے ہین مگر **ایک** اُنہین کا اُسی جگہ پر بند ہوجاتا ہی آگے نہین بڑھتا ہی اور اُس جگہ متفرق ہوجاتا ہی اور **دوسرا** وہان سے بڑھکر عضد کے مہرے پر پہونچکر وہان پر متفرق ہوجاتا ہی - وریدکتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہی اسکا تو یہ حال ہی لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونون فردون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہی **ایک جزو** اُسمین سے مستبطن ہوکر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اُس سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور بڑے چند شعبے بہت نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا دونون طرح کے شعبون مین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر ہین اجزا اسکے اُس عضل سے جو اُسمقام پر ہین پھیلتے ہین - **دوسرا جزو** ظاہر ہوتا ہی اور اُن مقامات مین جو سر اور دو کانون کے متصل ہین متفرق ہوتا ہی **وداج غایر** بہمراہ مری کے رہتا ہی اور اسکے ساتھ سیدھا چڑھتا ہی اور اُسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہی جو ملجاتے ہین اُن شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور یہ سب شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزاء عضل غائر مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہی اور اس جگہ آٹھ شاخین اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہین اُن اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہی اُس سے چند فروع اُس جھلی تک جاتی ہین جو قحف کے اوپر منڈھی ہوئی ہی اور یہ رگ شعری محل التقاء دونون

اور جو چیز کہ اس سے چڑھتی ہی اجوف کی جو پہلے نفس جگر مین متفرق ہوکر اسکے اجزا شل بال کے ہوجاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین یا پیچ اُن شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین اجوف کے شعبہ محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور بابب کے شعبے مقعر کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اُسکے ساق اُسکے نزدیک محدب سے برآمد ہوتی ہی پھر دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑھنے والی اور ایک قسم اترنے والی چڑھنے والی قسم حجاب کو پھاڑکر اُسمین نفوذ کرتی ہی اور اُسی حجاب مین دو رگین چھوڑتی ہی جو اُسی حجاب مین داہنے بائین متفرق ہوجاتی ہین اور اُسکو غذا دیتی ہین پھر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہی اور اُسکی طرف بہت سے شعبے چھوڑتی ہی جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہی پھر اُسکی یعنی باقی عرق ساعد کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم کا عظیم نام ہی کہ وہ قلب تک آتی ہی اور اُسمین نفوذ کرتی ہی داہنے اُذن قلب کے نزدیک اور یہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہی اور بڑی اسواسطے ہی کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانے کے واسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہ رگ غذا پہونچانے کے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہی اُسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیے اور اُسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہی یہ رگ جیسی ہی قلب مین داخل ہوتی ہی اُسکے واسطے تین جھلیان پیدا ہوجاتی ہین کشادگاہ اُنکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہی تاکہ جذب کرے قلب نزدیک تمدد اپنے کے اُنھین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ نجائے اور یہ جھلیان سب جھلیون سے زیادہ تر سخت ہین۔ یہ ورید پیچھے چھوڑتی ہی بروقت محاذات قلب کے تین رگین جسمین سے ایک ریہ کی طرف پہونچتی ہی اُسکا نکلنا نزدیک بنبت شراِئین کے قریب مین بائین جانب کے پیچیدہ ہوکر داہنی تجویف مین ریہ تک ہوتا ہی اور اُنکی بھی دو جھلیان پیدا کی گئین جسطرح شریانات کے واسطے دو جھلیان اور اسی واسطے اسکا نام ورید شریانی رکھا گیا پہلی **منفعت** اُسمین یہ ہی کہ جو خون اُس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیے کہ یہ خون ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ قلب مین تھا اُسکو ایسا نضج حاصل نہین ہوا ہی کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہوجائے **دوسری منفعت** اُسمین یہ ہی کہ نضیج خون کا اُسمین اچھی طرح ہوجائے دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پھر جاتی ہی بعد اُسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہی تاکہ اُسکو غذا دے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جسوقت ورید اجوف قریب اُسکے ہوتی ہی کہ داہنے اُذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل ہوجائے تیسری قسم ان تینون سے وہ خاص آدمیون کی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہی بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے کے سینہ کے فقرون سے متوجہ ہوتی ہی اور اُس فقرے پر تکیہ کرتی ہی اور آٹھون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اور کل اجرام سے ہین اُنمین متفرق ہوتی ہی۔ ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیۂ قلب سے چڑھتی ہوئی بڑھ جائے چند شعبہ مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی جھلیون مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اُس گوشت نرم مین جسکا توثہ نام ہی پھر جب یہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہی اس سے دو شعبہ برآمد ہوتے ہین اور یہ شکل تو ریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دور ہوجاتے ہین اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبہ ہوجاتے ہین ایک اُنمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائین اُترتا ہی تااینکہ خنجرے تک منتہی ہوتا ہی اور اپنی گذرگاہ مین شعبہ چھوڑتا جاتا ہی جو اضلاع کے نیچے سے عضل مین متفرق ہوتے ہین اُن شعبون کے منھ اُن رگون کے منھ سے ملجاتے ہین جو اضلاع مین پھیلے ہوئے ہین۔ تھوڑے سے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اُس عضل تک جو سینہ سے باہر ہی جسوقت یہ دونون خنجرے پر پہونچ جاتے ہین انمین تھوڑے شعبے ظاہر ہوجاتے ہین اُن عضل تک جو درآوردہ اور کتف کے محرک ہین اور انھین مین متفرق ہوجاتے ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اُترتے ہین اُنمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہوجاتے ہین اور باقی ماندہ اُن اجزا سے متصل ہوتے ہین جو چڑھتے ہین اور یہ عجزی سے جس کا آگے ہم ذکر کرینگے۔ دوسری قسم ان دونون مین وہی ایک زوج ہی اسکی ہر فرد پانچ شعبے چھوڑتی ہی

ایک فائدہ یہ ہو کہ ربط اوردہ کا اغشیہ مجللہ شرائین سے ہوجائے بس چھپ جاے شریان درمیان اعضا کے دوسرا فائدہ یہ ہو کہ
ہر ایک شرائین اور اوردہ سے ایک دوسرے سے رطوبت باقی رہے شرائین کا بیان تمام ہوا جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے
اوراسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے** ساکن رگون کو اوردہ کہتے ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلی دو رگین جگر سے نکلتی
ہین ایک جانب مقعر سے جدھر جوف ہو اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کرلانا جگر کیطرف ہو اور اسکا باب کبد نام ہو اور دوسری رگ اُگتی ہو محدب
کبد سے اور اُسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہو اسکا نام اجوف ہو **فصل دوسری تشریح مین اُس ورید کے جسکا باب کبد نام ہو**
باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ باب کبد پہلے اُسکا کنارہ جو تجویف کبد مین پٹھا ہوا ہو پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہو اور یہ شعبے نکلکر یہان
ایک چلتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے ہین اُنمین سے ایک ورید مراۃ تک جاتی ہو اور ان شعبون کی مثال ایسی ہو کہ جیسے درخت کی جڑین
نکلکر پھر اندر بیٹھ جاتی ہین۔ جو کنارہ متصل تقعیر کبد کے ہو وہ ادھر جگہ سے جدا ہوا اور اُسکی آٹھ قسمین ہوگئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی
بڑی ایک چھوٹی قسم خاص اس آنت سے ملی ہو جسکا اثنا عشری نام ہو تاکہ غذا کو اُس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر
اُس جرم مین متفرق ہوتے ہین جسکا انقراس نام ہو اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہو اسافل معدے مین اور نزدیک بواب
کے جو فم معدہ ہو نیچے کیطرف تاکہ غذا دے چھ قسمین باقی اُنمین سے ایک قسم جاتی ہو طرف سطح معدے کے تاکہ ظاہر معدے کو غذا دے اسواسطے
کہ باطن معدے کا ملاقی ہوتا ہو اُس غذاے اول سے جو اُسمین جاتی ہو اور اُسی سبب سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہو۔ دوسری قسم ان چھ مین سے
طرف طحال کے جاتی ہو تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل ازانکہ طحال تک پہونچے اُس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقراس
کو اُس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اُس جرم تک پہونچتی ہو بعد اُسکے یہ قسم طحال کی متصل ہوجاتی ہو اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہو ایک
شعبہ اچھا اسی قسم سے پھر پلٹ جاتا ہو معدے کی بائین طرف کہ اُسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ
ہوجاتی ہو اور اُسکے بیچ مین آجاتی ہو اُسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہو اور ایک نیچے کو اُترتا ہو چڑھنے والا جزو اُس سے ایک شعبہ نصف
فوقانی طحال مین رکر اُسکو غذا دیتا ہو اور اُترنے والا جزو ظاہر ہوجاتا ہو تا اینکہ محدب معدے تک پہونچ کر پھر اسکے دو جزو ہوجاتے ہین ایک جزو
معدے کے ظاہری بائین حصہ مین متفرق ہوتا ہو کہ اُسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک در آتا ہو تاکہ فضول سوداوی بیٹھے بیٹھے اُسپر گرائے
اور اس دفع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبہ ہو پیدا ہوتا ہو اور
اس بات کو ہم پہلے بھی بیان کرچکے ہین۔ دوسرا جزو اُترنیوالا اُنمین سے اُسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف
اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہو اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہو اور اسمین متفرق ہوجاتا ہو تاکہ اُسکو غذا دے تیسری
قسم ان چھ مین سے شروع ہوتی ہو بائین جانب سے اور جداول ہین اُن عروق کے جو گرد معاے مستقیم کے ہین متفرق ہوجاتی ہو تاکہ ثقل
جو غذا سے حاصل ہوا ہو اُسسے چوس لے۔ چوتھی قسم اُن چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہو پس بعض اُسکا داہنی جانب ظاہری
معدے مین تقسیم پاتا ہو مقابل اُس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائین طرف آیا ہو اور کسیقدر جزو اسکا ثرب کے داہنے جانب متوجہ ہوتا ہو
اور اسمین متفرق ہوتا ہو مقابل اُس جزو کے جو بائین جانب طحال رگون کے شعبے سے وارد ہوا ہو۔ پانچوین قسم ان چھ مین سے اُن جداول
مین متفرق ہوتی ہو جو گرد معاے قولون کے ہو تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم اُن چھ مین سے اسطرح پر کہ اکثر وہ گرد معاے صایم کے
ہو اور باقی گرد اُن باریک پیچیدگیون کے جو اعور سے متصل ہین جاتی ہو اور جذب غذا کرتی ہو **فصل تیسری تشریح مین ورید اجوف کے**

بعد ازان ایک شریان اور پیچھے چھوٹتی ہی جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال مین متفرق ہوتا ہی اور خاص جگر سے ایک شعبہ شانہ تک جاتا ہی بعد اسکے
ایک دو شریان پیدا ہوتی ہی جو جلد اول تک آتی ہی وہ جدا اول خو گرد بار یک آنتون اور فولون کے ہین پھر اسکے بعد اس سے تین شریانین اور جدا
ہوتی ہین تینون مین چھوٹی وہ شریان ہی جو بائین گردہ کو جاتی ہی اور اسکی پیچیدگیون مین اور اُن اجسام مین جو محیط بہ گردہ ہین متفرق ہوتی ہی اور اُنکو
عطاے حیات کرتی ہی دو باقی شریان پہونچتی ہین دو گردون تک اسلیے کہ ماہیت خون کی اُن دونون سے گردے جذب کرین اسواسطے
کہ دونون گردے اکثر معدے اور امعا سے وہ خون جذب کرتے ہین جو پاک اور خالص نہین ہوتا بعد اسکے اسی شریان نازل سے دو شریان
اور پیدا ہوتی ہین جو انثیین تک آتی ہین بائین حصہ مین شریان ان دونون مین سے آتی ہی اُسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اس شریان سے ہوتا ہی جو بائین
گردے تک آتی ہی بلکہ بیشتر مقام نشو اُس شریان کا جو بائین خصیہ تک آئی ہی یہی رگ ہوتی ہی جو بائین گردے تک آتی ہی فقط اور جو رگ داہنے
خصیہ تک آئی ہی اُسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہی اور کبھی بندرت اُس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہی
جو متصل داہنے گردے کے ہی پھر اس بڑی شریان نازل سے دو شریان اور نکلتی ہین جو اُن جداول عروق مین ہوتی ہین جو گرد معاے مستقیم کے ہین
اور چند شعبہ نخاع مین متفرق ہوتے ہین اور فقرون کے سوراخ مین داخل ہوتے ہین اور اُن رگون مین جو خاصرتین تک پہونچتی ہین کچھ اور شعبے ایسے
آتے ہین منجملہ ان شعبون کے ایک چھوٹا زوج ہی جو قبل تک پہونچتا ہی سواے اُس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہی اور یہ بات مردون اور عورتون مین
یکسان ہی اور یہ زوج اوردہ سے ملجاتا ہی پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہی اسکی تقسیم ہمراہ اُس ورید کے ہوجاتی ہی جو اسکے
ہمراہ ہی جسکا ہم ذکر کرینگے اور اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل لام یونانی کے اسطرح ہوجاتی ہین کہ ایک قسم داہنی طرف جاتی ہی اور ایک بائین
جانب ہر ایک ان دونون قسمون مین سے چڑہتی ہی اوپر استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونون حصون کے ران تک ہر ایک قسم ایک
رگ اور چھوڑتی ہی جو آتی ہی مثانہ اور ناف پر دونون آکر ملجاتی ہین اور جنین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہی مگر جو پورے نو مہینے کے بعد پیدا ہون جو کہ
اطراف اُنکے خشک ہوجاتے ہین جڑین ان دونون رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ اُن جڑون سے چند شاخین برآمد ہوکر اُن عضل مین متفرق ہوتی ہین
جو استخوان عجز پر موضوع ہین۔ اور جو رگین اُنمین سے مثانہ مین آتی ہین اُنکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہی کہ اطراف اُنکے قضیب مین جاتے ہین اور باقیماندہ
گردن رحم مین عورتون کے اور یہ چھوٹا رخ ہی۔ دو شریان جو پانون تک اُترتی ہین اُنکے دو شعبہ دونون زانو مین بڑے بڑے ہوتے ہین ایک
بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کیجانب کا شعبہ وہ بھی انہ کے بجانب انسی مائل ہوتا ہی اور اُس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل
اُسمقام مین ہی اُسمین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اُترتا ہی اور جھکتا ہی آگے کیجانب اسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہی درمیان ابہام اور سبابہ
کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہی کہ اکثر پانون کے اجزا مین نفوذ کرتا ہی اور اُسکا امتداد شعبہ ہاے وریدی کے نیچے ہوتا ہی جیسا ہم آگے ذکر کرینگے
یہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ انمین سے کچھ رگین متصل اوردہ کے نہین ہوتی ہین جیسے وہ دو شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدنمین آتی ہین خواہ
شعبہ شریان وریدی کی خواہ دو شریان جو پانچوین فقرے تک نافذ ہی اور وہ شریان جو لبہ یعنی منحر تک چڑھتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین
اور دو نو سباتی حبتک مشیمہ مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہی اور وہ شریان جو شانہ تک نافذ ہوئی مع اپنے شعبہ کے اور وہ شریان
جو معدے اور جگر اور طحال اور امعا مین آتی ہی اور وہ شریان جو مراق بطن سے اُترتی ہی اور اُن رگون سے منحدر ہوتی ہی جو استخوان عجز مین ہین جسوقت شریان
پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہی شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہی تاکہ کم رتبہ چیز بلند مرتبہ کا بوجھ اُٹھائے لیکن اعضاے ظاہری مین شریان نیچے
ورید کے ہوتی ہی تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اُسی کیواسطے بنے شرائین ہمراہ اوردہ کے واسطے دو فائدہ ہین

سکے اعضا تک جاتی ہی اور چھوٹی قسیم وہ قسم آورطی سے جو صاعد یعنے چڑھنے والی ہی طرف کنارہ بغل کے اور مثل اقسام تیسری قسم کے قسیم اکبر سے
تقسیم پاتی ہی **فصل چوتھی تشریح مین دونون شریان سباتی کے** ہر ایک شریان سباتی قبل ازانکہ رقبہ تک پہونچتا ہی اسکی دو قسمین
ہوجاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک مؤخر پھر مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مستبطن یعنے پوشیدہ ہوکر بطرف زبان اور عضل باطنی
فک اسفل کے جاتی ہی اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہی اور بڑھتی ہی آگے دونون کانون کے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے بڑھنے کے
بیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہی سر کی چوٹی تک اور اُسکے داہنے شعبے کے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہین اور جزو مؤخر اس
رگ کا اُسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جزو اُنمین سے اکثر چڑھتا ہی پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہی اُس عضل مین جو محیط
ہی مفصل راس کو اور کسیقدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہی طرف قاعدے مؤخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک
درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہی اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا اسطرح پر
کہ رگون مین رگین اور طبقون مین طبقے اور پوست اور پر پوست کے ممکن نہین ہی کہ ایک انمین سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے
بنا تھے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہی اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہی پھر اُسمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہی جیسا پہلے
تھا اور سوراخ ہوجاتا ہی واسطے اُسکے جھلی مین اور چڑھ جاتا ہی دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہی بعد اُسکے جرم دماغ مین بطون دماغ
تک اور منفاق بطون تک پھیلتا ہی اور اُسکے شعبون کے مُنھ ملجاتے ہین اُن شعبون کے منھ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اترنے
والے شعبون کے مُنھ سے - یہ اقسام اسواسطے چڑھائے گئے اور وہ قسمین وریدی اسواسطے اتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور
بہتر وضع ظرف سیاتی کے یہ ہی کہ سرنگون ہو اور اطراف اُسکے جھکین اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہی کہ صعود کی حرکت
مین محتاج ظرف کے داژگون ہونیکی نہین ہی تاکہ اُسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ
اُس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہی اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہی اور روح
مین جسقدر حرکت اور لطافت ہی اُسمین کفایت ہی اس بات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے
شبکہ بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اُسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہوا ور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہوجائے
بعد اُسکے خالص ہوکر بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہی درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے**
جو قسم نازل ہی پہلے سیدھی گذرتی ہی تا اینکہ تکیہ کرتی ہی اوپر پانچوین فقرے کے اسلیے کہ وضع اسکی سامنے قلب کے سر کے ہی اور اسمقام پر ایک
شی لبشکل توت کے مثل تکیہ اور ستون کے واسطے اسی رگ کے ہی تاکہ حائل ہو درمیان اُسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اسمقام پر
پہونچتی ہی اس سے داہنی طرف دور ہوجاتی ہی اور اُسمقام کی مجاور یعنی قریب نہین رہتی اور پھر مستقل ہوکر چند جھلیون سے متعلق ہوتی ہی نزدیک
پوری پہونچنے اس جھلی کے حجاب مین تاکہ اُسمین تنگی نہ واقع ہو - یہ اُترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہی منحرف ہوکر
بطرف اسفل کے اُترتی ہی پشت پر دراز ہوتی ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہی اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہی اور اُس مین
گذرتی ہی ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہی جو ظرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہی سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک
آتے ہین اور ہمیشہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہی اُن فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہی کہ پہونچ جاتا ہی درمیان اضلاع اور
نخاع کے پھر جسوقت سینہ سے تجاوز کرجاتی ہی اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اُسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین ۵

کہ گذرگاہ غذا ریہ کی وہی قلب ہی اور اُسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہی مقام روئیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہی اجزا سے قلب سے اور وہ جگہ ہی جہان پرا دہ اسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہی اسیواسطے اسکا نام شریان وریدی رکھا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف مجاری مناسب جوہر ریہ کے ہی اُسکے ترشح یعنے ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہی کہ کمال نضیج کو قلب مین پہونچ جاتا ہی اُسکو زیادہ نضیج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اُس خون کو ہوتی ہی جو ورید اجوف مین جاری ہی اور اُس ورید کا ذکر آگے آتا ہی خصوصًا چونکہ مکان اُس خون کا قلب سے نزدیک ہی قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک بآسانی پہونچیگی - ایک یہہ بھی دلیل اس شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہی کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہی یعنے ریہ وہ عضو سخیف ہی یعنے بودا ہی اُس عضو سخیف سے بر وقت ہلنے کے خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہی اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اُسمین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کے جرم کے گندہ کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شرائین مین حاصل نہین ہی اسلیے کہ اور شرائین متصل اعضاے سخت کے ہین - اور وریدِ شریانی جسے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہی مگر اُسکا اتصال مؤخر ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہی ہوتا ہی اور یہ شریان وریدی کا مقدم ریہ مین ہوتی ہی اور اُسمین در آتی ہی کہ اُسکے اجزا اور شعبہ ہو جاتے ہین - بلکہ جسوقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہی اور ٹپکنا خلط ترشح کا آسان ہوتا ہی پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہی کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہی بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونے کے **دوسری شریان** جو بہت بڑی ہی اور جسکا ارسطاطالیس اورطی نام رکھتا ہی پہلے قلب سے یہ نکلتی ہی دو شعبہ چھوڑتی ہی بڑا شعبہ پھرتا ہی گرد قلب کے اور اسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہی اور چھوٹا شعبہ گھومتا ہی باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہی داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہی جسوقت جدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم بڑی ہی جو مرشح یعنے مقام رسنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہی واسطے اصعاد کے مرشح انحدار کا بڑا مرشح اصعاد سے اسواسطے بنایا گیا کہ مرشح انحدار اُن اعضا کیطرف قصد کرتا ہی جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان سخت ہین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اُس منفعت کو نہ پہونچتین جو اُنکی خلقت مین مقصود ہی مگر یہ کہ مقدار اسکی بڑھائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جھلیان ہوتین تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہو جاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو متوجہ یا آنیوالی ہین اندر کیطرف دو پر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہی جیسے وہان تھی بلکہ حاجت اسکی سخیف یعنی کمزور کرنیکی زیادہ ہی تاکہ دفع ہونا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہی سہل ہو **فصل تیسری تشریح مین شریان** صاعد کے چڑھنے والا حصہ اجزاے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہی طرف ریہ یعنی مقام ملنے دونون ہسلیون کے جسکو منحر کہتے ہین پھر مورب ہوکر طرف یمین کے جاتی ہی تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہی وہ گوشت جو وسط سینہ پر ہی اس رگ کی تین قسمین ہو جاتی ہین دو شریان اُنمین سے جنکا نام سباتی ہی چڑھتی ہین داہنے بائین ہمراہ دو داجین غائرین کے جنکا ذکر ہم آگے کرینگے اور اُنھین دو ہین کے ہمراہ انقسام بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہو جاتی ہی سر سینہ مین اور تلص اولی اضلاع اور اوپر کے چھ فقرے گردن سے اور اطراف مین ترقوہ کے تا اینکہ پہونچتی ہی یہی قسم ثالث شانہ کے سرے تک وہان سے بڑھکر ہاتھون

اُسکو فائدہ حس کا دیتا ہی اور باقی جز و اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہی وہ عضل کتف جو اسپر رکھے ہوئے ہین اور اسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی وہی جز و آتا ہی پس جو عصب اُنمین سے فقرون صدر سے اُگتا ہی اُسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اُن عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خاص پسلیون کے ہین اور اُن عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر ہین۔ اور جس پٹھہ کا منبت فقرے اضلاع سر سینہ کے ہین یہ پٹھے آتے ہین اُس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبون کے ہمراہ رگین ملنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہی یہ پٹھہ مخارج مین اُن عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات مین شریک ہین کہ ایک جز و انکا عضل صلب تک آتا ہی اور ایک جز و عضل بطن تک اور اُس عضل تک جو پوشیدہ ہی صلب مین مگر تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اُس پٹھے سے جو دماغ سے اُترتا ہی اور باقی پٹھے نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبے بڑے بڑے طرف دونون شانون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہی ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبۂ اول اعصاب عجز کا مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہ دونون شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور شعبے بڑھکر ساقین تک پہونچتے ہین۔ دونون ران اور دونون پانون کا عصب دونون ہاتھ کے عصب سے اسواسطے جدا ہی کہ یہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے غایر ہوکر میل نہین کرتے ہین اسلیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہین ہی ورنہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضاے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہی پس یہ سب پٹھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہی اور کوئی ظاہر رہتا ہی اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہی اور جبکہ واسطے اُس عصب کے جواز جانب اُستخوان عانہ کے اُگتا ہی کوئی راہ بطرف دونون پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونون زانوون کے نہین تھی اسلیے کہ اسمقام مین عضلی اور عروق کی کثرت ہی لہذا ایک جز و عصب خاص سے اُس عضل کے جو دونون پانون مین ہی نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اُس مجری مین جو اُترتا ہی بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے پھر طرف عضل رکبہ کے اُترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہی عصب قطن سے جیسا لوگون نے کہا ہی اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اُگتی ہی متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب اور عضلۂ مثانہ اور رحم اور جھلی مین بطن کے اور اجزاے انفسیہ اندرونی مین استخوان عانہ اور اُس عضل مین جو استخوان عجز مین پھیلا ہوا ہی جملہ **چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے** حرکت کرنے والی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے اُنمین سے اور سب کی خلقت مین دو صفاق یعنے دو پوست تنگ بنائے گئے اُن دونون مین سخت پوست اندرونی ہی اسلیے کہ وہ ملا ہوا ہی ضربان اور حرکت جوہر روح کو جو قوی ہوتی ہی اور اسکی حفاظت اور تقویت مقصود اور غایت ہی اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہی۔ مقام اُگنے شرائین کا اوپر کی جانب بائین تجویف دو تجویفون قلب سے ہی اسلیے کہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہی اسکے واسطے واجب ہی کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اسی غذا کے **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** پہلے سب کے بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک اُنمین سے ریہ کو آتی ہی اور اُسمین تقسیم پاتی ہی واسطے استنشاق ہواے نسیم کے اور پہونچانے اُس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہی قلب سے اسواسطے

مین رخسارے اور دونون کے عضل سے متصل ہوتا ہی بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ کچھ اسمین سے صلب تک منحدر رہتا ہی **پانچوان زوج**
اسکا مخرج اس سوراخ سے ہی جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرے کے ہی اسکی بھی دو فرعین ہین **ایک فرع** ان دونون مین سے
جو مقدم ہی اور چھوٹی ہی دونون رخسارون کے عضل تک اور اُن عضل تک جو سر نگون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن مین ہین
اُن تک آتی ہی **دوسری فرع** دو شعبون پر منقسم ہوتی ہی پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہی آتا ہی اعلائے
کتف پر اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اُسمین ملتا ہی دوسرا شعبہ پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے
ملتا ہی اور نفوذ کرتا ہی وسط حجاب تک **چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج** یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بترتیب
آٹھوین زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہی جو مشترک ہی درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اُن فقرون پشت کے اور اُسکے شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین مگر اکثر
حصہ زوج سادس کا کتف کے مقام سطح پر آتا ہی اور بعض حصہ چھٹے زوج کا چوتھے زوج کے حصہ سے زیادہ ہی اور پانچوین زوج کے
حصہ سے کم ہی آتا ہی حجاب تک۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہی اگرچہ اُسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہی جو ہمراہ ایک شعبہ
کے زوج خامس سے عضل راس اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہی اور حجاب تک بھی آتی ہی۔ اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل
اُسکا جلد ساعد اور ذراع تک آتا ہی اور اُسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہی شانہ
سے آگے نہین بڑھتا اور ساتوین زوج کا عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہی وہ آٹھوین زوج سے
ہوتی ہی ملی ہوئی سینہ کے اُن فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہین حجاب کے واسطے اُن پٹھون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور اُن نخاعی پٹھون سے
جو نیچے اُسکے تھے اُسمین سے نہ لیے گیے اسکا یہ سبب ہی تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہو اوپر سے نیچے اُترتا ہو اور تقسیم اُسکی حجاب مین
درست ہو خصوصًا جسوقت کہ اولی مقصد اُن حصون کا وہ جھلی تھی جو منصفت صدر ہی اور ممکن تھا کہ اُس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا
پہونچ سکے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام پٹھہ اترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہر آئینہ راہ اُسکی دراز ہوتی مقام اتصال
ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پھیلنا اور پراگندہ ہونا ان پٹھون کا
معتدل اور برابر حجاب مین نہوتا یا یہ کہ یہ سب پٹھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات پھر سے مستقیم کی توڑنے والی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہی جو مقدار کہ حجاب سے متحرک ہوتی ہی ضرور رہا یہ کہ انتہا پٹھہ کی اُسی محیط تک ہو اور ابتدا
پٹھہ کی اُس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک آئے تو اسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضرور رہا انتظام اسی قدر دقت
سکے اُسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپایا گیا ایسی جھلی سے اس طرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے اور اُسکے ہمراہ کسیقدر
جھلی منصفت صدر کی بھی ہوتی ہی اور اُسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اُترتی ہی۔ ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھہ کیواسطے بہت سے
مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اسکا فعل باطل نہو جاے **فصل چوتھی تشریح مین اُس عصب نخاعی
کے جو سینہ کے فقرون مین جاتے ہین** یہ بارہ زوج ہین پہلا زوج اسکا مخرج اُس سے ہی جو درمیان سینہ کے فقرۂ اولی
اور ثانیہ کے ہی اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل بین الپسلیون اور پشت کے متفرق ہوتا ہی اور چھوٹا حصہ آتا ہی دراز ہوکر
اولی اضلاع پر پس قریب ہوتا ہی آٹھوین پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونون ساتھ ہی دراز ہوکر دونون ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کتف تک پہونچ جاتے ہین دوسرا زوج اُسکا مخرج اُس سوراخ سے ہی جو متصل سوراخ مذکور سے ہی اُسمین کا ایک جزو متوجہ ظاہر ساعد کے ہوکر

اور وہ شریانین ہین جو اس مقام پر ہین متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جس قدر باقی رہتا ہی حجاب، مورب مین نافذ ہوتا ہی پس یہ جزو نافذ
شریک ہوتا ہی اُس مقدار سے مقدار کے جو جزو ثالث سے اُترتا ہو اور دونون مین جدائی احشا کی جھلیون مین ہوتی ہی پھر اس پٹھہ کی انتہا
اس استخوان عریض تک ہوجاتی ہی جو عضلہ کاسرھا ساتوان زوج اسکا مقام نشو محل مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہی اور
زیادہ مقدار اسکی جاتی ہی متفرق ہوکر اُس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہی اور اس عضل مین جو مشترک ہین درمیان درقی اور
مثلثی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بسبب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہی جو قریب ان عضل محرک وغیرہ کے ہین اگرچہ یہ بات
ہمیشہ نہین ہوتی ہی ہرگاہ کہ اوپر پٹھے اور جانبون مین واسطے کارہاے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ سوراخ بہت سے
مقدم مین خواہ تحت مین اسمقام کے واقع ہون بہتر یہی ہوا کہ زبان کی حرکت کا پٹھہ اسی مقام سے اُترے اسلیے کہ اسکی حس دوسرے مقام
سے آتی ہی **فصل تیسری تشریح مین عصب نخاعین کے اور اسکی راہون کے بیان مین** نخاع سے جسقدر پٹھے
نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ زوج ہین پہلا زوج دوسرا خون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہی اور
اسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہی اسلیے کہ احتیاط اسیکو مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو دوسرا زوج اُسکا مخرج درمیان فقرہ اولی و ثانیہ
کے ہی یعنی وہ ثقبہ مخرج ہی جسکا ذکر باب تشریح عظام مین ہوچکا ہی اکثر مقدار اس زوج کی حس لمس کو سر تک پہونچاتی ہی اسطرح پر کہ شکل
توریب چڑھکر اوپر والے فقرہ تک جاتا ہی اور وہان سے آگے کیطرف پھر کر لپٹ آتا ہی اور پھیلتا ہی طبقہ خارجی پر دونون کانون کے
پس جسقدر کمی زوج اول مین بجہت چھوٹے ہونے کے ہوئی ہی اور جو قصور اُسکو پراگندہ ہونے اور پھیلنے مین اُن اطراف کے جو تمام
اُسکے متصل مین ہوا تھا اُسکا تدارک کرتا ہی اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہی اُس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہی اور چوڑا ہی پس اُس مین
حرکت پیدا کرتا ہی تیسرا زوج مقام نشو اور جگہ نکلنے اسکی وہ سوراخ ہی جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہی اسکی ہر فرد کی
دو فرعین ہوتی ہین ایک فرع اسکی متفرق ہوتی ہی عمق مین اُن عضل کے جو اسمقام پر ہین اور بعض چند شعبے مین خصوصًا وہ شعبہ
جو سر کو گردن کے ساتھ لپٹنے والا ہی بعد اُسکے یہ فرع چڑھتی ہی فقرون کے کانٹون تک جب اُنکے سامنے پہونچتی ہی اُن کی جڑ مین
در آمد ہوتی ہی بعد اُسکے اُن کے سرون تک بلند ہوتی ہی اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جو اُگتے ہین انھین سناسن سے
بعد اُسکے یہ فرع اور رباط دونون نفوذ کرکے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سواے انسان کے اور حیوانات مین
خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونون کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین دوسری فرع آگے کی جانب سے شروع ہوتی ہی اور
عضلہ عریضہ تک آتی ہی اور اُسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہوجاے
اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل اذنین بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونون رخسارون کے عضل مین ہی چوتھا
زوج اُسکا مخرج وہ سوراخ ہی جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہی اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر پر
تقسیم پاتا ہی جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہی اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہی بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل تشنج
عنکبوت کے نکلکر گردن سیاتی پر دراز ہوکر حجاب حاجز تک آکر گذرتا ہی حجاب کے دونون جانبون پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین
اور بڑا جزو اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہی پیچھے کی جانب اور بڑھ جاتا ہی اندرون عضل کے تا اینکہ تنہا سناسن تک پہونچتا ہی پھر اسمقام سے آئین
شعبے نکلتے ہین اُس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہی کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہی اور بہائم

کے کثیر ہوے اُسکی وجہ یہ ہی کہ سوراخ آنکھ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسلیے کہ ٹھہ جو قوت بصر پہونچانے والا ہی غلظ زاید کیطرف بوجہ تجویف کے محتاج ہی اسیواسطے وہ ہڈی جو سوراخ دار ہی واسطے ضبط کرنے مقلہ کے چند سوراخون کی متحمل نہوسکی اور صدغین کے ٹھیے چونکہ زیادہ صلابت کے محتاج تھے اور گندگی کی اُنمین ضرورت تھی بلکہ اگر اُنمین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور بھی اسیوجہ سے ان ٹھیون کا مخرج جو استخوان مجبرے مین سخت تھا متحمل چند سوراخون کا ہو چھٹا زوج نکلتا ہی مؤخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین زوج کے ساتھ چند رباطات اور جھلیون سے ایسا بندھا ہوا ہوتا ہی کہ یہ دونون بمنزلہ ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پھر پانچوین زوج سے الگ ہوکر اُس ثقبہ سے نکلتا ہی جو ثقبہ درز لامی مین واقع ہی اور اس نکلنے سے بیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہی یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ اُنمین کا آراد بجانب عضلہ حلق اور بیخ زبان کے لیٹا ہی تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلہ کتف تک اور جو چیز کہ قریب اُس عضلہ کے ہی وہان تک اُترتا ہی اور اسکے اکثر کا پھیلاو اُس چوڑے عضلہ مین ہوتا ہی جو شانہ پر واقع ہی اس قسم کی مقدار بھی ہی اور متعلق ہوکر نفوذ کرتا ہی تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہی تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہی یہ اُترتا ہی احشا تک مقام صعود رگ سباتی مین اور اسکے ساتھ رباطات سے بندھا ہوا ہوتا ہی جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہی اُس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہین اور عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرتا ہی چند شعبے اُس سے چڑھکر عضلہ منتکسہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود ترچھائی کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہی اسلیے کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہی اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہی۔ دماغ سے یہ زوج اسواسطے اُترا کہ عصب نخاعی اگر چڑھتے تو بشکل توریب اپنے مبدا سے مستقیم نہوتے پس جذب طرف اسفل کے باستحکام اُنسے نہوتا۔ یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ اُسمین اعصاب انسیہ اور مائل بطرف لین کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوے اُسمین نتھے اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وجہ اور راس اور جو چیزان دونون کے اعضا مین تھی ہوئی۔ اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اُترتا ہی مثل چھٹے کے بلکہ اسکو توریب ضرور ہوتی ہی اور ہر گاہ کہ جو چیز چڑھکر اُترے اُسکو ایک مستند اور تکیہ گاہ مضبوط ضرور ہی جو کہ شبیہ کوئین کے چڑھنے کے ہوتا کہ پھرے اُس پر چڑھنے والی چیز اُس سے قوت پاکر اور مع ذالک وضع اُسکی سیدھی سخت قوی چاہیے اور قربت رکھی گئی پس نتھی کوئی شے مثل شریان عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو۔ چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہی کہ وہ سیدھا بھی ہی اور غلیظ بھی اسپر لپٹ جاتا ہی اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہی لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے پس یہ شریان اُسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تھی بلکہ اُسکے قریب ہوتی ہی ایسی حالت مین کہ اُسکو باریکی عارض ہوجاتی ہی بجہت برآمد ہونے شعبون کے جسقدر اُس سے ہوے ہین اور اُسکی استقامت فوت ہوجاتی ہی جسوقت کہ یہ مورب ہوکر بطرف بغل کے جھکتا ہی اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اُس سے ہوجائے تاکہ جسقدر غلظ اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہی اُسکا تدارک ہوجائے حکمت ان شعبون راجعہ کی دو دہونے مین مبدا سے یہ ہی کہ دوسری قسم کے شعبے مبدا سے نزدیک ہوجائین اور یہ شعبہ رجعہ بوجہ دور ہونے راجعہ کے مبدا سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین عصب راجع مین سب سے زیادہ وہی قوی ٹھہ ہی جو متفرق ہوتا ہی دونون بند کرنے والے عضل حنجرہ مین مع اُن شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین بعد اُسکے باقی تمام یہ ٹھہ اُترتا ہی پس اسکی شاخین جھلیون مین حجاب اور صدر کے اور اُن دونون کی پسلیون مین اور قلب اور ریہ اور

ایک شعبہ نکلتا ہی مدخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا قبہ سے نکلتا ہی تا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہوجاتا ہی
اُن احشامین جو حجاب سے نیچے ہین دوسرا شعبہ اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخون سے ہی جسوقت یہ جدا ہوتا ہی ملجاتا ہی اُس پٹھہ سے
جو زوج خامس سے جدا ہوا ہی جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہی اس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہی اسلیے
کہ مقصود اس شعبہ سے وہ منفعتین ہین جو دیدہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات آنکھ نہ تھی کہ اسکا نفوذ زوج اول سے ہوتا جو بجوف
تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کرکے تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہوجاتی - یہ جزو یعنے تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا
ہی اُسکی تین قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہی گوشۂ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہی عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونون زنخ کی جڑین
اور حاجب اور پلک اور جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہی اُس سوراخ مین جو نزدیک دنبالۂ چشم کے مخلوق ہی تاکہ خالص ہوکر بینی
تک چلی جاے اور وہان جاکر طبقۂ اندرونی بینی مین متفرق ہوجائے تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی تہین ہی اُترتی ہی تجویف برنجی جو متخوان
رخسارہ مین ہی پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اُسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر دانتون پر تقسیم پاتی ہی اضراس کا
حصہ تو اسمین سے ظاہر اور محسوس ہی مگر اور دانتون کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہی اور اوپر کے مسوڑھون مین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہی
دوسری شاخ پھیلتی ہی اعضاے ظاہری مین جو اُس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے
شعبہ کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہی گذرتا ہوا اُس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہی اور زبان تک پہونچتا ہی
اور زبان کے طبقۂ ظاہری مین پراگندہ ہوجاتا ہی اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہی جو اُس سے خاص ہی اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر
بچتا ہی اُسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتون کے عمود اور مسوڑھے مین اور نیچے کے ہونٹھ مین ہوتا ہی - جو حصہ پٹھہ کا زبان مین آتا ہی وہ بہ نسبت
اُس پٹھہ کے جو آنکھ مین جاتا ہی باریک تر ہی اسواسطے کہ سختی آنکھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معادلہ کرتی ہی
اور مناسبت ہوجاتی ہی چوتھا زوج اُسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہی اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے
کسیقدر ملکر پھر الگ ہوجاتا ہی جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک جاتا ہی اور اُسکو حس دیتا ہی اور یہ زوج چھوٹا ہی مگر تیسرے
زوج سے سخت ہی اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہی اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہی کنارہ پوست زبان سے **پانچوان زوج** اسکی
ہر فرد پھٹ کر آدھون آدھ ہوجاتی ہی جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علماے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی
کا دونون جانبون دماغ سے ہی پہلی قسم ہر ایک دو ٹکڑون اسی زوج سے جاتی ہی اندرونی جھلی سماخ تک اور اسی جگہ ساری متفرق ہوجاتی
ہی اور اس قسم کا نبت حقیقت مین جزو مؤخر دماغ کا ہی اسی سے حس سماعت متعلق ہی دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہی اسلیے کہ اُسکا مخرج وہ ثقبہ
ہی جو استخوان خنجری مین واقع ہی جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہی اسلیے کہ اسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہی کہ مقصود تطویل مسافت
اور دوری اُسکی مبدء سے ہی تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبدء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بتبعیت بعد کے حاصل
ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہوکر اکثر حصہ ان دونون کا بجانب رخسارہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو انمین
سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے - چوتھے شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ
سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جانے کی اُس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسی سبب سے عصب
سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اُسکا مؤخر دماغ سے قریب ٹھہرایا گیا عضل عین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پٹھے عضل صدغین

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونے کے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دور ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے
بھی دور ہوجاوین لہذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر رہمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی۔ اور پٹھے
حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کے ترچھی راہون سے گئے ہین تاکہ مبدء سے دور ہوجاوین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے دونون قسم کے
پٹھون کی سختی اور نرمی مین بقدر مناسبت کے کسیقدر اعانت جوہر دماغ سے بھی ہوئی ہی جو دونون کا منبت ہی اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہین انکا
محل نشو مقدم دماغ ہی اور حرکت کے پٹھون کا موخر دماغ ہی اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہی بہ نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ ہی فصل دوسری تشریح
مین **عصب دماغی کے اور اُسکے مسالک اور راہون کے بیان مین** سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین۔
پہلے زوج کا مبدء اندر سے دو بطن مقدم دماغ کے ہی جہان پر دو زیادتیان گذرتی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق
ہی اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہی۔ داہنی طرف جاتی ہی اُسکے وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہی اور بائین طرف جاتی ہی وہ فرد جو داہنی طرف سے
نکلی ہی بعد اُسکے دونون ترچھے ہوکر ملجاتے ہین مگر اُنہین تقاطع صلیبی بنابر قول اور اطبا کے ہوتا ہی اور بنابر قول جالینوس کے نہین ہوتا پھر جو فرد
داہنی طرف سے آئی ہی داہنی آنکھ کے حدقہ مین نفوذ کرتی ہی اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور اُنکے منہ کشادہ ہوجاتے ہین تاکہ رطوبت جامدیہ
جسکا ذکر آگے ہوگا انہین بھرے۔ سواے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہی کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہی انعطاف
اور پیچیدگی انہین نہین ہی اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین ایک **منفعت** یہ ہی تاکہ مادہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ
نہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسیوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین قوی تر
ہوجاتا ہی جسوقت دوسری آنکھ بند کرلی جاے اور اس سے زیادہ تر صفائی اُسوقت ہوتی ہی کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے
نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہی جسوقت دوسری آنکھ بند کرلیجاے یعنی قوت اندفاع روح کیطرف اُس ثقبہ کے دونی
ہوجاتی ہی پس ثقبہ بھی بڑھجاتا ہی **دوسری منفعت** یہ ہی کہ دونون آنکھون کے واسطے مودی ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونو آنکھین ایک ہی مقام
پر پیچ مبصر کے پہونچاوین اس جگہ پر دونون پیچ ملکر ایک ہی ہوجاوین اور دیکھنا دونون آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہی
اسواسطے کہ پیچ حد مشترک مین ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہی احوال کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہی
کہ داہنا خواہ بایان حدقہ اپنی جگہ سے ہٹ کر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہی بایوجہ استقامت نفوذ مجرے کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہی
اور قبل حد مشترک کے ایک حدنی اور عارض ہوتی ہی اسلیے کہ عصبہ حدقہ مذکور مین انکسار پیدا ہوتا ہی **تیسری منفعت** یہ ہی کہ ہر ایک عصبہ
دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اُسپر تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنے محل تقاطع صلیبی جو مقام
نشو کے بہ نسبت قریب ہی بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کیواسطے ہوجاے **دوسرا زوج** ازواج عصب دماغی سے محل نشو اُسکا پیچھے منشاء زوج
اول کے ہی اور پیچھے اُس چیز کے جو دراز ہوکر جانب وحشی جاتی ہی اور نکلتا ہی سوراخ مین سے انہین فقرہ کے جو شامل ہی اور پر مقلہ کے پس تقسیم
پاتا ہی یہ زوج عضل مقلہ مین اور یہ زوج نہایت غلیظ ہی تاکہ مقاومت کرے اسکا غلیظ ہونا اُسکی نرمی کو جو بجہت قرب موضع کے ضرور ہی اور بعد
مقاومت کے قادر ہو اوپر تحریک کے خصوصًا جسوقت اُسکا کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہی فک سفل کی تحریک مین جو بڑا عضو ہی
اُسمین اسقدر قوت نہین بچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہی جیسا ہم ذکر کرینگے **تیسرا زوج** اُسکا مقام نشو
حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہی نزدیک قاعدہ دماغ کے اور یہ چوتھے زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر پھر الگ ہوجاتا ہی اور اُن سے چار شعبے نکلتے ہین

پیدا ہوتا ہوا وہ اسی سبب سے بہت دشوار ہی کہ پانون کی ایک انگلی ہٹے اور سب ہم مٹ جائین ۔ پانچ عضل انگلیون کے واسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوے ہین انکا فعل یہ ہی کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضلہ متصل ہی جس سے جو قریب ہوا ہی جانب انسی ہین اُسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہی اور جھکاتا ہی اور یہ پانچ عضل مع اُن دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اُن سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اور اسیطرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوے ۔ بنا برأس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین مذکور ہوا کل بدن مین پانچ سو انتیس عضل ہوتے ہین جمسلہ تیسرا

تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھ کی بالذات بھی ہی اور بالعرض بھی ۔ بالذات تو یہ منفعت ہی کہ بتوسط پٹھون کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہی ۔ اور بالعرض یہ منفعت ہی کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہی اور یہ بھی منفعت بالعرض ہی کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہی جیسے کبد طحال ریہ اُنمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر انکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑھا ہوا ہی اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان مین ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفریق ریح کی لفافہ عصبی اور اسکی جڑ تک پہونچتی ہی اور ثقل کی وجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہی اور ریح کی وجہ سے تمزق یعنے پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہی اس جہت سے اُس عضو کو حس ہوتی ہی ۔ کل پٹھون کا مبدء بوجہ معلوم وہی دماغ ہی اور نتھی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہی اسلیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہی جسمین پٹھے اعضاے قریبہ سے اُس لیف کے اُگتے ہین دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہی اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہی اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہی کچھ اعصاب اُس مین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اُنسے حس و حرکت کا استفادہ سواے اعضاے سر اور مونہہ اور احشاء اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت اُنھین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوے ہین جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہی جو متعلق اُس پٹھہ کی خلقت سے ہی جو دماغ سے طرف احشا کے اترتا ہی اسلیے کہ صانع تعالی نے اُس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہی کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت کل مین [illegible] آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنے دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اُسکی [illegible] نہایت مضبوطی سے کیجاے لیکن چھپایا اُسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف [illegible] اُس چیز کی ہی جو پیدا ہوتی ہی جرم مین پٹھے سکے بر وقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہی ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہی دماغی اعصاب سواے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر اُنسے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہی درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جلد تر پہونچے گی اور تاثیر مبدء کی یعنے احساس قوی تر ہوگا ۔ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اسقدر سختی مطلوب نہین ہی جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہی اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونے کے

کہلاتا ہی متصل ہوتا ہی استخوان عقب سے اور اُسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہی لشکل تو ریب جانب وحشی تک پس یہ جسد ب نبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہی اسکی اعانت کرتا ہی ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہی قصبہ وحشیہ کے سرے سے اُسکا رنگ بیجنی ہی اور اُترتا ہی تا کہ ملجاتا ہی بنفس خود ایک وتر سے جسے یہی عضل چھوڑتا ہی بلکہ اسکی لحمیت باقی رہتی ہی پس مؤخر عقب سے ملجاتا ہی خوب لپٹ کر اُس عضلہ سے جو قبل موخر عقب سے ہی جسوقت ان دونون عضل خواہ انکے وترون کو کوئی آفت پہونچتی ہی قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہی - ایک عضلہ اور ہی جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اُن مین سے قدم کو قبض کرتا ہی دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہی یہ بات اس سبب سے ہی کہ اس عضلہ کا منشا قصبۂ انسیہ کا سرا ہی جہان قصبہ وحشیہ سے ملتا ہی اور اُن دونون سے نیچے اُترتا ہی اُسکے دو شعبے دو وترون سے ہو جاتے ہین ایک اُن وترون کا متصل اسفل رسغ سے آگے ابہام کے ہوتا ہی اور اس وتر سے جھکنا اور پست ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہی دوسرا وتر پیدا ہوتا ہی اس عضلہ کے جزو سے اور متجاوز ہوتا ہی محل نشو وتر اول سے اور کعب اول تک ابہام سے وتر چھوڑتا ہی پس اُسکو بسط دیتا ہی لشکل تو ریب جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہی اور متصل ہوتا ہی ایک دو عضل عقبی سے بعد اُسکے جدا ہوتا ہی اُسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہی باطن ساق کے اور اُس سے ایک وتر نکلتا ہی جو پوشیدہ ہوتا ہی اسفل قدم مین اور گسترده ہوتا ہی نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو بچھا ہوا ہی باطن راحت پر اور اُسکی منفعت وہی ہی جو عضل راحت کی منفعت ہی فصل **تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے** یعنے پانون کی اُنگلیون کی حرکت دینے والے عضل جیسے کہ قبض حاصل ہوتا ہی وہ بہت ہین اُنمین سے ایک وہ عضلہ ہی جسکا مقام نشو قصبہ وحشیہ کا سرا ہی کہ اسپر دراز ہوکر اُترتا ہی اور ایک وتر اُس سے چھوٹتا ہی جسکے دو وتر بنجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہی اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوٹا ہی اُسکے پیدا ہونے کا مقام پشت ساق سے ہی جب اسمین سے وتر پیدا ہوتا ہی اُسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہی پھر ہر واحد دونون قسمون سے ایک وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہی اس سے ملکر وتر واحد ہو جاتا ہی اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہوکر پہونچتا ہی اور اُسمین قبض پیدا کرتا ہی - تیسرا عضلہ اور ہی جسکا ذکر ہم کر چکے ہین یہ نکلتا ہی جانب وحشی دونون کنارے قصبۂ انسیہ سے اُترتا ہی درمیان دونون قصبون کے اور ایک جزو چھوڑتا ہی واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اس کا ابہام سے کعب اول تک آتا ہی یہ سب عضل انگلیون کے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اسکے پیچھے ہی اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہی اُنمین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علماے تشریح نے انکو دریافت نہین کیا ہی سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون انگلیون کے اضلاع سے ملتے ہین ایک انگلی کے واسطے دو دو ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونون ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی ایک طرف جھکا کر اگر اُنمین کا ایک متحرک ہو - چار اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر انگلی کیواسطے ایک عضلہ اور دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل آپسمین ملے ہوے ہین یعنے اُنمین سے اگر کسی کو ایک آفت پہونچتی ہی دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہی خواہ وہ فعل خاص اُسکا ہو اور خواہ نیابۃً کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

عضل متصل ہوتے ہین اور اُترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہی جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہی اور مضبوط کرتا ہی اُس
چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہی اور اُسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہی اور پھر متصل ہوتا ہی یہ عضلہ اول ساق سے بعد اُسکے
رکبہ کو بسط دیتا ہی ساق کو دراز کرکے - بسط کے واسطے ایک اور عضلہ ہی جسکا منشا ملتقاے استخوان عانہ ہی اور جانب انسی مین
گذرتا ہوا ران سے بشکل توریب اُترتا ہی پھر یکذات خالی گوشت سے ہوتا ہی اُس جزو سے جو رگ دار ہی اعلی عظم ساق سے
اور ساق کو بسط دیتا ہی انسی کیطرف جھکا کر بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہی جو اس عضلہ کے مقابل ہی جانب وحشی
مین مبدء اُسکا استخوان ورک ہی اور توریب پاتا ہی جانب وحشی مین تا اینکہ پہونچتا ہی مقام معرق یعنے بے گوشت تک اور
کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہی تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے جسوقت دونون عضل
مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنے کے ساق کو سیدھا کرکے - قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین - اُنہین سے ایک عضلہ
تنگ ہی طولانی اُگتا ہی استخوان خاصرہ اور رعانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہی اُس حاجز سے جو بیچ وسط
خاصرہ کے ہی بعد اُسکے نفوذ کرتا ہی مورب ہوکر داخل مین دونون طرف زانو کے بعد اُسکے ظاہر ہوتا ہی اور پہونچتا ہی اُس
برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہی اور اُس سے متصل ہوجاتا ہی اسی عضل کے سبب سے ساق کا جذب قدم کو
میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہی تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین بجانب وحشی جھکا کر
اور انسی قبض کرتا ہی انسی کیطرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہی پھر مورب ہوکر پیچھے ران کے گذرتا ہی
تا اینکہ پہونچ جاتا ہی اُس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہی پس اُس سے ملجاتا ہی اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہی اور وحشی
اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہی مگر وہ دونون میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہوجاتے ہین جزو معرق سے
جانب وحشی مین - زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہی مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اُسکا فعل وہی ہی جو عضلہ وسطی کا ہی کبھی
یہ گمان کیا جاتا ہی کہ جو جزو نکلتا ہی عضلۂ باسطہ سے جو دوہرا ہی اور متصل حاجز کے ہی کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہی بالعرض اسلیے
کہ اُسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہی جو ضبط کرتا ہی چین اور شکن ورک کو پہونچاتا ہی اُسی شکن کو اُس عضو تک
جو متصل ورک کے ہی **فصل اُنتیسوین تشریح مین عضل مفصل قدم کے** جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین
اُن مین سے ایک قسم وہ ہی جو قدم کو اونچا کرتی ہی اور ایک قسم وہ ہی جو قدم کو جھکاتی ہی - بلند کرنے والے عضل اُن مین سے
ایک بڑا عضلہ وہ ہی جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہی مبدء اُسکا جزو وحشی ہی قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ
ظاہر ہوتا ہی ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اُس چیز کے ہوتا ہی جو قریب ہی بیچ ابہام کے اور قدم کو
اوپر کیطرف اُٹھا دیتا ہی - دوسرا عضلہ اُگتا ہی سرے سے قصبہ وحشی کے اور اُس سے وتر نکلتا ہی جو متصل ہوتا ہی اُس چیز
کے جو قریب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہی اور اُسی اُنگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہی خصوصاً جسوقت اُسکی حرکت کے
ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اُسوقت اسکا اُٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہی - جھکانے والے
عضل کا ایک زوج ہی منشا اُسکی دونون فردون کا سر ران کا ہی بعد اُسکے وہ دونون اُترتے ہین پس مائل کرتے ہین یا
بھر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اُنہین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہی جو سب وترون مین بڑا ہی وہ وتر عقب

اور چونکہ منشا ربعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہی اسلیے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہی - اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہی اسلیے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہی بہت اچھی طرح سے - اُن مین سے ایک وہ عضلہ ہی جو کھولتا ہی کل مفصل ورک کو پیچھے سے اس مین تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرون کا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور عصعص سے ہی دوسرے اُن مین کے لحمی ہین اور ایک غشائی ہی اور دونون کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے سرے کے دونون جزو سے ایک طرف کو جذب کرے تو اُنمین بسط پیدا ہوگا اسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونون کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہی - ایک عضلہ اور ہی جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہی اور زائدہ کبری کے اوپر سے متصل ہوتا ہی جسکا نام طرفخ ہی یعنے بڑے عضل کو اڑ آتا ہی اور دور پھینکتا ہی اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہی اور اُسمین بسط پیدا کرتا ہی تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر - ایک اور عضلہ مثل اُسکے ہی پہلے تو متصل ہوتا ہی اسفل سے زائدہ صغری کے بعد اُسکے نیچے اُترتا ہی اور اپنا کام کرتا ہی لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہی اور جھکانا زیادہ ہی مقام نشو اُسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہی - ایک اور عضلہ ہی جو اُگتا ہی اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندکے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہی اور بخوبی بطرف انسی مائل کرتا ہی - قبض کرنے والے عضل ران کے جوڑ کے اُنمین سے ایک وہ عضلہ ہی جو اندکے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہی یہ عضلہ سیدھا ہی دو جگہ سے اُترتا ہی ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہی آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہی یہ وہ عضلہ ہی جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہی اور ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہی اور متصل ہوتا ہی اسفل زائدہ صغری سے - ایک اور عضلہ ہی کہ جو ممتد ہی اُس زائدہ کی جانب مین بشکل توریب گویا کہ وہ جزو زائدہ کبری سے - چوتھا عضلہ اگتا ہی اُس حیز سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور کھڑی ہی اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہی ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانے والے بطرف داخل ہین اُن مین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط اور قبض کرنے والے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کے واسطے ایک اور عضلہ ہی کہ استخوان عانہ سے اُگتا ہی اور اسقدر طولانی ہوتا ہی کہ زانو تک پہونچتا ہی - باہر کے جُھکانے والے ران کے دو عضل ہین ایک اُن مین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہی اور گھُمانے والے ران کے بھی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہی اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اُسی استخوان کے ہی اور دونون مورب ہوکر ملجاتے ہین اور قریب اُس موضع کے جو مغاک دار ہی موخر زائدہ کبری مین گوشت اور ہوتے ہین اُنمین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لپیٹنے کا ران کو اپنی جہت مین تھوڑا سا بسط پیدا کرے **فصل اٹھائیسوین تشریح مین عضل ساق اور زانو کے** مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین اُن مین سے تین عضل وہ ہین جو آگے ران کے موضوع ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین اُنمین سے بڑے عضل یہی ہین فعل اُنکا بسط ہی اُنمین سے ایک مثل دوہرے کے ہی اُسکے دو سرے ہین ایک سرا زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہی اور دوسرا مقدم ران سے اور اُسکے دو کنارے ہین ایک لحمی ہی جو متصل رضفہ کے ہی یعنے وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہی قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جاوے دوسرا کنارہ غشائی ہی ران کی جانب انسی سے ملتا ہی - دو اور عضل ہین ایک تو اُنمین سے وہی جسکا ذکر قوالبض ران مین ہو چکا ہی یعنے وہ عضلہ جو اُگتا ہی اُس حاجز سے جو استخوان خاصرہ مین ہی اور دوسرا عضلہ اُسکا سیدھا ہی ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہی یہ وہ

ملتے ہین اور وہ دونون موضوع ہین ہر جانب مین اوپر اجزاے لحمیہ کے اُن دو عضل سے جو عرض مین واقع ہین اور یہ دو زوج ہر مقام پر
لحمی رہتے ہین تا آنکہ مماس ہون عضل مستقیم کو چوڑے اُتار سے گویا کہ وہ اُتار جھلیان ہین اور یہی دونون زوج رکھے ہوئے ہین اوپر دو عضل
طولانی کے وہ طولانی عضل جو رکھے ہین اوپر دو عضل عرضی کے **فصل تیئیسوین تشریح مین عضل انثیین کے** مردون کے واسطے
خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کرین دونون خصیونکی اور اُٹھائین اُنکو تاکہ مسترخی نہون اور ہر ایک خصیہ کو ایک زوج
عضل کا لازم ہی۔ عورتون کے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوے مثل مردون کے نہین ہین انکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہی ہر خصیہ کے
واسطے ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسوین تشریح مین عضل مثانہ کے** مثانہ کے موہنہ پر ایک عضلہ ہی جو مثانہ کو محیط ہی اور اسکی
لیف چوڑی کچھی ہوئی ہی مثانہ کے موہنہ پر منفعت اُسکی بول کا روکنا اُسوقت تک کہ ارادہ گرانے کا ہو اور جب گرانے کا ارادہ کیا جاتا ہی
اپنے کھچاؤ سے ڈھیلا ہوجاتا ہی اُسوقت مثانہ عضل بطن مین تنگی پیدا کرتا ہی پس ٹپکتا ہی بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسوین تشریح
مین عضل ذکر کے** عضل محرک ذکر دو زوج ہین ایک زوج ایسا ہی جسکے دونون عضل دونون جانبون مین ذکر کے دراز ہوتے
ہین اور جسوقت دونون مین تمدد پیدا ہوتا ہی مجرے منی مین وسعت پیدا کرتے ہین اور اُسکو مبسوط کرتے ہین پس منفذ سیدھا ہوجاتا
ہی اور اُسمین منی بسہولت جاری ہوتی ہی۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہی اور بیخ ذکر سے بشکل توریب ملتا ہی جسوقت
اس زوج کا تمدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہی اور جب اسکے تمدد مین شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہی اور جب
ان دونون مین سے ایک مین تمدد پیدا ہو اسیکی جانب قضیب جھکتا ہی **فصل چھبیسوین تشریح مین عضل مقعد کے** مقعد کے
عضل چار ہین ایک عضلہ اسکے موہنہ پر ہی اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہی شبیہ ہی یہ عضل مخالطت مین عضلہ ہونٹھ کے اور یہ
عضلہ قبض پیدا کرتا ہی اُس کنارے پر جو سمٹتا ہی اور اُسے مضبوط کرتا ہی اور دور پھینکتا ہی نچوڑ کر بقیہ براز کو جو کنارے پر
معاے مستقیم یعنے شرج مین باقی رہجاے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہی یعنے نسبت انسان کے سر کے یہ عضلہ
اوپر ہی اور پہلا عضلہ نیچے ہی ایسا گمان ہوتا ہی کہ اسکے دو کنارے ہین اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب کے بالحقیقت متصل ہوتا ہی
اور ایک زوج مورب ہی ان سب کے اوپر اُسکی منفعت مقعد کا اُٹھا دینا اوپر کی طرف۔ اور خروج مقعد جب ہی عارض
ہوتا ہی جب اس عضلہ مین استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسوین تشریح مین عضل حرکت فخذ کے** سب سے بڑا
عضلہ ران کا وہ ہی جو ران مین بسط پیدا کرتا ہی اور پھیلاتا ہی اسکے بعد وہ عضلہ ہی جو اُسمین قبض پیدا کرتا ہی اسلیے کہ اشرف
افعال ران کی یہی دونون حرکتین ہین اور اُن مین بسط بہ نسبت قبض کے افضل ہی اس لیے کہ قیام بسط کی حرکت سے
حاصل ہوتا ہی اسکے بعد شرافت اُس عضل کو ہی جو ران کو دور کرنے والا ہی اُسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے
عضلہ کی ہی اُسکے بعد ران کے گھمانے والے عضلہ کی۔ بسط دینے والا عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہی جو
تمام بدن کے عضلات مین سب سے بڑا ہی یہ وہ عضلہ ہی جو استخوان عانہ اور ورک کو اوپر لیتا ہی اور کل ران
پر اندر اور پیچھے سے لپٹا ہی تاکہ زانو تک پہونچتا ہی اسکی لیف کے واسطے مختلف مبادی ہین اسی جہت سے
طرح طرح کے افعال مختلف اُس سے پیدا ہوتے ہین چونکہ بعض لیف کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہی اس لیے ران کو
بجانب النسی جھکا کر بسط دیتی ہی اور چونکہ بعض لیف کا منشا تھوڑا سا اسکے اوپر ہی لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہی

ہوتا ہی اور دونون ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین تین اُنمین سے ابہام کے واسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہی اور دو مفصل ثانی کے قبض کے واسطے ہین جیسا پہچانا تو نے بس پانچون انگلیون کے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سواے ابہام او خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہی اور ابہام او خنصر کے واسطے دو دو اور قبض کرنیوالے ہر انگلی کے واسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کیواسطے ایک ایک ہی

فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کے

پشت کے عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اُسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اُسے آگے کیطرف جھکاتے ہین اُنھین دونون قسمون کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین پیچھے کو دوہرا کرنیوالے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہی بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ ہر ایک عضل ان دونون مین کا تئیس[۲۳] عضل سے مرکب ہی اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہی کہ ہر فقرے سے انکے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہر فقرے سے اُنکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہی سواے فقرۂ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھچتے ہین پشت کو سیدھا کردیتے ہین جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہی تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کردیتے ہین جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اُسیطرف جھکادیتے ہین عضل جاذبہ یعنے وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکاکر کوزپشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہی اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہی جو دونون پہلوؤن مین مری کے نفوذ کرتا ہی اُس کا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہی بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیون کی خلقت مین متصل ہوتا ہی اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہی اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہی اور ان دونون کا نام متنین رکھا جاتا ہی اور یہ دونون دسوین یا گیارھوین فقرے سے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اُترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونے مین یہی عضل کافی ہین اسلیے کہ وسط تابع ہوتا ہی منحنی ہونے اور سیٹنے اور دوہرا ہونے مین حرکت طرفین کے

فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چند منفعت مین آپس مین شریک ہین انمین سے ایک یہ منفعت ہی کہ جو چیز احشار یعنے اوجھ مین بول و براز سے ہوتی ہی خواہ رحم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہی اُسکے نچوڑنے اور الگ کرنے مین سبکے سب معین ہوتے ہین۔ اور ایک یہ منفعت ہی کہ حجاب کے واسطے بمنزلہ دعامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اُسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے۔ اور ایک یہ منفعت ہی کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم دیگر یا درازکرکے۔ ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہی۔ وہ سیدھا اُترتا ہی نزدیک غضروف حنجرے کے اور اس کی لیف دراز ہوتی ہی طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہی کنارہ اُسکا درمیان غضروف حنجرہ اور عانہ کے جو ہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہی اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونون فردون کو عرض مین اُنکا مقام اوپر اُس جھلی کے ہی جو تمام شکم پر کھچی ہوئی ہی اور نیچے دو عضل طولانی کے درجو تقاطع درمیان ان دونون عضل اور ادلین کے لیف مین واقع ہی وہ تقاطع زوایاے قائمہ پر ہی۔ دو زوج مورب ہین ہر ایک اُنمین کا دونون جانب داہنے اور بائین واقع ہی اور ہر زوج اُنمین کا مرکب ہی دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شرسوف سے عانہ تک اور خاصرہ سے حنجرے تک لیس ملتے ہین دونون کنارے دو فردون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جو اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک حنجرہ کے

کچھ اُنمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض اُنکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہی اور وسط مین رکھے ہوے
ہین ان سب مین اشرف وہی ہی جو اسفل مین مدفون ہی نیچے سے استخوان زند اسفل کے متصل ہی اسلیے کہ اُسکا فعل اشرف ہی پس ضرور ہی
کہ مقام اُسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اُسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہی پھر اُسمین بیٹھ جاتا ہی اور وتر اُسکے عریض
ہوتے ہین اُسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اُنگلیون کے آتا ہی جو اوتار چار اُنگلیون مین آتے ہین ہر واحد اُنکا پہلے اور تیسرے کے
مفصل کو قبض کرتا ہی اور کھینچتا ہی پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اُس مقام پر بندھا ہوا ہی ایک رباط سے جو اُن دونون پر لپٹا ہوا ہی اور
تیسرے کو اس سبب سے کہ اُسکا سرا اس تک پہونچتا ہی اور راسی سے متصل ہوتا ہی اور جو وتر ابہام تک ورآتا ہی وہ مفصل ثانی اور
ثالث کو قبض کرتا ہی اسلیے کہ اُنھین دونون سے اسکا اتصال ہی - دوسرا عضل جو اسکے یعنے عضلہ اشرف کے اوپر ہی یہ اُس سے
چھوٹا ہی اور اُسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دو سرون سے عضد کے ہوتی ہی اور زند اسفل سے تھوڑا سا چمٹتا ہوا اور جانب
وحشی او رانسی کے حد مشترک پر گذرتا ہی اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہی زند اعلیٰ سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہی اندر
کی طرف جھک جاتا ہی چند وتر مفاصل انگشت وسطے کیطرف چھوڑتا ہی تاکہ اُسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے
مگر ایک شعبہ جو اُسکے وتر کے نزدیک نہین ہی مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہی یعنے موضع آخر ابہام سے مقام نشو عضلہ اولیٰ کا بعد
ابتداے مذکور کے سرے سے زند اسفل اور اعلیٰ کے ہی اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سر لیسے زند اسفل کے ہی - انگوٹھے
کے واسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب انگلیون کیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہی اُس کی
یہ وجہ ہی کہ اشرف فعل چارون اُنگلیون مین انقباض ہی اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہی اور سبابہ سے دور ہوجانا پس جسمین جو فعل
اشرف تھا اُسکے متعلق دو عضل کیے گئے - تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہی بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ
کرتا ہی اور اُسپر چوڑا ہوکر بچھ جاتا ہی تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر نہونے دے اور باطن کف کو قابل ٹکینے
کے کرے اور اُسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ
عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض اُنکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفون
مین ہی نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہی نیچے کی صف مین سات عضل ہین اُنمین سے
پانچ عضل اُنگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی ایمن سے اُگتے ہین اول عظام رسغ سے اور چھٹا عضلہ
اُنمین کا چھوٹا ہی اور چوڑا اور لیف اُسکی مُورب اور سرا اُس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہی اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطے
کے ہی اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہی اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہی - ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہی اُس کی
ابتدا اُس ہڈی سے ہی جو ملتی ہی خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہی ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض
نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ پانچ عضل واسطے اٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے - جو عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے
اُس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہی بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹھ اُن مین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر
مفصل اول سے مفاصل چارون اُنگلیون سے ملتے ہین ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان آٹھون مین
جتنے عضل نیچے ہین اُنکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہی اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اُٹھانے اور بلند کرنے سے

بسط پیدا ہوتا ہی تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہی رُسغ کو نیچے گراتا ہی اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہی انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہی۔ ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہی اسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے بیرون سے ہی اور ایک وتر دو بیرون کا اُس سے چھوٹتا ہی جو وسط مشط مین آکے انگشت میانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہی اور اُسکے وتر کا سرا زند اعلی کے نزدیک رُسغ کے تکیہ کرتا ہی اور رُسغ کو نیچے گراتا ہوا دراز کرتا ہی عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے اور دونون جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہی اسکی ابتدا اندرونی سرا دو بیرون عضد سے ہوتی ہی اور انتہا مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہی جو ان دونون مین اوپر ہی وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہی وہان سے شروع ہوتا ہی اور اسی جگہ پر منتہی ہوتا ہی۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہی عضد کے نیچے کے جزو سے بتوسط دونون مقامون مذکورہ کے اس عضلہ کے دو کنارے ہین کہ آپسمین بتقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اُس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچمین سبابہ اور وسطے کے ہی جب یہ دونون ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوے عضلات قابضہ ہین اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین انھین سے فعل کب یعنے نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنے گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہی جسوقت دو متقابل ان مین لتشکل تو ریب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہی آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہی کف کو پلٹ دیتا ہی اور اگر اعانت اُسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہی کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہی اسطرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہی۔ اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہی اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہی کف مین اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہی

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست کے

اُنگلیون کے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یک جا ہوتے تو کثرت لحم سے بوجھ اُسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رُسغ اُنگلیون سے دور دور واقع ہوے وتر اُنکے بضرورت طولانی بنائے گئے اور اُنکی مضبوطی اُن جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین۔ یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیگر چوڑے نہین ہوے جہانتک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اُس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہین تا کہ اشتمال اُنکا عضو متحرک پر بخوبی ہو۔ جمیع عضل اُنگلیونکو بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ انگلیون کو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہی جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہی اور نیچے کا سرا عضد کا اُسمین جو بلند جزو ہی وہان سے یہ عضلہ اُگتا ہی اور چارون انگلیون تک چند اوتار گراتا ہی جو اُن اُنگلیون کو بسط دیتے ہین۔ اُنگلیون کے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اُنمین سے ایسا ہی کہ بعض اُسکا متصل بعض سے ہی اسیکی جانب مین لیس ایک عضلہ اُگتا ہی جزو اوسط سر پیدہ عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہی درمیان اُسکے دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین۔ ایک عضلہ منجملہ دو عضل دُہرون کے ہی وہ دُہرے دو عضل جو ان تین مین سے دو ہین منشا اُن دونون کا دو زیادتیون عضد کی داخلی کا اسفل اور گردہ زند اسفل کا ہی اور یہ دونون دو وتر طرف وسطے اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینون کا تیسرا ہی اُسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہی اس سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہی اور راس عضد کے نزدیک ایک اور عضلہ ہی جو ان دونون مین کا ایک ہی جو کہ تکیب رسغ مین بیان ہو چکے اُسکا منشا زند اسفل کے وسط سے ہی اور اُسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہی قبض کرنے والے اُنگلیون کے عضل

نے دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہی اور دوسرا وہ ہی جو چھپا ہوا ہی مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی
اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہی **فصل اٹھارھوین تشریح مین عضل حرکت ساعد کے** ساعد کے حرکت دینے والے عضل
کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہی جو قبض کرتی ہی اور ساعد کو کھینچتی ہی - اور دوسری قسم وہ ہی جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہی اور یہ
عضل عضد کے اوپر رکھے ہوے ہین اور ایک قسم وہ ہی جو ساعد کو جھکاتی ہی اور ایک قسم وہ ہی جو ساعد کو مونھ کے بھل ڈالدیتی ہی
اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین عضل باسطہ ایک زوج ہی جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہی اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام
نشو اُسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہی اور یہ عضل متصل مرفق کے اُس جگہ پر ہوتا ہی جہان پر اُسکے اجزاے داخلی
ہین اور یہ دوسری فرد اُس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہی باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہی اور اجزاے خارجیہ
مرفق سے متصل ہوتی ہی جب یہ دونون فردین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین عضل قابضہ
ساعد بھی ایک زوج ہی جسکی ایک فرد جو بڑی ہی کھینچتی ہی ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اُسکا کتف کے نیچے کی باڑھ اور منقار
غراب سے ہی جو کہ ہر منشار راس کو خاص ہی اور باطن عضد کی طرف جھکاتا ہی اور اُسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہی جو مقدم زند اعلی
کی ہی - دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہی ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہی
یہ عضلہ ایسا ہی کہ جسکے دو سرے بھی ہین ایک سرا عضد کے پیچھے ہی اور دوسرا آگے ہی اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چھپتا ہوا جاتا ہی
تا کہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہی بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہی جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہی بجانب اسفل ملتی ہی اور جو چیز کہ جھکا
بطرف داخل قبض کرتی ہی بطرف اعلی ملتی ہی تا کہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونون عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد
ہون بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین - دونون عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہی جو استخوان عضد سے محیط ہی
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہی عضلۂ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہی
پھیلا کر وہ بھی ایک زوج ہی ایک فرد اُسکی باہر سے دونون زند کی موضوع ہی اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہی اور دوسری فرد کہ باریک
اور دراز ہی مقام نشو اُسکا عضد کے سرے کے جزو اعلی سے ہی اُس جگہ سے کہ جو اُسکے ظاہر سے متصل ہی اور اکثر اجزا اسکے ساعد مین
جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رُسغ کے پہونچکر اوپر کے کنارے زند اعلی کے اندر کے جزو تک آتا ہی اور اُس
جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہی عضل مکب یعنے ساعد کو مُنھ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہی جو خارج مین موضوع ہی ایک فرد
اسکی جانب انسی کے اعلی سے شروع ہوئی ہی جہانپر عضد کا سرا ہی اور زند اعلی سے متصل ہوتی ہی مفصل رسغ سے نہین اور
دوسری فرد اُس سے چھوٹی ہی اسکی لیف عریض ہی اور کنارہ اُسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہی یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع
ہوتا ہی اور نزدیک مفصل رُسغ کے طرف اعلی سے ملتا ہی **فصل اُنیسوین تشریح مین عضل حرکت رُسغ کے** تحریک مفصل
رُسغ کے عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا - باسطہ یعنے جو رُسغ کو پھیلاتے ہین اُنمین سے ایک تو وہ
عضلہ ہی جو دوسرے سے متصل ہی کہ یہ دونون ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اُنمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہی
اور اُسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہی اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہی اور دوسرے کا منشار زند اعلی سے ہی اُسکا
وتر پہلی ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنے جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہی اُس سے ملتا ہی جب یہ دونون ملکر حرکت کرتے ہین رُسغ مین

فصل سترھوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے

عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے آکر اسکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اُن مین سے ایک عضلہ وہ ہی جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہی اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہی نزدیک بارہ فقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہی جو مقدم ہوتا ہی عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اُتارتا ہوا اور اُسکے پیچھے کتف اور اُسکے عضلہ کو لاتا ہی- مقام نشو اس عضلہ کا اعلاے سینہ ہی اور گردپھرتا ہی یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کے پس یہی عضلہ نزدیک کرنے والا ہی عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اُٹھا ہوا- ایک عضلہ دُھرا اُبرا ہی مقام نشو اُسکا کل سینہ ہی ملتا ہی یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جسوقت یہ اپنے کام مین مع اُس لیف کے جو اُسکے جزر فوقانی مین ہی مصروف ہوتا ہی سامنے لاتا ہی عضد کو سینہ تک اُٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزر کے ساتھ ملکر کام دیتا ہی سامنے لاتا ہی عضد کو اُتارتا ہوا اور جب دونون جزر سے ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہی سامنے لاتا ہی عضد کو سیدھا کرکے- دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنے تہیگاہ کی طرف سے اور اُن کا اتصال زیادہ ہی بہ نسبت اُس عضل عظیم دُھرے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہی ایک اُنمین کا بڑا ہی آتا ہی خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہی پیچھے کی پسلیون کی طرف اور اُسکا جذب سیدھا ہوتا ہی اور دوسرا باریک ہی آتا ہی جلد خاصرہ سے نہ کہ اُسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہی اور متصل ہوتا ہی وتر صاعدہ کی جانب پستان سے در انحالیکہ اندر بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہی جو پہلا عضلہ کام کرتا ہی بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کیطرف تھوڑا جھکا رہتا ہی- پانچ اور عضل ہین جنکا منشار استخوان کتف ہی ایک عضلہ اُنمین سے اُسکا منشار استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہی وہ بھر دیتا ہی اُس جگہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلی کے کتف سے ہی اور نفوذ کرجاتا ہی عضد کے سرے کے اوپر کے جز تک وہ سرا جو بجانب وحشی واقع ہی اندر کے بجانب انسی مائل ہی یہ عضلہ دور لیجاتا ہی عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا- ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہی ایک اُنمین کا بڑا عضلہ ہی جسکی لیف نیچے کے اجزاے تحتانی حاجز تک چھوٹی ہوئی ہی اور یہ عضلہ اُس مقام کو بھرتا ہی جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہی اور متصل ہونا عضد کے سرے سے جانب وحشی مین پورا بس دور لیجاتا ہی عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہی اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جز وہی اُسیکے ساتھ نفوذ کرتا ہی اور جو کام وہ کرتا ہی وہی کام یہ بھی کرتا ہی مگر یہ دونون عضل تعلق اعلاے کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل تو ریب ظاہر عضد سے ہی اور اُسکو بجانب وحشی جُھکاتے ہین- چوتھا عضلہ ان پانچون مین بھر دیتا ہی استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اُسکے وتر کے اجزاے داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہی سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہی کہ عضد کو پیچھے کیطرف گھمادے- اور ایک عضلہ اور ہی اُسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہی اور اُسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہی اسکے بہ نسبت زیادہ ہی اسکا کام یہ ہی کہ عضد کے اعلاے راس کو اوپر تک جذب کرے- عضد کے واسطے ایک اور عضلہ ہی جسکے دو سرے ہین اُس سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہی اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہی اور عضد کے سرے مین بیٹھ جاتا ہی اور مقام اتصال مین وتر سے اُس عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہی قریب ہوتا ہی- یہ بھی لوگون نے کہا ہی کہ ایک سرا اسکا اندر ہی اور بجانب داخل تھوڑی سی توریب کے ساتھ جُھکا ہوا ہی اور دوسرا سرا ظاہر مین ہی پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑی سی توریب کے ساتھ جُھکتا ہی جب دونون جزو سے ملکر حرکت کرتا ہی بلند کرتا ہی عضد کو سیدھا کرکے بعض آدمیون

مقام نشو ایک ایسے جزو سے ہی کہ جو کتف کے سرے سے ترقوہ تک دراز ہی ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جزو متصل ہی پہلے پسلی کے داہنے اور بائین سے ایک اور زوج ہی کہ ہر فرد اُسکی دوہری ہی اُسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز دو قبہ کے متصل ہی اور اُسکو حرکت دیتا ہی اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہی اور اُس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہی جسے ہم قریب ذکر کرینگے یعنی جو عضلہ متصل ہی پانچوین اور چھٹے پسلی کے - ایک اور زوج ہی جو چھپا ہی کتف کی تقعیر مین کہ اُس سے متصل ہوتا ہی وہ زوج جو اُترتا ہی فقرہ اول سے کتفین کیطرف پھر یہ دونون زوج متصل عضلہ واحد کے ہوکر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہوجاتے ہین - ایک زوج اور ہی جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہی اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرسے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہی یہی نو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین - سینہ کے تنگ کرنے والے عضل کچھ تو ایسے ہین کہ بالعرض اُسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حجاب ہی جسوقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین اُن مین سے ایک وہ زوج ہی جو نیچے اوپر والی پسلیون کی جڑون کے پھیلا ہوا ہی اُسکا فعل یہ ہی کہ سینہ کو مضبوط اور اُسکے اجزا کو جمع کرے - ایک اور زوج نزدیک کنارہ کی پسلیون کے واقع ہی کہ سینہ سے درمیان خنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہی اور سیدھا عضلہ عضلات بطن مین سے اُس سے بھی ملتا ہی - دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین جس عضل سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عضل قابض سوا عضل باسط کے ہی یعنے دونون فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ایک ہی عضلہ ہی اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہی چند لیفون سے موربسے جنمین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف ظاہری اُنمین سے ایک تو وہی ہی جو پسلی کے کنارہ غضروفی سے ملی ہی اور ایک وہ ہی جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہی وہ کنارہ قوی ہی اور پوشیدہ لیف سب لیفہاے ظاہری کی وضع مین مخالف ہین اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اُس لیف کے جو دوسرے کنارے پر ہین اور جسوقت لیف کے چار عدد ہون تو مناسب یہی ہی کہ عضل بھی چار ہون کچھ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو - اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہی کہ شمار جملہ عضلات صدر کا اٹھاسی تک پہونچے - سینہ کے عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اسے اوپر کو اُٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہی مترجم کہتا ہی کہ اصل کتاب مین ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص ہین رہگیا اُنکی تفصیل یہ ہی - دو اُن مین سے پشت سر سے اُگتے ہین اُن مین سے ایک اعلاے کتف تا ترقوہ تک متصل ہوتا ہی اور کتف کو کسی قدر کج کرکے بطرف سر کے اُٹھاتا ہی - اور دوسرا زوج اُنمین کا بیخ کتف سے ملتا ہی اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہی - اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہی اور اعلاے کتف سے متصل ہوکر اُسکو نزدیک گردن کے کرتا ہی - چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہی یہ بھی اعلاے کتف سے متصل ہوتا ہی اور کتف کو بلند کرتا ہی - دو زوج اُگتی ہین اُن ستاسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونون زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین ساتوان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہی اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح پر کھینچتا ہی کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جاکر کھینچے - متن

بیاض

جسکا کچھ نام نہین ہی حاصل ہوا اور کبھی دو عضل نیچے طرجھالی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارھوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اُسے نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہی جو فصل حنجرہ مین مذکور ہو چکا ہی دوسرا زوج قص یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر چڑھتے چڑھتے متصل لامی کے ہوکر پھر متصل حلقوم کے ہوتا ہی اور حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہی حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نغنغتان رکھا گیا ہی یہ دونون عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اُتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرھوین تشریح مین عضل عظم لامی کے** عظم لامی کے لیے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہی اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونون جانبون لحی سے آتا ہی اور اُس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہی جو اُس ہڈی پر واقع ہی یہ وہی زوج ہی جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہی دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہی زبان کے نیچے گذرکر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہونچتا ہی اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کے کھینچتا ہی تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو نزدیک دونون کان کے ہین وہان سے نکلتا ہی نیچے سے کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہی اُس سے ملتا ہی - جو عضل بشرکت اُس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہی اُس کا ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے آکر زبان کے دونون کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو لانبے ہین اُنکی جاے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہی اور بیچ مین زبان کے وہ دونون ملجاتے ہین اور دو ایسے عضل ہین جو بشکل تو ریب متحرک ہوتے ہین اُنکا محل نشو ایک پشت پہلو ہی اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونون نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونون عضل طوالی اور دونون عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر پڑے ہوے ہین اُسکو پھیرتے ہین اُن کا مقام ان چھہ عضل کے نیچے ہی جو ابھی مذکور ہوے ان دونون عضل کی لیف زبان مین عرضاً دراز ہوئی ہی اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوئی ہی - ایک عضلہ تنہا زبان کے واسطے ذکر کیا جاتا ہی وہ متصل ہوتا ہی درمیان زبان اور عظم لامی کے اور انمین سے ایک کو طرف دوسرے کے کھینچتا ہی - یہ بات بعید از قیاس نہین ہی کہ جو عضلہ زبان کو طول مین موٹھ کے باہر تک کھینچتا ہی وہی اُسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اُسی عضلہ کے واسطے بجاے خود یہ بات جائز ہی کہ حرکت اسندادی کرے جیسے اس عضلہ کے واسطے یہ بھی ممکن ہی کہ بجاے خود کم ہو جاے اور کھنچ جانے کی حرکت کرے **فصل پندرھوین تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کے** تنہا عنق کے حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انمین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو رقبہ اُسی کی جہت مین بشکل توریب یعنی ترچھی ہوکر کھچ جاتی ہی اور اگر ہر ایک زوج کسی دونون طرف کا ساتھ ہی کھچے رقبہ اسیطرف بے توریب کے مائل ہوتی ہی بلکہ بالاستقامت جھکتی ہی اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہی بدون میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کے** سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اُسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہی جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہی اور ایک قسم وہ ہی جس سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین انمین سے ایک عضل حجاب ہی یعنی وہ حجاب جو درمیان اعضاے تنفس اور اعضاے غذا کے حاجز اور مانع ہی اُسکی تشریح آگے بیان کرین گے - اور ایک زوج اُنھین نو مین کا ترقوہ یعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہی اُسکا

کچھ نام نہین ہی یہ دونون زیادتیان بندھی ہین چند رباطات سے اور اس غضروف کا سکبی او طرجہالی نام ہی۔ وزقی اور وہ غضروف جسکا
کچھ نام نہین ہی ان دونون کے ملنے اور ایک دوسرے کے بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہی اُس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل
ہوتی ہی اور طرجہالی کے وزقی پر اوندھے گرنے سے اور ہمیشہ اُسکے ورمی کے پاس رہنے سے اور نیز طرجہالی کے وزقی کے اوپر بلند ہونے سے
حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہی۔ حنجرہ کے آگے اور اُسکے نزدیک تین ہڈیان بشکل مثلث واقع ہین جنھین عظم لامی کہتے ہین جو بشکل لام یونانی
ہی اسطرح پر ہے ع۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہی کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہی حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہی جو وزقی کو اُس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہین ہی اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہی جو طرجہالی کو ملاکر
بند کردے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہی جو طرجہالی کو ترہی اور بے نام کے غضروف سے دور کردے تاکہ حنجرہ کھل جاے حنجرہ کے
کھولنے والے عضل اُنہین سے ایک زوج وہ ہی جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہی اور آگے وزقی کے آکر گوشت آور ہوکر اسی وزقی پر پھیل
جاتا ہی جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہی وزقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کردیتا ہی پس حنجرہ کھلکر وسیع ہوجاتا ہی۔ ایک دوسرا
زوج اور ہی جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہی کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہی ہماری راے یہ ہی کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق مین کرین۔ مقام نشو ان دونون زوج کا باطن قص یعنی سر سینہ سے وزقی تک ہی اور اکثر حیوانات مین انکے ہمراہ ایک زوج اور
ہوتا ہی اور دو زوج اور مین اُنھین سے ایک سے دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتے ہین اور اسکے ساتھ گوشت آور ہوجاتے ہین
جسوقت ان دونون مین تشنج ہوتا ہی طرجہالی کو اُٹھاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اُسوقت طرجہالی یکجائی وزقی سے جدا
ہوجاتی ہی اور حنجرہ کھلجاتا ہی اور دوسرا زوج اُنہین کا اُسکے دونون عضل طرجہالی کے دونون کنارونسے آتی ہین جب ان دونونمین
تشنج پیدا ہوتا ہی طرجہالی کو وزقی سے جدا کردیتے ہین اور عرض مین اُسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ مین اعانت کرتا ہی۔ تنگ کرنے والے
عضل حنجرہ کے اُنہین سے ایک تو وہ زوج ہی جو جانب عظم لامی سے آتا ہی اور وزقی سے متصل ہوکر چوڑا ہوجاتا ہی اور جس غضروف کا کچھ
نام نہین ہی اسپر لپٹ جاتا ہی یہانتک کہ متحد ہوجاتے ہین دونون کنارے اسکے دونون فردون کے پیچھے اُس غضروف کے جسکا کچھ
نام نہین ہی پس جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہی حنجرہ تنگ ہوجاتا ہی۔ چار عضل اور ہین جنھین بعض زوجی گمان کرتے ہین اور دونون
جھکے ہوے اور مائل ہین بیچ مین وزقی اور اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہین ہی متصل ہوتے ہین جب اُنہین تشنج پیدا ہوتا ہی اسفل
حنجرہ کا تنگ ہوجاتا ہی کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہی کہ ایک زوج اُنہین کا پوشیدہ ہی اور دوسرا ظاہر ہی۔ گلے کے بند کرنے والے عضل
عمدہ وضع انکی بھی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائین تاکہ جسوقت اُٹھین طرجہالی کو قاطعیہ کے نیچے کھینچ لے جائین اور خم دیدین
اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہین اصل وزقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کے کنارون تک چڑھتے ہین اور
اُس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہین ہی داہنے اور بائین پہونچتے ہین جب یہ زوج اینٹھتا ہی عضل کو مضبوط کرکے حنجرہ کو بقدر
بند کرتا ہی کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہی یہ دونون عضل چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل حنجرہ مین تنگی
نہ واقع ہو اور قوی بناے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کرین اُس تکلف کا جو حنجرہ کے بند کرنے مین اور سانس کے روکنے
مین اُنھین کرنا پڑتا ہی اسلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام مین کمی پیدا ہوئی تھی انکے قوی ہونے سے اُسکا تدارک
ہوگیا۔ سیدھی راہ سے یہ گذرتے ہین چڑھتے ہوے اسقدر انحراف البتہ ہوا ہی تاکہ وصل درمیان وزقی اور اُس غضروف کے

ایک زوج کی یعنے فقرۂ اولی کے دونون بازوؤن سے نکلکر سنسنہ ثانیہ تک پہونچتی ہو اس زوج کی خاصیت یہ ہو کہ سر کا جھکنا بر وقت لیٹنے کے برحال طبعی قائم کرتا ہی بجہت اپنے مورب ہونے کے - چوتھا زوج اوپر سے شروع ہو کر قسیمہ کے نیچے بشکل اریب جانب وحشی تک پہونچتا ہی اور فقرۂ اولی کے بازو سے لازم ہو جاتا ہی - پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا جھک کر اور تیسرا زوج جھکنے کی کجی کو قائم کرتا ہی اور چوتھا پیچھے سر کو پلٹتا ہی پورا پلٹنا جو ظاہر ہوتا ہی اور تیسرا اور چوتھا ان دونون مین سے جو جھکے گا سر کو اسیطرف جھکائیگا اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہو بدون کجی اور میل کے - سر اور گردن کے پلٹنے والے عضل تین زوج ہین اندر بیٹھے ہوے اور ایک زوج باہر نمودار ہی ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہی جسکا قاعدہ استخوان پشت سر ہی اُسکی دو ساقین گردن تک اُترتی ہین - تین زوج پھیلے ہوے نیچے اُسکے چند شگاف ہین اترتے ہین دونون جانبون ہین فقرون کے اور ایک زوج نہایت مائل ہی طرف انجہ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونون جانبون فقرونکے اور راطراف تنہ کے ہی -

سر کے جھکانے والے دونون جانبون کیطرف دو زوج ہین کہ جو مفصل راس کے قریب ہین ایک زوج انہین کا اُسکی جگہ آگے ہی وہی زوج بٹتا ہی درمیان سر اور دوسرے فقرے کے اسطرح پر کہ ایک فرد اُسکی بطرف یمین اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہی اور دوسرے زوج کا مقام پیچھے ہی جمع ہوتا ہی درمیان پہلے فقرے اور سر کے اسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہی ان چارون مین سے جس عضل مین تشنج ہو سر اسی جانب پورا جھکیگا اور جو دو عضل ایک جانب کے متشنج ہون انہین کیطرف سر جھکے گا بے ترتیب کے اگر اگلے دونون عضل متحرک ہون تو سر نگون کرینگے نہین اعانت کرینگے اور پچھلے دونون کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہی اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر کر دیتی ہو یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی خوبی محل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے اُس صدمہ کا بخوبی تدارک کر لیتے ہین جو بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونے کے برداشت کرتے ہین مترجم کہتا ہی یعنے بڑے عضل کو جو قوت برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونے کے ہی یہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونے کے ایسے اچھے اور محفوظ مقام پر واقع ہین کہ بوجہ عمدگی مقام کے متحمل اُن صدمات کے ہو جاتے ہین اور تدارک اُنکا کر لیتے ہین متن سر کا جوڑ جو دو باتون کا محتاج تھا اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار متضاد کے ہین ایک تو مضبوطی ہی اور متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہی ایسا مضبوط ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے دوسری کثرت عدد حرکات کی ہی اور متعلق اسکے ہی کہ مفاصل نرم ہون اور انہین سستی ہو پھر تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کی جاے تاکہ اُس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جبہ جہت زیادہ لپٹنے عضلات کے حاصل ہوتی ہی یہین دونون غرضین متخالف حاصل ہو گئین فتبارك الله احسن الخالقين

فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کے

گلا عضو غضروفی ہی آواز نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہی ایک تو وہ غضروف ہی کہ اُس تک حس پہونچتی ہی اور حس لینے حس لمس کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہی جسے ورقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر اُسکے گہرا اور اوپر محدب مثل سپر کے اور بعض سپر کے ہی دوسرا غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہی اور اُسیکے ساتھ بندھا ہوا ہی اُسکی پہچان یہی ہی کہ کوئی نام خاص اُسکا نہین ہی تیسرا غضروف ان دونون پر اُلٹا پڑا ہوا ہی بہت متصل اُس غضروف کے ہی جسکا کچھ نام نہین ہی - اور ورقی کی ملاقات اس تیسرے غضروف سے بے اتصال کے ہوتی ہی تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہی بہر جسین دو فقرے ہین اُن دونون مین دو زیادتیان باریک پیوست ہوتی ہین اُس دوسرے غضروف کی جانب سے جس کا

ہوجاسے اور اُن دونون کے اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہوجائے ہر ایک ان دونون عضلون کے واسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہی جو نیچے جبڑے کے گردون پر شامل ہوتا ہی جب اس وترمین تشنج ہوتا ہی نیچے کے جبڑے کو اُٹھا دیتا ہی - ان دونون عضل کی اعانت کیجاتی ہی - دو اور عضل سے جو منھ کے اندر آتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اُترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کے اسلیے کہ جبڑھانا گران جبر کا اُس مین تدبیر اور مددگاری زیادہ قوت کی درکار ہی جو وتر ان دونون عضلون سے اُگتا ہی - وہ ان کے بیچ سے اُگتا ہی کنارون سے نہین اُگتا واسطے مضبوطی کے جبن عضل سے موہنہ کھولنا اور جبڑے کا نیچے اُتارنا متعلق ہی اُن دونون کی لیف پیدا ہوتی ہی اُن زوائد غاردار سے جو پس گوش مین اُترکر عضلہ واحدہ کی حد ہوجاتی ہی بعد اُسکے خالص وتر بنجاتی ہی تاکہ مضبوطی اُسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت لشکل کرہ کے منقش ہوکر گوشت سے بھرجاتی ہی اور اُنہی کا عضلہ بنجاتا ہی جسکا نام عضلہ مکررہ ہی فائدہ اسکا یہ ہی کہ بروقت پہونچنے آفات کے امتداد سے عریض نہوجاے - پھر یہ عضلہ ملتا ہی مقام پیچیدگی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اُسمین تقلص یعنے اینٹھن پیدا ہوتی ہی لحی یعنی جاسے ریش کو پیچھے کی طرف جذب کرتی ہی پس بالضرور نیچے کی طرف جبڑا اُترتا ہی اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اُترنے پر معین ہی دو ہی عضل اس حرکت مین کافی ہوسے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی - چبانے کے دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک لشکل مثلث واقع ہی اسلیے کہ سر انکا وہ زاویہ ہی جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہی اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوئین ایک اُنمین کی نیچے کے جبڑے تک اُترتی ہی اور دوسری کنارے زوج تک چڑھتی ہی اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہی تاکہ اس عضلہ کیواسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اُسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اُس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی مَیل پیدا ہون جن سے پیسنے چبانے کا فعل درست ہی

فصل دسوین تشریح مین عضل راس کے

سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترکہ ہین پانچ گردن کے مہرون کے ساتھ ان حرکتون سے حرکت منتظم ہر اور گردن جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہی - اور ہر ایک حرکت دونون حرکت خاص اور مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگون ہونے کے ہو یا بسبیل انعطاف یعنی پیچیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کے بیچمین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہی لشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طی کرتا ہی اُس مکان سے جو سر کا محیط ہی - جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین دو ہین کہ دونون جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونون اپنی لیف کو لیے ہوے ہوتے ہین پس گوش اُنکے جانب فوقانی ہی اور استخوان سرینہ اُنکی جہت تحتانی ہی اور اسطرح متصل ہوکر چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہی کہ ایک ہی عضلہ ہی اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہی اور کبھی تین کا اس لیے کنارہ ایک اُن دونون کا شاخدار ہوکر اُسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہی تو سر سرنگون ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہی اور جب دونون عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہی بے اسکے کہ کسیطرف کج ہو - جو عضل سر اور گردن دونون کو سرنگون کرتا ہی وہ ایک زوج ہی مری کے نیچے رکھا گیا پہلا اور دوسرے فقرے کیطرف خالص ہوکر آتا ہی اور اُن دونون سے ملکر پُر گوشت ہوتا ہی اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہی فقط سر جھکے گا اور اگر وہ جزو دیکھکر مقام التحام کو بھی جو دونون فقرون پر ہی مستقل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکینگے فقط سر کے پیچھے ہٹانے والے عضل چار زوج ہین چھپے ہوے مدفون نیچے اُن ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی ان ازواج کا مقام رویدگی عضل کے اوپر ہی کوئی اُنمین سے سناسن تک آتا ہی اُسکا مقام رویدگی وسط خلف سے دور تر واقع ہی کوئی اُنمین سے انجنہ تک آتا ہی اُسکا مقام رویدگی وسط خلف مین ہی ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہی جو فقرۂ اولی کے دونون بازوؤن تک آتا ہی اوپر اُس زوج کے ہوکر جو دوسرے سنسنہ تک پہونچتا ہی اور

کے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہو سکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہی کہ اسمین ہڈی نہین ہی **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین کے**
کنارے نتھنون کے انمین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہی تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کے
جنکی طرف حاجت زیادہ ہی اسلیے کہ حرکات اعضاے رخسارہ اور لب کے عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوادوش بھی انکو زیادہ ہی اور
ہمیشہ حرکت رہتی ہی اور حاجت انکی حرکت کی بہ نسبت نتھنون کی حرکت کے زیادہ ہی - قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہی کہ
جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی آجاے انکی آمد گالون کی طرف سے ہی
اور گال کی لیف سے پہلے ملتے ہین گالون کیطرف سے انکی آمد کا فائدہ یہ ہی کہ حرکت نتھنون کی اسی طرف سے ہوتی ہی **فصل**
نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوئی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی
اسمین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہی کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہی یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہی اور سبک کو حرکت
دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہی **دوسری منفعت** یہ ہی کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاے شریفہ پر شامل ہی مثل ناک اور آنکھ کے
اسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہی اسکی حرکت ان اعضا پر کسی طرح کا گزند نہین پہونچاتی
تیسری منفعت یہ ہی کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہی اسمین مضبوطی کی احتیاط
کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون [1] موٹھ کھولنا اور پھیلانا اور [2] موٹھ بند کرنا اور [3] چبانا
اور پیسنا - موٹھ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اتارتی ہی اور بند کرنے کی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہی اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہی
اور دونون طرف جھکاتی ہی - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنے کی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہییے جو اوپر سے
اترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہی اور پیسنے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہی اسیوجہ سے
حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور انکی شناخت اسطرح پر ہوتی ہی کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے
ہین اور ملتقین انکا نام ہی - انسان مین ان دونون کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہی وہ بھی چھوٹا ہی اور
ایسی نرم ہڈی کا ہی کہ چبانے کے قابل ہی اور وزن مین سبک ہی اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونون عضل کے صادر ہوتے
ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات
کے جبڑے سے ہی اسکی اتنی قسمین ہین [1] نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور [2] قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین - اور [3] کدم
یعنی ایسا کاٹنا کہ اسکا اثر نہ معلوم ہوا اور [4] قلع یعنی اکھیڑنا اس اکھیڑنے کی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہی - یہ دونون عضلے نرم
ہین اسلیے کہ انکا مبدا یعنی دماغ جو ایک جرم بنہایت نرم ہی ان دونون عضلے سے نہایت قریب ہی اور ان دونون مین اور دماغ کے بیچ مین
سوائے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہی بایں لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونون کو دماغ سے آفات سے اور دماغ مین
مشارکت ہی ایسا نہو کہ کوئی آفت انپر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر بسرسام ہو جائے خواہ اور کسیطرح کا گزند پہونچائے اس مصلحت سے
خالق تعالی نے انکو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا زوج کی دو ہڈیون مین اور روادار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو
مشابہ ایک طاق کے ہی جو دو ہڈیونکے زوج اور بلندیون ان ثقبون سے ملتحم ہوتی ہی جو واراپاران دونون کے ساتھ گذرتا ہی اور اسکے
اگرد سے ان دونون پر لباس کیے ہوے ہین - اور اسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر قریب مین زوج کے واقع ہی تاکہ جوہر ان دونون کا کم سخت

جب اوپر کی پلک کیطرف چلے تو محتاج پیچیدگی اور پلٹنے کا نہوگا - پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونے کی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونے کی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہی جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہو کر آئے اور پھر بلند ہو جاے - اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک پٹھہ کنارے پلک کے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حدقہ چڑھنے والا ہی طرف وسط کے اُسے ڈھانپ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جسطرف پٹھہ ملاقی وتر ہوتا اُدھر تغمیض زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح چسپیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چسپیدگی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونون کو یونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین - کھلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلک سے اگر اُسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑھ پر پھیل جاے اور جب اُسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھل جاے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونون جھلیون کے اُترتا ہی اور چوڑا ہو کر اُس جرم سے متصل ہوتا ہی جو شبیہ غضروف کے نیچے منبت مژہ کے بچھا ہی **فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کے** رخسارے کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اُسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہی دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہی جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کے تابع ہی اُسکا سبب عضل اُسی جبڑہ کے ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ ایک عضلہ رخسارے اور موٹھ مین مشترک ہی اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہو کر پھیلا ہی اور اسکا نام وجنہ ہی - یہ دونون عضل چار چار جزو سے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقامون سے آتی ہی ایک لیف کا جاے نشو ترقوہ یعنے ہنسلی ہی اور اُسکی نہایات دونون ہونٹھون کے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور منھ کو نیچے کیطرف سے بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسری لیف کا مقام نشو ونما سینہ اور ہنسلی دونون جانب سے ہی کہ انکی لیف بشکل مورب چلتی ہی اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہی اُس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہی تقاطع کرکے در آتی ہی پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہی اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہی یعنے ہونٹھ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہی جسوقت اُس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہی موٹھ تنگ ہو کر آگے کی طرف نکل آتا ہی جیسے ڈورا تھیلی کے سوراخ مین کھینچنے سے اُسکا موٹھ بند ہو کر کھچ جاتا ہی - تیسری لیف کی پیدایش کا مقام وہ کنارہ شانہ کا ہی جسے اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہی اور جاے اتصال اُنھین عضل کے اور ہونٹھ کو دونون جانبون مین اچھی طرح جھکاتی ہی - چوتھی لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہی اور کانون کے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہی اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہی کہ ہونٹھ بھی اُسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہی اور متصل ہو کر اُسکے کان کو حرکت دیتی ہی **فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کے** ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسارے مین ہی جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو اُنمین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتے ہین اور قریب کانون کے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہونٹھ کے ہلانے کی کفایت ہی اسلیے کہ اُنمین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹھ کی ہلتی اور جب انمین کے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹھ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہی اور ان چار حرکتون کے سوا ہونٹھ کے واسطے اور کوئی حرکت نہین ہی - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم مین ہونٹھ کے اس طرح مل گئے ہین کہ ہونٹھ

ہوتی عصبکے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک حصہ کے واسطے استخوان باریک کے ہوجاتا ہی اور جتنا اپنی اصل اور مبدء سے دور ہوجاتا ہی اُسمین دقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہی بالجملہ اگر باانہمہ باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اُسمین فساد ظاہر پیدا ہوتا ہی اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی ہی اُسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لپیٹنے کے اور دونون کے لپیٹنے مین جو جگہ خالی تھی اُسپر گوشت اُگا دیا اور جھلی سے اُسکو ڈھانپ دیا اور اُسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب سے قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونون کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہون کا اور جھلی جو اُسکو ڈھانپے ہوے ہی اتنے اجزا سے ہوتی ہی اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہی کہ جب سمٹتا ہی اُسوقت وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہی بجانب عضو کے کھچتا ہی پھر تشنج پیدا ہوکر عضو کھچ جاتا ہی اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر مسترخی ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہی اور عضو منبسط و دور ہوجاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہی کہ عضل وجہ کے تعداد مین برابر اعضاے متحرک کے جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضاے متحرک وجہ مین اتنے ہین - پیشانی اور دونون گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونون رخسار بشرکت دونون ہونٹون کے اور دونون ہونٹ اور ان دونون کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہی بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہی اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہی اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا قوام جلد مین داخل ہی اور اُسکا جزو ہی اسی جہت سے جلد کا چھانٹا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور عضو متحرک اُس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہی اسلیے کہ متحرک اسمقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہی جو سبک ہی ایسی چیز کا اٹھانا وتر سے اچھا نہین ہی اسی عضلہ کی حرکت سے دونون ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکھ کو بھی بند ہونے مین اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہی کہ یہ ڈھیلا ہوکر گر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کے حرکت دینے والے چھ عضل ہین چار اُنمین سے نیچے اوپر اور دونون ماقین یعنے کوئے ہین ہر ایک اُنمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہی - اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہی اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہی جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اسلیے کہ وہ عضلہ اُسی عصبہ سے اور جو چیز اُس عصبہ مین ہی متعلق ہوتا ہی اور اُسے پھیلاتا ہی اور اُسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آے منع کرتا ہی اور بروقت تیز دیکھنے کے اُس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہی کہ اسکی رباطی جھلیون کیواسطے گوشہ دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہی کہ اُسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علماء تشریح اسکو عضلہ واحدہ جانتے ہین اور بعض اُسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین بہرحال سر اسکا ایک ہی ہی **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہی اسلیے کہ غرض پوری اور تمام ہوجاتی ہی اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اُسکی حرکت سے تکمیل پاتی ہین اور توجہ خداوند تبارک و تعالی کی آلات کی کمی جسقدر ممکن ہو مصروف ہی جبتک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے مین جو آفتین ہین وہ بخوبی معلوم ہین - اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بے نیاز کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین اُن افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجیہ اسباب کی طرف غایات کے نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک بنسبت اعصاب کے قریب تر ہی اور عصب

بھی حاصل ہوتی ہی اور اضطراب اور لغزش سے امن ہو جاتی ہی حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہی اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہی۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کے جانب سے ربط مفصلی پاتی ہی اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینون ہڈیون رسغ کے ذریعہ سے متصل ہی اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہی۔ نردی ایسی ہڈی ہی کہ چاہین اُسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اُسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین عقب کعب کے نیچے موضوع ہی اور سخت ہی اور خلف کیجانب اُسمین استدارت ہی تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہی تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور جہان پر قدم ٹھہرایا جاے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مقدار اسکی بڑی پیدا کی گئی تاکہ بدن کے اُٹھانے مین مستقل رہے اور بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتے ہوتے تمام ہو جاتی ہی اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی پہونچ کر مضمحل ہو جاتی ہی تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اسکے درمیان تک گھٹتی گھٹتی جائے۔ رسغ کی چارون ہڈیان ہاتھ کے رسغ کے بہ نسبت مخالف ہین اس طرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کے رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بھی اختلاف ہی کہ قدم کے رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ کے رسغ کی سات ہین اس کمی وبیشی مین یہ منفعت ہی کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہی اسلیے کہ اکثر منفعت قدم یہی ہی کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہی اور جس چیز پر قدم جمتا ہی بجہت حصول استرخا اور انفراج بیش از حد کے اُسمین بھی ضرر پیدا ہوتا جیسے اگر بالکل بےجوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو انبساط معتدل اور بلا الم قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ لپٹ کر شامل ہونا اُس عضو سے اچھی طرح بنتا ہی جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون اور استقلال اور ثبات اُس عضو سے خوب ہوتا ہی جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون۔ مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہر ایک ہڈی سے ایک اُنگلی متصل ہوتی ہی جس قدم مین پانچ اُنگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی اُنگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی اُنگلیون مین زیادہ ہی جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی اُنگلیون مین زیادہ ہی۔ سواے انگوٹھے کے پاؤن کے ہر ایک اُنگلی تین سلامیات سے مرکب ہی اور انگوٹھا دو سلامیات سے۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور انکی تشریح بقدر کفایت بیان کر دی یہ سب ہڈیان اگر شمار کیجائین تو دو سو اڑتالیس ہون گی ان سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانی کے نام سے ہی داخل نہین ہی۔ یہانتک ہڈیونکی تشریح تمام ہوئی

جملہ دوسرا تشریح عضل مین اور اسمین اُنیس فصلین ہین فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا۔

چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہی نہین ہو سکتا ہی اور عصب کا یہ حال ہی کہ اُسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضاے متحرکہ حرکت مین بقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہی باین نظر لطف حقتعالی جلشانہ شامل حال ہو کر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہی اور اُسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہی پٹھے کے ساتھ اُسکو جمع کیا اور اسطرح پر درآوردہ کیا اور ملا دیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ شی واحد کے معلوم ہوتے ہین۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب اور رباط مین پیوند رکھتا ہی بہر حال مین باریک ہوتا ہی اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضائے مقام روئیدگی مین مقدار معتد بہ کو نہین پہونچتی اور نہ اسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی اور حجم پٹھہ کا نزدیک سنت ایسا ہوتا ہی کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم راس اور مخارج عصب اُس جرم کے متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصاً اُس حجم پر جو بوقت تقسیم اور شاخدار

اور اس قصبۂ صغری کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین ان دونون کے ہین ڈھانپتا ہی اور قصبۂ کبری کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہی تاکہ مضبوط اور قوی ہوجاے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہی **فصل انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین** زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہی دخول سے اُن دو زیادتیون کے جو کنارے پر ران کے اُن دو نقرون مین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور ان دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر جا ہوا ہی اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست بیٹھ گیا ہی بذریعہ رضفہ کے جو عین رکبہ ہی اور رضفہ گول ہڈی ہی مثل سنگریزہ کے اُسکی منفعت یہ ہی کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت ٹیک کر بیٹھنے کے پھٹ جانے اور اُتر جانے سے ہوتا ہی اُسکے بچاو کی مقاومت کرتا ہی اور ستون دیا گیا مفصل ممتو کہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہی اور اُسکے مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اسلیے کہ اکثر دشواری پیچیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہی اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہین ہوتی اور دونون طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہی لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہی اور اسجگہ درشتی بروقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہی اور خدا کو بہتر معلوم ہی **فصل تیسوین قدم کی تشریح مین** قدم کی خلقت اسواسطے ہی کہ وہ آلہ ہی ثبات اور ٹھہرنے کا اور اُسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اسیکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہی جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بروقت کھڑے ہونے کے خصوصًا وقت مشی کے خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوے کے ہو کہ مقاومت اُس اعتماد کی جو واجب ہی پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہوجائے یہ بھی ایک منفعت ہی کہ دور کی چیزون کے پاس جانا ہوسکے اور کچھ گزند نہ پہنچے اور شامل ہونا قدم کا اُن چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور اُن تیزیون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اسکے بہت سے فائدہ ہین انمین سے ایک یہ ہی کہ قدم چسپان خوب ہوتا ہی اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہی خوب چھپ جاتی ہی اگر اُسکے چھپانے کی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چمٹتا ہی جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کرلی جاے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی ہو اُسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہی بہت بکارآمد ہوتی ہی اور خوب کام دیتی ہی بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی ہی۔ اور ایک منفعت یہ ہی جو بار بار بیان کیگئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جاے تو سب بیکار نہین ہوئین چھبیس ۲۶ ہڈیون سے قدم مرکب ہی کعب ہی کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہی اور عقب ہی کہ ثبات مین اُسپر اعتماد ہوتا ہی اور زورقی ہی کہ وہ اخمص سے متعلق ہی اور چار ہڈیان رسغ کی اُن سے مشط مین اتصال ہوتا ہی اور ایک ہڈی نردی الشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہی اُسکے سبب سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہی اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین کعب انسان کے قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہی گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیون مین اشرف ہی کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہی جسطرح سے عقب رجل کے ہڈیون مین اشرف ہی ثبات کی منفعت مین کعب رکھا ہوا ہی بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونون قصبون سے اور وہ دونون شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنے اوپر نیچے اور دونون جانبون وحشی و انسی سے کعب کے دونون کنارے عقب کے دونون نقرون مین داخل ہوتے ہین اسطرح پر کہ جسطرح گڑھے مین کوئی چیز داخل ہو کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہی کہ اُسکے ذریعہ سے انکا دونون مین اتصال بخوبی ہوجاتا ہی اور جو مفصل ان دونون کے درمیان ہی اسکی نسبت

ٹھونکتا ہی پس پھٹ بجاے اُسکے صدمے سے۔ ناخن کی پیدایش ہمیشہ مقرر کی گئی اسلیے کہ وہ ایسے مقام مین ہی جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہی **فصل پچیسوین عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سُرین کے دو ہڈیان داہنے بائین مین کہ بیچ مین ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونون مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیون کے واسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیون کے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہی اُسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل آگے کے ہی وہ استخوان عانہ ہی اور جو حصہ متصل خلف کے ہی وہ اعظم الورک ہی اور جو حصہ متصل اسفل انسی کے ہی اسکا نام حق الفخذ یعنی الش یران ہی اسلیے کہ وہ گڑھا کہ جسمین ران کا گول سرا داخل ہوتا ہی اسی چوتھے حصہ مین ہی۔ اس ہڈی پر شریف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیہ منی مردون کی اور مقعد اور سُرم یعنے دہان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہی **فصل چھبیسوین کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہی کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہی۔ دوسرے جگہ بدلنا برابر جگہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہی۔ قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہی ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہی چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا کہ جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہی اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہی اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤن کی ران کی ہڈی ہی جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہی اسلیے کہ وہ بارکش ہی کل اوپر کی چیزون کی اور اُٹھا لیجانے والی ہی نیچے کی چیزون کی اُسکے اوپر کا کنارا قبہ دار ہوا تاکہ بیٹھ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہی وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا تقعیر ہی جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ اگر وہ سیدھی اور ہموار ہی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنے ترچھے پاؤن چلنا اسطرح پر کہ دونون ایڑیون کا بعد بہ نسبت انگلیون کے زیادہ رہتا ہی جسطرح افحج چلتا ہی کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزاء پاؤن کی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے مین اس ہڈی کی دو زیادتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے۔ اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہی ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہی اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہی کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہی مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونون ایک ہی جگہ پر تمام ہوئین اُسکو قصبۂ صغری یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین۔ ساق بھی جانب وحشی محدب ہی پھر نیچے کے کنارے مین دوسری تحدیب ہی بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے۔ قصبہ کبرے درحقیقت وہی ساق ہی ران سے چھوٹی بنائی گئی اس لیے کہ جب جمع ہوے اُسکے واسطے دونون سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اٹھانا اوپر کی چیزون کا او سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی ہی غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہی غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہی حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اٹھانے مین اوپر کی چیزون کے جیسے پنڈلی والے اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور سرے پتلے اور نیچے کی ہڈیون سے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے انگلیون کے نہایت پتلے ہوگئے ان انگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروطین مقصود ہے اسیقدر انگلیونکو حاصل ہو۔ ہڈیان انگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور مجوف بلا تجویف اسیطرح کی بنائی گئین تاکہ حرکات پائدار اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شی قابل گرفت ہو اور لپٹین اور دبائین اُس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہے۔ ایک انگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسری کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین۔ کنارے کی انگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر انکی تحدیب ایسی جہت مین بنائی گئی کہ اُس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنے کے کل انگلیون کی صورت شبیہ بہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوجاے۔ باطن انگلیون کا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام سے انگلیون کو اور رگڑ پہنچنے والی چیزون کے ملنے سے بروقت گرفت کے جہت خارج مین انگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہنچانیوالا نہ ہوجائین۔ پورون مین انگلیون کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شی کے بیچ کی انگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اُسکے بعد بنصر کے اُسکے بعد سبابہ کے اُسکے پیچھے خنصر کے بترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے انگلیون کے بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باہم چارون انگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آئے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہے سب انگلیون کے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اسلیے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہو سکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونون ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے ابھی مین نرہتے دونون ہاتھون کا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اُٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونون ہاتھون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ ابہام کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے جسوقت چارون انگلیان کسی طرف ایک شی کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا انکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لے لینا کف کا بڑی چیز کا ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے سے مثل ڈھانکنے ہے اُس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپاے بنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتے ہین۔ سلامیات یعنی ہڈیان انگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکون کے اور نقر یعنی گڑھون کے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اُنکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے۔ انگلیون کے مفاصل ربطہ تو یہ تر شامل ہین اور غضروفی جھلیون سے ملتے ہین اور مفاصل کے گڑھے اُن سے پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون سے جنکا سمسمانیات نام ہے

فصل چوبیسوین ناخن کی تشریح اور اُن کی منفعت کا بیان

ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے **پہلی منفعت** تکیہ ہو انگلی کے پورکا تاکہ سست نہوجاے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کی گرفت مین **دوسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان چھوٹی چیزون کے چننے پر **تیسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے **چوتھی منفعت** بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کے واسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کے واسطے ہے ناخن کے کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ریشہ یان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اُس چیز کے جو اُسکو

تاکہ آفت عام کل پیوند کو نہو اگر کسی طرح پہونچے - اور ہڈیان رسغ کی سات ہین اور ایک ہڈی زایدہ ہی اصلی سات ہڈیون کی دو صفین ہین ایک صف متصل پہونچے کے ہی اُسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کے ہی پس ضرور ہی کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صفت کی چار ہین اس لیئے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور اُنگلیون کے ہی اسی جہت سے ضرور تھا کہ وہ صف زیادہ چوڑی ہون اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیون کے وہ سری جو متصل پہونچے کے ہین باریک اور بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین آٹھوین ہڈی جو زائد ہی وہ دونون صفون مین رسغ کے داخل نہین ہی بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہی تاکہ حفاظت کرے اُس چھوٹے عصب کی جو کفدست مین آیا ہی صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہی رسغ کیواسطے بسبب اجتماع سرہاے استخوان رُسغ کے پس داخل ہوتی ہی اُس فقرے مین جسے ہمنے ذکر کیا بیان ہین دونون کنارے زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہی مفصل انبساط اور انقباض کا - اور یہ آٹھوین ہڈی زائد نہ داخل ہین داخل ہوتی ہی اُس فقرے مین جو ہڈیون مین رسغ کے ہی پس اسکے ذریعہ سے مفصل التوا و انبطاح پیدا ہوتا ہی **فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین** مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہی تاکہ اگر کوئی آفت اسمقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہی بروقت قبض کے اوپر اٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزون کے یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندھی ہوئی ہی تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کے کفدست اُس چیز کے جسپر شامل ہو اور جسکو گھیرے اور بند کرے یہانتک کہ اگر جلد کفدست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئینگی گویا کہ متصل ہین اور اُنکے فصول حس سے بعید ہین اور باوجود اسکے بندش نے ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہی مگر ان ہڈیون مین تھوڑی سی لطافت اُس انقباض کی ہی جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہی ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون اُنگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اُس جانب سے جو رُسغ سے ملتی ہی تاکہ خوب اتصال ہو اُنکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی اُنگلیون کی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال ان کا ان ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اُنہین گڑھا پڑا ہوا ہی جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہی مفصل رُسغ کا مع مشط کے پیوند پاتا ہی ان فقرون مین جو کنارے ہڈیون رُسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہی اُن فقرون مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پھنسی ہوئی ہین غضاریف سے **فصل تیئیسوین انگلیون کی تشریح اور اُن کی منفعت کے بیان مین** اُنگلیان آلات مقرر کی گئی ہین گرفت مین چیزون کے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اُنسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہی اور اُنگلیون مین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ اُنکے حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور پھر ہر انگلی ایک ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اُنکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان اُن لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ پھر جانے کسی مادہ کے گر جائین اور قبض و بسط نکر سکین - اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیون مین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بھی اُنکے واسطے پیدا ہوتی ہی اور یہ بات ضرور اُنہین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اُس چیز کے جسکے پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہی اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہی اُتنی نہوتی اور اعتیاج طرح طرح کے حرکات کرنے کی زیادہ ہی بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے ایسی ہڈیون سے جنکے قاعدے عریض

اور عروق کے مقر رکیگئی ہی اور دوسری زیادتی جو مفصل ظاہر کے ہی اُس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہی اسطرح پر کہ فقرۂ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اسی فقرہ کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین ضرور ایک شی بطور نفیۂ انار کے ہی اور دونون کنارون پر اس نفیہ کے آگے اور اوپر سے ایک فقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا فقرہ ہوتا ہی اور فقرہ انسی اوپر والا ان دونون مین سے برابر اور چکنا ہی کوئی مانع اسپر نہین ہی اور فقرہ وحشی ان دونون سے بڑا ہی اور جو چیز فقرۂ انسیہ سے ملتی ہی چکنی نہین ہی اور نہ اُسکا گڑھا مستدیر ہی بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہی جسوقت اُس مین زندہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہی اور اُس تک پہونچتا ہی ٹھہر جاتا ہی اور ہم عنقریب بیان اُس حاجت کا جو ان دونون کی طرف ہی کرینگے- اور بقراط نے ان دونون کا عقبتین نام رکھا ہی یعنی ہر ایک کو عقبہ کہتا ہی **فصل اُنیسوین تشریح ساعدین** ہو ہونچا کہ دو ہڈیون سے مرکب ہی جو طولاً آپسمین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہی اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہی اور ہر ایک اُسکو زند اعلی کہتے ہین اور پیچھے والی کہ متصل خنصر کے ہی وہ موٹی ہی اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہی- اور زند اسفل اُسکا نام ہی- زند اعلی کی منفعت یہ ہی کہ اُسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنے لپٹنا اور انبطاح یعنے گر پڑنیکی ہی اور منفعت زند اسفل کی یہ ہی کہ اُس سے حرکت بازو کی انقباض یعنے کھچنا اور انبساط یعنے پھیلنے کی تمام ہوتی ہی اور وسط دونون زندون کا باریک ہوا اس لیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوے ہی اُسکی گندگی نے اُنکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہی اور ثقیل بھی ہونے پائے بلکہ سبک رہے کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوے کہ حاجت اُگنے رباطات کی ان دونون سے زیادہ ہی چونکہ بکثرت دھکہ دینے والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہی کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین زند اعلی ترچھا ہی گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کر کے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہو جاتا ہی اس اعوجاج یعنے کجی کی منفعت یہ ہی کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہی- اور زند اسفل سیدھا ہی اسلیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہی **فصل بیسوین مرفق کی تشریح مین** کہنی مرکب ہی مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے- زند اعلی کے کنارے پر ایک فقرہ ہی منہدم یعنی درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے اگر مرتبط ہو جاتا ہی اور گھوم جاتا ہی اور اسی فقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہی- اور زند اسفل کہ اُسمین دو زیادتیان ہین جنکے بیچ مین ایک چیز بطور نفیہ کے مشابہ حرف سین کتابت یونانی اسطرح پر ہی) اور یہ نفیہ محدب اسطح ہی جو سطح اُسکی تقعیر مین ہی تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نفیہ مین کنارے پر اُس عضد کے جو مقعر ہی گرشکل اُسکی تقعیر کے مشابہ حدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہی پس انہدام سے اس نفیہ کے جو بیچ در میان دونون زیادتی زند اسفل کے اس نفیہ مین ہی ملتی ہی مفصل مرفق سے جسوقت دونون سرے نفیہ کے ایک دوسرے پر حرکت کر کے پیچھے اور نیچے پھرین یا ہاتھ کھلتا ہی جسوقت آڑ کرے نفیہ دونون دیوارون فقرہ حاسہ سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نفیہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہی ہاتھ کھینچکر ایسا ہوتا ہی کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین حاس ہو جاتی ہی- دونون کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہین مثل شی واحد کے اور بیچ مین ایک مغاکچہ وسیع پیدا ہوتا ہی جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہی اور جسقدر رغانہ ہونے سے باقی رہتا ہی وہ محدب اور چکنا ہوتا ہی تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے خلف فقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہی طول مین اور قریب ہی منفعت اُسکی ہم بیان کرین **فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین** باریکی ہو یہ سرست کو کہتے ہین اور یہ عضو مرکب ہی بہت سی ہڈیون

تاکہ عضد سینہ کے متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات حرکات مین اسکے واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے **دوسری منفعت** یہ کہ نگاہبان ہین اُن اعضا کے جو سینہ مین محصور اور گھرے ہوئے ہین اور قائم ہون مقام سناسن فقرات اور اجنحہ فقرات کے جسمقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ خواص ہین کہ اُن صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہی تا اینکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاکچہ جو غائر نہین ہوتا پیدا ہوتا ہی اُسمین مدور کنارا عضد کا داخل ہوتا ہی اور اُس نقرے کے واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف کی طرف اسکا نام اخرم ہی اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنے کوّے کی چونچ اسی زیادتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انخلاع یعنے باہر نکلجانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہی دوسری زیادتی داخل اور اسفل ہین ہی سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہی پھر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اُسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب ہوتی جاتی ہی منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہی پشت پر کتف کے ایک زیادتی بشکل مثلث ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہی تاکہ مسطح اور ہموار ہونے پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اُٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہی اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہی اور اسکا نام عیر الکتف ہی یعنے تیری سرکتف - اور نہ ایسا عریض ہونا کتف کا نزدیک اُس غضروف کے ہی جہان پر گول سر امتصل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا ان کا غضروف سے بنظر اُسی علت کے ہی جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہی **فصل اٹھارھوین تشریح عضد مین** ہاتھون کی ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اُسکے اوپر کا کنارہ محدب ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا اسقدر ایک جوڑ نیم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کے جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنے یہی جوڑ اکثر اُتر جاتا ہی اس نرمی سے دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین - امان یہ ہی کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت جنبش حرکات کا مختلف جہات مین ہی لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اُسکے اوتر جانے کا ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی - اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہی - اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین **ایک** اُنمین کا عریض غشائی ہی کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہی جسطرح اور مفاصل مین بھی صورت رباط کی واقع ہی **دوسرا اور تیسرا** رباط یہ دونون اخرم سے اُترتے ہین ایک اُنمین کا جسکا کنارا عریض ہی کنارہ عضد کو شامل ہی اور دوسرا اُنمین کا بڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کے اُنھین ارابطہ سے اُترتا ہی اُس زیادتی سے جو نزدیک ہی حز کے یعنے اُس شئے کے جو بطور تیغہ ازاران دونون کے واسطے بنائی گئی ہی اور شکل ان دونون کی چوڑی ہی خصوصًا بروقت مماس ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہی کہ مستبطن عضد ہوتے ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے ہین اُس عضل کے جو باطن عضد پر رباط بنا گیا ہی بازو مین تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہی اور تحدیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضل اُسپر بنا جاتا ہی - اور جو عصب اور عروق اس بافت کے تانے بانے مین داخل ہین اور وہ بھی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اس چیز کا جسے انسان بغل مین لیا چاہے اور تاکہ درست ہو اُٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارہ بازو کا نیچے والا اُسپر دو زیادتی مثل خلق مرکب ہوئے ہین اُنمین جو متصل باطن کے ہی طولانی اور دقیق ہی اور اُسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب

خواہ احشار غذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کے واسطے ہوائے مجتذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جانے اور یہ بھی ایک فائدہ ہی کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کے درمیان ہین عضل صدر آسکے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل بافعال تنفس ہین انکا معین ہی۔ ہر گاہ سینہ محیط ریہ او رقلب کا ہی اور ان دونون کے ہمراہ جو چیزین ہین اُنکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہی تبس ضرر ہوا کہ اُن دونون کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر اُن آفتون کی جو ریہ او رقلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہی اور باایہمہ مضبوطی اُنکی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی او رکچھ ضرر نہ پہونچنے پائے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی سے اُن چیزون کے جسپر وہ مشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ نزدیک سینہ کے ملتقی ہوئین اور محیط ہوئین عضو رئیس کے جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کے ہین اُنکی پیدایش مثل مُہرہ یعنے ہیکل کے پیچھے سے ہی کہ اُسکو حاشیہ بغیر نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ملی بلکہ درجبدرجہ اُسمین انقطاع پیدا ہوا ہے اور ہر جو پسلی ہی اُسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہی اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہی یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضاے غذا کی مثل کبد وطحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائین اُنمین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہی جسوقت غذاؤن سے پُر ہو اُسمین تنگی نہ آنے پائے اسیطرح بحالت نفخ ریحی کے سات پسلیان کہ جو اوپر ہین انکا نام اضلاع صدر ہی اور یہ ہر جانب سے سات ہین دو بیچ والی اُنمین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل بکمال احتیاط پر ہی اسباب ہین کہ اندرونی شی کو بخوبی شامل ہون اور یہ پسلیان اوّلاً اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر پلٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ ہو جاتا ہی جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیون کا وسیع تر مکان مین ہو۔ ہر واحد مین ان اضلاع کے دو زیادتیان داخل ہوتی ہین دو مغاک اندرونی ہین جو ہر بازو پر واقع ہین اس جہت سے ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہی اور یہی حال ہی سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی ہڈیون سے ہی پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی ہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی او راضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری پسلیان ہین اور اُنکے سرے متصل بغضاریف پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمون کے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضاے نرم سے ملین اور حجاب سے بھی اُن کو اتصال ہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین اُن اعضا کو ایسے جرم سے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہی **فصل پندرھوین قص کی تشریح مین** یعنے سینہ کے قص یعنی سر سینہ مرکب ہی سات ہڈیون سے اور کل کی ایک ہڈی نہین بنائی گئی اُسمین منفعت ہے جسکا اوپر بیان کر رہے ہین اور یہ بھی منفعت ہی کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے مین اُس چیز کے جو اُسکے گرد ہی اعضاے تنفس سے بیچ انبساط کے اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت پوشیدہ اُنکی ہی اُسپر معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئین کہ اُن سے التصاق ایک ایک کا باقی رہے اسفل قص کے متصل ہوتی ہی ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہی اور اُسکا نام خنجری رکھا گیا اسلیے کہ مشابہ خنجر ہی اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہی اور درمیان ہر سینہ اور اعضاے نرم کے واسطے ہی کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین **فصل [۱۶] سولھوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین** ہنسلی کی ہڈی دونون جانب پر سر سینہ کے رکھی ہوئی ہی بیچ مین نزدیک نحر کے خالی ہی جہان گڑھا سا معلوم ہوتا ہی اور محدد کیے ہوئے ہی ایک فرجہ یعنے گہری جگہ جسمین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑھنے والی ہین اور وہ پٹھہ جو دماغ سے اترتا ہی بعد اُسکے جانب وحشی کیطرف مائل ہوتا ہی اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہی اُسی پٹھہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہی اور شانے اور پچھے دونون سے مل کر عضد بنتا ہی **فصل سترھوین کتف کی تشریح مین** شانہ کی خلقت دو منفعتون کے واسطے ہی ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اُس سے متعلق ہون

اوپر جتنے مہرے ہین اُنکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ اُنکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جاوین مستغنی ہی بلکہ بزرگی اسقدر کہ جو سناسن اور اجنحہ سے پیدا ہوتی ہی تکثیر زوائد سے انکو بے پروا کرتی ہی۔ اور چونکہ مہرے سینہ کے گردن کے مہرون سے بڑے تھے اسلیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون پر برابر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرے کو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہر کو کم اور یہ کمی و بیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہی اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے انکا جرم متحمل اس بات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرے لہذا مہرہ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

فصل دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین فقرات قطن یعنے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن اور اجنحہ جوڑے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ واقع کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہی واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعلاوہ حامل ہی واسطے استخوان عانہ کے او منبت ہی پانون کے پٹھون کا

فصل گیارھوین تشریح مین عجز کے ہڈیان عجز مین تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تہندم یعنے درستی او راستواری مفصل کی اور اجنحہ کے عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین عصب اُن ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہی کہ حقیقتاً اُنکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اُنکو نہ پہونچے بلکہ مفصل سے دورتر او رہبت داخل بطرف قدام اور خلف کے ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین

فصل بارھوین تشریح عصعص مین تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہی مرکب تین فقرون غضروفی سے ہی کہ اُنکے واسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائیش اُنکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہی جسطرح گردن مین ہی بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہی کہ وہ زوج نہین ہی

فصل تیرھوین مثل خواتمہ کے منفعت پشت مین پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ہم کرتے ہین۔ ساری پیٹھ بمنزلہ شئی واحد کے ہی اور جو افضل اشکال تھے یعنے شکل مستدیر اُسکو ملی ہی اسلیے کہ شکل مستدیر بہ نسبت سب شکلون کے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہی اسیواسطے قبہ دار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطے کے جو دسوان فقرہ ہی اور یہ دسوان فقرہ قبہ دار نہوا اگر کسیطرف اُسمین قبہ ہوتا تو دونون خمدار سرے نیچے اوپر کے اُسپر منہدم ہوتے۔ اور باندازہ نہ جھکتے اور جگہ بناتے کہ درست بیٹھین۔ دسوان فقرہ واسطہ ہی واسطے مناسبت کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہی بلکہ طول مین ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہی اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہی کہ واسطہ ضد اس حرکت مین زائل ہوتا ہی اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کے مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوتے ہین ملجانے پر اسلیے پشت کیواسطے لقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ فقرے مخلوق ہوے بعد اُسکے لقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسیواسطے کیطرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اسیواسطہ کا ضد جہت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھنچ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو جاے

فصل چودھوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنھین گھیرے ہوے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کے اعالی کو یعنے او پر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہونچتی تو تمام عضو ماؤف ہو جاتا یہ بھی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہی کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہی بالطبع

شرکت رکھتا اور ہر آئینہ عصب ثابت بنظر ضرورت کے باریک ہوتا اور نابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ یکجا
ہوتے اور فقرۂ اولی کی شرکت بھی بدستور ہوتی۔ اور فقرہ اولی مین اگر دونون جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہوچکا ان
وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرۂ ثانیہ کے دونون جانب سنسنہ مین ہون استحکام پر جہان محاذات دونون ثقبہ فقرۂ اولی کے بھی باقی
رہے اور جرم فقرۂ اولی کا دونون کی مشارکت کا متحمل ہو زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرۂ اولی سے
بندھی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرۂ اولی کے ساتھ اور مفصل سر مع فقرۂ اولی کے فقرۂ ثانیہ کے ساتھ ہے اور یہ دونون مفصل کل فقرات مفاصل کے
نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف اُن حرکات کے حاجت شدیدہ ہے جو ان دونون سے ہوتے ہین یعنے سر سے اور فقرۂ اولی
مع فقرۂ ثانیہ کے اور یہی حاجت ہے کہ بہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پورے اور ظاہر ہون اور جسوقت سر کو مع مفصل ایک دو فقرون کے
حرکت ہوتی ہے دوسرا ان دونون کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہوجاتا ہے اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شی واحد کے ہوجاتا ہے یہانتک کہ اگر سر کو
آگے اور پیچھے حرکت ہو اُسوقت سر مع فقرۂ اولی کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہے اور اگر سر کو طرف جانبین کے بلا ترتیب حرکت ہو تو فقرۂ اولی اور ثانیہ
بمنزلہ استخوان واحد کے ہوجاتے ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کے فقرون کی اور انکے خواص تھے جو لکھے گئے **فصل نوین از جملۂ اولی**
سینہ کے فقرات اور اُن کی منفعت کے بیان مین فقرے سینہ کے جن سے اضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائے
تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ اُسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے
ہوے اور ان فقرون کے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سنسنہ متصل اعضائے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے اجنحہ مہرون
صدر کے سخت ہین اور مقام کے مہرون سے اسلیے کہ اتصال اضلاع کا اُنھین مہرون سے ہوتا ہے سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن
بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجاے اور جبکہ سناسن کے سرے انمین در آئے تو اُنکی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عریض
بنائی گئی تو تنگ اسلیے کہ اُنکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف دبی ہین کہ جنمین فقرے التقام کے ہین یعنے وہ مغاک جنکے اندر مہرے
چھپ جاتے ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اُنہین سے نکلتے ہین وہ حد یہ کہ جو فقرون مین منہدم ہوے ہین اور اُسکے سناسن کا انحدار
اسفل کی طرف ہوتا ہے اور دسوین زیادتی مفصلی کے اوپر یعنے نوین زیادہ اُسکی سناسن کھڑے ہوے اور مضبوط ہین اور اس کی
زوائد مفصلیہ کے واسطے دونون طرف سے مغاک ہین بے لقمہ کے اسلیے کہ اُسکا التقام اوپر اور نیچے دونون جانبون سے ہوتا ہے یہ
جو دسوین مفصل کے نیچے ہے اسکا التقام اوپر سے ہے اور فقرہ اُسکا نیچے سے اور سناسن اُسکے منجذب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان کے
منافع ہم ذکر کرین بارھوین فقرہ کے واسطے جناح نہین اسلیے کہ شدت حاجت بجہت اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کے واسطے ایک دوسری تدبیر
کی گئی ہے کہ جو ساتھ منفعت وقایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اُسکا یہ ہے کہ مہرۂ قطن یعنے میان دو ران کے اُنہین حاجت عظم زیادہ ہے
اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزونکا بوجھ اُٹھائے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور تقسیم مفاصل
مین بعد دیگر ہون پس انکے مفاصل کی زوائد دو چند کیے گیے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنے مہرہ قطن متصل بارھوین
فقرہ صدر کا ہے اُسکے مشابہ ہو لہذا اُسکے زوائد مفصلیہ مضاعف کیے گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہین تھی ان زوائد مین خرچ ہوگئی بعد
اُسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہے جو چیز کہ عریض ہوئی ہے مشابہ جناح کے ہوجائے اسطرح کی خلقت مین دونون منفعتین جمع ہوگئین
یعنے جناح کا بھی کام نکل آیا اور استواری بھی پیدا ہوئی یہ بارھوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہے اور اسی بارھوین تک

طرف مائل ہوتا ہی اور اُس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہی اس جہت سے اسکے واسطے دوسرا فقرہ علحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرۂ ثانیہ ہی
اور اُسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہی ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذر اور نفوذ ثقبہ فقرۂ اولی مین آگے نخاع کے
ہوتا ہی اور ثقبہ ان دونون مین مشترک ہی اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہی بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ مابین پیش
او پس کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ و اخذ کے زیادہ درکار ہی اندازہ عرض کا موافق بڑے سے
نافذ کے اُن دونون سے مقرر کیا گیا ہی اور اکبر نافذ نخاع ہی اور اس زیادتی کا نام سن ہی نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ
کے پوشیدہ کردیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کردین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی
حرکت سے اور نہ اُسکے مکان مین تنگی پیدا کرے یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہی اور استخوان راس کے فقرہ مین ڈوب جاتی ہی اور اسکے
گرد وہ فقرہ پھرتا ہی جو استخوان سر مین ہی اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہی۔ یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے
پیدا کیا گیا ایک تو یہ نہایت محافظت کرے دوسری منفعت یہ کہ پتلی جانب مہرہ کے داخلی ہو خارجی نہو۔ فقرۂ اولی کی خاصیت
یہ ہی کہ اُسمین سنسنہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اُسمین ثقل پیدا ہوتا اور اُسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی
ضرر قوی کی دافع ہوتی ہی وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہی اور یہ بھی سنسنہ نہونے کی وجہ ہی کہ اگر ہوتا تو عضل اور
عصب کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہین اُسکے سر شکستہ ہونے کا خوف تھا یا آنکہ حاجت استحکام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہی اسلیے
کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کے ہی فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے کے آفات سے محفوظ ہی اور انھین وجوہ
سے اسمین اجنحہ بھی مخلوق نہین ہوئے خصوصاً جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اُنکی اس فقرے کی دونون پہلوون مین بہ تنگی رکھی گئی
اسلیے کہ اسکو سیدرے سے نہایت قرب ہی پھر اجنحہ کے واسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی فقرۂ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہی کہ عصب اسکے جانبین اور
ثقبہ مشترک سے نہین نکلتا بلکہ اُن دو ثقبون سے نکلتا ہی جو اسکے اوپر کے دونون جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب
کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہ پر سے دونون زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہو جاتی ہین اور جس جگہ اُن دونون کے حرکات قوی
ہوتے ہین ہر آئینہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا استقامت پر ہوتا جس جگہ پر دوسرے فقرہ مین دو نون زیادتی
فقرۂ اولی کی در آتی ہین وہ زیادتیان فقرۂ اولی کی جو دونون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہی داخل ہوتی ہین تب
بھی مضر ہوتا مخرج عصب کا اس لائق بھی نہ تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اُن اسباب کے جو اور مہرون کے بیان مین ذکر کیے جائینگے
اور نہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہی بہ سبب واقع ہونے اس زیادتی کے جسکا نام سن ہی
پس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تھوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہ قرار پائے یعنی جہان سے یہ عصب وسطین
قرار پائے درمیان خلف اور جانب کے بہ نظر ضرورت کے یہ بھی واجب تھا کہ دونون ثقبہ چھوٹے ہون پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون
اور دوسرے مہرے مین جب یہ بات ممکن نتھی کہ مخرج عصب کا اُسمین اُوپر سے ہو جیسا پہلے مہرے مین ہوا اس لیے کہ اسمین خوف تھا کہ
اگر اُسکا مخرج عصب بھی مثل فقرۂ اولی کے ہو تو بحبست حرکت فقرہ اولی کے عصب ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے اس حرکت فقرۂ اولی
سے وہ حرکت مراد ہی کہ جو واسطے جھکانے سر کے آگے کیطرف یا پلٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہی اور یہ بھی ممکن نتھا کہ مہرۂ ثانیہ مخرج عصب کے آگے یا
پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ مخرج عصب بین و یسار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرۂ اولی کے مخرج عصب سے

اُس چیز پر جو اُسکے ماتحت پشت مین ہو واجب ہو کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہو جسوقت ارادہ حرکات کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے اور جسوقت کہ پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلیٰ کو اقسام عصب خاص ہو وہ بہ نسبت اُس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہو اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہوں - اور جبکہ چھوٹا ہوتا اور تجویف مین وسعت ہوتی اِن دونون وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہوگیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ بیان وثاقت اور مضبوطی پر ایک ایسی چیز معین ہو جو اُس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہو یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی یہیں دو معین اس فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرۂ عالیہ سب فقرون سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کے فقرون مین سے رقیق ہو اسیواسطے اُنکی سناسن چھوٹے پیدا کیے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے اور آفت رسیدہ ہونے کی زیادہ ہوتی سنسنون کی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے چنانچہ دوہرے سرے ہین دو چند بہ نسبت اور جناحون کے اور چونکہ حاجت فقرون کو طرف حرکت کے زیادہ ہو بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اُٹھانا فقرون کا عظام کثیرہ کو اسقدر نہین پڑتا جتنا فقرون کے ماتحت چیزون کو اُٹھانا پڑتا ہو اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرون کے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل ماتحت گردن کے - اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے انکے مضبوطی مین سے فوت ہوگئی تھی اُسکے مثل خواہ اُس سے زیادہ بہت احاطہ عصب اور عضل اور عروق کے وثاقت اور استواری پیدا ہوگئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی رشتہ توثیق مین بوجہ انکے نرم ہونے کے کمی ہونے پائی بلکہ مقدار محتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کافی ہوگیا مترجم کہتا ہو جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بہبت مہرون کے نرم ہونے کے اُس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرون کے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوے کہ مہرے کی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونے کے اُسقدر بلکہ اُس سے زیادہ پیدا ہوگئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اُسیقدر باقی رہی - متن زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہو بلکہ گردن کے زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج اُنکے عصب کے مشترک رکھے گئے جسطرح ہمنے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہو کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہین تھا کہ خاص طور کے ثقبہ اسمین رکھے جاتے سوائے اُس فقرے کے اُنھین سے جسکو ہم لکھ گئے مستثنیٰ کرینگے اور اُسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے اب ہم یہ کہتے ہین کہ مہرہ گردن کے شمار مین سات ہین اور یہی مقدار عدداً و طولاً مین معتدل ہو اور ہر ایک فقرے کے واسطے اُنھین سے سوائے فقرۂ اولیٰ اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے دو رشعبہ اور ایک دائرہ ہو یہیں مخرج عصب ہر دو فقرون کے درمیان مین نصف پر قسمت پاتا ہو لیکن پہلے اور دوسرے مہرے کے واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ اُنکے غیر مین نہین پائے جاتے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہو اُس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولیٰ کے ہو اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہو اُس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرۂ ثانی کے ہو اب واجب ہو کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کرین مفصل اول کی یہ صورت ہو کہ دونون شاخصہ فقرۂ اولیٰ پر اوپر کی طرف دونون جانبون یمین و یسار سے دو فقرہ پیدا کیے گئے کہ اُن دونون مین دو زیادتیان استخوان سر کی داخل ہو تی ہین جسوقت ایک زیادتی اُنھین کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر کی

ہین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہی اور اسکو منتکسہ بھی کہتے ہین اور کبھی چھ زیادتیان بھی ہوتی ہین
یعنی ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین منفعت ان زیادتیون کی یہ ہی کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہو جاے کسی جگہ پر بذریعہ
فقرہ یعنے سنا کچہ قفا کے اور کسی جگہ پر بذریعہ اُن سرون کے جو رؤس القمیہ کہلاتے ہین ان فقرون کے واسطے زوائد ہین اُنکی منفعت نہین ہی
جو اوپر بیان ہوئے بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئے اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اُس صدمے کو جو اُن اعضاے
شریفہ کی طرف متوجہ ہو اور لپٹتے ہین اُنپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین اُنمین جو فقرہ
کے نیچے رکھی گئی ہی اُسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے یمین و یسار مین ہی اُسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زواید سے حفاظت
کی منفعت جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہی اُسکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین اُن مین
ایک منفعت خاص اور بھی ہی وہ یہ ہی کہ اُن اجنحہ مین فقرے پیدا کیے گئے ہین اسلیے کہ اُن اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کے محدب
ہو کر مرتبط ان فقرات یعنے مناکون مین منہدم یعنے درست ہو جائین کہ اوپر انکا کچھ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو فقرے
ہین اور ہر ضلع کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان فقرات مین پیوست ہوتی ہین بعض جناحون کے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مفاصل
یعنے دو ہر سنے پانہ دکے ہوتا ہی اور یہ بات گردن کے مہرون مین ہی اُسکی منفعت آگے بیان ہوگی فقرات کیواسطے سواے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی
سوراخ ہین اسلیے کہ اُنمین ہو کر عصب داخل ہوتا ہی اور نکلتا ہی اور رگون کی درآمد برآمد اُنھین سوراخون سے ہوتی ہی کوئی ثقبہ پورا ایک ہی فقرہ مین
پایا جاتا ہی اور کوئی فقرہ دو ثقبون مین بشرکت تمام ہوتا ہی اُسکا مقام حد مشترک ہی درمیان دونون فقرون کے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونون
جانب ثقبہ ہوتا ہی اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہی اور کبھی ثقبہ ایک فقرہ مین نصف دائرہ سے زیادہ
ہوتا ہی اور دوسرے مین چھوٹا ثقبہ کی پیدایش دونون جانب فقرے مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اسلیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت
اُسمین چیز کی جو داخل اور خارج اس مقام سے ہوتی ہی نہو سکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہی وہان پر ثقبہ ہونا مناسب نہین تھا
اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اُن مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روے ثقل طبعی اور حرکت
ارادی کے ہی لہذا یہ حرکات اُسکو ضعیف کر دیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اُس بندش مین استواری
باقی رہتی اور میل طبعی بھی ان اعصاب کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اس جگہ پر سستی واقع ہوتی۔ یہ زواید جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی
انکے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہو کر چکنا اور نرم کر دیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہو اُسکو انکی سختی
کی اذیت نہو پیچے زواید مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اُنکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہی تعقیب
اور ربطات سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہی اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے
زیادہ ہی بہ نسبت پیچھے ہونے اور اُلٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوے جو منفعا اُس مقام پر واقع ہی
اُسکو اگرچہ کم ہو رباطات لرجہ بھر دینگے فقرات پشت کے چونکہ اُنکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہی مثل استخوان واحد کے ہو گئے ہین اس
خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہی اور نرمی انکی جو چند ہڈیون کی پیدایش سے حاصل ہوئی ہی وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہی

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اُسکی ہڈیون کے بیان مین

گردن کی پیدایش واسطے قصبہ
الریہ کے ہی اور قصبہ ریہ کی پیدایش مین جو منفعتین ہین اُنکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے چونکہ فقرے گردن کے واسطے قصبہ اور ہی کا فقرہ محمول ہی

سوراخون مین جو دونون جبڑون مین اُنکو اُٹھائے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہی جو شامل ایک دانت
کو ہوتی ہی اور اُسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی روابط اور سوائے اضراس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہی لیکن اضراس جو نیچے
کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اُنکے دو سرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصًا دونون ناجذون کے واسطے اور وہ اضراس
جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اُنکے واسطے تین سرے ہوتے ہین اور کبھی چار بھی ہوجاتے ہین خصوصًا دونون ناجذ کے واسطے اور کبھی
اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بحیثیت اُنکے بڑے ہونے کے اور کام زیادہ متعلق ہونے کے اور زیادہ سرے اوپر کے
اضراس مین اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین ثقل کا یہ حال ہی کہ اضراس کے میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کے کردیتا ہی نیچے
کے اضراس کا ثقل مخالف اُنکے گڑنے کے نہین ہی مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہی یعنے فک اعلیٰ مین واقع ہی اور ثقل اُنکا
بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہی جدھر اُنکا سر ہی اُسی طرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا
حال بنظر ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہی کہ اُنکے ثقل کا میل طبعی اُنکی جڑون کی طرف ہی اسی جہت سے یہ ثقل اُنکے گڑنیکا مخالف
نہین ہی بلکہ اُنکے سرون کا بوجھ مائل جڑون کی طرف ہی اس سے اُنکے سرے زیادہ نہین ہوئے متن کسی ہڈی مین حس یقینا نہین ہی کہ وہ
بذات خود چوٹ وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتون مین جو از قسم ہڈیون کے ہین البتہ حس ہی جالینوس نے بھی کہا ہی اور تجربہ بھی شاہد ہی
کہ دانتون مین حس ہی ایک قوت جو دماغ سے آتی ہی اُسنے دانتونکی حس پر اعانت کی ہی تاکہ اُنکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے
تمیز حاصل رہے **فصل چھٹی جملہ اولیٰ سے پشت کی منفعت کے بیان مین** پشت کی خلقت چار منفعتون کے واسطے ہی
پہلی منفعت یہ ہی کہ وہ راہ ہی نخاع کی جسکی طرف حیوان اپنی بقا مین محتاج ہی اسکا تفصیلی بیان تو خاص اُسکے مقام پر کرینگے مگر یہان مجملاً کہتے ہین
کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے ہین جتنی مقدار اسوقت سر کی ہی اُس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اُسکے بوجھ کا اُٹھانا بہت دشوار ہوتا اور
پٹھے کو منتہائے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے پٹھون کا طول اُنکی قوتون کو
اعضائے ثقیلہ کے جذب کرنے مین طرف مبادی اور اصول اُنکے مین اعضا کے سست کردیتا بنظران قباحتون کے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت
کرکے دماغ سے ایک جزو جسے ہم نخاع کہتے ہین اُتار اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اُسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اُسکے جنبات اور اطراف مین
پوری ہوجائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اسے رکھا اسلیے کہ اسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے
بعد اُسکے پشت کو گذرگاہ محفوظ اُس نخاع کے واسطے مقرر فرمایا **دوسری منفعت** یہ ہی کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپر ہی واسطے اعضائے
شریفہ کے جو اُسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گریان پیدا کی گئین **تیسری منفعت** یہ ہی کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ
بنا ہو کل ہڈیون کے واسطے جیسے وہ لکڑی جو ناو کی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہی اُسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندھی جاتی ہین اسیواسطے
پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی **چوتھی منفعت** یہ ہی کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہی اور مختلف جہات
مین حرکت کرتا ہی جھک کر اور پھیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کے ہوتی ہی اسیواسطے پشت مین فقرہ گندھے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی
مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرون کے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھرنیکو
منع کرین **فصل ساتوین جملہ اولیٰ سے فقرات پشت کے بیان مین** فقرہ اُس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہی
جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتی ہین داہنے اور بائین دونون جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور اوپر کی

معتدل ہونا اُسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسری جمع ہونا کسیقدر ہوا کا آگے آنہ فم کے تاکہ دوسری **منفعت** یہ ہی تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہی کہ ہوا کل اسمقام پر جمع نہو جائے جس جگہ سے تقطیع حروف مطلوب ہی لیس یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین ہین بعد ازان جو فائدہ مقدار معین کرنے مین حروف کے دیتی ہی اُسکی نظیر یہ ہی کہ جیسے وہ ثقبہ منصوب جو پیچھے مزمار کے واقع ہی تقدیر اس ہوا کی کرتی ہی اور اُس ہوا کے روکنے سے متعرض نہین ہوتی ہی تیسری منفعت یہ ہی کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اُنکے واسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہی کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور بھی اُسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہی یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین ناک کی ہڈیون کی ترکیب دو مثلث ہڈیون سے ہی جن دونون کے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور زاوئے قاعدے کے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور ان دونون مثلثون مین بجہت دو زاویون کے جدائی ہوتی ہی اور دونون ہڈیان ہر ایک انمین کی ایک اُن دو درزون کنارے والی سے جو منھ کی درزون مین مذکور ہو چکی ہین مرکب ہوتی ہی ان دونون ہڈیون کے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ اُنکے بیچ مین طول درز وسطانی ہر ایک غضروف ایسا ہی کہ جسکا جزو اعلیٰ جزو اسفل سے زیادہ سخت ہی اور حاصل یہ ہی کہ یہ غضروف اُن دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہی منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہی کہ ناک کے جدا جدا دو نتھنے بنا دیتا ہی تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اُترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جدھر سے ہوا ترویح دماغ کے واسطے جاتی ہی بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہی وہ دو غضروف کنارے والے جو ہین اُنکی تین منفعتین ہین پہلی **منفعت** ایسی ہی کہ جو مشترک ہی جملہ اُن غضروفون مین جو کنارے ہڈیون کے واقع ہین اور اُسکے بیان سے ہمکو فراغت ہو چکی ہی دوسری **منفعت** یہ ہی کہ کشادگی اور بخوبی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی ضرورت ہو تیسری **منفعت** یہ ہی کہ معین ہو کر اُنکی بخار دخانی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دونون غضروف کھلجائین اور جدا جدا ہو جائین اور کم ہو جائین اور لرزنے لگین دونون ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کے زیادہ ہی بہ نسبت مضبوطی کے خصوصًا باین لحاظ کہ انمین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور بھی موضع مس سے یہ دونون ہڈیان دور تر واقع ہین **فک اسفل** یعنے نیچے کا جبڑا صورت اُسکی ہڈیون کی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہی کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہی ان دو ہڈیون کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہی اور دو کنارے ان ہڈیون کے جو باقی رہے اُنمین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہی جو ترکیب پاتی ہی ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہوئی کے ساتھ جو لگتی ہی اُس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہی اور ایکدوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گر نہین سکتی

فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین

دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ نام ہی بعض آدمیون مین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنہین یہ چار دانت نہین ہوتے اُسمین اٹھائیس دانت ہوتے ہین دانتون مین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت چوہرے جنکو رباعیتان کہتے ہین یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کی طرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ انکو ناب کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے چار یا پانچ دانت نیچے اور چنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت ہین نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اُگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہی اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا ہی اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اُگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتون کے واسطے جڑین ہین اور سرہین تیز جو گڑتے ہین اُن ہڈیون کے

یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو کچھ صدغ مین جاتا ہی اُسے چھپاتی ہین اور اُنکی وضع طول صدغ مین بقدر تقریب کے ہی اور انکا زوج نام ہی **فصل چوتھی پہلے جملے سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اُنکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین اُنکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہی جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہی اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کے جاتی ہی اور نیچے سے فک اعلی کی حد پر دانتون کی جڑین ہین اور دونون جانب سے ایک درز فک اعلی کی حد ہی جو از طرف گوش آتی ہی اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہی وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہی پھر اُسکے اخیر کا کنارہ وہ اُسکے منتہا پر واقع ہی یعنے وہ کنارا دوبارہ جھکتا ہی طرف انسی فک اعلی کے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہو جاتی ہی جو فرق کرتی ہی درمیان اس فک کے اور درمیان اُس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہی کہ جو قطع کرتی ہی اعلاے حنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلی کے ہین لیکن وہ درزین جو اسکے حدود مین داخل ہین اُنمین سے ایک وہ درز ہی جو قطع کرتی ہی اعلاے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہی جو شروع ہوتی ہی درمیان دونون ابرو سے لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنے اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہی جو شروع ہوتی ہی دوسری درز کے مبدا سے اور مائل ہوتی ہی اُسمقام سے اُترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے چوتھی درز اسکے مثل ہی بائین طرف اور ان تینون درزون کے درمیان مین اور درمیان محاذات منابت اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونون مثلثون کے نزدیک منابت اسنان کے نہین ہین بلکہ درآتی ہی قبل اسکے ایک قاطع جو قریب قاعدہ منخرین کے ہی باینصورت  اسلیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونون مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوئی ہین دونون قاعدے مثلثون کے اور منابت اسنان اور دونون قسمین کنارے کی درز ونسے ان دونون ہڈیونمین سے ایک کو دوسری سے جدا کرتی ہی وہ چیز جو اُترتی ہی درز اوسط سے اس جہت سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل اُترتی ہی اور ایک زاویہ حادہ نزدیک نابین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہی درز فک علی سے ایک وہ بھی درز ہی جو اُترتی ہی درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہی کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچتی ہی فقرہ تک یعنی مغاکچہ قفا تک تین شعبون پر منقسم ہوتی ہی ایک شعبہ تو گذرتا ہی نیچے درز مشترک کے اوپر فقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کے ہو جاتا ہی اور ایک درز یعنے دوسرا شعبہ اسکے قریب یون مین متصل ہوتا ہی بے اسکے کہ فقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنے تیسرا شعبہ وہ ہی اسیطرح متصل ہوتا ہی مگر فقرہ داخل ہوکر اور یہ درز ان تینون مین اسفل ہی بقیاس اُس درز کے جو زیر ابرو ہی پس وہ دور تر ہی اُسمقام سے کہ مماس ہوتا ہی اُسکو اعلاے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون درزونمین سے جدا کرتی ہی وہ سب سے بڑی ہی اُسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہی جسکو درز ثانی جدا کرتی ہی اُسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہی جسکو درز ثالث جدا کرتی ہی **تشریح انف** ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین **پہلی منفعت** یہ ہی کہ وہ معین ہوتی ہی بسبب اُس تجویف کے جسپر شامل ہی استنشاق یعنی سونگھنے مین یہانتک کہ جمع ہوتی ہی اُسمین ہواے کثیر اور قبل از انکہ دماغ مین پہونچتی ہی معتدل بھی ہو جاتی ہی اسواسطے کہ جو ہوا سونگھنے جاتی ہی اکثر اُسکے بورے مین پہونچتی ہی لیکن کسیقدر مقدار صالح اُسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہی اور بھی اُس استنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہواے صالح کا مطلوب ہوتا ہی ایک مقام خاص مین جو آگے آلہ شم کے واقع ہی جمع کی جاتی ہی تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین مترجم کہتا ہی ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری

کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بایں صورت۔ اور تیسری درز مشترک ہی درمیان سر کے پیچھے سے اور اُسکے قاعدہ مین اسکی شکل ایسی ہی
کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اس واسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہی بایں صورت سا
اور وہ درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازی سہم کے دونون جانب واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہو گئی ہین اسواسطے
اُنکا قشری نام ہی اور جسوقت حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اُنکی شکل ایسی ہوتی ہی  یہ شکل طبعی تمام الدرز ہی لیکن سر کی شکلین
غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہی کہ دو برآمدگی نہین سے پیش سر برآمدہ نہو اُسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہی دوسری شکل غیر طبعی یہ ہی کہ بجانب
پشت سر کے برآمدہ نہو اُسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہی کہ دونون برآمدے نہون اور سر مثل کری کے گول ہو کہ جسکا طول و
عرض برابر ہو افضل اطبا یعنے جالینوس نے کہا کہ جسمین ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہی کہ اُسمین قسمت درزونکی برابر ہو اور چونکہ
شکل طبعی مین قسمت درزونکی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین
بھی درز واحد ہو اور درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین۔ فاضل
جالینوس کہتا ہی کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہو سکتی ہی کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن
بطون دماغ سے کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہی مقدم اطبا بقراط نے بھی اصابت رائے
کی ہی اسلیے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح
مین اُن چیزون کے جو قحف سے نیچے ہین سر کے واسطے بعد اُن چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ
ہڈیان اور ہین چار مثل دیوارون کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدہ کے رکھی ہوئی ہی یہ دیوارین یافوخ کے بہ نسبت سخت بنائی
گئیں اسواسطے کہ صدمے چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ پہونچتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہی کہ حاجت تخلخل قحف اور یافوخ کی
دو وجہون سے پڑتی ہی ایک تو اس وجہ سے تاکہ اُسمین بخار متحلل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہی کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو۔ ان چارون
دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہی جو پشت سر کیطرف واقع ہی اس لیے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہی پہلی دیوار
ہڈی پیشانی کی ہی اُسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہی اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہی کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر
چلی آئی ہی ابرو کے قریب یعنے نیچے ہو کر اور اُس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہی دو دیوارین جو یمین و یسار ہین
اُنھین دونون مین دونون کان بنائے گئے ہین انکا نام حجرین ہی کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونون کو درز قشری محدود
کرتی ہی اور نیچے کی جانب ایک درز ہی جو کنارے سے درز لامی کے آکر اُسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہی اور آگے سے ان
دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہی چوتھی دیوار پشت سر کی اُسکو اوپر کی جانب سے
درز لامی محدود کرتی ہی اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہی اور درز لامی کے دونون
کنارون مین درآوردہ ہو کر غائب ہو گئی ہی۔ پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدۂ دماغ کہا ہی وہ ہڈی بسبب ہڈیون کا بوجھ اُٹھائے
ہوئے ہی اسکو وتدی کہتے ہین اُسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوئی ہی ایک منفعت تو یہ ہی کہ بوجہ سختی کے بوجھ
اُٹھانے پر مدد دیتی ہی اور دوسری منفعت یہ ہی کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہی یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی
ہی کہ اُسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسواسطے سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی۔ ہر ایک دو ہڈیون صدغین

دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیون کے جوڑ اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہی کہ اُسکی ایک دو ہڈیون مین زیادتی
پائی جائے اور دوسرے کیواسطے فقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسیطرح پر گڑے کہ اُسے حرکت نہو جیسے دانتون کی جڑین اور مفصل
مدروز وہ جوڑ ہی جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونون ہڈیون مین سے تحازیز یعنے فاصلے ہین دندانہ دار جیسے آرّہ ہوتا ہی اور دندانہ اس ہڈی کے
تیز ہوتے ہین شگافون مین اُس دوسری ہڈی کے جیسے روئین گر یعنے ٹھٹھیرے تانبے کے پترون کو جوڑتے ہین اور اس جوڑ کا نام شان اور درز
کہا گیا ہی جیسے جوڑ کھوپڑی کے اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہی جسے طول مین لغزش ہی جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعد کے اور دوسرا
ملزق وہ جوڑ ہی جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کے فقرون کی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر موثوق ہین

فصل دوسری تشریح قحف اور اُسکی منفعت کے بیان مین کھوپڑی کی سب ہڈیون کی منفعت یہ ہی کہ وہ دماغ کی سپر ہی
اور اُسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہی مختلف قسمون کی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اُسکی دو جملون پر ہو ایک
جملہ کا اعتبار بنظر اُن فوائد کے ہو جو خاص ہڈیون سے متعلق ہی دوسرے جملہ کا اعتبار بنظر اُن فوائد کے ہو جسکو ہڈیان گھیرے ہین اُس
سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہی کہ اگر بسبب اتفاق کھوپڑی کے کسی جزو مین کوئی آفت پہونچے
مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت
یہ ہی کہ ایک عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تھا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہی بنظر اُس حاجت کے جسکو
عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہی
کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہی بایطور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ انکا ہڈیون سے دشوار ہو بجہت غلظت راہ
اور مسلک کے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جائے
اور ایک منفعت اسکی بقیاس اُس لیف عصبی کے ہی جو اعضاے سر مین پراگندہ ہی اختلاف سے اُن ہڈیون کے اُسکے واسطے راہ بن گئی۔
وہ منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دوا ور چیزون مین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہی یا کہ اسکے واسطے طریق اور
منفذ بنے، دوسری منفعت بقیاس طرف اُس حجاب کے ہی جو غلیظ اور ثقیل ہی کہ اُسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اُسکا بوجھ دماغ پر
نہین ہی شکل طبعی اس ہڈی کی یعنے کھوپڑی کی گول ہی دو منفعتون کی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاے داخلی کے ہی وہ منفعت یہ ہی کہ
شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہی بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ یعنے دور دونون کا برابر ہو اور جب
مساحت اسکی بڑی ہو تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجائش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے یہ ہی کہ شکل مستدیر پر
صدمہ چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہی اسواسطے کہ اُسمین قلت مصادمت ہوتی ہی بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط
کے کہ جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو کھوپڑی گول بھی ہی اور طولانی بھی اُسکا فائدہ یہ ہی کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی
وضع اُنکے واسطے واجب ہی تاکہ اُن مین تنگی اور انضغاط واقع نہو کھوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونون جانب سے
جسقدر پیچھے اُترے ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی دو درزون مین سے ایک
درز مشترک ہی پیشانی کے ساتھ لشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہی  اور اسکا اکلیل نام ہی اور ایک درز طول سر کی منصف ہو وہ مستقیم ہی
اُسکو سہمی کہیے اور جب اُسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اُسکو سفودی کہتے ہین اُسکی صورت ایسی ہی کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین اوپر

ایسی ہی جیسے اساس اور بنی شی کو ہی طرف اُسی شی کے جیسے فقرے پشت کے کہ وہ اساس ہین بدنکے اور اُسپر بنا بدن کی ہی جیسے بنا کشتی کی اُس لکڑی پر ہوتی ہی کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہی۔ کہ اُسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہی بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کی رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنے تالو کی اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہی جس سے بڑے بڑے صدمے اور رگڑے اور ٹھوکرین اشیاے موذی کی دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہی اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانٹو نکے نکلی ہوئی ہین اور بعض ہڈیان وہ ہین جنسے بھرتی مفاصل کے سوراخون کی ہوتی ہی جیسے عظام سمسانیہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہین بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام اُنکی طرف بعلاقہ محتاج ہین اُنکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کے صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدنکی ہین جو ہڈی ان ہڈیون مین سے ایسی ہی کہ اُنکی طرف بدن فقط توجہ آڑ یا حفاظت کیے محتاج ہی اور بحرکت اعضا مین اُنکی طرف حاجت نہین رکھتا وہ ہڈیان مسمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ اُنمین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین اور جو ہڈیان کہ اُنکی طرف بدنکو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہی اُنکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اُنکی تجویف ٹھیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم اُنکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنے کا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہو جاتی ہی بلکہ اُسکا جرم سخت ہوا اور اُسکی غذا یکجا ہوئی اور مخ اُسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اُسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیون کی اسواسطے رکھی گئی جسمین بھاری نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہی کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہی کہ جسمین بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا ہی کہ اُنکی غذا اپنے بموجب اُس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان کر چکے ہین اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہی کہ اُنکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بجہت خفیف حرکت کے اُنمین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون۔ یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہی کہ اُنکی تجویف کے اندر داخل ہو کر اُنکو مثل اجسام مسمتہ کے کر دے اور تجویف کم ہو جائے جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہی اُتنی تجویف کم ہوتی ہی اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہی اُتنی تجویف زیادہ ہوتی ہی نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر مذکور تمام ہوا اور ایک حاجت زیادہ انکی طرف یہ ہی کہ اُنمین ایک شی اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اُس ہڈی مین نفوذ کرتی ہی جسکا مصفات نام ہی اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہی اُنمین نفوذ کرتے ہین یہ سب ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بہت سی مسافت نہین ہی بلکہ بعض ہڈیون مین اتنی مسافت کم ہی کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ بغضروف اُن ہڈیون کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اُسی منفعت کی راہ سے ہی جس منفعت کے واسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہی اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اُن دو ہڈیون کے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہی بدون لاحقہ غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیون کے ہین اُنکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بُعد ہی کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہی اور کسی مین اسقدر بعد ہوتا ہی کہ جتنا بُعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہوا اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہی جتنا مفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپندہ مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہی کہ جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی بآسانی حرکت کر سکے بے اسکے کہ اُسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رُسغ کا یعنے جوڑ کلائی اور بازو کا اور مفصل عسر غیر موثق وہ جوڑ ہی جو درمیان پیوند سر دست اور استخوان کتف کے واقع ہی یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہاے پشت پا کے واقع ہی اور عسر غیر موثق اسیوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیون کی حرکت اسمین دشوار اور کم ہی اور مفصل موثق وہ جوڑ ہی جسکی

جذب اور لیف دفع یکجا ہون بلکہ لیف جذب اور امساک کا یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولیٰ ہی مگر انتڑیون مین چونکہ حاجت امساک شدید نہین ہوتی ہی
اس جہت سے لیف جذب اور دفع کی یکجا مخلوق ہوئی ہین کہ کمعاء کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہی ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جنکے اعضاے عصبانی اُن اجسام
کو محیط ہین جنکا مادہ عصبانی اور سے جدا ہی۔ اُن عصبانی اعضا مین سے بعض ایسے ہین کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہین اور بعض دو طبقے رکھتے ہین دو
طبقے کئی منفعتون کیواسطے پیدا کیے گیے **پہلی منفعت** یہ ہی کہ جو عضو اُنکے اندر گھرا ہوا ہی نہایت قوت سے حرکت کرتا ہی اُسکی حفاظت شق ہوجانے سے
وہی چیز کریگی جو خود اپنے جسم مین نہایت مضبوط ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہی اُسکا محیط وہی عضو عصبانی ہوسکتا ہی جو دو طبقے رکھتا ہو
دوسری منفعت یہ ہی کہ احتیاج شدید اس بات کی ہی کہ عضو اندرونی جسم عصبانی متحلل نہو اور نکل نجائے تحلل کا خوف اس نظر سے ہی
کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور نرمی کے تحلل سے بے خوف نہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب سے ہی کہ ایک طبقے کا جسم
اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے بیخطر نہوگا وہ جسم جسکے تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہی جو شرائین مین رہتا ہی اور یہ دونون روح اور
خون ایسی چیزین ہین کہ اُنکی بقا مین کمال احتیاط درکار ہی اور اُنکے ضائع ہونے مین نہایت خوف ہی روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہوگا بذریعہ تحلیل کے
دفع ہوجائیگی اور خون اُسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہوکر نکل جائیگا ان دونون باتون مین خطر عظیم ہی **تیسری منفعت** یہ ہی کہ جسوقت
کوئی عضو بجہت حرکت قوی کے اُسمین جذب و دفع زیادہ ہو اور اُسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اُسکے واسطے ایک آلہ بے آمیزش درکار ہی جیسے معدہ اور امعاء
چوتھی منفعت یہ ہی کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اُسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالفت مزاج طبقون سے
صادر ہوسکین تو اُس عضو کے طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہوگا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدہ مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود
ہوا اور حس بدون عضو عصبانی نہین ہوسکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا انھین دونون فائدون کیواسطے معدہ مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے
حس صادر ہوتی ہی اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہی۔ ان دونون طبقون مین طبقۂ اندرونی عصبانی ہی۔ اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال
شی منہضم سے بالقوۃ جائز ہی۔ اور ملاقات یعنے اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس لمس مین بدون ملاقات اور اتصال کے تام نہین ہوسکتا
یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہی پس اُنکی غذا ہونے مین خون کو اُسکی حاجت نہین ہی کہ بہت سے استحالات
اور تبدلات اختیار کرے تب اُنکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سے تجاویف اور سوراخ نہین رکھے گیے کہ اُسمین غذا
دیر تک ٹھہرے بعد اُسکے گوشت اُس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہی فوراً گمیت کیطرف مستحیل ہوکر گوشت بنجاتی ہی بعض
اعضا ایسے ہین کہ اُنکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہی جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کیطرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالے اور
تبدیلات کی حاجت ہوتی ہی تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہوجائے اسیواسطے کسی ہڈی مین براے خلقت ایک تجویف رکھی گئی جسمین
اُسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہمصورت ہوکر اُسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی۔ اور بعض ہڈیون مین کئی تجویفین رکھی گئین جیسے
ہڈی فک اسفل یعنے جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنے جنکی غذا دیر مین اُنکی جزو بنے اُنکو حاجت طرف امتیاز غذا کے زیادہ ہی اس لیے کہ غذا کو
اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتے ہین پس جتنی دیر اُنکو احالۂ غذا مین درکار ہی اُتنی دیر تک امتیاز اجزاے غذا مین بھی درکار ہی جو اعضا قوی
ہین وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب وجوار کے اعضاے ضعیف کیطرف دفع کر دیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو
بطین کیطرف دفع کر دیتا ہی یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربیتین یعنی کش ران کیطرف دفع کر دیتا ہی جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیون کے
بیان مین اور اُسمین تیس فصلین ہین **فصل پہلی** عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن سے

اصلیہ مین ہین اور جن مین اصول طبعیات بر ہن ہوئے ہین ملاحظہ کرنی چاہیے جو خون عورتون سے ایام حیض مین جدا ہوتا ہی۔ اور اُسکو
ہم غذا تجویز کرتے ہین اُسمین سے کسیقدر مستحیل ہوکر مشابہ جوہر منی اور اُن اعضاے اصلیہ کے ہوتا ہی جو منی سے پیدا ہوتے ہین اور انہین
اعضا کیواسطے غذاے نمو دہندہ ہوتا ہی اور کسیقدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہین رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہی کہ اُن اعضا
کے اندر بستہ ہوجائے اور جسقدر رجگہ خالی درمیان اعضاے اولی کے ہو اُسے بھر دیتا ہی کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہی اور کسیقدر رااس
خون سے ایسا ہوتا ہی کہ ان دونون باتون مین سے کسیکی صلاحیت نہین رکھتا ہی بس وقت نفاس تک باقی رہتا ہی کہ طبیعت اُسکو بطور فضلہ کے
دفع کرتی ہی جسوقت جنین پیدا ہوتا ہی جو خون اُسکے جگر کو پیدا کرتا ہی اُسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہی اور اُسکے جگر سے وہ چیز پیدا ہوئی
ہی جو اس خون سے پیدا ہوتی ہی اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہی خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اُسکو بستہ کرتی ہی مگر کی چیز لیس
اس خون کی مائیت اور دسومت یعنے چکنائی سے اور برودت اُسکو منعقد کرتی ہی اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہی تو پگھل کر حل جاتی ہی اور
جو اعضا ایسے ہین کہ نر و مادہ دونون کی منی سے پیدا ہوتے ہین جسوقت وہ ٹوٹ جائین پھر بستہ اور درست نہین ہوتے اور اتصال
حقیقی پھر اُنمین نہین پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت مین درست ہوسکتا ہی اور سن صبی مین اُسکے انجبار اور بستگی کی امید ہوسکتی ہی ان اعضا
کی مثال جیسے ہڈیان اور چھوٹے چھوٹے شعبہ اوردہ سے بڑے شعبے اور شرائین کا یہ حال نہین ہی ان اعضا مین سے اگر کوئی چیز کم ہوجائے
پھر اُسکے عوض کچھ نہین اُگتا ہی جیسے ہڈی اور پٹھہ۔ جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہی وہ بعد ٹوٹ جانے کے پھر درست ہوجاتا ہی اور متصل ہوجاتا
ہی جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسیقدر اُسمین منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اُسکی خلقت کے بعد زیادہ نہین گذرتا ہی
اگر اُسمین کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہوسکتا ہی اور درست بھی ہوسکتا ہی جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہوجائے کہ خون
کے مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہو اُسوقت دوبارہ نہین اُگ سکتا ہی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہین اُنمین سے کبھی
کسی عضو کا مبدر حس وحرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہی جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ مبدر حس وحرکت دونون کا ہی اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا
ایک عصب جداگانہ ہوتا ہی یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے احشا ر جھلی مین لپٹے ہوئے ہین اُنکی غشا کا نبت اور جاے رویدگی ایک دو جھلیون مین
سے ضرور ہی یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونون جھلیان اندرونی ہین سینہ کے اندر جتنی چیزین ہین جیسے حجاب اور وہ شرائین تو یہ اُن کی
جھلیون کا نبت وہ جھلی ہی کہ وہ مستبطن یعنے اندرونی ہی واسطے اضلاع اور پسلیون کے۔ اور جو چیز جوف مین اعضا اور عروق کے ہی منبت اُنکی
جھلیون کا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہی جسے صفاق کہتے ہین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا لحمی ہین وہ بطور لیف کے ہین جیسے گوشت
عضلہ مین خواہ اول مین لیف نہین ہی مثل جگر کے جتنی حرکتین اعضا کی بدن مین ہوتی ہین کوئی حرکت بے مدد لیف کے نہین ہوتی حرکت ارادی
بسبب لیف کے ہوتی ہی اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہی جیسے حرکت اندراد
کی یعنے لقمہ اتار لینے کی یہ سب حرکتین لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہین کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہی طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش
بسبب اُس لیف کے پیدا ہوتی ہی جو درازہی اور دفع اُس لیف سے پیدا ہوتی ہی جو عرض مین چلی گئی ہی جو عاصر یعنے نچوڑنے والی ہی اور اساک
کے واسطے وہ لیف بنائی گئی ہی جو مورب ہین جن اعضا مین ایک ہی طبقہ ہی مثل اور دہ کے اُسکی تینون قسم کے لیف یعنے لیف جاذب اور
دافع اور ممسک ایک دوسرے مین بنی ہوئی ہین اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہین اُنکے طبقۂ خارجی مین وہ لیف ہوتی ہی جو عرض مین چلتی ہی اور
شکاول اور مورب طبقۂ داخلی مین ہوتی ہی مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہی اس وضع پر اُنکی خلقت کا یہ سبب ہی تاکہ لیف

اضطرار بوجہ تولید منی کے ہی کہ اُس سے حفاظت نسل کی قائم ہی اور نفع یہ ہی کہ تمام ہونا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوانکا ہی اور اجزاے ہیئت حیوان مین داخل نہین ہی انثیین سے ہوتا ہی اعضاے خادمہ رئیسہ بعض اُنہین کے خدمت مہیہ کرتے ہین یعنے اُس خدمت سے کسی دوسرے بات پر آمادگی ہوتی ہی اور بعض اعضاے خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت مہیہ کا منفعت نام ہی اور خدمت مودیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہی اور خدمت مودیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہی اور قلب کیواسطے خدمت مہیہ کرنے والا ریہ ہی اور خادم مودی شرائین ہین دماغ کیواسطے خادم مہیی جگر ہی اور تمام اعضاے غذا کے اور حفظ روح کا اور خادم مودی دماغ کا عصب ہی اور جگر کا خادم مہیی معدہ ہی اور خادم مودی اوردہ ہین انثیین خادم مہیی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان انثیین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مودی انثیین کا مردون مین احلیل ہی اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون مین خادم مودی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محبل یعنی مکانین حمل پہونچتی ہی عورتون کیواسطے رحم ایک عضو نادر ہی جسمین منی کی منفعت تمام ہوتی ہی جالینوس کہتا ہی کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہی کہ اُسکے واسطے فقط فعل ہی اور کوئی عضو ایسا ہی کہ جسکے واسطے فقط منفعت ہی فعل نہین ہی اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہی دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہ مراد ہی کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جتنی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقاے نوع مین داخل ہین مثال اس بات کی جسطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہی اور ان چیزون مین داخل ہی جو بقاے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کے قول مین اس جگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کے قبول کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقاے نوع کے جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہی کہ قلب کی ترویح کرکے بقاے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر پہلے ہضم ثانی کرتا ہی اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہی اُس چیز کو جو ہضم اول کے فعل کو تمام کرتی ہی تاکہ صلاحیت رکھے یہ شی منہضم یعنے خون واسطے غذا دینے اُسی جگر کے اُسوقت کہ یہ جگر اپنا فعل اُسمین کر چکے اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کہ جسسے ایک فعل آیندہ ہونے والے کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے پھر ہم از سرنو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہۃ الاجزا ہین سواے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین جیسے لحم اور شحم کہ اُنکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونون کی منی سے پیدا ہوتی ہی مگر بنا بر قول حکماے محققین کے نر و مادہ دونون کی منی سے اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جبن یعنے پنیر کہ انفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہی اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا انفحہ مین ہی اُسیطرح بستگی صورت اعضا کا نر کی منی مین ہی اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہی اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنے قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہی پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جبن کے ہین جو اُسسے بنتا ہی اسیطرح دونون منی نر و مادہ کی جنین کے جزو واقع ہین۔ یہ قول تھوڑیسی مخالفت بلکہ بہت سے قول جالینوس سے رکھتا ہی اسلیے کہ جالینوس کی یہ راے ہی کہ ہر ایک منی نر و مادہ کے واسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونون ہین اور باینہمہ یہ بات ناجائز نہین ہی اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قویتر ہی اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہی مترجم کہتا ہی چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برامد نہین ہوتی ہی کہ نر کی منی مثل پنیر مایہ کے سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہی اسلیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کے مخالف تجویز کیا ہی متن تحقیق اس مسئلہ کی بتفصیل تمام ہماری کتاب مین جو علوم

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدا حس کا نہین ہی اور جگر تغذیہ کا مبدا علی الاطلاق ہی ایک قوم کے نزدیک اور
بعضے کہتے ہین کہ جگر مبدا تغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہی - وہ عضو کہ جو قابل ہی اور معطی نہین ہی اُسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید
ہی کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے - گوشت ایسا عضو ہی کہ قابلیت قوت حس وحیات کی رکھتا ہی اور کسی قوت کا مبدا نہین
ہی جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اُسکا معطی کہلائے اب دو قسمین جو باقی رہین اُنمین سے ایک کے وجود مین یعنی معطی غیر قابل کے درمیان اطبا
اور کبرا فلاسفہ کے اختلاف واقع ہی اکبر فلاسفہ یعنے ارسطاطالیس کہتا ہی کہ یہ عضو قلب ہی اور اصل اول ہر قوت کی ہی اور سب اعضا کو قوت
تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہی اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہی یہ غیر قابل اور معطی ہی - اطبا اور بعض
متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضا مین بر اسے تجویز کیا ہی ان لوگون کا یہ قول ہی کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہین ہی اور
ایسا کوئی عضو نہین ہی جو معطی غیر قابل ہو - ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہی اور قول اطبا کا بادی النظر مین
اظہر ہی چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی مابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہی ایک گروہ کا یہ مذہب ہی کہ ہڈیان اور گوشت بے حس
اور جو چیز مثل انکے بدن مین ہی اُنکی بقا ایسی قوتون سے ہی کہ انھین مین خاص پائی جاتی ہین وہ قوت اور اعضا معطیہ سے انکو نہین پہونچتی
مگر یہ اعضا بوجہ ان قوتون کے اسحالت پر ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہی اُسکے تصرف اور استحالہ کو خود بھی اعضا کافی ہوتے ہین
بس یہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنی یہ اعضا نہ معطی ہین ور نہ قابل ہین - ایک
گروہ کی راے یہ ہی کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے اُنکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین اُنکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب
یہ قوتین پہونچ چکین اور اُنمین جاگزین ہوئین پھر ہمیشہ قائم رہتی ہین طبیب پر یہ بات واجب نہین ہی کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی
تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اسے بنظر طب کے اسقدر گنجایش نہین ہی اور نہ اسکے مباحث مین بے اس اختلاف کے
مٹے ہوئے کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اسکے اعمال مین بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہی مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف
اول کے طبیب کو کچھ ضرر نہین ہی کہ قلب مبدا حس وحرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدا قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ
خواہ بعد اعطاے قلب کے مبدا افعال طبعیہ مغذیہ کا ہی بہ نسبت تمام اعضا کے اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ
ضرر نہین ہی کہ حصول اول قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قدرت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے
کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہی کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہی اسطرح کہ اگر
راہ آمد وشد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو جو فعل تغذیہ کا ہڈی نکر سکے جسطرح
حس وحرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہی بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہی - بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہی
جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہی اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور شرح وبسط حال اعضاے
رئیسہ اور اعضاے خادمہ رئیسہ اور اعضاے مرؤسہ بالاخدمت کا اور حال ان اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین اعضاے رئیسہ
وہ ہین کہ جو مبدا ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلیے کہ بدن بنظر اضطرار انکیطرف بقاے شخص اور نوع مین حاجتمند بحسب حاجت بقاے شخص کے اعضاے رئیسہ
تین ہین قلب ہی مبدا قوت حیات کا دماغ ہی مبدا قوت حس وحرکت کا جگر ہی مبدا تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقاے نوع بھی یہ تینون اعضا
رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقاے نوع کا محتاج الیہ ہی وہ انثیان ہی کہ انکی طرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہی اور ایک قسم کا اُنسے نفع بھی حاصل ہوتا ہی

اعضاے

اس حرکت سے اور رگڑنے سے جو بکثرت اُسکو لازم ہو رباط کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی اُسکے بعد شریانات ہین یہ اجسام دل سے اُگتے ہین اور کھچے ہوئے بطرف اعضا کے اور مجوف طولانی ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہو اُنکے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتون کا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہو اُنکی خلقت کا فائدہ یہ ہو کہ قلب مین ہوا پہونچاکر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچا ہو اُسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین۔ انکے بعد اوردہ ہین یہ رگین خلقت اور مشابہت مین مثل شریان کے ہین لیکن یہ جگر سے اُگتی ہین اور ساکن ہین اُنکی خلقت کا فائدہ یہی ہو کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کرین۔ انکے بعد اغشیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سے جنکا حجم باریک ہو ہوتی ہو یہ جھلیان ہین دار مخلوق ہوئی ہین تاکہ اجسام کی سطحون کو ڈھانپ لین اور اُن سبکے اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین از انجملہ یہ منفعت ہو کہ وہ اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین۔ از انجملہ یہی ہو کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہ جھلی بواسطۂ عصب اور اُس رباط کے جو فراہم ہوا ہو ان اعضا کے ریشون تک پس اُسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہو گئی ہو جیسے گردہ اعضاے پشت سے از انجملہ یہ منفعت ہو کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنے حس نہین رکھتے ہین اُن کے واسطے یہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس بذات ہو کہ جو چیز اُس عضو عدیم الحس کو ملے خواہ جو بات اُس جسم مین حادث ہو جسمین یہ جھلی لپٹی ہو اُسکو بالعرض دریافت کرلے اور جن اعضا کو ہمنے فاقد الحس کہا ہو اور اُن پر یہ جھلی لپٹی ہو وہ یہ ہین۔ ریہ جگر طحال دونون گردے کہ یہ سب ذاتی حس نہین رکھتے ہین جن چیزون کی حس انھین ہوتی ہو بذریعہ اُنھین جھلیون کے ہوتی ہو جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو اُسکو محسوس ہو جاتی ہو ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرلیتی ہو بذریعہ تمدد کے جو جھلی مین اُسوقت پیدا ہوتا ہو اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہین کرتی ہو مگر مبدا جھلی کا یعنے معلق ہونا یعنے جہانسے وہ لٹک رہی ہو اُسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہو اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہو بوجہ ثقل کے اُسمین ایک رجحان اور میل ایسا پیدا ہوتا ہو کہ مبدء رغشا تک اُسکا اثر پہونچتا ہو مبدء جھلی کے گوشت ہو وہ ایک بھرتی ہو اور وزن دار یہ سب اعضا بدن مین رکھے گئے اور قوتین اُنکی جن پر اعتماد بدن کا ہو بدن مین مقرر کی گئین۔ ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہو کہ اُسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے اُس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہو اور تغذی جذب غذا کرنا اور اُسکا ٹھہر لینا اور اُسکی صورت بدلکر اپنے مشابہ کر لینا اور اُس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کر دینا انتے افعال سے تمام ہوتی ہو۔ اور بعد تغذیہ کے اعضا کی قوتون مین اختلاف ہو بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہو کہ وہ قوت اُسکے غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہو اور بعض اعضا ایسے ہین کہ اُنمین یہ قوت نہین ہو جسوقت یہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہو اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہو اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہو اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہو کہ نہ قابل ہوتا ہو اور نہ معطی مترجم کہتا ہو قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اُسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفون ثبوت اور سلب کے از روے تقسیم عقلی یہی چار صورتین نکلتی ہین متن پیدا ہونا عضو قابل معطی کا ایسا بدیہی ہو کہ اسمین کسیکو شک نہین ہو اسلیے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کے قلب سے ہین یعنے قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہو اُس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین اور اسیطرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کے ہین کہ اُس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یعنی معطی ہین۔ دماغ مبدء حس کا ہو علی الاطلاق

رکھتے ہین اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہی اور جو عضو شامل ان تینون کے ہو وہ عضو مفرد ہی اور ان اعضاے مفردہ کو اعضاے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہین اور اعضاے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی نہو جیسے ہاتھ یا نون منھ کہ منھ کے جزو کو منھ نہین بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہین کہتے ان اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا آلہ ہین واسطے نفس کے اُسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے - اول اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہی یہ سخت پیدا کی گئی اسواسطے بناے قیام بدن اور ستون اسکے حرکات کا ہی اور اُسکے بعد غضروف یعنے کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہی اور لچکتی ہی اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہی فائدہ اسکی خلقت کا یہ ہی کہ ہڈیون کا اعضاے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پائے ایسا نہو کہ سخت اور نرم دو چیزین بےکسی درمیانی شے کے ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ مین دباؤ پہونچے بلکہ ترکیب مناسب یہ ہی کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جائے اور نرمی بڑھتی جائے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈی مین اور شراسیف کے اضلاع خلف مین اور جیسی نرم ہڈی حنجرہ کے نیچے قص یعنے استخوان سر سینہ کے - ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہی کہ اُسکی جہت سے مفاصل جو آپس مین قریب قریب ہین اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہی اُسمین انتظام پیدا ہو کہ وہ بجہت صلابت کے ریزہ ریزہ نہو جائین اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہی کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہی کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہی اس کشش مین غضروف سے قوت پاتا ہی جیسے عضل اجفان یعنی پلکون کے کوئی اسجگہ پر غضروف اُنکے عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنے اڑانا اُنکے اوتار کیواسطے لگائے گئے ہین کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہی کہ ایک شے جو بہت قوی نہو جیسے حنجرہ مین اُسکے واسطے ایک اعتماد حاصل ہو غضروف کے بعد سختی مین عصب یعنے پٹھہ شمار کیا جاتا ہی وہ جسم ہی کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی دماغ ہی یا نخاع رنگ اُسکا سفید تری لیے ہوئے کہ پیچیدگی مین تو نرم ہوتا ہی اور جدا ہونے مین سخت اُسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہی کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو بعد پٹھہ کے اوتار ہین یہ اجسام عضل کے اطراف سے پیدا ہوتے ہین اور مشابہ ہین پٹھون کے اور جتنے اعضا متحرک ہین انسے ملتے ہین کبھی اعضاے متحرکہ مذکورہ کو کھینچتے ہین اُس جذب مین جو بجہت تشنج عضلہ کے ہوتا ہی یا بوجہ اجتماع عضل کے اور رجوع کرنے عضل کے طرف پشت کے وہ جذب پیدا ہوتا ہی اور کبھی اعضاے متحرکہ کو ڈھیلا کر دیتے ہین وہ استرخاے جو بواسطۂ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے درکار ہی خواہ مقدار طول مین جسوقت عضلہ کے بڑھنے کی ضرورت ہو اور جو وضع طبعی عضلہ کی مقرر ہی اُسپر باقی رہے اُسوقت بھی یہی اوتار فائدہ استرخا کا دیتے ہین جسطرح ہم یہ حس بصر معلوم کرتے ہین اس کیفیت کو بعض عضلات مین یہ اوتار اکثر مرکب اُس پٹھہ سے کہ جو عضلہ مین نافذ ہو کر اُسکے دوسرے جانب نکلجائے اور بھی اُن جسمون سے انکی ترکیب ہی کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہین - رباطات بھی جسم عصبانی دیکھنے اور مس کرنیسے معلوم ہوتے ہین ہڈیون سے آکر طرف عضل کے پہونچتے ہین اور وہان پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہو کر ریشہ ریشہ کر کے بطور لیف کے ملحق ہوتے ہین اُنمین سے جو متصل عضلہ کے ہوتے ہین اُسپر گوشت آجاتا ہی اور عضلہ سے جدا ہوتے ہین مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہو کر وتر کو بنتے ہین یہ رباطات جنکا ہمنے ذکر کیا یہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہین بعض کو اُنمین سے مطلق رباط کہتے ہین اور بعض انمین کا باسم عصب نام رکھا جاتا ہی جو رباط کھچکر عضلہ تک پہونچتا ہی اُسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہین پہونچا ہی بلکہ اُسنے دونون کنارے دو ہڈیون مفصل کا وصل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کرے یہ رباط باینکہ رباط بھی اسے کہتے ہین باسم عصب مخصوص ہوتا ہی - رباطات مین کسی ایک کو بھی حس مطلق نہین ہی اس مصلحت سے تاکہ اسکو اذیت نہ پہونچے

خون کو پیدا کرتی ہی اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہی بجہت فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہی زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو قوتین منفعلہ ہین بمقابلہ قوتہائے فاعلہ کے اُنکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد کر دینا واجب نہین ہی کہ ہر مزاج اور مرکب سے اُسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہی اور ضد اس مزاج کی بالعرض اُس سے نہین پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ اپنی ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہی چنانچہ بارد یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہی جو اُسکے ضد ہی اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہین ہی بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہی اور طبخ کامل جس سے جذب رطوبات نہین ہونے پاتا اس جہت سے رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہی بالاصالت یہ رطوبت لازم ہی عدم نضج کو جو لازم ہی برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف وضعیف ہوتا ہی جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور ملمس سرد و نرم و نازک اور رگین تنگ اور اسی بالعرض کے مشابہ ہی جو سن شیخوخت مین بلغم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا درحقیقت بارد یابس ہی اور بلغم کی رطوبت بلحاظ یبس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہی یہ بھی جاننا بہت ضرور ہی کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون مین جاری ہوتا ہی ایک ہضم تیسرا بھی علاوہ اُن دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہی پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہی اُسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہی پہلا ہضم جو معدے مین ہوتا ہی اُسکا فضلہ براز ہی جو براہ امعا دفع ہوتا ہی دوسرا ہضم جو کبد مین ہوتا ہی اُسکا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہی اور باقی بطرف طحال اور مرارہ کے جاتا ہی تیسرا اور چوتھا ہضم کا فضلہ بذریعۂ تحلل کے دفع ہوتا ہی کہ وہ محسوس نہین ہی یہ پسینہ اور میل اُنھین دونون ہضمون کا فضلہ ہی جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہی خواہ منافذ غیر طبیعی مثل شگافہا سے اور رام منفجرہ کے خواہ وہ زائد چیزین جو بدن سے اگتی ہین مثل بال اور ناخن کے انکی راہ سے دفع ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسکے اخلاط رقیق ہوجاین اُس سے اخلاط کے نکلنے اور استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہی اور بجہت وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہی ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو ضعف قوت اُسکا تابع ہوتا ہی اور یہی سبب ہی کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل اور استفراغ آسان ہی اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہی اُسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہی پس روح کے تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہی اور یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسطرح ان اخلاط کے واسطے اسباب پیدایش اور تولد ہین درکار ہین اسیطرح اُنکے بدن مین حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہین حرکت جسمانی اور دیگر اشیاے حارہ خون اور صفرا کے حرکت دینے کے اسباب ہین اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہین اور اُسکی تقویت بھی کرتے ہین مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہی اور بعض سودا کے اقسام کو اوہام بذات خود محرک اخلاط ہین مثلاً سرخ چیزون کی طرف دیکھنا محرک خون ہی اسیواسطے جو شخص رعاف مین مبتلا ہو اُسکو منع کیا جاتا ہی کہ جو شی سرخ اور چمکدار ہو اُسکی طرف نہ دیکھے اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت اُنکے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہمنے ذکر کیا اب نزاع مخالفین کی ان باتون کے صواب اور خطا ہونے مین حکماے طبیعیین سے ہی اطبا سے نہین ہی **تعلیم پانچوین مین ایک فصل اور پانچ جملہ ہین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا ہی** اعضا اُن اجسام کا نام ہی جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط وہ اجسام ہین جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہین اعضا کی اول دو قسمین ہین مفرد اور مرکب اعضاے مفردہ وہ ہین کہ جو جز محسوس اُن اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جائے اُسکا نام اور اُسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا مین بھی کیفیت رکھتا ہی پارۂ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہی اور عصب یعنی پٹھہ اپنے اجزا سے بھی یہی کیفیت

ہم استعمال کرتے ہین اسلیے کہ بدنکو تھوڑے سے پانیکی ضرورت ہی اور باقی جسقدر رہ جاتا ہی غذا کی تنفید کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باریک رگونین داخل
جب غذا ان چھوٹی چھوٹی رگون کے اندر داخل ہوتی ہی ایسا ہوجاتا ہی کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہی اور ملجاتا ہی اسی جہت سے فعل
جگر کا اس کیلوس مین شدید اور سریع ہوتا ہی اسوقت اس کیلوس کا پھر طبخ ہوتا ہی اور ہر طبخ مین ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہی اور ایک چیز
مثل رسوب کے ہوتی ہی اور کبھی ان دونون کے ساتھ اگر طبخ مین افراط ہوجائے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہو
ہی۔ کف تو صفرا ہی اور رسوب سودا اور یہ دونون طبعی خلط ہین اور سوختہ چیز ہین لطیف صفراے ردی یعنے غیر طبعی اور کثیف سوداے ردی
یہ دونون غیر طبعی ہین اور خام وہی بلغم اور جو شی صاف ہوکر خوب نضیج پاتی ہی وہی خون ہی مگر جبتک جگر مین رہتا ہی نہایت پتلا ہوتا ہی یعنے جتنی
غلاظت خون کو لائق ہی اُتنی نہین ہوتی ہی اسلیے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہین ہی اُسمین ملی ہوتی ہی اور ملنے کا سبب یعنی تنفید غذا
اوپر مذکور ہوچکا ہی پھر یہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہی تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہی جسکی حاجت واسطے تنفید غذا
کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی یہ رطوبت جگر سے کھچکر اُس رگ مین آتی ہی جو گردون کی طرف اُترتی ہی اور اپنے ہمراہ خون اسقدر
لاتی ہی کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردون کی غذا کے لائق ہو۔ اس رطوبت کی چکنائی اور دمویت دونون گردون کی غذا ہوتی ہی اور جو کچھ
اس رطوبت مین باقی رہتا ہی وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہی۔ خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہی ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ جو پشت
کبد سے نکلی ہی اوردہ مین آتا ہی اور اوردہ وہ رگین ہین ساکن جو کبد سے نکلی ہین اور اوردہ سے خون جداول اوردہ مین آتا ہی اور جداول اوردہ
سے ہوکر سواقی جداول مین آتا ہی سواقی جداول سے رواضع سواقی مین آتا ہی مترجم کہتا ہی جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان باب
تشریح جگر مین دیکھنا چاہیے یہان اُسکی تفصیل مین طول ہوگا متن پھر رواضع سے خون نکلکر پتلی پتلی رگین جو مثل بال کے ہین اُسمین آتا ہی
اُن رگون کے منہ سے اعضاے جسم مین ترشح ہوتا ہی یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اُس حکیم کا ہی جسکی حکمت سب پر غالب ہی۔ خون کی پیدایش کا سبب
فاعلی حرارت معتدلہ ہی اور سبب مادی غذا مین جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضیج کامل ہی اور اسکی علت غائی بدن کا غذا دینا۔
صفراے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہی اُسکا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفراے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنے زائد خصوصا
وہ حرارت جو جگر مین ہوتی ہی اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور حار اور حلو اور چرب اور تیز ہی اور سبب صوری نضیج کا بحد افراط پہونچ
جانا۔ اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونون کا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہی۔ بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہی اور سبب مادی اُسکا
جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا کمی نضیج کی ہی اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہی
سوداے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سوداے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑھ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ
غلیظ ہو اور رطوبت اُسمین نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہی اور سبب صوری اُسکا ثقل جو تہ نشین ہوتا ہی دو
وجہون سے یا اُسمین سیلان نہین ہوتا ہی یا متحلل نہین ہوتی ہی اور علت غائی اُسکی وہی ضرورت اور منفعت ہی جنکا ذکر اوپر ہوچکا۔ سودا اکثر
بسبب حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہی یا طحال مین ضعف ہوجائے یا برودت ایسی پہونچے کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین
گذرے یعنی اخلاط بدن مین محتقن اور بستہ رہین کہ اُنکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہون اور مدت مین اُنکے طول ہو
کہ اخلاط کو خاکستر کردین جسوقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹھہرے خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہی اسی جہت سے
بدن مین خون کم نظر آتا ہی اس بات کا جاننا ضرور ہی کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہین مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ

ے منفصل ہوکر نکلتا ہی ایک مثال چارون خلطون کی محسوسات سے ہم بیان کرتے ہین - برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہی کہ اُسمین بطور کف اوپر ہین
کے جو چیز اوپر نظر آئے وہ صفرا ہی اور ایک چیز مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہی وہ بلغم ہی اور ایک چیز تہ نشین ہی وہ سودا ہی اور ایک چیز باقی ہی کہ جسمین
ہت محسوس ہوتی ہی اور جسکا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہی یہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہی کیونکہ پیدایش مشروبات سے ہوتی ہی جو غذا اسے
بدن نہین ہوتی حاجت مشرب کیطرف اس وجہ سے ہی کہ غذا کو رقیق کرکے اُسکو نفوذ کے قابل کردے اور خلط کی پیدائش تو ماکول اور
مشروب دونون سے ہوتی ہی مگر وہ مشروب جو غاذی ہو - غاذی کے یہ معنی ہین کہ بالقوۃ شبیہ ہو اجزاے بدنی کے جو چیز بالقوہ شبیہ
بدن انسان کے ہی وہ جسم مرکب ہی نہ بسیط اور پانی بسیط ہی اس جہت سے یہ غاذی نہین ہوسکتا ہی - بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ
قوت بدن کی کثرت خون کے تابع ہی اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہی حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہی بلکہ معتبر یہ ہی کہ بدن کو خون سے کسیقدر
نصیب اور حصہ پہونچتا ہی اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی یا کمی ہو بعد اوسکہ جو مقدار مناسب اُنکے بدن کے
واسطے ہی اُس نسبت پر پوری ہو چکین جب بھی صحت محفوظ رہتی ہی یہ خیال بھی صحیح نہین ہی بلکہ ضرور ہی ہر خلط کیواسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب
پر ہو اُسکے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ لیجاوے بلکہ اُسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہی اخلاط کے
بیان مین بہت سے مباحث ایسے باقی رہگئے ہین کہ جو طبیبون کے درجہ کے موافق نہین ہین اُنسے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہین فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت
تولد اخلاط کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا بسبب مضغ یعنے چبانے کے ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہی
بلکہ یہ دونون سطحین گویا ایک ہی ہین اور اُسی معدے کی سطح سے منھ کی سطح مین بجہت شدت اتصال کے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہی اگرچہ اُسقدر
نہین ہی جو معدے مین آتا ہی تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہی کسیقدر اُسمین تغیر پیدا کرتی ہی اس تغیر کا معین آب دہن
بھی ہوتا ہی کہ جیسے فائدہ نضج کا حرارت غریزیہ جو اُسمین واقع ہی دیتی ہی اسیواسطے گیہون کو اگر منھ مین چباکر دنبل یا اور جراحت پر لگائین جتنا یہ
فائدہ کریگا اگر گیہون کو پیسکر پانی مین بھگو کر خواہ پکا کر لگائین اتنا مفید نہو گا طبیبون نے کہا ہی کہ اس بات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز مین کسیقدر
نضج قبل از انحدار شروع ہوجاتا ہی یہ ہی کہ بعد چبانے کے اُسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہین رہتی پھر جب انحدار اُسکا معدے مین ہوتا ہی وہان جاکر
ہضم تام ہوتا ہی یہ ہضم فقط حرارت معدے سے نہین ہوتا ہی بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدے کی داہنی طرف جگر سے یا بائین طرف طحال سے
پہونچتی ہی طحال بھی کبھی فائدۂ حرارت دیتی ہی نہ بنظر اپنے عضو اصلی کے بلکہ باعانت شرائین خواہ اوردہ کے جو اُسمین ہین معدے کو طبخ مین
غذا کے قدام یعنے پیش رو سے بھی حرارت پہونچتی ہی وہ حرارت ثرب کی ہی جو ایک عضو شحمی ہی قابل حرارت کا بسرعت ہی بسبب شحم کے اس
حرارت کو معدے تک پہونچاتا ہی - معدے کو بجانب فوقانی قلب سے حرارت پہونچتی ہی اسلیے کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ
سے معدے کو گرم کرتا ہی جب غذا ہضم ہوتی ہی تو پہلے بذاتہ اکثر حیوانات مین کیلوس بنتی ہی اور بذریعۂ شرکت مشروب کے صورت
کیلوسی اُسپر طاری ہوتی ہی کیلوس ایک جوہر سیال جو مشابہ ہی آش جو غلیظ کے پھر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اُسکا معدے سے اور امعا
سے جذب ہو کر طرف عروق کے دفع ہوتا ہی ان رگون کا ماساریقا نام ہی اور یہ پتلی رگین ہین سخت سخت انتڑیون کے متصل جب
یہ زاد فع ہو کر اُنمین پہونچتی ہی اُنمین سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازۂ جگر نام ہی اُسمین ہو کر جگر مین نافذ ہوتی ہی کہ اُسکے اجزا اور شاخین
باب کبد کی جو داخلی اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثال بال کے باریک ہین اور اُنکے منھ ملے ہوئے ہین اجزاے اصول اُس رگ کے منھ سے
جو پشت جگر سے نکلی ہی اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہون کے اندر ہو کر نافذ نہین ہوتی ہی مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب زائد بقدر حاجت

بطور ثقل کے نہین ہوتا ہی بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہی اسلیے کہ ترچیزین جنہین ارضیت ملتی ہی اُسمین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہی ایک
رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کے سوداے طبعی سے دیجاتی ہی یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہی کہ لطیف متحلل ہوجائے اور کثیف
باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیجاتی ہی جسکا نام مرہ سودا ہی - رسوب سواے خون کے جو
کسی خلط کیواسطے نہوا اسکی وجہ یہ ہی کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت لطافت
اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور بھی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوئے تمام بدن مین
ہوتے ہین کہ اُنکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہی اور بھی اُسکا رسوب بقدر معتدبہ نہین دریافت ہوسکتا ہی اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب
اتنا نہین ٹھہرتا ہی کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو پس جسوقت متعفن ہو لطیف اُسکا متحلل ہو اور کثیف اُسکا سوداے حراقیہ ہوکر باقی رہے
کہ جسمین رسوب نہو سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین ایک قسم خاکستر صفراے حراقیہ کی ہی اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہی اس سودے مین
اور اُس صفرے مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکھا ہی فرق یہ ہی کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہی اور یہ سودا خود خاکستر
ہی بذات خود متمیز ہی اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین دوسری قسم سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہی اور بلغم کے اجزاے احتراقی سے
پیدا ہوتی ہی اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اُسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی تیسری قسم سوداے فضلیہ کی وہ ہی کہ
خاکستر خون اور اُسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہی یہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہی چوتھی قسم سوداے فضلیہ کی خاکستر
سوداے طبعیہ کی ہوتی ہی اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اُسکی خاکستر خواہ اُسکے اجزاے محترقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب زمین
پر گرتا ہی جوش مین آکر ایسی ترش بو دیتا ہی کہ اُسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اُسکی رماد اور حرارت
مین ترشی کم ہوتی ہی بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اس کے مزہ مین ہوتی ہی - اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی
وہ ہی جو رماد ہی صفرا کی جسوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اُسکا متحلل ہوجائے اور دو قسمین وہ ہین کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین
وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہی دیر مین ضرر کرتا ہی اور اُسکی ردارت بھی کم ہوتی ہی اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفراوی
ہوتا ہی مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہی باقی دو قسمین جنکی ردارت اوپر زیادہ تجویز کی گئی اُسمین جو زیادہ ترشی رکھتا ہی
اُسکی ردارت بھی زیادہ ہی لیکن ابتدا مین اگر اُسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہی تیسری قسم اُنمین کی
جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہی اور ردی رنگ اور قیام اُسکا اعضا مین کم ہوتا ہی اور مدت دراز مین منتہی طرف اہلاک کے ہوتا ہی
اگر تحلل اُسکا بہت دشوار ہی اور نضج پانے مین اُسکے نہایت دقت ہی علاج پذیر بھی مشکل سے ہوتا ہی یہی سب قسمین ہین اخلاط طبعیہ اور
فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین جالینوس کہتا ہی کہ راے صائب نہین ہی اُس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط خون ہی اور سب اخلاط
فضول ہین اُنکی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہی - دلیل اس راے کے غلط ہونے کی یہ ہی کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا
وہی کرتا تو سب اعضا ایک مزاج کے ہوتے اور قوام اُنکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ ہڈی
مین سختی زیادہ ہی اُسکی اور کوئی وجہ نہین ہی مگر یہ کہ اُسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوتی ہی کہ جو جوہر با صلابت اور سخت ہی اسی طرح اگر فقط خون
سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہی اسکا سبب بجز اس بات کے کہ اُسکی غذا مین خون کے
ساتھ جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہی اور کچھ نہین ہی خون کو یہ منفعت تو ضرور حاصل ہی کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہی جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط

اُسکا جزو لطیف اس زیادتی سے جدا نہو بلکہ مادیت اُسمین مجتبس ہوجائے اور یہ بدترین اخلاط ہی اسیکو صفراے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت
اسکی پیدایش کی یہ ہی کہ سوداخارج سے وارد ہوکر اسمین ملجائے یہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہی اور رنگ اس قسم کا سرخ ہی مگر خالص نہین ہی اور رقیق
ہوتی ہی بلکہ نہایت مشابہ خون سے ہی فرق اتنا ہی کہ رقیق ہوتا ہی اور کبھی اپنے رنگ سے شفیدہ بھی ہوجاتا ہی جیسے اسباب رنگ
بدلنے والے پیدا ہون - وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہی ایک قسم اُسمین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہی تو جگر مین پیدا ہوتی ہی
اور دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہی تو معدے مین ہوتی ہی وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہی صنف واحد ہی کہ لطیف خون جسوقت
محترق ہو اُس سے یہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہوجاتی ہی اُس سے سودا بنتا ہی اور جو قسم کہ اکثر معدے مین پیدا
ہوتی ہین اُسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری - شاید کہ صفراے کراثی مخی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مخی جسوقت محترق ہوتا ہی تو احتراق
اُسمین ایک سودا پیدا کرتا ہی اور یہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہی درمیانی رنگ ان دونون کا سبز پیدا ہوتا ہی - زنجاری کی پیدایش غالبًا
اس طرح پر ہوتی ہی کہ جب صفراے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہی یہانتک کہ اُسکے رطوبات جلکر فنا ہوجاتے ہین اور مائل بیاض کیطرف
بوجہ خشکی کے ہوجاتا ہی اسلیے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہ اثر کرتی ہی کہ اسے سیاہ کردیتی ہی پھر جتنی جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہی سیاہی کو کم کرتی جاتی
ہی اور اُسکی رطوبت کو فنا کرتی ہی یہانتک کہ سفید کردیتی ہی اس مسئلہ کے ثبوت مین تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اُسکا کوئلہ بنتا ہی
اُسکے بعد راکھ ہوجاتی ہی وجہ اسکی یہی ہی کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہی اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین سفیدی پیدا
کرتی ہی اور خشک مین سیاہی یہ دونون حکم جو ہمنے کراثی اور زنجاری مین کیے ہین محض تخمینی ہین صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا
مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہی یہ بھی کہتے ہین کہ یہ قسم جوہر سمی سے ہی سودا چوتھی خلط ہی طبعی بھی ہوتا ہی اور فضلہ غیر طبعی
طبعی دم محمود کا دُرد ہی اور ثفل اور عکر الدم ہی مزہ اُسکا شیرین اور عفص کے درمیان مین ہی جگر مین جب پیدا ہوتا ہی تو اُس کی دو قسمین ہوتی
ہین ایک قسم خون کے ساتھ اعضا مین نفوذ کرتی ہی دوسری قسم طحال کی طرف چلی جاتی ہی اور جو قسم کہ خون کے ساتھ نفوذ کرتی ہی اُسکی
ایک ضرورت ہی اور منفعت بھی ہی ضرورت تو یہ ہی کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے
بکار آمد ہو جسکی غذا مین جزو صالح سودا کا پڑنا ضرور ہی مثل ہڈیون کے اور منفعت یہ ہی کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور کثیف کرے
طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہی وہ اُسیقدر ہوتا ہی کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہی اور اُس سے مستغنی ہوتا ہی اُسکا نفوذ بھی
طحال مین بنظر ضرورت اور منفعت دونون کے ہوتا ہی ضرورت بحسب تمام بدن کے تو یہ ہی کہ تنقیہ فضول کرے اور بحسب ایک عضو خاص
کے یہ ہی کہ طحال کی غذا لینے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہی کہ جب طحال سے نکلکر فم معدے پر پہونچے یہ منفعت دو طرح کی ہی ایک تو یہ ہی کہ فم معدہ
کو مضبوط کرتا ہی اور تکثیف و تقویت اُسکی کرتا ہی دوسری یہ کہ فم معدہ مین بوجہ اپنے مزۂ خاص کے خارش پیدا کرتا ہی اُسوقت معدہ متنبہ گرسنگی
پر ہوتا ہی اور بھوک معلوم ہوتی ہی یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کھچتا ہی وہی ہی کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہی اور
اُسکو اپنی اصلاح مین صفرے کیطرف کچھ حاجت نہین ہوتی ہی اور جو صفرا مرارہ سے امعا کیطرف کھچکر جاتا ہی اُسکی مرارہ کو کچھ پروا نہین
ہوتی ہی اسیطرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھچکر جاتا وہی ہی کہ جسکی خون کو کچھ ضرورت نہین ہی اور جو سودا طحال سے نکلکر فم معدہ کی
طرف جاتا ہی اُس سے طحال بے پروا ہوتی ہی اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے امعا کو جاتا ہی قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہی اسفل معا سے
اسیطرح یہ سودا جو فم معدہ کیطرف کھچتا ہی قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہی فسبحان اللہ احسن الخالقین سودا اے غیر طبعی وہ ہی کہ جو بطریق

تو بسبب ملنے ایک شئی غریب کے حاصل ہوتی ہی یعنے سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہی دوسری قسم مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے
ہوتی ہی وہ امر ذاتی یہ ہی کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہی پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے او عصارات شیرین مین
جوش آتا ہی بعد اُسکے ترشی پیدا ہو ایک قسم بلغم کی عفص یعنی کھٹی ہوتی ہی یہ عفوصت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی
پیدا ہوتی ہی اُسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہی اس لیے کہ اُسکی مائیت منجمد ہو کر بحبت یبس کے اُسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہو
ہی اور اُسوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اُسکو جوش مین لا کر ترش کر دے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہی جو اُسکو نضج تام دے
اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہی بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہی جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کے ہوتا ہی لزوجت اور ثقل مین اور کبھی
ترش ہوتا ہی اور کبھی نہایت بے مزہ اور شاید اس بیمزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہی یا اُسکی طرف مستحیل ہو جاتا ہی یہ قسم
بلغم کی وہ ہی کہ پہلے مائی اور بارد تھی اور عفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ الگ ایک جگہ بند پڑا تھا
یہانتک کہ غلیظ اور گاڑھا ہو گیا اور برودت اُسکی بڑھ گئی اوپر کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے چار قسمین ہین ۱ مالح ۲ حامض ۳
عفص ۴ سینخ یعنے نمکین ترش کھٹا بیمزہ اور بجہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین ۱ مائی ۲ زجاجی ۳ مخاطی ۴ جصی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہی صفرا
بھی طبعی ہوتا ہی اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہی صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنے کف ہی سرخ رنگ ناصع یعنے خالص اور سبک اور
تیز ہوتا ہی جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہی سرخی زیادہ بڑھتی ہی جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم
اسکے ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہی دوسری قسم صاف ہو کر مرارہ کو پہونچتی ہی اور جو حصہ خون کے ساتھ جاتا ہی اُسکے جانے کی
ایک ضرورت ہی اور ایک منفعت ضرورت تو یہ ہی کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کے مستحق اس بات کے ہین کہ
اُنکی غذا مین ایک جزء صالح صفرا کا داخل ہو اُن اعضا کا یہ جزو تغذیہ کرتا ہی جسقدر کہ تقسیم مین اُس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہی
مثل ریہ کے اور منفعت اُسکی یہ ہی کہ خون کو لطیف کر کے اُسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے جسقدر صفرا صاف ہو کر مرارہ
کی طرف متوجہ ہوتا ہی اُسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہی ضرورت بہ نسبت تمام بدن کے تو یہ ہی کہ فضول صفراوی سے تمام
بدن کی تخلیص ہو جاتی ہی اور محفوظ رہتا ہی اور بحسب عضو خاص کے یہ ضرورت ہی کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہی منفعت اسکے مرارہ مین جانیکی
دو ہین ایک یہ ہی کہ امعا کو ثقل اور بلغم لزج سے دھو کر صاف کر دیتا ہی دوسری یہ ہی کہ امعا مین لذع یعنے خلش پیدا کرتا ہی اور
اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہی تاکہ اُسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے قضاے حاجت کے اُسے حاجتمند کر کے اُٹھائے
اسیوجہ سے اکثر جب سدہ اُس مجرے مین پڑتا ہی جو مرارہ سے امعا تک اُترا ہی تو قولنج عارض ہوتا ہی صفراے غیر طبعی اُسکی ایک قسم یہ ہی کہ خروج
اُسکا طبعیت سے بسبب کسی غریب شئی کے ہو جو اُس سے ملے اور ایک قسم یہ ہی کہ سبب اُسکے خروج کا مزاج طبعی سے خود اُسکی ذات ہو بایں طور
کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو پہلی قسم تو بہت مشہور و معروف ہی کہ شئی غریب جو اُس سے ملتی ہی وہ بلغم ہی اس صفرے کی پیدایش
اکثر جگر مین ہوتی ہی اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہی جو بہت کم مشہور ہی اسمین جو شئی غریب ملتی ہی وہ سودا ہوتا ہی مشہور و
معروف یا تو مرۂ صفرا ہی یا مرۂ محیہ ہی اس لیے کہ جو بلغم اُسمین ملتا ہی اگر رقیق ہو تو اُس سے مرۂ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اگر
بلغم غلیظ اُس سے ملے تو مرہ محیہ پیدا ہوتا یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہی انڈے کی زردی سے اس صفراے غیر طبعی کی جو غیر مشہور
قسم ہی اُسکا صفراے محترقہ نام ہی اسکی پیدایش دو طرح سے ہوتی ہی ایک یہ ہی کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اُسمین رمادیت پیدا ہو کر

بلغم کیطرف حاجت دو وجھون سے ہی ایک تو ضرورت ہی اور دوسرے منفعت ہی ضرورت دو سببسے ہوتی ہی ایک سبب اُنمین سے یہ ہی کہ
یہ بلغم قریب اعضا کے موجود رہے جسوقت غذا بہم نہ پہونچے وہ غذا جو آمادہ خون صالح ہونے کے ہوتی ہی اور مفقود ہونا اُس غذا کا یا بوجہ کسیقدر
احتباس کے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا مین تو تین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کے
اسطرف اس بلغم کے ہوکر اُسے نضیج دیکر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذاے صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضیج دیکر منہضم کرکے
خون صالح بناتی ہی اسی طرح حرارت غریبہ کبھی اُسکو متعفن کرکے فاسد بھی کر دیتی ہی اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کیواسطے نہین ہی
اسواسطے کہ یہ دونون بلغم کے اس بات مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزی اُنکو خون صالح بنا دے اگرچہ اس بات مین اُنکو شرکت ضرور ہی
کہ حرارت غریبہ دونون کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہی دوسرا سبب یہ ہی کہ یہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ ان اعضا کا جو
بلغمی مزاج ہین کرے وہ اعضا کہ جو خون اُنکی غذا ہوتا ہی اُسمین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہی مثل دماغ کے اور یہ بات مرۂ صفرا اور
سودا کیواسطے بھی موجود ہی اور منفعت اس بلغم کی یہ ہی کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور اُنکو بسبب حرارت
اور احتکاک دینے (رگڑنے) کے خشکی عارض نہو اور یہ منفعت دراصل منتہاے ضرورت پر واقع ہی بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہی کچھ اُسمین سے
فضلہ مختلف القوام ہوتا ہی یہانتک کہ حس بھی اُسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہی یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہی اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت مین مختلف القوام ہی اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہی وہ مائی
کہلاتی ہی اور بعض قسم نہایت غلیظ ہوتی ہی وہ بلغم ابیض ہی جو جصی کہلاتا ہی یہ وہ بلغم ہی کہ جسکا جز لطیف متحلل ہو گیا ہی اس جہت سے کہ
اُسکا منا فذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہی یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہی اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنے شور ہوتی ہی
اس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہی اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہی اُسکا سبب یہی ہی کہ تھوڑیسی رطوبت مائی کم ذائقہ
خواہ بالکل بے ذائقہ اُسکے ساتھ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اسلیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو
بلکہ تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونے کی یہی صورت ہی اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہی راکھ یا سجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا
جاتا ہی اُسکی بھی یہی ترکیب ہی کہ بہت سے پانی مین اُس شی کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہی پھر اُس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہی کبھی اُس پانیکو بعد صاف کرنے کے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہی اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ
کم مزہ اُسمین بھی جسوقت مُرّہ یابسہ جو بالطبع محترق ہی بوزن معتدل ملتا ہی اُسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہی یہ بلغم صفراوی ہی مگر جالینوس
نے کہا ہی کہ یہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہی یا کوئی مائیت اُسمین ملکر اُسکو نمکین کر دیتی ہی مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اُسکو
اسطرح نمکین کر دیتی ہی کہ اُسمین احتراق پیدا کرکے رمادیت موجود کرتی ہی اور جب رماد رطوبت سے ملتا ہی پھر وہی صورت نمک بنانیکی
جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہی اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہی کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہی مجھے ایسا گمان ہی کہ تنہا مائیت
احداث ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہی ظاہرا عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہی کہ بجاے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہی اصل
عبارت جالینوس مین لفظ (واو) ہی اب اسوقت معنے عبارت کے یہ ہونگے کہ یہ بلغم بحیثیت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اُسمین
ملتی ہی نمکین ہو جاتا ہی اُسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنے اور تام ہو جاتا ہی ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہی جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو
وہ کہ جسکی حلاوت لذاتہ ہوتی ہی دوسرا وہ کہ اُسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہی اسی طرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم

جو خلط محمود بیان کی گئی شاذ و نادر کبھی خلط ردی سے وہ خلط محمود بنتی ہی خلط ردی کے حق مین لائق یہ بات ہی کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع
ہو جائے اور متفرق ہو کر بدن سے دور رہو۔ ہم کہتے ہین کہ رطوبات بدن کے بعض اقسام اولی ہین اور بعض ثانوی اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہین
جنکا ہم ذکر کرتے ہین اور اقسام ثانوی کی دو قسمین ہین فضول ہین یا غیر فضول فضول کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزین ہین کہ حالت ابتدائی
سے مستحیل ہو کر اور صورت بدلکر اعضا مین نفوذ کرتی ہین لیکن ابھی کسی جزو اعضاء مفردہ کے جزو نہین ہونے پاتی ہین اور قبل نفوذ کا تمام ہو جانے
انکی چار قسمین ہین ایک وہ رطوبت ہی جو اندرون اطراف چھوٹی رگون کے جو گرد اعضاے اصلیہ کے واقع ہین محصور ہوتی ہی اور یہ رگین بوجہ
اس رطوبت کے اعضاے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہین دوسری وہ رطوبت ہی کہ جو اعضاے اصلی مین مثل شبنم پھیلی ہوئی ہی اسکو یہ استعداد
ہی کہ غذا اعضا کی ہو جائے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی بھی استعداد رکھتی ہی کہ اعضاے اصلی کو تری پہونچائے جسوقت بسبب
کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو تیسری وہ رطوبت ہی جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی اور یہ رطوبت غذا ہی کہ جو مستحیل
بجوہر اعضا ہوتی ہی بجہت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تام نہین پاتی ہی اسلیے کہ قوام تام کے بعد تو اعضا مین شمار کی
جائیگی پھر رطوبت اسکو نہ کہہ سکین گے چوتھی وہ رطوبت ہی جو اعضاے اصلی مین داخل ہی ابتداے نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزا
کا آپسمین ہوتا ہی مبدا اس رطوبت کا نطفہ سے ہی اور مبدا نطفہ کا اخلاط سے اب ہم کہتے ہین کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جنکو
ہمنے فضول تجویز کیا ہی انکا بھی چار قسمون مین انحصار ہی ایک جنس خون ہی کہ جو چارون مین افضل ہی اور بلغم اور صفرا اور سودا ہی خون بالطبع
حار و رطب ہی طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ اسمین بو نہین ہوتی ہی شیرین ہوتا ہی اور غیر طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم وہ ہی کہ اسکا مزاج
صالح بجہت ملنے کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اسمین سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا دوسری قسم وہ ہی
کہ اسمین کوئی خلط ردی پیدا ہو آئی اسکی دو صورتین ہین یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اسمین نافذ ہوئی اور اسکے مزاج کو فاسد کر دیا
یا کہ خلط ردی اسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اسمین عفونت بڑھ گئی پس اسکا جوہر لطیف مستحیل مرۂ صفرا کیطرف ہو گیا اور کثیف مرہ سودا
کیطرف مستحیل ہوا اور یہ دونون اسمین باقی رہے خواہ ایک انمین کا باقی رہا اس جہت سے اس خون کا مزاج متغیر ہوا یہ دوسری قسم
دو قسمون غیر طبعی کی کیفیت مین مختلف ہوتی ہی بحسب اختلاف اس چیز کے جو اسمین ملتی ہی خواہ اصناف بلغم سے ملے یا سودا سے ملے خواہ صفرا ملے
خواہ مائیت اسمین داخل ہو۔ کبھی یہ خون بمنزلہ دُرد کے ہو جاتا ہی کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہی کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہی کبھی سپید
رنگ ہوتا ہی اور اسی طرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہی اور کبھی تلخ ہو جاتا ہی اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہی بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دونو
طرح پر ہوتا ہی بلغم طبعی وہ ہی جسمین صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسی وقت خون ہو جائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون ہی
کہ ابھی اسکا نضج پورا نہین ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہی جسمین شدت سے برودت نہین ہی بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کے قلیل البرودت
ہی اور بقیاس طرف خون اور صفرا کے بارد ہی کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہی وہ بلغم ایسا ہوتا ہی کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے وہ ذائقہ
اسمین نہین ہوتا ہی اگرچہ اتفاقاً اسمین خون طبعی بھی ملجائے اور اکثر یہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث مین محسوس ہوتا ہی بلغم طبعی جو
شیرین ہی جالینوس اسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہی کہ طبیعت نے اسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل مثانے کے ڈھلا ہوا نہین آمادہ کیا
خصوصاً جیسا کہ مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ بلغم نہایت قریب ہی خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہین اسلیے قائم مقام
خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہین مخلوق ہوا۔ مین جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہون کہ جو اشخاص

غریزی کافی ہی پس جسب کہ اُسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی بھی اور دونون ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت
ہوگی اُسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہوجائے اور حرارت منطفی ہو خصوصًا جسوقت کہ انطفاے حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب
معین ہو کہ وہ رطوبت غریبہ ہی جو ہمیشہ بسبب غیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہی اور اطفاے حرارت پر معین ہوتی رہتی ہی
دو وجہون سے ایک وجہ یہ ہی کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کے مکان میں تنگی ہوتی ہی گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ مین
ڈوبتی جاتی ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ یہ رطوبت اپنی کیفیت مین حرارت کی ضد واقع ہی اسواسطے کہ یہ رطوبت بلغمی بارد ہی - یہی نقصان حرارت
کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچتا ہی جسکا زمانہ ہر شخص کیواسطے بحسب اُسکے مزاج اولی کے مقرر ہی - عام حد اس زمانہ کی جبتک ہی کہ قوت
طبعی حفظ رطوبت کر سکے انسان مین ہر شخص کیواسطے اجل مسمی مقرر کی گئی ہی کہ وہ اشخاص انسانی مین بنظر اختلاف امزجہ کے مختلف ہوتی ہی
اور یہ اجلین طبعی ہین اور اس عالم مین غیر طبعی بھی اجل واقع ہوتی ہی کہ وہ طبعی سے الگ ہی اور ہر ایک کی ایک مقدار جداگانہ ہی حاصل
اس بیان سے یہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہی اور بدن کہول اور مشائخ کے بارد ہین لیکن صبیان کے بدن
مین رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہی کہ نمو کی ضرورت ہی اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہی کہ اُنکی ہڈیان اور اعضا سب نرم ہوتے
ہین اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہی اسلیے کہ اُنکے اجسام کا استحالہ منی اجسام سے ہونے کو تھوڑا زمانہ گذرا ہی اور خون
اور روح بخاری کی حرارت ابھی اُنسے بخوبی برطرف نہین ہوئی ہی - کہول اور خصوصًا مشائخ جسطرح انکے مزاج مین برودت زیادہ ہی یبوست
بھی زیادہ ہی اسپر تجربہ شاہد ہی کہ اُنکی ہڈیان سخت ہوتی ہین اور جلد اُنکی سمٹی ہوئی کہ اُسپر جھریان پڑی ہوتی ہین اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہی کہ زمانہ
دراز گذر چکا منی اور خون اور روح بخاری سے اُنکے جسم کے استحالہ کا اجزا ناری شبان اور صبیان مین برابر ہین اجزا مائی اور ہوائی صبیان مین زیادہ ہین
اجزاے ارضی کہول اور مشائخ مین زیادہ ہین اور شاب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہی لیکن یبوست اسمین بہ نسبت مزاج صبی کے
زیادہ ہی اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہی اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کے اپنے اعضاے اصلی کے مزاج مین یبوست زیادہ
رکھتا ہی اور بنظر رطوبت غریبہ کے شیخ ان دونون سے مرطوب زیادہ ہی انسان کا بنظر اصناف کے یہ حال ہی کہ عورتون کا مزاج بہ نسبت مردون کے
سرد زیادہ ہی اسی وجہ سے صفت مردمی سے اصل خلقت مین قاصر رہتی ہین اور رطوبت بھی انکے مزاج مین بہ نسبت مردون کے بہت ہی بسبب برودت
مزاج کے عورتون مین فضول بکثرت ہوتے ہین اور قلت ریاضت بھی اُسکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہی اور جوہر لحمی عورتون کا ضعف ترکیب زیادہ
رکھتا ہی باین لحاظ کہ متخلخل اور نرم ہوتا ہی اگرچہ جوہر لحمی مرد کا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ ترشحیم ہی اسلیے کہ اُسکا گوشت بوجہ
تنافذ کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہی کہ اُسمین رگین اور ریشہ ہاے عصب نفوذ کیے ہوتے ہین سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہی
اور پانی مین رہنے والے ملاح اور دھوبی وغیرہ جنکے پیشے پانی مین رہنے سے تمام ہوتے ہین یہ بھی مرطوب المزاج ہین اور جوان دونون قسمون کے خلاف ہین
یعنے خواہ بلاد جنوبی مین رہتے ہین یا خشکی کے پیشہ ور ہین اُنکے مزاج بخلاف مزاج ان دونون قسمون کے یابس ہین علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہی کہ
ہم ذکر کرین جہان ذکر علامات کلیہ اور جزئیہ کا ہوگا تعلیم چوتھی مین دو فصلین ہین **فصل پہلی** ماہیت خلط اور اقسام خلط کے بیان مین خلط ایک جسم تر
روان ہی کہ پہلے استحالہ غذا کا اُسکی طرف ہوتا ہی اقسام خلط مین ایک خلط محمود ہوتی ہی وہ ایسی چیز ہی کہ جزو ہوجاتی ہی جوہر متغذی سے خواہ تنہا
خلط یا اُسکے ساتھ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہوجاتی ہی جوہر متغذی سے تنہا یا دوسری چیز سے ملکر الغرض یہ خلط قائم مقام بدل شیٔ کے
ہوتی ہی اُس چیز سے کہ جو متحلل ہوتی ہی اور اُسی مین سے فضول بھی پیدا ہوتے ہین اور ایک خلط ردی ہوتی ہی جسمین یہ لیاقت نہین ہی

بلکہ وہ حرارت محفوظ ہی بجہت رطوبت کے جو کیفیت اور کمیت مین ساتھ ہی کم ہو اور اسیطرح محفوظ رہیگی جبتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہوجاتی ہی مگر اتنی کم نہین ہوتی ہی کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نکرسکے البتہ بقیاس ہو کے کم ہوتی ہی شاید یہ بات صحیح ہو کہ لڑکپن کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہی کہ نمو مین بھی بکار آمد ہوتی ہی اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہی بعد اُسکے جوانی مین اتنی باقی رہجاتی ہی کہ دونون باتون کو تو کافی نہین ہوسکتی ہی مگر ایسا نہین کہ ایک بات کو بھی کافی نہو سکے اسی جہت سے واجب ہوا کہ رطوبت جوانون کی بدرجہ اوسط ہوتا کہ ایک دو باتون مین ضرور بکار آمد ہو یہ بات تو محال عقلی ہی کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ نمو کو تو کفایت کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکرسکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہین کرسکتی وہ اُسپر کسی چیز کو بڑھانے کی کیا طاقت رکھیگی اب یہی بات باقی رہی کہ جوانون کی رطوبت اسقدر کم ہوتی ہی کہ حفظ حرارت کرسکتی ہی اور نمو کیواسطے کافی نہین ہوتی یہ بھی معلوم رہے کہ جس سن کا ذکر ہو رہا ہی وہ سن شباب ہی جسے ہم اور سن وقوف کہ آئے ہین مترجم کہتا ہی اس فقرے سے شیخ یاددہی کرتا ہی کہ سن وقوف مین چونکہ نمو ٹھہر جاتا ہی انحطاط کسی وقت کا نہین ہوتا یہ بات صریح دلیل ہی کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہی متن فریق ثانی کا یہ قول ہی کہ نمو صبیان مین بوجہ رطوبت ہی نہ بسبب حرارت کے یہ قول محض باطل ہی اسلیے کہ رطوبت واسطے نمو کے بمنزلہ مادہ کے ہی اور مادہ بنفسہ خود نہ منفعل ہوتا ہی نہ متخلق ہوتا ہی جبتک کہ کوئی قوت فاعلہ اُسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے یا نفس ہی یا طبیعت ہی باذن پروردگار تعالی شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بے کسی آلہ کے کچھ فعل نہین کرسکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہی اس سے ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہی نہ رطوبت یہ بات جوان لوگون نے کہی کہ قوت اشتہاے طعام لڑکون مین بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہی یہ بھی محض باطل ہی کہ وہ شہوت فاسدہ جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہی اُسکے ساتھ ہضم جید اور اغتذا یعنے جزو بدن کب ہوتی ہی حالانکہ لڑکون مین اکثر اوقات استمرا بہت اچھی طرح پر ہوتا ہی اگر یہ بات نہوتی تو اُسکی غذا سے جسقدر جزو بدن ہو کر نمو مین کام آتی ہی وہ بہ نسبت جزو متحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکون کو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ حرص اُنکی غالب ہوتی ہی اور ترتیب طعام مین بد اطواری کرتے ہین اور بے قاعدہ تقدیم و تاخیر غذاؤنکی واقع ہوتی ہی اور اکثر وہ غذائین جو ردی الکیموس خواہ مرطوب ہین بمقدار کثیر کھاتے ہین اور اُنکے بعد حرکات فساد انگیز اُنسے سرزد ہوتے ہین بانیوجہ بکثرت چونکہ فضول اُنکے معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتے ہین خصوصًا اُنکے پھیپھڑون مین اجتماع فضول بہت ہوتا ہی اس جہت سے اُنکی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا ہوتی ہی اور اُنکی نبض مین عظم نہین ہوتا کیونکہ اُنکی قوتین ابھی تمام نہین ہوئین۔ یہانتک بیان مزاج صبی اور شاب کا تھا جس طریقے جالینوس نے کیا اور ہمنے اپنی عبارت مین اُسکے مطابق تحریر کیا اب یہ بھی جاننا بہت ضرور ہی کہ حرارت غریزی بعد مدت سن وقوف کے نقصان شروع کرتی ہی اس سبب سے کہ اُسکے مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہی جذب کرتی ہی اور حرارت غریزی ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہی اور اُسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہ بھی مددگار ہوتے ہین اور طبیعت اس سن مین مقابلہ سے ان سب باتون کے عاجز ہوتی ہی اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اُسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی متناہی ہی اسکی برہان علم طبعی مین مذکور ہو چکی ہی اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل ما یتحلل مین یکسان نہین ہو سکتا۔ ہان اگر یہ قوت غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل ما یتحلل برابر بمقدار واحد پر کرتی (یہ مراد ہماری نہین ہی کہ تحلل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا، بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز برابر ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل متقاومت اور مقابلہ تحلل کا نکرسکتا بلکہ تحلل بالکل فناے رطوبت کردیتا اور جبکہ فقط تحلل فناے رطوبت کی نہ

شدت توانائی کی نہین ہوتی اس سن کے زمانہ کی حد جب تک ہی کہ سب وہ دانت جنھین عوام دودھ کے دانت کہتے ہین گر نجائین اور اُنکے عوض نئے
دانت سب نہ نکل آئین تیسرا سن ترعرع ہی جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہی چوتھا سن
یت اور بلوغ ہی اُسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہون رہتا ہی پانچوان سن فتی ہی اُسکا زمانہ جبتک کہ نمو ٹھہر جاتا ہی باقی رہتا ہی صبیان
یعنے طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہی اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زاید ہوتا ہی
[illegible] اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہی مگر زیادتی رطوبت کی جسسے برودت لازم ہی اس حرارت کا کسر اور انکسار کرکے
اُسکو قریب باعتدال کر دیتی ہی تتمہ قدماے اطبا مین صبی اور شباب کی حرارت مین اختلاف واقع ہی بعضون کی یہ راے ہی کہ صبی کے
مزاج مین حرارت زیادہ ہی اسی جہت سے اُسمین نمو بھی زیادہ ہوتا ہی اور اُسکے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر
اور ہمیشہ پائدار رہتے ہین یہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین انی ہی - اور لمی دلیل یہ ہی کہ اس سن مین چونکہ حرارت غریزی اصلی جو مادہ منی
سے انکو ملتی ہی تازہ اور مجتمع ہوتی ہی اس جہت سے اُنکی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہی بعضون کی یہ راے ہی کہ حرارت غریزی جوانون مین
بہت قوی ہوتی ہی اور خون اُنمین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہی اور اسی جہت سے اُنکی نکسیر زیادہ پھوٹتی ہی ایک یہ بھی دلیل
کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج اُنکا مائل بصفراویت ہوتا ہی اور لڑکون کا مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہی اور چونکہ جوانون
کے حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی اور استمرار اور ہضم طعام اُنکا قوی ہوتا ہی اسکا بھی منشاء حرارت ہی -
لڑکون مین زیادتی شہوت طعام کی جو منشاء حرارت ٹھہرائی ہی یہ بات صحیح نہین ہی بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشاء برودت ہوتی ہی اسیوجہ
سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہی جوانون مین جو یعنے شدت ہضم طعام کا دعوی کیا دلیل اُسکی یہ ہی کہ اُنھین
متلی اور قی اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہی جیسا لڑکون کو اکثر بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہی مزاج جوانون کا یعنے جو مائل بصفراویت کہا اسکا ثبوت
یہ ہی کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حماے غب کے اور قی اُنکی صفراوی ہوتی ہی بخلاف اسکے لڑکون کے امراض بارد رطب
ہوتے ہین کہ اُنکی تپین بلغمی ہوتی ہین اور اکثر انکی قی مین بلغم برآمد ہوتا ہی - نمو کی زیادتی لڑکون مین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اُسکا منشا کثرت
رطوبت ہی اور بھوک کی زیادتی انمین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہی یہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہی مگر جالینوس ان دونون
گروہ کے مذہب کو رد کرتا ہی اور اُسکی راے یہ ہی کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہی اور اصل مین مختلف فرق یہ ہی کہ لڑکون مین
مقدار حرارت زیادہ ہی اور کیفیت یعنے حدت اور لذع کمتر اور جوانون مین مقدار حرارت کم ہوتی ہی اور کیفیت یعنے حدت
و لذع بیشتر - توضیح قول جالینوس کی یہ ہی فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا یہ کیفیت
واحد کبھی تو ایسے جسم مین پھیلے اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہی مثل پانی کے اور کبھی جسم یابس مین مثل پنیر وغیرہ کے پھیلے اور
منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقینا پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پاوینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور ہلکی محسوس ہوگی بخلاف پنیر کے
کہ اُسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بمدارج زیادہ ہوگی اسیطرح لڑکے اور جوانون کی حرارت تصور کرنی چاہیے
چونکہ لڑکونکی پیدائش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہی اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اُسے بجھا دین اسلیے کہ لڑکا مثل
اسپ تیز رو کے تزید مین چلا جاتا ہی اور رفتہ رفتہ نمو مین چلا آتا ہی ابھی ٹھہرا نہین ہی کسی حد پر مقدار مین اقطار ثلثہ کے بس کی حرارت کیطرف
رجوع کرنے کا کیا مذکور ہی اور جوانون کو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بڑھائے اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہو جو اُسے بجھائے

ہوتا ہی جو اُسکی غذا سے بڑھے پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون سے ہی جسمین صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہی یہ بات بقول جالینوس سے ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سے فضول رطوبت کے اُن بخارات سے بدن مین اُٹھتے ہین اور پھیپھڑے کی طرف ازقسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے اُسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہی اور اُسکی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت زیادہ ہی اور ریہ رطوبات سے بھیگنے اور تر رہنے مین جگر سے زیادہ ہی اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہی اسی طرح ضرور ہی کہ حال بلغم کا سمجھا جاے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاے ایک خاص جہت سے وہ یہ ہی کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہی اکثر اوپر ہی اوپر بھگو دیتا ہی اور تر کرتا ہی اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہی اُسکے جوہر ذاتی مین رطوبت بڑھتی ہی علاوہ برآن بلغم طبعی بائی کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہی اسیلیے کہ خون چونکہ نضج اُسکا پورا ہوتا ہی باین جہت بہت سی رطوبت اُسکی متحلل ہوجاتی ہی یعنے بلغم مائی سے جسوقت خون بنتا ہی بوجہ نضج کے اُسکی رطوبت متحلل ہوجاتی ہی آیندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی درحقیقت خون ہی کہ بعض قسم کے استحالہ کی وجہ سے بلغم ہوگیا ہی سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہی جو بخار دخانی سے پیدا ہوتا ہی اسطرح پر کہ خلط بخاری متحلل ہوکر محض دخانیت بستہ ہوجاتی ہی بعد اُسکے ہڈی کی یبوست ہی کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت زیادہ رکھتی ہی لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہی اسیلیے کہ اُسکی پیدایش خون سے ہوتی ہی اور اُسکی ساخت ایسی ہی کہ رطوبت اصلی کو جذب کرلیتی ہی اور اُسپر قدرت رکھتی ہی اسی جہت سے بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذاے کثیر ملتی ہی اور بالون سے کسی قدر بھی غذا نہین ملتی ہی ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہی کہ شپرہ بالون کو ہضم بھی کرلیتا ہی اور آسانی حلق سے اُتار لیتا ہی مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے بموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکے گی اُتنی بالون سے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالون کی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہڈی مین بالونسے زیادہ رطوبت ہی بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہی اُسکے بعد رباط کی بعد اُسکے وتر کی بعد اُسکے جھلی کی اُسکے بعد شریانین اُسکے بعد اوردہ اُسکے بعد اُن پٹھون کی جو آلہ حرکت ہین بعد اُسکے یبوست قلب کی ہی اُسکے بعد یبوست اُن پٹھونکی ہی جو کہ آلۂ حس ہین اسیلیے کہ جو پٹھے آلہ حرکت ہین اُنکی برودت اور خشکی معًا زیادہ ہی معتدل سے اور اعصاب حس کے برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے اُنکو زیادتی نہین ہی بلکہ شاید یبوست مین قریب بمعتدل ہین اگرچہ برودت مین بھی معتدل سے اُنکو اسقدر بعد نہین ہی بعد ان پٹھونکے یبوست جلد کی ہی

فصل تیسری تعلیم ثالث سے امزجہ اسنان اور اجناس کے بیان مین

انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیے گئے ہین اُنمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہی اور لفظ سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنے مین بولی جاتی ہی۔ پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہی تیس ۳۰ برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہی اسکے بعد سن وقوف جسے سن شباب بھی کہتے ہین اُسکی حد پینتیس ۳۵ یا چالیس برس تک ہی بعد اُسکے سن انحطاط ہی مگر اُس سن مین قوت اصلی باقی رہتی ہی یہ سن ارباب کہولت کا ہی ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہی اور پھر سن انحطاط کا کہ جسمین ظہور ضعف قوت کا بھی ہوتا ہی اور یہ سن مشایخ کا ہی آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین انمین سے پہلا حصہ سن طفولیت ہی جبتک لڑکے کے اعضا مستعد حرکات نشست و برخاست کے نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہی دوسرا سن صبی ہی کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہی مگر ابھی اعضا مین

کے نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ
برودت تگرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے۔ اور بامادہ ہونیکے یہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت یہ غیر معتدل
ہے کہ اُس سے ایک خلط مناسب اُسی کیفیت کے اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اُسپر غالب ہو جیسے بلغم زجاجی سے تبرید
جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفرا کراثی و زنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اُسکے بعد نفوذ مین ان دونون خلطون کے جو کیفیت ہوتی ہے
وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر یک احد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالین بتفصیل بیان کیجاینگی جاننا چاہیے
کہ مزاج مادہ کے ساتھ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ یہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری اور ربطون مین
یہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہ احتباس بھی کبھی تو اُس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہین پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج مین
بحث اسی قدر تھی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیے کہ انکو مسلم جانے اور انکا دلیل
ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے

فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا
ہے جو اُسکے لائق اور مناسب تھا اور جسمین اُس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اُس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس
مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھ واسطہ نہین ہے انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس
عالم کون و فساد مین ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اُسکے قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ انکا فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو
خاص کو جو مزاج اُس کے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت
خشک و بعض کا نہایت تر پیدا کیا۔ نہایت گرم مزاج بدن انسانی مین روح اور دل ہے کہ جو منشا روح کا ہے اُسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ
اتصال قلب کے استفادہ اسقدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے بعد حرارت مین درجہ کبد کا ہے اسلیے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اُسکے بعد عضو حار ریہ ہے
بعد اُسکے گوشت ہے کہ اُسکی گرمی ریہ کی گرمی سے بھی کم ہے باعث سے کہ ریشہ ہاے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین پیٹھے ہوتے ہین اُسکے بعد حار
مزاج عضل یعنے پٹھے ہین کہ وہ گوشت سے بھی کمتر گرم ہے اسلیے کہ اسمین عصب اور رباط کی بھی آمیزش ہوتی ہے اُسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین دُرد
خون کا ہوتا ہے اُسکے بعد گردون کی گرمی ہے کہ انمین خون کم ہوتا ہے اُسکے بعد گوشت دونون پستان اور انثیین کا اُسکے بعد طبقات جو رگہاے جہندہ
مین ہوتے ہین بنظر اُنکے جوہر عصبی کے جیسے بذریعہ اُس خون اور روح کے جو اُنمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اُسکے طبقات اُن رگونکے جو ساکن ہین اور
اُنمین فقط خون موجود ہے بعد اُسکے جلد تمام بدن کی بعد اُسکے جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھ چکے ہین۔ سب سے زیادہ سرد چیز بدن انسان
مین بلغم ہے اُسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اُسکے ہڈی اُسکے بعد غضروف یعنے کری اور اُسکے بعد رباط اُسکے بعد وتر یعنے رودہ اُسکے بعد غشا
یعنے جھلی بعد اُسکے عصب یعنے پٹھہ بعد اُسکے نخاع یعنے حرام مغز بعد اُسکے دماغ یعنے بھیجا بعد اُسکے شحم یعنے چربی بعد اُسکے سمین یعنی دہنیت
بدن انسان کی اُسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اُسکے بعد خون بعد اُسکے دہنیت اُسکے بعد چربی بعد اُسکے دماغ اُسکے بعد
حرام مغز بعد اُسکے گوشت پستان و انثیین اُسکے بعد پھیپھڑا بعد اُسکے جگر پھر طحال بعد اُسکے گردے اُسکے بعد عضل اُسکے بعد کری بعد
اُسکے جلد یہ ترتیب وہ ہے جیسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین
زیادہ تری نہین رکھتا اسلیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور مزاج عارضی مین مشابہ اُس چیز کے

او رعقرب سکے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہی یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسانکے گرم ہوتی ہی اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار
دیجاتی ہی بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہی اُتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کرکے معالجین
کو حکم دیا جاتا ہی کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اثر اُسکا ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدلا

مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے آب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس
کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اُسکی بھی آٹھ صورتین ہو سکتی ہین مگر یہ آٹھون صورتین اس بات
مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اُنکا اختلاف اسی طرح پر حادث
ہوتا ہی کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہ بات اُسی صورت مین ہوتی ہی کہ جب معتدل سے
اس مزاج کو نسبت دیجائے اُس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت
مین او رعلی ہذا القیاس دوسری صورت یہ ہی کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین
خروج اعتدال سے ہو- اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہی یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اُسکی دو قسمین
ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت او ر یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست
مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو او راگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اُسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی او ر یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو
لیکن حرارت اور برودت اُسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہی خواہ رطوبت اُسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہی اور برودت او رحرارت
مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہی- یہ چارون قسمین مضادت بسیط کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک اُنکی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے
او ر جو اثر اُنمین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہی پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہی اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن
مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہی تھوڑے زمانہ کے بعد یبس بھی پیدا کرتا ہی اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے
زمانیکے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہی اور یہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہی اور اسی طرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ
لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہی اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہ رطوبت بافراط
ہی تو یہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہی اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدنکی دیر تک کرکے آخر کو پھر ایسی برودت
پیدا کرتا ہی جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو فائدہ ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہی کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت
حرارت سے ہی اُتنی برودت سے نہین ہی غیر معتدل بسیط کی تو یہ چارون قسمین بیان ہو چکین آب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت
کسی مزاج معتدل سے رکھے اُسکی بھی چار صورتین ہین پہلی **صورت** یہ ہی کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون
دوسری **صورت** یہ ہی کہ حرارت اور یبوست دونون اعتدال سے خارج ہو تیسری **صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ
ہی غیر معتدل ہو چوتھی **صورت** برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو- اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت
اور یبوست کی زیادتی معاً ایک مزاج مین جمع نہین ہو سکتی اسلیے یہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی
گئین اگرچہ قسمت عقلی اُنکو شامل تھی- ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہ حال ضرور ہی کہ یا بلامادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلامادہ ہونیکے
یہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اُسکی جہت سے کسی خلط ۲

اقلیم اُس سے زیادہ عرض رکھتی ہے - ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہے جو فی نفسہ معتدل ہو اور اُسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اس نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے اعضاے انسانی کا حال تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضاے رئیسہ کبھی قریب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتے بلکہ یہ بات ضرور ہے کہ جملہ اعضا کی نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہے اُس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہ حال ہے کہ اگر ایک پانی جسمین برابر ... رکھو تا ہوا پانی ملائین اور اُسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اُسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون اور رگون کی پہونچتی ہے اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہے برابر ہوجاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر بخوبی ملاکر جلد سے ملائین ظاہر جلد پر کچھ بھی اثر نہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی حس سے ان چیزونکا ادراک نہین کرتی ہے یہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور منشاء عدم انفعال کا ہمنے اعتدال جلد کا ٹھہرایا اور دعویٰ کیا ہمنے کہ جلد مثل انہین چیزون کے معتدل ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزون کے مخالف ہوتی تو بیشک اُنکا کچھ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اسلیے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہوئین ضرور ایک عنصر دوسرے سے منفعل ہوتا ہے ایک چیز دوسری چیز سے اُسی وقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونون کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہ مشارکت کیفیت کی انہین تشابہ ہو مترجم کہتا ہے اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونون ایک ہی درجے کی تپ رکھتے ہون اُسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہوجاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہ ہے کہ دو چیزین جسین کیفیت مین برابر ہوتی ہین اُنمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی مثل جلد کا بھی یہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اُس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے اس سے زیادہ اُنگلیون پر جتنی جلد ہے وہ معتدل ہے اُس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اُس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے اُسکی جلد معتدل ہے اور انگلیون کی پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنیمین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونون جانبین افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اُسے پہچان لے اسی طرح ان انگلیون کا حال ہے کہ جو شئے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اُسے فوراً پہچان لیتے ہین - جو چیزین اوپر بیان ہوچکین اُنکے جاننے کے بعد یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اسلیے کہ یہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہ مطلب ہے کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اُتنی یہ دوا بھی معتدل ہے نہین تو یہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنے روح یا خون انسان کے بدن سے یہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اُسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنے حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بجہت تشابہ کیفیت کے یہین گویا کہ یہ دوا بھی معتدل ہے بہ نسبت اس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اُسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے ورنہ دوا سے معتدل سے پھر یہ مراد ہوگی کہ اُسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہے بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ برودت انسان کے بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے بعضی دوا بقیاس مزاج انسان کے سرد ہوتی ہے

مناسب ہی کہ اُنکی صحت اُسی پر موقوف ہی ہر ایک مزاج ان دونون اقلیمون کا بقیاس اپنی صنف کے معتدل ہی اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابی کے ہوجاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسی طرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہانسے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکانکے کیواسطے ایک مزاج خاص ہی کہ وہان کی ہوا کے موافق وہی مزاج ہی اور اس مزاج کیواسطے عرض اور گنجایش بھی ہی اور اس عرض کیواسطے دو جانب افراط اور تفریط کے بھی چوتھی صورت درمیانی مزاج ہی اور واسطہ ہی بیچ مین عرض اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس صنف کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہی کہ اس صنف مین اُس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہی پانچوین صورت نہایت تنگ تر ہی نسبت قسم اول اور ثالث کے اُس سے وہ مزاج مراد ہی کہ ایک شخص معین کیواسطے تاوقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہی اُسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہی اس مزاج کے لیے بھی عرض ہی جسمین سے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہی کہ اُسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہی یا نادر ہی چھٹی صورت یہ وہ مزاج واسطہ ہی درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہی کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اُن حالات سے ہوگا جن حالات پر اُسے ہونا چاہیے یعنے جتنے حالات اُسکے لائق بحال ہین اُنہین سے افضل حالات سے متصف ہوگا ساتوین صورت یہ وہ مزاج ہی کہ ہر ایک نوع عضو اور اعضا سے اُسپر ہونا واجب ہی اور دوسری نوع کو اُسکے مخالف مزاج درکار ہی مثلاً استخوان کو واجب ہی کہ اُسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہی کہ اُسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہی اور پھیپھڑے مین برودت کی ضرورت زیادہ ہی کہ اس مزاج کیواسطے بھی عرض ہی جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتی ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عروض امزجہ متقدمہ کے کمتر ہی آٹھوین صورت یہ مزاج واسطہ ہی ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان ہین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہی ایسا کہ جسوقت اس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا جب لحاظ انواع کائنات کے مزاجونکا کیا جاوے تو انہین سے نوع انسان مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہی کہ جو آبادی موازی معدل النہار کے واقع ہی اور اُس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اُسمین نہین واقع ہین یا اُس مقام کے رہنے والونکا مزاج واجب ہی کہ قریب باعتدال حقیقی کے ہو اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہی کہ جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا بحیثیت قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہی اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہی اُنکا یہ گمان فاسد ہی ہمنے یہ بھی ثابت کیا ہی کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہی اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہی بہ نسبت اُن مقامات کے کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہی اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہی لیکن جسوقت آفتاب اُنکے سمت الراس کے قریب آتا ہی اُنکو تکلیف زیادہ ہوتی ہی اور ہوا مین دہانکے تغیر زیادہ ہوتا ہی خط استوا کے رہنے والون کے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور اُنکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہی اور کسی فصل کی ہوا اُنکے مزاج کے ایسی مخالف نہین ہوتی ہی جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ انکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہی ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہی جسمین اپنی اس راے کو بدلیل ثابت کیا ہی بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیے کہ وہ لوگ ایسی جگہ ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ اُنکے سر پر نہین رہتی ہی لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والون کے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہی بجہت ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے اُنکے سمت الراس سے جیسے اقلیم پنجم کے رہنے والے یا جو

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اُن لوگون کے جو اُسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین۔ پانچوین صورت ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی ہین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو اُس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہی چھٹی صورت شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنے کے کبھی معتدل کبھی غیر معتدل ساتوین صورت ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اُن اعضا کے جو اُس عضو سے خارج ہین اور اُسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو آٹھوین صورت ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنے ذاتی احوال اُسی عضو کی نسبت مین پہلی صورت یعنے انسان کا اعتدال مزاج نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہی کہ اسکو بہت گنجائش ہی اور کسی عدد خاص مین محدود نہین اور یہی کوئی امر اتفاقی نہین ہی بلکہ اس صورت کی دو حدین افراط اور تفریط کی ہین کہ اُنمین سے جب کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کی ہی کہ اُسکے تجاوز سے بہائم مین شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہی کہ بساطت اور تجرد عن المادۃ کے خواص اُس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون وفساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا بیچمین ان دو حدون افراط اور تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی اُن مراتب کو ظاہر کرتا ہی دوسری صورت وہ درمیانی مزاج ہی اعتدال مین دو حدون افراط اور تفریط کے جنکا پہلی صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہی جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اُس سے بڑھکر نشو ونما اور سن مین نہو سکے۔ اگرچہ یہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا جسکا وجود ابتدا اسے مفصل مین محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہی اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل مین پایا جائے تو اُسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اُسکے اعضاے حارہ مثل قلب واعضائے باردہ مثل دماغ ورطبہ مثل جگر ویابسہ مثل استخوان کے آپسمین متکافی ہون گے اور جتنا اُن اعضا کے موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اسیقدر یہ شخص مزاج مین معتدل حقیقی کے قریب تر ہوگا ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا ہان جلد ایک ایسا عضو ہی کہ وہ تنہا اس درجہ اعتدال کو پہونچسکتا ہی چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے ارواح اور اعضائے رئیسہ کے اعتبار سے کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہو سکتی بلکہ اُن دونون کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت ورطوبت ہوگا اسلیے کہ مبدر حیات قلب اور روح ہی اور یہ دونون نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت مین بقاے حیات بعنت حرارت کے اور نشو ونما بوجہ رطوبت کے ہی بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہی اور غذا لیتی ہی اعضائے رئیسہ تین ہین جیسا آگے بیان کرینگے انمین سے ایک دماغ ہی سرد مزاج پر اُسکی برودت اسقدر نہین ہی کہ حرارت قلب وجگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضاے رئیسہ مین فقط قلب ہی لیکن اُسکی خشکی اتنی نہین ہی کہ رطوبت دماغ وجگر کی تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہی اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ وجگر کے یابس ہی اور دماغ بہ نسبت قلب وجگر کے بارد ہی تیسری صورت معتدل کی بہت گنجائش کم رکھتی ہی بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کے مگر اُس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہی کہ وہ مزاج صالح ہی ایک گروہ کا چند گروہون سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤن سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہی کہ وہ تمام ہندوستانیون مین پایا جاتا ہی اور اُنکی صحت اُسی مزاج سے قائم رہتی ہی یا صقالیہ کے واسطے ایک مزاج

اور جسوقت کیفیات اربعہ متساوی نہون معتدل حقیقی نہوگا اُسکی پانچ صورتین ہین پہلی صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہی اور قلعی مین اجزاے ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموع اجزاے ناری تین اور باقی چار چار ہین اور یہ مزاج بارد رطب درجہ اول کا ہی۔

نام	نار	تراب	مار	ہوار
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضه	۱	۴	[illegible]	[illegible]
میزان	۴	۶	[illegible]	[illegible]

پہلی صورت

دوسری صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہوری ہون جیسے سونا کہ اجزاے ناری اور ہوائی اسکے دو دو ہین اور اجزا مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیساکہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔

نام	نار	تراب	مار	ہوار
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

تیسری صورت یہ ہو کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا کہ اجزاے ناری اسکے تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین۔

نام	نار	تراب	مار	ہوار
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھی صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا۔

نام	نار	تراب	مار	ہوار
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھی صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوار
اسرب	۱	۳	۲	۲

پانچوین صورت یہ ہو کہ زیادتی تین عنصر مین بمقدار غیر متساوی ہو اس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔ اور تفصیلی بیان اس قاعدے کا انشاء اللہ تعالے بحث استخراج مزاج ادویہ بسیطہ یا مرکبہ مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہی زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہی

پانچوین صورت

نام	نار	تراب	مار	ہوار
نحاس	۳	۳	۱	۲
نحاس صینی	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

متن معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل یہ دونون قسمین جو اوپر بیان ہوئین اُنمین سے کوئی نہین ہی بلکہ طبیب کو واجب ہی کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہی چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہی جسکے معنے ہموزن اور برابر ہونیکے ہین بلکہ معتدل مشتق ہی عدل فی القسمت سے بایں معنے کہ وہ مرکب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جاے یا عضو مخصوص اُسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہی جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہی کبھی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آتی ہی نہایت قریب ہوجاتی ہی اُس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذونادر بعض افراد انسانی مین پائی جاتی ہی یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہی بہ نسبت بدن انسان کے یہی اعتدال اضافی ہی یقیناً پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال نہین ہی اور نہ مزاج اُسکا قریب بمزاج انسان ہی بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین پہلی صورت یہ ہی کہ نوع انسانی مین یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اُس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہی اور خارج از انواع انسانی ہی دوسری صورت یہ ہی کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے اُن اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہی تیسری صورت نوع انسانی کی ایک صنف نسبت اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت اُن لوگونکے جو اُس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین چوتھی

ہوکر فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہی اور عناصر کو آپسمین ملا دیتی ہی۔ اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہو تو نفوذ جوہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی مین نہو سکے۔ آگ سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہی کہ برودت ارض اور مار کی ٹوٹ جاتی ہی یا کم ہوجاتی ہی اور اس انکسار برودت کا فائدہ یہ بھی ہی کہ وہ دونون جسم ثقیل محض عنصر بے قابلیت آمیزش کی پیدا کرتے ہین پانی اور مٹی یہ دونون ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضامین بہت بکار آمد ہین اور سکون اعضا کو نسبت ہی اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدایش کی معین ہی اور انکے متحرک ہونیمین فائدہ دیتے ہین اور اعضا کا حرکت دینا انھین دونون سے متعلق ہی اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہی یہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین یہی ارکان اربعہ ہین **تعلیم ثالث** اور اسمین تین فصلین ہین **فصل اول مزاج کا بیان**، مزاج ایک نئی کیفیت ہی جو کیفیات متضادہ کی آپسمین فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہی یعنے جسوقت عناصر جنکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہین آپسمین ملتے ہین اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مماس ہوتا ہی اور اپنی اپنی قوتون سے ہر ایک کوئی فعل پیدا کرتا ہی نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہی کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہی اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہی از انجا کہ اولی قوتین ارکان اربعہ مذکورکی حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ مزاج اُن اجسام کا جو ان ارکان سے بنین مجموعہ انھین کیفیات کا ہوگا ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچین اور کسی چیز کا سواے ارکان مخصوصہ کے تصور نکرین تو مزاج کی دو قسمین نظر آتی ہین **پہلی قسم** یہ ہی کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت مین کیفیات متضادہ متساوی ہوکر مقاومت ایک دوسرکی علی السویہ کرکے جو کسر و انکسار ہوگا اُس سے وہ کیفیت متوسطہ واقعی جسے معتدل حقیقی کہتے ہین پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہی **دوسری قسم** یہ ہی کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت مین کیفیات متضادہ کے فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہی مزاج مین وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست مین سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت مین ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد اربعہ مین سے دو کیفیتین یکجا زائد ہونگی مترجم کہتا ہی تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہی منحصر ہی دو صورتین **پہلی صورت** یہ ہی کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہون **دوسری صورت** یہ ہی کہ مقدار ارکان اربعہ کی برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقی ہین وہ آپسمین برابر ہون جیسے نار اور مار آپسمین برابر ہون اور ہوا اور ارض آپسمین برابر ہون مگر بہ نسبت نار اور مار کے ہر ایک ارض اور تراب کی مقدار کم ہو خواہ زیادہ **مثال اسکی** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزاء ناری دو اور مائی بھی دو ہون اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورتین بھی کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگے کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرکت کی تین ۳ ہی اسیطرح برودت مائی دو اور برودت ارضی ایک ملکر تین ہی اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہین اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہی پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان عناصر اربعہ کے کیفیات اربعہ برابر پیدا ہین اسلیے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر ہم جسم مرکب کی بموجب تصحیح نبیرہ جلد کی مصنف رسالہ (دقائق المیزان) کے لکھتے ہین **مثلاً** سونا اور چاندی جسوقت معدنسے برآمد ہوتے ہین او علیط کہلاتے ہین یعنی غیر مصفی اسوقت سونمین اجزاے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہین اور چاندی مین اجزاے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو اور ہوائی تین ہین بعد ترکیب ان دونون کے مجموع اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزاے ناری اور مائی آپسمین برابر ہین اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہین اور مجموع اجزاے حارہ ناری اور ہوائی دس ہین اسیطرح مجموعہ اجزاے ترابی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزاے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزاے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہین اس سبب سے کیفیات اربعہ اس مرکب کے متساوی ہین پس یہ معتدل ہی اگرچہ مقدار بسائط کے متساوی نہین جیسا اس بیان سے واضح ہوا

طبیب اس باتکو مسلم مانے کہ وہ چار ہین زیادہ نہین دو اُنمین سے سبک او خفیف اور دو ثقیل او بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا او ثقیل پانی اور مٹی زمین کی۔ زمین ایک جسم بسیط ہی کروی الشکل موضع طبعی اُسکے ٹھہرنیکا بیچ مین تمامی کُرات عالم کے ہی کہ وہ اُسمقام مین بالطبع ٹھہری ہوئی ہی او اگر بیچ مین کل سے نہوتی تو بالطبع حرکت کر کے اُسیمقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اسکی سرد خشک ہی مراد یہ ہی کہ اگر طبیعت خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی بغیر اُسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اُس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات کے واسطے چسپیدگی اور ثبات او حفظ اشکال او ہیأت کا فائدہ دیتا ہی۔ پانی جسم بسیط ہی موضع طبعی اُسکا یہ ہی کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اُسکو شامل ہو یعنی وہ اسطرح پر واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اُسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور ہوا دونون اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانیکی ثقل اضافی کہلاتی ہی مترجم کہتا ہی زمین کیواسطے از روے قیاس اور مشاہدہ کے دو مرکز پائے گئے ہین ایک مرکز حجم جو بنظر ثقل مطلق کے ہی اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہی یہ اُسکا ثقل اضافی ہی بہ نسبت اتصال کرہ آب و ہوا اسکے پیدا ہوا ہی تفصیل اس مسئلہ کی او مقدار فاصلہ کی درمیان دونون مرکزونکے فروع طبعیات مین دیکھنی چاہیے اور ملاحظہ ہیئت کرات عالم سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہی کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہی متن پانیکی طبیعت سرد و تر ہی یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی مین اثر کرے برودت اُسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم رطوبت کہتے ہین بھی محسوس ہوگی رطوبت اُس حالت کا نام ہی کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہی کہ ادنی سببسے صور مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہو اور بہت آسانی سے اُسکے اجزا کا اتصال زائل ہو جاتا ہی اور بآسانی پھر متصل واحد ہو جاتا ہی اور ہر ایک شکل کو بآسانی قبول بھی کر لیتا ہی اور اُس شکل کی حفاظت نہین کر سکتا ہی بلکہ بسہولت اُسے ترک کر دیتا ہی۔ پانی جو ایک جزو مادی کائنات کا ٹھہرا ہی فائدہ اُسکا یہ ہی کہ اجسام مرکبہ بآسانی اُن ہیأت کو قبول کرین جو اُنکے اجزا مین بوجہ تشکیل اور تخلیط او تعدیل کے درکار ہی اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیأت تشکلیہ کو ترک کر سکتا ہی لیکن قبول اشکال بھی بآسانی کرتا ہی جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیأت تشکلیہ کرتا ہی مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اُس شکل کا چھوڑنا بھی اُسے دشوار ہوتا ہی مترجم کہتا ہی لوہار خوب جانتا ہی کہ لوہے کی گولی سے کیل یا تیر بنانا کتنا دشوار ہی کہ اُس دشواری کی نسبت سے موم کی گولی سے صورت کیل اور تیر کی بنانی بہت کم دقت رکھتی ہی متن جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب سے مگر استفادہ قابلیت تمدید او تشکیل کی پاتا ہی او جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہی کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اسمین حفظ شکل کی قوت بڑھ جاتی ہی اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری او تعدیل قوی حاصل ہوتی ہی او جسم یابس بجہت آمیزش جسم رطب کے اپنی پراگندگی اجزا سے محفوظ رہتا ہی او جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کر کے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہی۔ ہوا ایک جسم بسیط ہی اُسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہی اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہی طبیعت اسکی گرم تر ہی اُسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسرے جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اُسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہی۔ ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادی قرار دیا گیا فائدہ یہ ہی کہ پانی او مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہین اُنکا اتصال دور کر کے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت او خفت اسوجہ سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہی مثل سونے وغیرہ کے اُتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہی او جسقدر مسامات زیادہ ہوتے ہین اُسیقدر سبک ہوتا ہی جیسے دھنی ہوئی روئی آگ جرم بسیط ہی اُسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہی اور مکان اُسکا سطح مقعر اُس فلک کی جہانتک کون و فساد منتہی ہوتا ہی اور یہ مکان اُسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہی طبیعت آگ کی گرم و خشک او اُسکی موجودگی کائنات مین جزو مادی

احتقان اور صناعات اور عادات واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ انہین سے بعض چیزون کا جاننا طبیب پر بنظر منصب
طبابت اسطرح پر واجب ہی کہ ان چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق انکے وجود کی کرے اور انکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزون کا ماننا ہمکو
ہی اور یہ چیزین ہمارے اصول موضوعہ مین داخل ہین علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے
کہ کسی حکیم طبعی نے اسکے واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہین - ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین بھی ہین کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی فن مین
درکار ہی - ان موضوعات مین جو چیزین از قسم مبادی ٹھہرائی جاتی ہین انکے نسبت طبیب کو یہی لازم ہی کہ تقلیداً انکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جملہ علوم
جزئیہ ان علوم مین مسلمات قرار دیے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین انپر برہان لائی جاتی ہی اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی
قرار دیا جاتا ہی اسکے مبادی کا ثبوت جو علم اسپر مقدم ہی یا جنکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہی اس مین بیان کیا جاتا ہی یہانتک کہ چڑھتے چڑھتے
جمیع علوم کے مبادی فلسفہ اولیٰ مین ثابت کیے جاتے ہین اور اس علم کو علم مابعد الطبیعۃ بھی کہتے ہین - بعض طبیبونکا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہی کہ شروع مین
علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کے واسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار
دیے گئے ہین انکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگتے ہین ان لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین
علم طب مین داخل نہین ہین انھین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہی کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہم نے
ان چیزون کو بدلیل ثابت کر دیا ہی حالانکہ انسے کوئی چیز ثابت نہین ہوسکتی ہی - اسی جہت سے طبیب پر واجب ہی کہ ان چیزونکی ماہیت کا تصور کرکے
جو باتین انمین سے بدیہی خواہ بین الثبوت نہین ہین انکے وجود کو تقلیداً مانے اور انکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے - موضوعات علم طب مین جو
بین الثبوت امور ہین منجملہ انکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہی دوسرے مزاج ہی کہ اسکا وجود
بھی ثابت ہی یا نہین اور ہی تو کسطرح ہی اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قویٰ کا وجود اور مقدار اور مکان
وجود انکا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہیین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو
خواہ ثبات اور استمرار شئے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہی پھر وہ سبب کتنے ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی لیکن اعضائے جسمانی
اور انکے منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیے اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیے وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہی اور
اسکے بعد انکا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہی وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کے ان
باتون مین جو بدیہی نہو طبیب کو اسے بدلیل اور برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیے جالینوس کا دستور ہی کہ جب وہ قصد
کرتا ہی کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنی جن چیزونپر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہی جالینوس جب انکے دلائل کا ذکر کرتا ہی اسوقت اپنے
تئین طبیب نہین سمجھتا ہی بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر ان دلائل کو ذکر کرتا ہی اور اسے اسوقت ایسا خیال ہوتا ہی کہ علم طبعی مین بحث کر رہا ہی اور طب سے
بالکل الگ ہوگیا جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہی کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین
سمجھتا ہی بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر درپے اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہی
کہ ان باتون کو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونون درپے اثبات ایسے امور کے ہون بیشک دور محال لازم آئے گا

تعلیم دوسری ارکان کے بیان مین اور وہ ایک ہی فصل ہی - ارکان چند اقسام بسیط کو کہتے ہین جو بدن انسان کے اجزائے
اولیہ ہین انکی تقسیم مختلف صورتونکے اجسام کی طرف ممکن نہین ہی اور انکے ملنے اور مرکب ہونے سے انواع مختلفہ کائنات کے پیدا ہوتے ہین

اسباب دریافت کیے جاتے ہین اسی سبب سے طب مین پہچاننا اُن عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہین بھی ضرور ہی علوم حکمیہ مین یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہی کہ جس شی کا ادراک اور علم اُسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہی اُس شی پر علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہی اور اگر اُس شی کیلیے اسباب اور مبادی نہون تو اُسکے عوارض اور لوازم ذاتی کے دریافت کرنیسے اُس شی کا علم پورا ہوتا ہی - اسباب کے اقسام یہ چار قسم کیے ہین مادی فاعلی غائی - مادی اسباب وہ چیزین ہین کہ جنمین صحت یا مرض حاصل ہوتی ہی خواہ حصول اُسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بعید جیسے اخلاط یا اُس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرح سے ارکان اربعہ ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات مین سے علم طب کے ٹھہرایا ہی اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہی اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہی اُس استحالہ کو بھی اُنکے موضوع علم طب کے ہونےمین دخل ہی اور جو چیز کہ بنظر ترکیب و استحالہ موضوع کسی علم کے قرار دیجاتی ہی وہان اُس ترکیب و استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہی اُسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہی اور یہان پر وہ وحدت کہ جو ان اخلاط اور ارکان کثیر کو عارض ہوتی ہی یا تو وہ مزاج ہی یا ہیئت ہی مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہی اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہی - اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسمین ہین مغیرہ و حافظہ - مغیرہ وہ چیزین ہین کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتی ہین - اور حافظہ وہ چیزین ہین کہ محافظت کرتی ہین بدن انسان کی خواہ از قسم ہواؤن کے ہین یا وہ چیزین کہ جو قریب بعنصر ہوا ہین خواہ کھانیکی چیزین اور پانی یا اور پینے کی چیزین اور جو قریب المزاج ان چیزونکے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا بالخصوص بلاد و مساکن اور اُنسے متصل ہوائین اور چیزین خواہ حرکات و سکنات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمین خواب بیداری بھی داخل ہی یا ایک سن سے دوسرے سن مین پہونچنا مثلاً لڑکے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن مین اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس او رصناعات اور عادات مین استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کیے جاتے ہین اور اسیطرح وہ چیزین جو بدن انسان پر وارد اور اُسکے متصل ہوتی ہین مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روئی وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف نہون یا مخالف ہون - اسباب صوری صحت و مرض کی وہ قوتین ہین کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہین اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہین - اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہین جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہین جنکے شناخت مین معرفت قوی اور شناخت اُن ارواح کی جو حامل قوی کی ہین ضرور داخل ہی چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے یہ جتنے موضوعات علم طب کے اوپر بیان کیے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہین کہ علم طب بیان کرتا ہی کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہی اور کیونکر مبتلاے مرض ہوجاتا ہی اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کے خیال کیے جائین اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات مین کچھ اور چیزین بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھینگے حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج بالید کرنا یہ سب چیزین ایسی ہین کہ انکو اطبا تینون قسم حالات انسان کے اسباب تجویز کرتے ہین یعنی صحت و مرض اور تیسری قسم وہ ہی کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہی کہ اُسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہین ہی پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کے قرار دیے جاتے ہین اور کیا سبب ہی کہ ہم اُنکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہین یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کیگئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب مین اتنی چیزون پر نظر کیجاتی ہی ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیط اعضائے مرکبہ ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینونکے اسباب ماکولات او رمشروبات یا ہوائین اور پانی یا بالخصوص بلاد اور مساکن اور استفراغ اور احتقان او رصناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور اسنان اور اجناس اور جو چیزین کہ وارد ہوتی ہین اُمور غریبہ سے اور تدبیر طعام او رمشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات و سکنات کا اور استعمال دوا اُنکا اور عمل بالید اور

[illegible] نظری اور عملی دونون قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہی اُن سب کے بیان کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت
نہین ہی [illegible] ہین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین اُنسے جو غرض ہی وہ ہم بیان کرتے ہین جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمین
[illegible] اور بعض عملی تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قسم نظری طب کی وہ ہی کہ جسکا سیکھ لینا درکار ہی اور قسم عملی وہ ہی کہ جسمین مباشرت
عمل کی بھی درکار ہی جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہی کہ یہان نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہی اور وہ یہ ہی کہ
[illegible] ہمین علم طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہی کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اُسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہی اور
دوسری قسم [illegible] عملی کہتے ہین اُسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اُنھین قواعد کا ہوتا ہی پھر ایک کو نظری اور دوسری کو عملی جو قرار دیتے
ہین مراد [illegible] نظری وہ ہی کہ اُسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہی اور کیفیت عمل کے بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہی مثلاً
کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین ہین یا مزاج انسانی کی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کے یہ مقصود نہین ہوتا ہی کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیے یا مزاولت حرکات
بدنیہ کی بالفعل اُسمین درکار ہی بلکہ اُسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہی کہ یہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہی جیسے
طب مین بیان کرتے ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتداے علاج مین ضرور ہی کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف
مسامات کرین اُسکے بعد رادعات کے ساتھ مرخیات ملائے جائین اُسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جاوے
سواے اُن ورمونکے جنکے مادے کو اعضاے رئیسہ نے اعضاے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو پس تعلیم ایک راے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہی کہ وہ
بیان کیفیت عمل کی ہی نہ کہ نفس عمل ہی پس جب ان دونون قسمون کو متعلم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے سے علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے
دوسرا اعتراض اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہی کہ حالات بدن انسان کے تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہی اور نہ مرض
اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دو ہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا
تو نہ تین حالتونکا بدن انسان مین قائل ہونا اُسے درست معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اُسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین
ہوتی ہی اور ہمنے اُسکو تعریف علم طب مین ترک کردیا اور ذکر نہین کیا اب ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول زوال صحت شامل ہی
مرض اور حالت ثالثہ دونونکو اسلیے کہ حالت ثالثہ جو ان لوگون نے نئی نکالی ہی اُس پر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنے حالت ثالثہ کو یہ نہین
کہسکتے کہ وہ ایک حالت ہی یا ایک ملکہ ہی کہ اُسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف
مقیس علیہ تعریف صحت کی کرسکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہی ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑھائین جنکی کچھ حاجت
نہین ہی اُسوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کے شمول مین کوتاہی کریگی مگر ہمکو اُسوقت اطبا سے کسیطرح کا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ
تجویز تعریفات اور حدود ایک امر اصطلاحی ہی اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبونکو نہین ہی نہ تو نزاع لفظی مناسب اُنکی شان کے ہی اور نہ علم طب مین نزاع
لفظی کچھ فائدہ دیسکتی ہی حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان مین یا نہ ہونا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہوسکتا ہی بلکہ طبعیات مین اُسکی تحقیق بخوبی کیگئی ہی
وہان سمجھنا چاہیے **فصل** دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان مین چونکہ علم طب مین بدن انسان کے حالات سے بنظر حصول صحت و زوال
صحت بحث ہوتی ہی اور ہر ایک چیز کا علم جبھی پورا حاصل ہوتا ہی جب اُس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اُس چیز کیواسطے واقع مین کچھ
اسباب بھی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہی کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائین صحت و مرض
کے اسباب ظاہر بھی ہوتے ہین اور پوشیدہ بھی ہوتے ہین کہ اُنکو حس نہین دریافت کرسکتی ہی بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ

کی تشریح اور جو منفعت اُسکی خلقت مین ہی لکھکر بعد ازان اکثر مقامات مین اُس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھون اگرچہ تشریح اعضائے مرکب کی ہی جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضاے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنے فن کلیات مین درج کی ہی اور اسی طرح منافع اعضاے مفردہ کے اسی کتاب اول مین بیان کردونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے دلائل امراض مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر انھین امراض کے اور معالجہ اُن امراض کا بطور کلی اسی طریقہ سے لکھونگا جب ان سب امور سے فراغت ہوجائیگی امراض جزئیہ اُس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اُسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائے بسیط خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر انھین دواؤنکا استعمال مناسب ہی جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول اور تقسیم مین کردیا ہی جنسے طالب علم اُس مقام پر پہونچ کر واقف ہوسکتا ہی بہرحال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا بلکہ اُسی مقام پر حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضرور ہی البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہی کہ اُسکے منافع اور اُسکے بنانے کا طریقہ لائق اُسی کے ہی کہ اُسکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اُسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہی پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام کے بعد مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اُن امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکھتے جیسے حمیات وغیرہ اور انھین امراض کے بعد قواعد زینت کے ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہی جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہی پھر اگر خدا تعالیٰ توفیق اتمام اس کتاب کی دے اُسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کردون اور یہ تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہی باین نظر ایسی نہین ہی کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اُسکو اکثر مسائل مندرجۂ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیت کو ضرور ہی اُسپر یہ کتاب شامل ہی اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین اُنکا حصر دشوار ہی لیکن اگر بحکم خدا تعالیٰ مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اُسی کتاب کے ابواب و فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اوّل مین** طب کے امور کلیہ کا بیان ہی **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہی **کتاب سوم مین** امراض جزئیہ جو انسان کے اعضائے جسمانی مین سر سے پاؤن تک عارض ہوتے ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ باطنی اُنکا بیان ہی **کتاب چہارم مین** اُن امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہی اور یہی قرابادین ہی **کتاب اول مین** چار فن ہین **فن اول** مین چھ تعلیمین ہین **تعلیم پہلی مین** دو فصلین ہین **فصل اوّل** علم طب کی تعریف۔ **طب** ایسا علم ہی کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہی کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار کی صحت جو زائل ہوچکی ہی وہ پھیر لائی جائے۔ اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسری عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہی یعنے ایک ادراک ہی تو تمام علم طب نظری ٹھہرا مترجم کہتا ہی علم نظری اُسکو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اُسمین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اُسمین نکر سکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولیٰ خواہ اصول طبعیات اور علم عملی وہ علم ہی کہ جسمین حواس خمسہ ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جرثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہی کہ ہر ایک صنعت

کی

کی اشکال اور مقامات کی الٹ پلٹ خواہ اور فروع ہندی کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب کر دیا ہو
تو بہ اصلاح فرماینگے اور معذور جانین گے مین نشانہ ترملامت تو اُسیوقت سے ہو چکا جیسے بسم اللہ اور تحمید کے بعد شروع تسویدا وراق
یا ہی ۔ اور بجدمت محاورہ دانان لکھنؤ اور فصحائے دہلی کے گزارش ہی کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبہ کنتور متصل بہرام گھاٹ
یل فتح پور ضلع نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہی اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر
شواہد اور نظائر محاورات کے سوائے کاملین کے ازبر بھی رکھتا ہون اور باانیہمہ بروقت تصنیف کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے
مشکوک الفاظ کی تحقیق بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اُس فصاحت او صحت پر نہین ہو سکتا جو لکھنؤ اور دہلی کے چار پانچ برس کے
لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہی ‌بیت ‌بچہ بط اگرچہ بیضہ بود ‌آب دریاش تا بسینہ بود ‌مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس جسکی مہارت اور کمالات
پر اُسکی مصنفات آجتک دلیل واضح ہین اور آج کمتر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین نہوا ہوگا جو اُسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر اقتل السراج
سے بوئے فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چہ جا کہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہی بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر
و تانیث کا فرق پائین یہ عذر واقعی جاگزین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہ فن لسانی نہین ہی خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبا نے
تعریب کر کے عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے اُنپر جاری کر دیے پس انہم بالاے علم تصور کرین علما ر علم نحو عرب کی خدمت مین
ضروری گزارش یہ ہی کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوئی خاکسار اُسکا پابند ہی آپکے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہو سکتا ہون
فقہاے اہل اسلام کی خدمت مین گزارش ہی کہ اگر کسی مقام پر بہ تتبع اصل کتاب کے بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصاً شراب کے درج ہوے
اوّلاً تو بمفاد قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر من نفعہما کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہی کہ اُسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز کیا
جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے کچھ اُن منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علماے اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہین وہ بھی اسیوجہ
سے معذور رکھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ مع دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہی کہ مین
ترجمہ اصل کتاب کا خطبہ سے شروع کردن و اسال اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق و معین و علیہ ثقتی فی البدایۃ و منہ بدایتی و الیہ النہایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون حمد خدا کی اسقدر کرتا ہون جو لائق اسکی شان کے ہو اور مناسب خدا کے شیوع
احسان کے ہی ۔ اور درود تام و حد و خدا کا اُسکے نبی پر جنکا نام نامی محمد صلعم ہی اور اُنکے آل اور اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوۃ کے واضح
ہو کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کر سکتا اور اُسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان
کے لازم تھی درخواست کی اس بات کی کہ اُسکے لیے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کردن جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ
پر اس لطف سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اُسمین مندرج ہون شرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام
کا حق ہی بخوبی ادا ہو جائے اور پھر ایجاز کی رعایت سے ہے اجابت اُسکی التماس کے نظر سے مین نے قصد تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب
اُس کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونون قسم نظری اور عملی طب کے بیان کردن اُسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتین جو احکام کلی
ہین اور اُنکے بعد احکام جزئی ادویہ کے بیان کردن اُسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کے اسطرح بیان کرون کہ پہلے اُس عضو خاص

خواہ جدولی مین جو نقصان اور خلل تھا اُسے ذکر نہین کیا اسلیے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل او متن کی جہانتک ممکن ہو نہ اُسکو خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ کا شعار ہی تیرھوین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ او کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہی اُسکی تصریح مع نشان فصل او جملہ او تعلیم او فن کے بخوبی کردی ہی تاکہ دقت نرہے چودھوین امور مفصلۂ بالا کے سوا اور امور جزوی جو بنظر توضیح کے کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوئے اُنکی تفصیل دشوار ہو مرعی رہے ہین ناظرین باتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح ہونگے اب پھر مین بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتداے خلقت سے آجتک بہ نسبت ہر ایک امر غریب کے یہی معاملہ جاری ہی کہ جبتک اس شی مین فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہی جبلی انسان یہی ہی کہ اُسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی لوگون کا نہین ہی بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہی اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفاے مافی الضمیر کا کرے سلسلۂ تحقیقات اور ایجاد کا قطعاً مسدود ہو جائے اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اُس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال ہی بایں خیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کرسکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین کہ آج تک کوئی شی ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اُسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو اسی طرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اُسکے عدم تادیہ مراد بعینہٖ ہی برآمد ہوا امید کرین کہ آیندہ جب کثرت انظار سے اُسکی ناہمواری درست ہوتی رہے گی آخر کو پاک صاف ہو کر جیسا چاہیے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبا اور ماہران فن کے یہ ہی کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ بالا پڑا ہی اُسکی بُرائی سے مجھے معذور فرمائین اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانے کا منشا ہو تو اُسکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلطیات نہین ہی کہ تاویل صحیح نہو سکے یعنے علوم غیر تعلیمی کے پس شاید جوبات اُنکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہی کسی اور کے مقدمات برہانی خواہ جدلی کے ذریعہ سے صحیح بھی ہو جائے۔ تاہم مجھے (اپنے خاص احباب سے امید ہی کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین اور اسکی غلطی کی اصلاح جہانتک ممکن ہو فرمائین بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضاے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً مطبین سے یہ گزارش ہی کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ تھا کہ اگر مین متعرض حوالہ اُن اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلیے سواے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جنکا اختلاف نسخ مثل اختلاف وقوع اشکال ہندسی کے ہی یعنے باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہی او قسم کے اختلافات کا تا امکان تعرض کردیا ہی۔ اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہی کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اُسکا ترجمہ کرکے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا ذکر کیا ہی مگر اُسمین رعایت اُسکی ضرور رہی ہی کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو۔ چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا ایک یہ بھی طرز ہی کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اُسی حصہ مین مذکور ہوتی ہی راقم خاکسار نے فہرست حصۂ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اوپر بہت توضیح او تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہی کہ ہر فصل او جملہ او تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کے وقت زیادہ دقت نہو اور جہان کہین اصل کتاب مین لفظ فصل سُرخی سے نہ تھی اور مقام کے نظر سے اُسکا فصل جداگانہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ حمیات کی جلدین ہی وہان لفظ فصل لکھدی ہی اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوین گے اسلیے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی ہی اُسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہی او نزاع لفظی کے درپے ہونا شان تحقیق سے بعید ہی او خلاف وصایاے متقدمین او کاملین کے ہی فصل ہوئی تو کیا اور بیان او ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب او نفس مسئلہ سمجھنا چاہیے ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس

فیض رسان کرم گستر یکتاے عصر وحید دہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس مضمار جود وکرم عالی گوہر والا ہمم عالی دماغ ہنر پرور منشی نولکشور صاحب جو بانی مبانی اسکے ہین نہایت مستعجل اتمام ہوے لہذا عجالۃً یہ اوراق حیز تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف تراجم فارسی شریف خان دہلوی کے کیا تھا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اُس ترجمہ کے اسوقت تک کہ اتمام جلد کلیات کر چکا ہون اور حمیات کے بھی تا آخر مباحث بحران کے ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب ہذا کوئی جلد ملے گی دیکھا جائیگا دکم ترک الاول للآخر۔ اب مین مختصر بیان اُن چیزونکا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ رکھی گئی ہین اول یہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونے کے آیندہ فقرہ سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل کتاب کے بوجہ افراز فقرات کے مدد کامل ملتی ہے دوسرے جس لفظ کے ترجمہ سے محاورہ اُردو خراب ہوتا تھا وہ لفظ بعینہ لکھکر اُسکے ساتھ اُسکا ترجمہ بعد نقطہ لکھنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہین اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت وہندسہ وحساب وفروع طبعیات نے زبان انگریزی سے بطرف اُردو یہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کرلی ہے اُنکی پیروی سے یہ اتفاق ہوا ہے تیسرے جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کے زیادہ معروف تھے اُنھین بنظر توضیح و اضحات کے چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام وخاص نہ تھے حاشیہ خواہ متن مین اُنکی بھی توضیح کردی ہے چوتھے واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے اُنکی تحویل تخمینی بطرف ماہ ہاے مروجہ ہندوستان کے کردی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جرح خواہ حمام کے آلات خواہ بچھونا اور فرش مریضانکا اور ازین قبیل اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تھا اُنکے عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج ہین اُنکی بھی تصریح کردی ہے چھٹے دوائین جو بزبان عربی ویونانی درج کتب طبی ہین حتی الوسع اُنکی ہندی بھی لکھدی اگرچہ یہ امر زاید ہے اور مفید نہین مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہین ساتوین امراض کے اسامی بھی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکھدی گئین اور جو امراض جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئے ہین اور اُنکے معالجات بھی بحسب اُنکے تجارب کے جدید ہین اُنکا اضافہ کردیا ہے تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہووے آٹھوین مجربات خاص مؤلف کے جو بہ نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات اساطین اطباے ہند دیرکامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بھی اضافہ کردئے ہین نوین اکثر مقامات پر تخمینہ قیاسی جو بہ نسبت اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اُسے بنظر تحقیق حال کے جو آلات اُسکے واسطے طیار ہوے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحر یعنی تھرمامیٹر وغیرہ حتی الوسع اُنسے اُسکے مقدار کو ضبط کردیا ہے دسوین حساب اوزان او تخمیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل باختصار اور تسہیل مروج ہین اور جن قواعد سے اب اعمال حسابی کیے جاتے ہین اُسی طور پر لکھا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی − اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکھدی ہے گیارھوین کسی مقام پر اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر اشارہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچھ عبارت بڑھا بھی دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہ رکھا ہے مترجم کہتا ہے اور پھر جب عبارت زاید تمام ہو جلی قلم سے لفظ متن کی لکھدی ہے بارھوین اگر کسی مقام پر قیاس منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منتج کیا ہے بالاجمال اشارہ اُسی قاعدہ میزانی کی طرف بھی کردیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کے استدلال ہانی

قدر مفہم عبارات قانون کا ہو جائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارون کی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون
کی نہو جسنے اُسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہی۔ اگرچہ ہیچمدان گمان کرتا ہی کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات شہرت
پذیر ہو بانیہ بہ نسبت افشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہین اُنسے نتایج بہ نسبت میرے نکالین سگے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہوگا جو اوایل
اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہی اور جسطرح یونانی دان عربی کی طرف ان علوم کے
مترجم ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب علم کی قدر کم ہو جاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہی بہ نسبت اس ترجمہ کے
اور ظاہر ہی چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کی طرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین اسے
خدائے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ
منہا اختلاف السنتکم والوانکم اسکا مرتکب ہوا ہون اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی
ترجمہ کر ڈالین گو اُنکے معاصرین چین بجبین رہے اور اُنکے تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا کیے لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون
طبیب بذریعہ اُنھین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون مریض اُنکی کتابون کے پڑھنے والون کے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی
برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبون کو میسر نہین ہی علاوہ برآن ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہی کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت
مین ایجاد ہوئی اور وہانکی زبان کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اُس زبان کو بغرض تحصیل اُسی شی کے سیکھکر اپنی ولایت کے متعلمین
کیواسطے اپنی زبان خاص مین اُسکا ترجمہ کرتے چلے آئے ہین کیا ظلطم ہندی کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسیکو شک ہی اور کیا یہ میرا فعل خلاف
اوضاع سلف یہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبان کے پہلے ہی پہل ہوا ہی۔ اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور
دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین اُس سے محروم ہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ ہمعصر ہونے کے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آیندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے
منصف پیدا نہونگے جو میرے معاصر نہون ہان ایک بات کا لحاظ ضرور ہی کہ اگر بطریق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی غلطی واقع ہوئی ہو خواہ
مین اصل مطلب مرموز کا جو بقول بعضے ماہران چیستان اور پہیلی ہی خوب نسمجھا ہون اُس مقام پر اگر کوئی میری فردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہی مگر اس
عیب کی تخصیص کچھ مجھپر نہین ہی اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہی اگر زبان عربی مین اُسے بیان کریگا تو کیا یہ زبان
محض براہ عربیت کے اس خطا کو دور کر دیگی مجھے تو یہی گمان ہی کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش
غلطی کے چھپاؤنکی ہی تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تا ذیل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان یعنی جناب واجد علی شاہ بہادر دام اقبالہ
کی بہت آسانی ہوئی ہوگی بہرحال اُن اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آیندہ کاملین سے ہرطرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر میرے عذر
کم فہمی کو قبول فرماوینگے تو اُسکی اصلاح ضرور کر دینگے اور شاید جن مقامات مین بحسب عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت کریگا
اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اُسکے عوض بہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرماوینگے اسلیئے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گرتا ہی اور آگ سے
لوہار اور آتشباز زیادہ جلتا ہی اور دریا مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہی اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہی اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہی تصنیف
مین مصنف ہی غلط کرتا ہی جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اُسکی واقفیت جسقدر راقم خاکسار
کو ہی اتنی اگر ناظر کتاب کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نا مساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت تحریر اوراق
ہذا کے ہی اُسکو اگر بتمامہ ناظرین بانمکین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرماوینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر

کتب طب کے ادنے ادنے مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور اور تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم یونانی متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہی فن طب مین بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر ہی کیا ہی گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اُن احکام کی ہی گر مدار کار بالکل قیاس فاسد اساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہی تو اتنا نہین ہی کہ بس اُسی کے پیچھے پڑ گئے اصل غرض سے دو رہین کیہ درس مین یہ کیفیت ہی کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹھہرا ہی اور اسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونون طرح سے دیا جاتا ہی اور جو جو نقصانات اُس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اسکی خاص تحقیق مین بوجہ اغلاط مترجمین کے جنھون نے یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا اُسکی اصلاح اور درستی مین ابنا کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہی کہ شیخ گو محقق کامل ہی مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہی قرشی کی شرح دیکھئے تو عجب گل کھلا ہوا ہی ایک مسئلہ نہین چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی او آملی کو دیکھیے تو اُنکی توجیہات نسبت مباحث لاطائل کے دفعاً عن الشیخ وحمایۃ عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تہجین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہی اور مشاغبۃ اسکا چرچا خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہی کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الٰہی سے شاید پوری نہین ہو سکتی اور شاید شیخ بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط او رجالینوس مین ایسی تقریر باضطرار اس کتاب مین کرتا ہی اُسکی نظر مقصود نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا۔ علاوہ بران اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کردیا کہ باانیہمہ وضوح اور سلامت بیانی جو خاص طریقہ برہانی ہی پہیلی اور چیستان سے بھی زیادہ دقیق ہو گئی ہی اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور ماہرین جو منحصر چند انفاس مین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہی اُنکا قول تو برملا یہی ہی کہ شاید قانون کسی کی سمجھ مین نہین آسکتا ہی گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوئی ہین سمجھ مین آجائے۔ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اس درجہ تک پہونچے تو اُسکو درس قانون مین جو جو سختیان جھیلنی پڑتی ہین اُسکا بیان کیا ضرور ہی کہ عیان راچہ بیان ایک خاندان کے عقیدے کی بات مین نے یہ بھی سنی ہی کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کردیا ہی جسمین ہر کس وناکس کی سمجھ مین نہ آئے اور وہ رموز سینہ بسینہ اُنھین لوگون کو پہونچتے آتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہی وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین باانیہمہ علم وکمال جو اس زمانہ مین قریب المحال ہی غرض اصلی شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون سمجھ سکتا ہی بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہی اسیلیے کہ مدار کار جس کتاب پر ہی وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہی جیسے مصنفات جابر اور جلدکی علم اکسیر مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علماے حروف جفر اور رجل او قاف مین پھر کسطرح سے یہ علم حاصل ہو سکے۔ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الٰہی اہل اسلام مین تھا نہین ہو سکتا اور کبھی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین تصور کرسکتا ہی خصوصاً جب اُسکی عادت برہانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہی کہ ہر جگہ تخلیط جدل اور خطابیت سے بیزار اور وجان نار افض ہوتا ہی اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کی طرف ہی اُس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہی تو پھر ایسے شخص کو جو درپی توضیح وایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو بین چیستان کو کیونکر تجویز کرون۔ بایں لحاظ میری راے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہی اور میرا رتبہ اُسکے نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہین ہی اور نہ مجھے دعوی اور ناز ہمہ دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہی فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اُس کتاب کے ہین اُنکو یعنی عبارت سلیس اردو مین بطور ترجمہ کے لکھون جسپر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی باسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اُنسے یہ ترجمہ کسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اُسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہو اور اُسکی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان حمد و جہ کے زبان گ…
لال بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اُسی خاص حکمت بالغہ وصنعت بیچون وچرا کی نظر سے حماد اور اوصاف بیان ہون یعنے خلقت انسا[ن]
مین جو جو رموز اور حکمت غیر متناہی صانع عز سبحانہ وتعالیٰ بُرہانہ نے بمفاد ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مخلوق کیے اُس سے زیادہ …
طبی بھی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اُس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بہ نی کے ایجاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم سے اسکا …
بخوبی لگتا ہو - اور علم تشریح اعضا اور اُسکے بعد علم علاج یعنے طب جسمانی اور بعد اُسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہو اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو بشکل …
بیان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جاے تو کیونکر ہو سکتا ہو اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہاے غیر متناہی سے ایسی ہو کہ
دونون عالم کا حمد اُسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہو بہرحال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدۂ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الانبیاء و خاتم الر[سل]
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو حقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی …
مقدس ہی جناب کی ہو اور درود نامحدود اُنپر اور اُن ارواح مقدسہ پر جو خزانے ابواب مدینۂ علم نبوی کے ہین من علیہم الی مهدی …
نامیۃ زاکیۃ ما دام یدوم الدوام ویکون ولا یکون کون الاکوان بعد اسکے ہیچمدان بحث العبد الراجی الی رحمۃ رب المشرقین سید غلام حسنین کنتوری
بخدمت ارباب فطنت وذکا وصاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہو کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حسیہ وعقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے
جس قدر اس زمانہ نے فرصت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات
وطبیعیات خواہ اُسکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب وتحلیل اجزا کے پر ضرور ہو اور بدون مشاقی
اعمال کیمیائی از قسم حل وعقد وتعقید وتقطیر وغیرہ چارہ نہین ہو کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال سکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ طب کی کتابین ایسی عمدہ او[ر]
قواعد ایسے صحیح اور منضبط اور مبرہن اور مدلل مین اسکی کیا وجہ ہو کہ اس فن خاص کے ماہر اور رجال بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہو کہ باوجود کثرت رغبت …

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندر فن کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول الاطبا اعنی جلد اول

ترجمہ قانون شیخ ابو علی سینا

١٩٠١ع

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاز مضمار ہمہ دانی
جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی بحسن انتظام

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں مطبوع ہوئی

اطلاع - اگرچہ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے دو صفحون مین بعض کتب اس فن جس فن کی یہ کتاب ہے درج کرتے ہین [illegible]

کتب طب

حمیات قانون شیخ الرئیس - بوعلی سینا
موجز ملخص - قانون طب
اقسرائی شرح موجز
نفیسی شرح موجز حامل المتن
کشاف العیون - مصنفہ حکیم محمد سلیم خان صاحب جیپوری -
غایۃ الشفا -
قرابادین جلالی -
اکسیر اعظم کامل چار جلدین کاغذ گندہ جانی - سفید طب مین نہایت مستند و اعلی درجہ کی کتاب ہے
ایضاً - کاغذ جاپانی و گلابی رسمی جا مع شفائیہ افادہ لیمبر نیہ سہ دو جلد یکجائی حاوی طب یونانی و ڈاکٹری مصنفہ حکیم سید افضل علی خان بہادر مدبر جنگ المخاطب بہ سفاء الدولہ -
مفرح القلوب - فارسی شرح قانونچہ طب
دستور العلاج -
خلاصۃ التجارب - از حکیم علوی خان
تشخیص الحکمت -
قرابادین اعظم - از حکیم اعظم خان مصنف اکسیر اعظم [illegible]
الکفایہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی
احکام البحران -
ضیاء الابصار - مصنفہ حکیم محمود خان

مجربات رضائی -
مجموعہ میزان الطب - مع رسائل نبض و قارورہ
مطب علوی خان -
عجالہ نافعہ - از حکیم شریف خان
طب یوسفی -
ملخص فصول بقراطی -
مفتاح الشفا - حبیب الطب
علاج الامراض - از حکیم شریف خان
طب اکبر محشی
مجربات اکبری -
زاد غریب -
قرابادین قادری - فارسی -
علاج الابدان -
کنز الاسرار -
بحر الجواہر -
مجمع الحذاقت -
رسالہ تدابیر حاملہ و مرضعہ - مصنفہ جناب سید افضل علی خان صاحب المخاطب بہ شفاء الدولہ فیض آبادی
اہم العلاج - از حکیم امان اللہ خان فیروز جنگ

کتب لغات مختص بہ مفردات طب

مخزن الادویہ - بالتحفہ مصنفہ حکیم سید محمد حسین خان واضح قلم
مجموعہ الفاظ الادویہ - مشمولہ چہار کتاب

الفاظ الادویہ - میزان الادویہ
انیس المعالجین -
اختیارات بدیعی -
قانون المعالجین - مع رسالہ
معین المعالجین -
انیس المعالجین -
قرابادین نفیسی

کتب معالجہ بہایم و طیور

علاج المواشی -
علاج احسانی - مشتمل بہ دوا ای بہایم
زینت الخیل - با تصویرات و اشکال
رنگیت -
ایضاً - بغیر رنگ -
فرسنامہ رنگین - گھوڑون کی شناخت
بیماری کا علاج -
مخزن الادویہ - اردو ترجمہ از مولوی [illegible] واضح قلم دو جلد [illegible]
مخزن الادویہ - اردو ترجمہ [illegible] یکجائی
یکجائی نہایت عمدہ ہے
ضروری الطب -
مقالات احسانی -
تحقیقات نادرہ طبی - معروف بہ مفردات ہندی

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندرون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ محتوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول

قانون شیخ بو علی سینا

۱۹۱۲ء

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمانہ ہمہ دانی
جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایرانی بہ حسن انتظام

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں مطبوع ہوا

اور بھگوان دیال ایجنٹ نے شائع کی۔